



ایران میں (۱) حاجی آغا کویل شیراز اور پارلیمنٹ ایران - ایسڈ فرقة اعتدال -

(۲) حجة الاسلام سید محمد حسن طهرانی -

(۳) مسدرا العلماء طهرانی -

(۴) مؤمن الملک پریسیڈنٹ پارلیمنٹ ایران -

(۵) والا حضرت واقده ناصر الملک نائب السلطنت ایران -

(۶) مصمصام السلطنت مسدرا عظیم

(۷) علاءالدوله سردار کور شیراز

(۸) قوام السلطنت وزیر داخلہ

(۹) سنا خان سردار علی

(۱۰) سید محمد رضا کوئل ہر

۱۰ دن تقسیراً (۴) کرمانشاهان آدن (۵) قم ایک دن (۶) طهران ۵۵ دن (۷) انزلی آدن  
 (۸) باکو ۳۳ دن (۹) اودیسہ ۵ دن بانگرا جہاز ۱۰ دن قسطنطنیہ ۸ دن (۱۱) میروت ۳ بار  
 ۳ دن (۱۲) بیت المقدس ۳ دن (۱۳) دمشق ۶ دن (۱۴) مدینہ منورہ ۵ دن -  
 [ (۱۵) یافا و جعفر بانگرا جہاز ۱۰ دن ] (۱۶) قاہرہ ۱۲ دن [ (۱۷) لورٹ سعید بانگرا جہاز  
 ۳ دن ] (۱۸) بمبئی اہل بار بانگرا جہاز ۳ دن (۱۹) بار دویم آدن = ۱۲۰ دن  
 میسزن ۳۳۵ دن -

۱۰ ملاقات با مشاہیر  
 ۱۱ مسیحا میل صفائی موسوم بہ آٹا سے صدر درگاہ سے ملنے

۲۰ حجۃ الاسلام مرزا محمد تقی شیرازی مجتہد درسامہ و مرزا آقا فرزند جناب مرزا حسین شیرازی  
 بالائق حضرات

۳۳ حجۃ الاسلام سید باقر درگاہ سے ملنے

۴ حجۃ الاسلام آغا شیخ محمد مازندرانی پیر شیخ زین العابدین کربلائی -

۵ حجۃ الاسلام ماخوند ملا محمد کاظم خراسانی -

۶ حجۃ الاسلام شیخ عبداللہ مازندرانی -

۷ ثقۃ الاسلام سید محمد سید محمد حجۃ الاسلام سید کاظم طباطبائی -

۸ ثقۃ الاسلام مرزا عبد الرزاق باکوئی

۹ مرزا حسین فلحان انزلی الال جدیداً لاسلام مصنف کتاب رد بہائیان و مسیحیان -

۱۰ سید حسن فردوسی مجتہد درگاہ جناب انور

۱۱ حجۃ الاسلام سید کلیدیا فرخندہ مند

۱۲ کونسل جہانگیرانہ در بغداد (۱۳) نواب محمد حسین کونسل انگلستان درگاہ سے ملنے

(سید سراج عسکری)

دیکھ کیا سبب کہ مسلمانوں کی تہذیب و ترقی کمتر ہو گئی اور اندس کی برابر جو کہیں نہ رہی۔

ہین نے کہا کہ یہ مسابقت باہک ہے مگر لطف و محض سے نزدیک بڑے استا بہین۔

(۱) بہت کم آدمی معاملات نجوی اور ملکی میں دلچسپی لیتے رہے کیونکہ نیشنل سٹیجی تھی اور ایک بار شاہ کو بکریا سے تمام دربار اور تمام اہل حکومت کے اخلاق گڑھا تھے اور یہ سلسلہ تہمت ابندا سے جاری رہا ہے۔

(۲) جن اسلامی ممالک میں ذرائع مسائل کہ بہین جیسے عمریب و افریقیہ وغیرہ وہاں لوگوں کی ضرورتیں بھی مہم ہیں اور جو ممالک زرخیز ہیں وہاں تھوڑی محنت سے کھانے اور پوشش کا سامان مل جاتا ہے مثلاً ہندوستان و ایران۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کو اولاً لالیشیا اور آرام طلب اور کم ہمت ہو گئے۔ اہل یورپ کے ہمان گذراہات کے لئے سخت محنت اور جانفشانی کی ضرورت تھی بوجہ اس وجہ اور غریب اور زیادہ نہ ہو سیکے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ زیادہ ہمت و راہ جہانازین گئے۔ اور تمام دنیا میں تلاش مالک کے لئے جانے لگے اور اہل لوگوں پر قابض ہو گئے۔

خلاصہ سفر و تفریح کا  
 برسوں اس وقت تک ان اللہ میں پہلی میں پہنچے جاؤں گا۔ اور آج سے ۳۰ دن میں وطن میں داخل ہو سکتا ہوں۔ اب کہ سفر کو باختم ہو گیا۔ میں مختصر طور پر لکھتا ہوں کہ میں نے اس سفر میں کیا کیا۔

(۱) زمانہ سفر  
 پانی پت سے لاپی پانی پت تک ۲۳۵ یوم کا سفر ہوا۔ جس میں سے اندازاً ۲۱ یوم کامل سفر میں گزرے۔ ۳۸ دن جہاز کے سفر میں گزرے۔ منجملہ اسکے ۷ دن آب شیرین میں چھ سارے گھوڑا کار گئی کے سفر میں ۲۴ شب روز بسر ہوئے۔ ۳۳ قطرطنبوزن میں آ۱۱ دن جہاز کے انتظار میں ہم جگہ آ۲۱ دن صرف ہوئے۔ کل طے مسافت میں ۱۱۵ دن خرچ ہوئے۔

بزرگیہ جہاز ۸۰۰۰ میل۔ بزرگیہ ریل ۶۲۰۰ میل۔ بزرگیہ گاڑی ۱۵۰۰ میل۔  
 میٹان کل ۱۵۷۰ میل تقریباً

(۳) زمانہ قیام  
 (۱) دوبارہ کاظمین داغ و آفرین ۲۰ دن (۲) کربلا معلیٰ ۱۰ دن (۳) کربلا معلیٰ

کی ضرورت نہیں۔ مگر خود ترکوں کو فرنگ کی سجاوٹ اور صحیح اسلامیات کا اصلاح عادات پروردینا چاہئے تاکہ  
 اس کا صحیح فائدہ قائم رہے۔ انہوں نے اس کی ضرورت کو تسلیم کیا۔

**ترکی دیوان** ان سے پہلے بھی معلوم ہوا کہ ایک ماہ قبل پچاس ترکی فسرطو فیخیر ایران میں قومی تعلیم کے لئے بھیجے گئے ہیں۔  
 صدر کریم السامی اور تہرہ بگتے ۱۲۔ میں اس سوا کل متنق تھا اور ہوں کہ اس رالی بہت تفنیل (مست) ہیں۔ فوج کی دستا  
 میں کوئی انہیں اور اس لئے کہ یہ نہیں۔ خود میں نے اسے لاکھ تین سہہ شکات کی ہاکر افسران ترک صبح سے شام تک  
 اپنے فرائض میں مصروف اور فوج کو کام میں لائے رہتے ہیں۔ بین اؤد بکھا اس رالی آیس کی جنگ میں شہرہاں لیکن کسی  
 باقاعدگی دشمن سے لڑنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ سہہ کہ ساہ نہیں ہے۔ مگر محکم نہیں۔

**مدن و ملازمتی** جہازتہ کے دن کل ۳۳ کو آئے عدل میں بیویا۔ میں سین اترا۔ مگر معلوم ہوا کہ یہاں اکثر مند ستانی  
 آباد ہیں۔ قدرتی یا بل کھاری ہے۔ دور سے کچھ نیوزں یا بلی سہایت گران قیمت برآتا ہے اور مند سے بھی شیرین  
 یا بل مایا جاتا ہے۔ سلطنت انگریزی کی عملداری سال مدن سے دو سو میل تک ہے اور عرض ۳۴۔ ۵۰ میل کے درمیان  
 حدود ۸۔ ۱۰ ہزار میل زعفر کی مالک تری گوہر منڈ ہے۔ مگھوٹ فوجی فائر ہے۔ ہر ملک اکثر خراب  
 اور بیکار ہے۔ مدن بلندی آرام ہے اور اس لئے گرم ہے کہ جہازتہ ۸ گھنٹے طحلی ہی دو بل ہے کہ کھڑا ہے  
 اس لئے سردی میں بھی صاف گرمی محسوس ہوتی تھی۔ لہرے اور دیگر مسلمان لورنوں اور مڈنگا کر مہر مشرفی و فخری اور  
 کے فرانسیسی خزانوں میں کاروبار کرنے والے مدن میں آکر رہتے ہیں۔ اور اہل بس اور خند بے اتر گئے۔

**انگلی تین نکات** جہازتہ کے بعد ۳۔ ۴ سب تک محلی انگلی کے زخم اور درد سحرف انڈا ہی۔ مدن ہو چکے تھے  
 قبل رشام کو ڈاکٹر کو دکھایا اور سینہ دو انگلی تھیں سب انگلی ایک گئی اور کھلیت ٹھگلی۔ آخر ۲۲ سبیر ملکہ کو مدن بھیجے  
 سے ہ گھنٹے ۳۳ کان دیئے۔ سری حالت فزنی یہ ہے کہ جانور مادی کا خون بہتا دکھوں کو طبیعت  
 اعلیٰ ہوتی ہے۔ یاد دہا ہے نہیں۔ بہت تکلف ہوتی۔ مگر اس میں کہ فرانسیسی ڈاکٹر جو بہت بڑا علق ہے  
 ہندوستان میں کو یوں نہ سمجھے اس کا اظہار کیا۔ صرف حالت کھلیت میں حسینا اللہ ونعم الوکیل

سردان میں لاسکتا ہے۔ صلح ان سزاؤں پر ہوئی ہے۔ کہ فرقہ بندی کے تمام ذمہ داری اور بوالہالی دعاوی امام ادریس کے  
 نائب سرما فیعل کریں مگر بطور ماتحت سلطنت عثمانیہ کے۔ اور امام ایون کی لکھنؤ ڈالی و غیرہ (یعنی جمعی ہون۔ جتانی  
 بازدی تو تین فریقے میں بن جائے۔ امام سے تعلق ہے۔ وہی ان کے عقیدے ہیں۔ امام کو سلطنت سے  
 ۱۲۲۰ء میں ہزاروں روپیہ ہزار روپیہ اور آدھ لاکھ روپیہ اور ایک لاکھ روپیہ اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی  
 مگر جسے قسطنطنیہ میں معلوم ہوا تھا کہ امام نے اپنی قوم کو ایلیوم کی نزاری رکھیں گے۔

یمن کا نامی سرس  
 سستیہ اور یس

نصف یمن سر امام کی ہے اور ایک چوتھے حصے پر استدال سے یمن پر استغنی دست میں ان سر کے  
 اب تک صلح میں کی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ جائز ہے۔ اس پر امام نے (بارہ ہفتہ کی رو سے)  
 حالین اٹلی سے لے چکا ہے کہ سلطنت عثمانیہ سے جاری رکھے۔ یمن کو اس طرح دیکھتے۔ اس کی حقہ جنگی سزا  
 اور خون نے دوسرے شامی سردار کا نام لیا کہ پورے یمن میں کیہ ہر ایت ہوگی۔ اس کے لئے اس کو (سزا دات)  
 کو مشرک امام سبلی کے اپنے قبیلوں پر خون دین کیونکہ وہیں کا امت زمین کی جانا۔

جو کئی ہمارے ساتھ تھے اور انہیں نے کہا کہ گرم شہر ہے کہ اس دن قتل و قیس ہوگا۔ مگر یوں نہ خواہ عمل ہوگی۔

یمن کی مردم  
 شامی ڈھب

اس کی مردم شماری ہے۔ حدود کی نزدیک لوٹین ہے۔ جس میں یوں ۱۳۰ ملین مردمی اور مانی مناسی شامی  
 ہیں۔ زخمیہ فرانس کی مار ملکہ ریادہ تانے میں جس کے معنی ہیں مناست۔ حجاز آباد کن تھی نو ہزار میل  
 زیادہ تر زراعت پر لوگوں کا گذر ہے۔

یمن کی مردم شماری ہے۔ حدود کی نزدیک لوٹین ہے۔ جس میں یوں ۱۳۰ ملین مردمی اور مانی مناسی شامی  
 ہیں۔ زخمیہ فرانس کی مار ملکہ ریادہ تانے میں جس کے معنی ہیں مناست۔ حجاز آباد کن تھی نو ہزار میل  
 زیادہ تر زراعت پر لوگوں کا گذر ہے۔

صداقت سے کہ اور اتر تھا کہ ہندوستان میں ایک غلام اردو و ترکی زبان کا مگر کچھ ناکہ ایک دوسرے کے خیالات  
 معلوم ہوں۔ یمن نے کہا کہ ہمارے یہاں سر کی کے مٹی منہن ہیں مگر دل کو سب سلطنت عثمانیہ کے خیر خواہ ہیں ہزار

کُلِّ اصْتِلاَتِ تَرْكُوكِ يَأْتِي مِنْ هَذَا كَمَا تَرْتَبُ عَرُونَ كِي هِيَ اِكْرَهِيهِ عَصْدِرُ كَرُونَ كَاتِقِ نَحَايَسِهِ كِي كَرِهِيهِ سَبْطُ مَطْنَتِ دِحْلَافَتِ كِي لَمَّا سَكَنَتْ سَلَّ نَاكَةَ تَرْكُوكِ هِيَ كَلَّتْ حَلْكَ هِيَ ( تَدْرِي نُوْرُ مَرْبُوبِ كُو مَانُوْا رِهِي مَدْرَتِي طَوْرِي لَيْسَ اِرَا كَيْنَ اِرَا كَيْنَ لَانَهْ مَبِ يَا اَرَا ذِي سَالِ حِي عَرَبِ قَوْمِ كُو اَسَا نَبُوْتَهْ مَرْبِي حَيْثِيَّتْ مَبِ اَمَلِنَ كُو بَدَنَامِ كَرِيْمَا نَاهْ اَكْبَا - جِي سَا اَمَدِيْنِ مَبِي بِالْمَشْكَلِ كَارِ اَزْوَاجِ مِرْ شَسْتِي رَسِيْعَهْ وَ دَالِي - حِيْرِي اِيَكْ دُو سَكْرَهْ كُو مَامِ كَرِيَا كَرِيْنِي هِيْنِ اُوْرُ نُوْدِ مَجِي كُو دُو دَلْعَهْ لِيْغَضِ سَيِيْعُوْنِ نِي مَامِ حَيْثِي سَتِي جِنْسِ مَسْمَانِ كِي وَ هِي سِي حَوْضِ طَلْحِ لِيْغَضِ خُضْرَتِ تَحِي اُوْرُ دُو دَلْعَهْ جِي سَيِيْعُوْنِ نِي لُوْجِي شَيْءِي حَيْثِي كِيَا لَكِيْمُوْ اُوْرُ اِيَكْ يَا اَسْتَا بِ كُو نَسْلِ مِيْنِ بَدَنَامِ كِي لِيَكِيْنِ اَلِيْبِي يِيَا لِيْسِ طَوْرِي رَا كَامَا بْ هُو حَالِي هِي اُوْرُ سِي - مَرْحَالِ سِي حَرْ مَوْصُوْتِ سُوْرِيْنِ لِي كَمَا اُوْرُ اَوَّلِ اَزْمِ مَبِي كَرِ عَرَبِ قَوْمِ اُوْرُ تَرْكُوْنِ مِيْنِ اَلْفَاقِ مَوْ - وَ هُو نُوْدِ كَسْتِي نَحِي اَهْرُوْتِ دَلِ بَرَسِ اِنِ كَالِ كِي هِي كُو لِ حَاوِيْسِ نُوْمِي كُو يِي اَمِيْرَا عَاتِ مَبِيْنِ هُو سَكَا اُوْرُ نَحِي سِي مَتَقِنِ نَحِي كُو اَلِ حَرْ مَبِي كُو جُوْرِي نِي حَقُوْقِ اَلِيْسِيَا كِي كِي مِيْنِ سَلِيْنِ وَ هِي مَتِ مَلَا فِ مَصْلَحَتِ مِيْنِ مَكْرُوْكِي مَجْرُوْبِي كِي كَسِي ثَرِي خَاطَمِي وَ اَسِي طَرْخِي اَسَلِي كِي دَسْتِي رَكِي اَسْجَلِ اِنْجَلَتَا نِ كِي طَرْفِ مِيْلَانِ هِي -

**ترکی فوجی تہ تیغ** میں ترکی فوجی عاقبت کو نسل یورو کے اسی گروہ کے ایک ملیں (دس لاکھ) سمجھتا تھا۔ لے مومو۔ نے فرمایا کہ ترکی کے پس پندرہ لاکھ فوجی ہائل قاعدان اور سٹل موجود تھے جن میں سو لاکھ بروقت حرکت میں آئی تھی ہے۔ (یعنی وہ لاکھ کو لڑائی کا سامان ان قبیل قرمان، سمنجا، حایہ، حایہ، حمرہ، گلاری، قویب، مندوق وغیرہ کا موجود ہے علاوہ اس پندرہ لاکھ کے یات لاکھ عام فوج ہے تو کال فوج عدان نس ہوئی۔ اس فوج کے چیمبر ایف بیرون اور ہارٹارل ہین۔ غازی احمد محمد پاپن (جو جنگ روم دروس سے پہلے ہی ایتھائی فوج کے حرنل تھے اور اب محترمین تھے) کی پاتا مارشل عثمان ہاسٹا (یورپیوں کے ہیرو کو ہلا ہین جس کا اسم علی ہو گیا۔ اور مارسل برہیم پاتا۔ احوال کرد و خریون کی بہت فخریہ کرتے تھے کہ شل ان کو علم حکمت و واقف یورو م میں بھی ملے سکل میں۔

میں اور طلست تھا یہ۔ میں میں ترکی فوج اس وقت یہی آں ہزار ہے۔ مگر جن کے شے حصے میں آں ہو گیا ہے امام بھی کی وہ تفریق کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کے کہنے میں ایک لاکھ لڑنے والے ہیں اور وہ تفریق طرہ لاکھ تک فوج

ابن عربی کے حالات

عدن تک آئے۔ ۱۰۔ اہل یمن اور شام میں سے ساتھ تھے اور ہمارے کاروبار میں آئی۔ ۱۱۔ یمن سے نکلتے ہوئے اور کمانے ہو کر یمن۔ ان بن سے التزام بھی کی نسبت یمن اور اس کو یعنی اللہ کے لئے یمن کی سکھیلیں میں بنی ہوئے کے لوگوں کے سائلی یمن اور اکثر لوگوں کا لفظ ہے کہ جن لوگوں نے نماز پڑھی ہے، دولت اور سادگی اور فطرت اور سادگی اللہ کو دیکھا ہے اسے یمن کے کہتے ہیں۔ ملازم اور مسول کو دیکھ لیا۔ ان کا میان ہے شنائیک ترکی، ہی انفس کے بان کر اصدیق ہوئی کہ اسے میں امام بھی کے تھے۔ ملازم اس لئے کہی کہ ہی نصف سے کہ اور مسلمی اور سیاسی سے زیادہ ہیں اور امام کے لئے ہیں۔ مدد لگنا یا نہ مل سکے۔ لیکن ان حنفیوں کے ساتھ ہے آہن اور آہن عربی وہ مرتبہ فرس کے لئے ہے فعل سے اول میں ہو معلوم ہے۔

ابن عربی کے اور

مجاہد اور سے عدل تک جا جو مدلل مک تجرہ مفید ہے سے مدت و اکثر مسائل سیاسی اور سماجی اور میرزا خلوات کھنڈ لکھنے کا وقت میں قسمی۔ اس میں جو۔ صحت معیوب رہے ہیں، یمن میں ایک غزاقیہ کے کہ اسے اور مسائل خطابت میں ہے اور دفتر عرب یمن کے مہتر یعنی اسلاف میں قرآن اور پھر سے بہت حالات و روشنیوں آئے تھے اور عدل جا کر بھی مسام کہ بچیت۔ یمن کو ایسا رہا اسلاف۔ ترقی ایران کی اول کو دیا۔ وہ قدرے فارسی جانتے ہیں اور عربی خوب سمجھتے ہیں اور عرب کی ذرا سی خوب اور سفدر رائی نری کو بھی واقف ہیں۔ دل برس سے یمن کے تمام علاقہ جات میں بھر چکے ہیں سلف غمناہ کے حالات تو ان کو معلوم ہوئے ہیں اور ان کو بیشتر سمجھتا ہوں۔

ابن عربی کے اور

مجاہد اور سے عدل تک جا جو مدلل مک تجرہ مفید ہے سے مدت و اکثر مسائل سیاسی اور سماجی اور میرزا خلوات کھنڈ لکھنے کا وقت میں قسمی۔ اس میں جو۔ صحت معیوب رہے ہیں، یمن میں ایک غزاقیہ کے کہ اسے اور مسائل خطابت میں ہے اور دفتر عرب یمن کے مہتر یعنی اسلاف میں قرآن اور پھر سے بہت حالات و روشنیوں آئے تھے اور عدل جا کر بھی مسام کہ بچیت۔ یمن کو ایسا رہا اسلاف۔ ترقی ایران کی اول کو دیا۔ وہ قدرے فارسی جانتے ہیں اور عربی خوب سمجھتے ہیں اور عرب کی ذرا سی خوب اور سفدر رائی نری کو بھی واقف ہیں۔ دل برس سے یمن کے تمام علاقہ جات میں بھر چکے ہیں سلف غمناہ کے حالات تو ان کو معلوم ہوئے ہیں اور ان کو بیشتر سمجھتا ہوں۔



ہمنسری۔ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا کہ بعد پھر حضرت بہا راہمان لائے نجات ہو۔ عجیب آفندی ایسا نہیں کہہ سکتے۔ وہ  
عبدالباہا ہیں۔

سرافہم۔ عبدالباہا آتے ہیں اور کجوح کی عقیدت میں بھی ہوتے۔

ہمنسری۔ وہ محض مریخ مذہب ہیں۔

سرافہم۔ ہمارے ہمدوستاں میں ایک فرقہ لال سگیوں کا ہے وہ بھی خیال کرتے ہیں کہ ہمارے سوا کوئی تاجی نہیں ہے۔ آپ  
کے ہیں اس مذہب کے جن ہونے کے کا دلائل ہیں؟

ہمنسری۔ عاتق آفندی کل پور پکے اسکریہ آئیوے ہیں میں اس وقت تھا والا ہوں لیکن ایک کتاب شرح  
کتاب الحقیقت (قہنی عن) آپ کے ہیں اس میں سب بیان ہے سید سلا مہدس بہت اعلیٰ ہے ہمدوستاں  
میں کے مثل نہیں ہے

میں نے اپنے بیٹے کی حالت سے اس کتاب کے غریب سے معذوری ظاہر کی اور کتر قیمت کی کتاب طلب کی مگر وہ

موجود نہ ہو گئی۔ پھر ہمنسری موصوفے کے پیچھے وراٹھ کے دور چھٹکے۔ ایک میں عباس آفندی کی نسخہ پیراؤ

کچھ حالات اور ایک میں ایک لغزیر تو آرا و جمال عیسائی کلیسیا آئین میں آفندی موصوفے کی طرح تھی اور پکے تہہ بہ تہہ

(مصر) میں عربی کا اور اوسط تھا۔ اوچلے ہوئے ہم بھی کہا کہ آپ ان کو پڑھ کر خود رہے دیجئے۔ جو معارف اس میں

میں ملان ہوئے ہیں آپ دیکھیے کہ ان سرفہم بن اس کے مقال میں کچھ بھی نہیں جس طرح فرانس کے مقابلہ میں انہیں اور ہمیں

کے مقابلہ میں تو ریت میں گزرتا ہے۔

آج نے کہا میں ان سسکو پوتی ٹرھوں گا۔ گرا کے اس دعوے کے سامنے کے لئے ہمارے نہیں ہوں کہ قرآن سے بڑھ کر

حقائق عکس آفندی نے بیان کئے ہیں۔

مکان بیکر میں سے سید لکھن پور تھا اور ایرانی ملک و منتظم ہوٹل جو موجودہ آفندی نے کہا لوگوں سے

اور ہرگز نہیں کہا اور بالکل سچ کہا کہ اس لغزیر میں چند غلطی اور غلطی باہر میں وہ تو سنجیدہ ہے اور اس میں

جس طرح اتفاقاً کسا بنظر آتا ہے اور اس کو کوئی آفاقیہ کہہ سکتے ہیں اور نہ قرآن و کتاب سے اس طرح ادویہ اللہ بین خدا نظر آتا ہے اور اس کی حالت وہ ہوتی ہے کہ وہ عین اللہ اور یہ اللہ ہو جاتا ہے۔ مَارَ مَيْتًا إِذْ مَعَيْتَ وَ لَكِنَّتَ اللَّهُ رُحًى -  
يَلِيَّ اللَّهُ وَفِي آيَاتِهِمْ؟

سرا قلم - بہ سبب تباہی و تفریب اور ہی ہونے جو شیخ اعداد حسالی مرتوم نے شرح زیارت العین میں لکھی ہیں۔ اور میں ابک حدیث مشکاں سے ادا کر کے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ آپ کی اس نظر سے آپ کا مطلب متعاقب ہے۔ انبیاء بھی معلوم ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ یہ درویشین علی (بہا) کو سب انبیاء سے بڑھ کر بلکہ منظر علی اور لفظی احوال سمجھتے ہیں۔

بھائی ہفتنری - یہ کہنا صحیح نہیں کہ کوئی نئی دوسروں سے بڑھ کر ہے۔ بیچ - ٹوٹی - غلیٹی - آنحضرت سب یکا ہیں مختلف اوقات میں آئے۔ اس لئے بلحاظ وقت ولیم کمال تر ہو گئی۔

سرا قلم - انبیاء ہی سمجھ لیجئے تاہم احد خاتم الانبیا کے مرتدین علی کی مزدت ہوئی اور وہ لفظ خاں سے تو آنحضرت سے بڑھ کر ہوئے۔

ہفتنری - بیشک اس لحاظ سے فصل ہیں۔

سرا قلم - امامت کی بابت آپ کا کیا خیال ہے۔

ہفتنری - ہم بارہ اماموں کو مانتے ہیں۔ ہماری زیارتوں میں ان کے ایسے کمالات ایسی تجارت میں بیان ہوئے ہیں کہ چشمہ کے چکان اوس کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔

سرا قلم - جو بے خوب! یہ تمہارے خاں آپ منکر نہ ہوں گے مگر معاد بھالی مانتے ہیں نہ کہ صمانی۔  
ہفتنری - ایسا ہی ہے۔

سرا قلم - اب مجھ کو آپ بتائیے کہ عباس آفتنی سپر بہا حال بطور مذہب کیا درویش مذہب میں ہے۔ عمال آفتنی  
ایک ترکیبی اور میں کے تمام جس میں انہوں نے کہا کہ جو شخص نیک نیتی کے کسی مذہب پر یقین کرے اور اولیٰ و خود  
کوشش کرے گو بہا اللہ۔ رامان لائے وہ ناجی ہے۔



سب سے پہلے مولانا صاحب نے کہ امام محمدی میں کی طرف سے سال ہے جو وہ بین امام حسن و امام حسین سے اس کے میں خود جن  
 ان کے ہاں ہے۔ آج سے کہنے کی رائے اور یہ ہے کہ اس فرقہ کے اصل میں یہ عقیدے کہ مسلمانوں میں اور یہ  
 امام کی اطاعت کے لئے توں زمین پر چالی ہے۔ اور یہ عقیدے کہ قرآن مجید میں ہے کہ میں نے اس کے لئے کہ ان میں  
 امام ابو سعید خدری کو نبی مانگا اور رسول خدا کے لئے کہ اس نے اسے حضرت محمدی میں ہے۔ بسید اللہ و رحمہ اللہ امام  
 میں امامین کے لئے ہے۔ میں نے اسے کہنے کے لئے (میرے لئے اس کے لئے ہے) اس کے لئے کہ اسے شریک نہ کہتے تھے  
 اور اس کے لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے

اور ان کے لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے

کہ امتیاز ہو کہ یہ سب سب ہی کے لئے ہیں اور ان میں سے ہیں۔ اس کے لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں اس لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 عقائد و اختلاف میں تفریق و اختلاف کے لئے ہیں اس لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 ہم نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 مسلمانوں کے لئے ہیں اس لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے

{ رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۵ رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۵ رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۵ }

نکاح کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 اس کے لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 اس کے لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 اس کے لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے  
 اس کے لئے کہ اس نے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے اسے کہنے کے لئے

ملائے پورٹ سید کے کوئل نیلہ ہے قابرہ۔ اسلہ مول جدید۔ میروت جدید۔ طہران کلید حصہ۔ آدلیہ تا کوئی آخری عہدہ

**عربوں میں**

ہمارے ہٹل کے نیچے سے ایک مجمع شاہی کا ٹکڑا چار پانچ آدمی مختلف قسم کے انگریزی بیسے اور ۲ آدمی عربی دھول سامنے سے جاتے تھے۔ سلت آڈا آدمی ساتھ تھا۔ دو گارڈین تھیں جن میں ترکیان ۴ سرس ۶ سرس کی ٹرک بھری ہوئی تھیں اور دو گھوڑین پر ۵-۵ یا ۶-۶ سرس کے دو لڑکے سوار تھے جو گارے بتاتے تھے اور ٹل سے لوگ اُل کو تھاتے تھے یہ دولہا تھے اور ٹرکولت میں ٹمن ایسا ایک گاڑی میں تھی۔ یہاں کسی کی ستا ہی کی رسم معلوم ہوتی ہے۔

**خٹارہ اور امام کی صلح**

میں اس خبر کو تو مرثا ایک لکھنؤ میں جس سے مرثا میں جاس ہوئی ہے۔ یہ خبر ہے کہ یہ خٹارہ اور امام کی صلح میں بہت گہری صلح ہوئی۔ میر حکن اس سے کھٹی اور جید پانچ برس میں ۵-۷ ہزار ترکی سیاہی مین میں دفن ہوئے تھے۔

اور عرواں کا نقصان الگ تھا۔ سوت پاشا بعد جرنل نے ترکوں کی سیک تھی اور امام پر ثابت کیا احبار المؤمنہ مو طام مرد (۱۲۱) الخیر (۱۳۲۹ م) تو میر سے ساتھ ہے اس میں یہ صلح کی خبر ہے۔ حسان مین خواستہ حال ترک جیسے ہو۔ امام بھی یعنی کے حالات ایک شخص نے چھوڑ دیے تھے۔ اول سے لپا بیٹے کو امام بھی کی کیا ملا تھا۔ جو وہ میں نہیں لے سکا۔ کہ جنگی آدمی اور کت ماتحت لکھے ہیں اور اس کو زیادہ ہر ماغہ نہیں سمجھتا کیونکہ (۴) (۵) ہزار ماما، دتر کیار سے جن کے اس بھیجا نہ و جرنل یوین نے تعلیم پانچ تھیں۔ یہ لوگ لڑتے تھے اور وہ امام کا افسانہ پڑھا۔ ت جب مین دنان تھا اور ایک لکھ آدمی مد کے لئے تیار ہیں۔ یہ صلح سلطنت عثمانیہ کی قوت کو سہارا دیتی ہے اور انی ہے۔ ان کی تلخ عجب دقتہ ایک ہے کلمی ایساں خواص کلمی ماظیہ کلمی ماخذہ و محض آئینہ آئینہ اور ربا اور اب دس۔

صلوین سے عمر ماسکے کرینی سیدہ لہین ال کے مذہب کا خلاصہ ہے۔ خلافت و امامت حق حضرت علی اور اولاد سے ہر ظلم کا ہے۔ علی بن ابی طالب نے مصلحت سے کفر و بدعت میں سے تکیا کیا اور امامت کے اسلئے جو کوئی "یاسی" کا ہے امامت کے لئے شرط ہے اس کو ان کو دوسلو یا کافا طمیتاً سلیم الخواص الحکم عالمائے حق۔ عاوانہ شہادہ جہا مصفا فی اراخہ یعنی مرد ہو سیدہ ظمی ہو۔ پش و کس درست ہوں۔ جہتم درست ہو عالم ہو۔ آزاد و مرد و عاوانہ عاوانہ سادہ سخی۔ صاوانہ ہو۔ یہ لکھ۔ دیکھا المؤمنہ کے مین مگر کیوں شہر سے کونہ کے ساتھ دولہی امامت کو

نتیجہ یہ نکلا کہ اردمبر سے قبل کسی جہاز کو نہیں بنایا۔ گولیک نماز پلے۔ اور کبھی کسی کا اس کا ایہ سارٹھے چار سو وہیں  
 مانتے ہیں اور وہ بھی ۱۲ اردمبر کو بنا ہے۔ مجبور یہاں ٹھہرنا پڑا۔ اور پھر لطف سے کہ گلاسکو کے قریب یہاں میں اور دن ضائع نہ ہو  
 تو جس دن اول پورٹ میجیڈیا تھا لوگوں کو دو دن لپکا کر ان کا جہاز یہاں سے روانہ ہوا چنانچہ کل میں سی اور سے بلاتین  
 سے کیا کہ شاید اس جہاز کو اکدن کی دہر سے کامروہ لیا دے۔

[ پورٹ میجیڈیا ۱۲ اردمبر سے ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء ]

چونکہ یہاں ایک مہینہ جبری قیام ہے اس وقت کو کام میں لگانے کے لیے میں نے ارادہ کیا کہ اسے سفر نامہ آنقرولی کے ارد  
 درست کروں۔ چھ سو سے زائد اگر صفحے رہی بھی درست کیا وین تو وقت موعید طویل ہو رہی ہے اور یہ وقت بہت تن  
 میں بھی صرف ہوتا۔

۲۴ گھنٹے حرارت دسویں مہینہ و اعصاب کی حالت ہی پھر وہ شب باندھی آئی کہ میں نے اسے مابا کے ساتھ ہی  
 ایک شخص نے آکر کہا کہ شہ کو نہ آرا لیا گیا، آتا ہے کہ وہ مجھے یقین نہیں کر سکا کہ اسے ایسا ہوا اور اس کو ایک کام کا لکھ دیا کہ  
 خبر لیکر اطلاع دی۔ بعض اوقات پھر حملی جہازات کجاتے ہیں۔

[ ۱۲ اردمبر سے ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء ]

انہوں نے آج تندرست ہوں ایک جہاز اس کے بارے میں ایک کام صرف دو تین گھنٹے اور لینے کو ٹھیک کیا۔ ایک دن میں جہاز  
 زیادہ کرنے کے لیے آگیا کہ کتنا تھی ہو گیا تو جان لگن ہے۔

پورٹ میجیڈیا [ پورٹ میجیڈیا سے آدھے سے اس طرح کیسی بدید میں محمد تین غنائی گئی ہیں۔ ناں میں اس کی نقل ہے۔ ]


اسکا کہ اصل پر شا ادا داندہ جمال قمر خان لیکر ایک کو تباہ کر رہے تھے اور  
 طرف سلطان عبدالغفر خان عیاشی اور یورپین تھلیہ میں مرض سے لیکر رہ رہے  
 اور وہ تھے۔ انکی زلزلے میں امریکی شاہری شان بہت بگنی تھی گورڈی  
 اور وہی میں صحت کا اور صحت کو گولے کا سامان تھا۔

[ایہا ہر رہو سسٹن - ہمسہ ۸ دسمبر ۱۹۱۱ء = ۸ اردی الحجہ ۱۳۲۹ھ بحری]

سیرے حج کو کاؤنی سنگا کر سسٹن داسہ ہوا کرتا بدج امکر لاس جہاد بجاوے اگر ایک دن کی اوس کو دیر ہوگی تو  
 لہاگی نمکن ہے۔ کجاؤی ہولے نے خودہ فرقہ ساع (مہم) ملاکیا۔ مگر اسے میں ہوا کہ آفرش اول کا درہ سسٹن جاپون کا  
 دل کل جابوگی۔ میں لے کہا تو عقاب ہے۔ آئیے ایک عبرت اور اوس کے پتھے ڈوا۔ رے سے کو کھی گاؤی میں مھر لیا اور سسٹن  
 پر ۱۲ افرس طلکے۔ میں لے کہا ہوا ساع (مہم) تو کجاوہ واقعہ سمجھتا ہے مہن نو لیس کو طلکے تاہل تہ سے مسد جا ہوا  
 اور ہ فرقہ طلکے لے لگا۔ دیکھو۔ ٹرسٹ اور ون کو نازم ہے کہ اسے مہن سر رکھا۔ لیس سوہ دلے۔ میں نے اس تجویز کو سہت معینہ  
 لیا ہے۔ پورٹ مسد کی اہل تین ایک ل کے اور سے آما ہوا ہے۔ ٹکے سے میں کوئی دف نہیں ہوتی۔ سان بھی کھر کی کے  
 سامے فطازن لوگ کھر سے ہونے مین ہر کھ سے دف ۱۲، سے صبح کے سہت کھر تھی کہ نظر اسکل تھا۔ لہفت کم  
 رسنے ناک بہت آباد تھا۔ اور سکر کھس وغرہ کی کا سہ نظر آتی تھی۔ مگر سسٹن تجویز سے اسل قبل میں مالکل  
 رتی اور سکر کھ تھی۔ سسٹن کی عمارت اس لائن پر زیادہ رکھا ہی کی بنی ہوئی ہے۔

[یورٹ سید]

لورٹ مسد ۱۲ ایسے ہونجا۔ ہول ایران مملو کہ حاجی علی بن قسام کیا۔ لورٹ مسد کا خلاصہ لورڈ کے نوے ر  
 اور مسد کے کھارے تمام سوسہ ہول است کھر سب سے ہونے میں اہلی فالون کا سان سہ زو ہے۔ اگر سسٹن  
 فارسی (معارہ مادنا مین) کا۔ ہول دیا ہوا ہے اہلی دا بون کے ہیں۔ اما کھل وہ ہم لگوں کو نظر سے دیکھتے ہیں۔  
 مزدوری کا لون کی سان سہ ایہ گراٹن ہے۔ کہ لاس بگا اچھا سوسہ قیمت برل جاتا ہے۔ کہ ارہ مسد تہاں سے  
 کستول بر ہوا ہونے مین مسام مسد کا لون کھتے سے کھے زیادہ ماسا۔ اور سب جہاں سے اندر کھر تیاں لگی ہیں۔

جہاں کا پتہ مین

ہیں حال۔ حرن کھی (صرف مسترقی اور پتہ کراہ سہں جہاں تہیں) اور لٹا یا اٹا کر سے لورڈ سے دیانت  
 ان کے کہ ہم جس ساع پوسہ = اور سب قی م کرے گاؤی اور سسٹن ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء مردوی جاپون ۵۲ (۵۳)

بلن خورشک طلیا کو ملی ہیں۔ روشن آجھی کی ہوئی نہ بخشن۔ من نے جو روٹی اٹھائی تو کئی اٹک کر جو جو نہ سہے بہت اصرار  
 کہا کہ تغفل یعنی کھائے۔ مگر من سکڑا اور کہے ملا آیا۔ سحر سے لصف سے پہلے میں سہاں گما تھا ابو جہرہ تنگی وقت  
 کچھ در ناف کر رکھا۔ دروارہ نوبی میں مسجد کے داخلے میں نہایت سنگسنگسنگ ہمارا تھا دور وہ پہنچا ہے اور میں بھی سب کچھ جدا ہے  
 اور ایک بلند گھنٹا گھر یا ڈبہ سا بھی ہے جو سید محمد رحید علیہ السلام ہونا ہے

مسجد کی وسعت میں کوٹا کر جہاں کی مسجد بلکہ موزن کی سچ سے بھی کم ہوگی اگر اس میں سچ سے بڑے عالم نکلے  
 من اگر چاہے ان علوم کی فزینہن ہی۔ مسجد کا موزن مولیٰ بولے گا ہے اور غالباً کہہ سکتے ہیں کہ طلیا کے لائق ہی موزن  
 ہے ہر ذرہ وہ اسکی خراب کر دے گا۔

اس مسجد کے قریب کن اون کی دوکانیں اور ہر سیدہ اسن کے قریب بھی کر میت ہیں میں نے ایک بڑے کن فریٹس  
 سے عالی قیمت یگر دونا کر سب میں خرید اسکی سہری میں ٹری ٹولڈا انکھ کے اور نیش عمارت پر ہے۔ ہر کتاب ۵۰  
 سال قبل بھی یعنی دوسری کن پڑ مجلد میں علم راعت اور لوک کے قانون اور اقسام میں ہر کردہ بھی۔ ہم ۵۰ سال سے  
 لودھرا کہہ رہے ہیں۔ اسکے علاوہ ۲۵۔ ہم محفل کتابین خریدیں جن میں کستان ان دن تصوف و اخلاق میں  
 ہمارے مولیٰ میں سی موٹو گراوے جو سفر دکن کے لئے تھے۔ بہان لڑکوں کو نامیاں بچائے گا بہت اتوں ہی  
 یعنی تالیان بیور چیر کے سہن بلکہ گانے کے ساتھ جو بجائی جاتی ہیں۔ گوڑوں میں اور عالی مان معلوم ہوتے ہیں۔  
 بڑے گاہکوں میں بہت خوش مزاجی نہیں ملکہ جو سن زیادہ ہے۔

محبوبہ امیر شہزادہ محبوبہ امیر شہزادہ امیر شہزادہ شام بسیر چھٹی ماٹا اور مالی قدامت حالت کی سبالتس سہ ماہ میں ہوئی اور وفا  
 ۱۸۲۵ء میں اور بہت عینا بہت بڑا بڑا تھا اور اس کی اکت محبت کم تصور بلکہ بہت ملکہ پیٹ نامہ سرسہر کے حمد سنوار نامی  
 بہانارون کے وسط میں لہیے وہ ایک سب سے بڑے پروردار اور خود تہہ بر بھی آجی کے قد سے مت ٹری جو ترکی ٹلی  
 مصری وضع کی یعنی جس کا ٹھنڈا سب بجماری ہوتا ہے پیسے ہیں۔ دارالحی میز وہ ہے او اس کا ہاتھ صرف یعنی دست  
 یا شام کی طرف اوٹھا ہوا ہے۔



سے کہ اندر سے گدڑ کو ایک گنبد خرابہ پہنچا تاہے کہ وہ بھی گویا مسیت جیسے اندر سُہری کام نہایت خوبصورت تھا ہے۔ اس کے وسط میں صبح سے سہرا تا سہن علیہ السلام مدفون تبا جاتا ہے۔ عورت مرد ہر وقت آئے میں ضریح کو پوستے ہیں اور اس کے ہا دون طرف لطوات کرنے ہیں نہایت گڑ بگاڑا دکھائی دیتے ہیں۔ لیس ضریح کے سامنے مربعے میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یحون کو لاتے ہیں اور دوسری کا دلانے ہیں۔ مہر سے سینے ۲ مسٹ میں دو طرف لائے گئے اس کو لاکر ضریح کے سامنے سورہ فاتحہ اور درود پڑھا گیا اور لطوات صبح کا مالوہ کو لک کے باہر لگئے۔ صوف ۲۔ ۳ منٹ اندر پھرتے ہیں۔

اس گنبد کی بٹاری میں کئی لاکھ روپیہ خرچت ہو چکی ہے۔ اس میں بھی نہایت قیمتی فرش قالین کاپے اور حلال اشیا ریح اہلبیت و امام حسین اور مزج حضرت رسالت میں بجز وہ سُہری لکھے ہیں افسوس یہ خوب تازگی کے میں شجرک نقل کر کے مہر کا قریب لایا۔ اندرون حصے میں ۵۰۰۔ ۶۰۰ آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ تمام عورتوں کو صریح کے بس زیادہ ٹیکھے نہیں۔ تاکہ دوسروں کا رخ نہ ہو۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ سر جہاں کے خیرا نہ ہی آیت سے نکال لگا کہ جہاں میں کوئی شکی روایت کہاں تک صحیح ہے؟ مگر کیا محض عیال اور رقت طاری ہوتی ہے۔ یہی حالت میں آفرین کی بھی دیکھنا تھا۔ اس کو میں اپنے اپنے ان کی رو سے ذہن مسرکتے نہ سنا دہیں کہہ سکتا۔

جان آرہا یہاں سے کوئی سو دو سو گز پیرماح اہر ہے اس میں شکستہ بن کہ بہت بڑی مسجد ہے اور خلفا سے طاہر کے زمانے سے علم کا گھر ہے سردی حصہ مسجد میں اک صحن ہے جس کے تیس طرف کمرے ہیں اور چاروں طرف اندازاً آٹھ۔ آجیے ہیں اور ایک طرف مسجد کا بڑا اندرونی حصہ ہے۔ اس صحن کا طول عرض ۵۰ × ۵۰ گز ہوگا۔ پھر ایک کرسی صحت گز کی دیوار سفید ہے جس سے حکما کلین ۱۰ گز اور عرض ۳ گز ہوگا۔ عین شاہد علیہ حال نے اس جگہ کی مرمت کرائی ہے جس کا کتبہ دروازہ پر لکھا ہے۔

جب میں گہا تو مسافر مقامات پر کوئی پیرہ ہزار طلبا اور مسجود تھے کچھ خاص مسجد کے اندر پیل و شرارت کہہ رہے تھے کچھ پیرہ ہوتے تھے۔ کچھ کوئی روٹی پیر سے کہا رہے تھے مسجد کے ایک طرف طرف جنوب ایک رکہ ہے جس میں مسیت سیڑیاں فرش چھوٹی زمین میں نے جا کر ایک ولی ٹھائی۔ طاہر کے طرف سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ دو دو روٹیاں صبح اور شام کو صبح

مگر لوہا پڑتے ہی سب سے صحیح پتہ چلے گا۔ جو کچھ دیکھیں اور ماٹھو میں سے بین اور نہ اس قدر کر کے کہیں تک نہیں ہے۔

ان صحر کے جسم میں

عورتوں کا رنگ گہری اور دامن صحر کے کتاہ ادا عزیز است۔ جو نے ان۔ بیدہ سالان بہت آزادی کے

ساتھ ہے۔ اکثر عورتیں یہاں تک کے اجڑتے ہیں مگر کڑی کی لگی رنگی میں (شام میں بھی ایسا ہی گھومتے اور حجاز میں بھی)

اوس میں لگی ہر گھٹ پانسونے کا تول بننا سے اور اوس کے گرد میں جھلے اور ان جھیلوں میں اور کا سرخ اٹھا ہوتا ہے جہاں

میں نصیحت مشائی اور دلوں آنکھیں اور ماٹھو کے ساتھ لکھا دیا ہے صرف ہونے اور اس کا نکلے کا حصہ اور سر

کھڑکا ہوتا ہے۔ لباس گل اسلامی ماکہ کی طرح سم فرنگی اور غالباً ثمنی ڈاہتے۔ مہوں بکار رنگ عواماً ساؤلا۔ فہم و موط

حکمر اور گل مینع سگلا تھا مگر بیکہ آدموں سے اس قدر طبعی ہدی بیکہ صرف ہوتی جو۔ بہت آدمی جن میں سے ہی ہوتے

انک میں گل سے بندہ منائی سمجھا۔ ہر سے لوگوں کی پیرڈی بھی بنگالی ایسا ہی کا۔ سونان کہیں ہے اور بعض اور کہا

المیرہ ان ہی طرح موٹھ صول پڑواتے ہیں جیسے ہمارا بعض مہاں۔

ان کا رنگ اور زمین کی حالت اور مانی کی افراط اور البیٹھ کر کھٹ۔ سنی بھی مگان لیون کی مانند ہے۔ تحصیل علوم میں

ایم جی جی۔ بن گورلی میں فرانسسی اور گورنی کوست ساؤجیرہ اتھان نے کرین ہے۔

مس کے یوگون کہ صرف انہیں جیلہ جلاہ سے صدر عدالت ہے۔ اٹھتے ٹھٹے یا تھینا جی حسب کہنے ہیں۔ دو کتاہ

تو ہمارا دار و خلق یسے گئے۔ آوار میں ہاں صحر کی فالک غنا ہوتی ہے اور قرآن پڑھنے اور اخبار کمان لے جے تن ٹہرتے ہیں۔

ہر وقت مقبول  
اس تھی کہ

تھس کے وہ بلا میں آیت مس نہیں فامشان غارتستان۔ ہذا سکو سہن انتم من ماصیچد الاسلام

میں ہے اس سبب میں ہمارا ڈر اور عیار۔ انک میں نہیں فرانسے۔ روز ستہ ہیں۔ عمارت میں جس میں ہے۔ اور کہ یہ صول

انک فٹ مل ہے۔ غالباً انک کے مرد سے بکڑ ملنے ہوگی۔ وہی۔ سو میں نہایت ہی تھی صحر قابل سر اسے بیکہ ہے۔

ہیں اور کہتے نہایت خوبصورت۔ اور جھاڑو سوس لکھ میں۔ سخت کے ہاں رعایت شمال نام جسٹن لکھی ہوئی ہیں۔ یہی

کاٹوال۔ ہر کے حصے کا یعنی جو۔ نہ سے ہے۔ کتاہ اور غرہ۔ مگر یہ کہ آج ان۔ ہاں ستون ہیں۔ سنہائی ہے

یہ اہرام واقفانہ مال (واعنہ) مصعب کے منہ سے زین حوادینوں نے اس عرض کر جانے تھے کہ اتنی قرآن نام کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھیں لیکن زمانے کی گردش دیکھئے کہ مسات عمدہ مصالحو سے تائین اور خون محفوظ لیکن مگر قرآن لکھو اور زندن و سیرس اور قسطہ کے عجیبہ انون میں اون کو لینگے ہیں اور یہ فرائض جبارہ دنان بطور شکر کے دیکھے جاتے ہیں۔ جیندے دیکر ترقی اون کی ہتک کر سکتا ہے۔

اس وقت کے من لکیر ماہوں بعض عربوں نے اگر زہت جلد اوپر کی منزل تک پہنچ گئے ہیں ایک عربی نے ایک قلم لکھواو ہے گا ایک کے من میری ماٹھ لکھو، یادگار و روح کا وہ بیان کہیں کھولے میں نکلا تھا، دوسرے نے ایک ہی کی قلموں قہر و وقت کی مختلف اور وہیں بیابان ادنون پر سوار ہو کر چاروں طرف ان اہرام کھمے گئے ہیں۔ مگر سوا اسکے کہ تیرہ دورے سفر محبت و شرف سے لاکھوں غلام لائے تھے اور لگائے گئے کوئی صنعت یہ ان میں نہیں ہے آکل جمالیہ میں برائے گئے ہیں یا مادستان ہست نے دہلی و آگرہ و کھنڈ کی دعوات میں سائیں بالورا کے غار ہورے کھوے ہیں اس کے مقال میں اہرام کوئی چیز نہیں گرائی لیر دیکے باں رو یہ نہیں ہے یہ وہ سے یہاں تک ان کو دیکھتے آتے ہیں۔

اسلامی خوش اور خراسان کے ہر جگہ مسلمانوں میں ایک دہی خوش یا یا جاتا ہے ماسک مری عربوں میں۔ میں اہرام سے موعود ہے اور کٹریم کے یاس آراٹھا کرتا۔ - عرب موجود ہے اون میں کہ ایک نے کہا تھا لہند و ایک نے کہا

الکامل ہونے لگے۔ میں نے کہا انا من اللہ و اٹھون نے کہا واکا مسلم۔ میں نے کہا الحمد للہ۔ ایک نے

احار سووم۔ اکاجنار اور کھون نے فحوش سے لیا اور جبرین دریافت کیں۔ میں نے تائین اور حکام میں نے نماز میں

شایع کی ہے اور اتفاق و اتجاہ زرد دیا ہے اور رابطہ تقیم اور حال میں مسلمانوں کو حوص ماتنا اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کی

تشریح کی ہے جس میں (شما) لودہ سمت خوش ہوئی اور کہا سیت عن تجوز ہے۔ اخراج کے گنیا سے وہ لکھتا

(اشما و دم) سچے آئے میں (صرف دو چیزیں بطور سوہ خرمدن۔

حمازون کی لائی) اس کو کہ کسی میں گیا۔ سہر مستعد مراد مار کر سرت چین کر سب وقت سے یہ یہاں سلیم ہو کر اوکی

سورت ہمارے رو میں سستی ہو سکتا ہے یعنی درہ دوم من۔ اور سی اور حمار کا حور سے سے جانا ہمیں ہو سکتا

۲ میل تک در درور سٹنگ اور چائے اور قہوہ کی دوکانوں اور نوکرات کی دوکان کی کثرت ہے۔ اس ٹریم میں ۷-۸ لیریں  
 اور ۱۲-۱۳ ایسی ہی صرف ہرام دیکھنے کے لئے آ رہے تھے۔ قاہرہ میں لوہے کی آبادی بہت ہے اور پستے من الکرہ مکانیں  
 ہر بڑے بازار میں اہل یورپ کی ہیں یا یہودی۔ یورپین سمان ۴۰-۵۰ ہزار ہون تو عجیب نہیں۔ رمادہ نہر جنوبی فنانک  
 یعنی یومان واٹلی کے لوگ ہیں اور کچھ فرانس کے۔ اٹلی کے اخبارات کثرت دیکھتے ہیں بلکہ ہمیں سالیج ہوتے ہیں۔ ٹریم  
 ہرام مصری سے کوئی تم اسمیل ہا تارتی ہے۔ وہ ان کی طرح ہی شروع ہوتی ہے۔ سمان در درور پہاڑ نہیں ہیں اور تیر  
 کہیں دور سے اس مصنوعی پتھر کے اوپر یعنی ڈھلان پر کھینچ کر مناروں پر پٹھرا لئے گئے ہیں۔

**مصر کی قیام** دُنیا میں تھیں۔ مسرا و سہندس ملک دیم سے تا اناور منو ہے ہیں آس کی دہان کی زمیں کی زجر ہی اور  
 درباؤن میں شیرین پانی کی اغراط ہے۔ مصر کی تہذیب بہت قدیم ہے۔ عیسائیس میں سب نہیں اس سہرور فرار کہ طرف سے مفرین  
 ملکوں سے اٹنے کے لئے داخل ہوا تھا۔ ابھی فوج سے خاک کیا تھا کہ یحییٰ پاشا میدان ان ہرام کے اور سے کم کو دیکھ رہی ہیں  
 محساری بہادری کا اعلان کر رہی ہیں۔

**اہرام کی حالت** سب اہرام کم و بیش یکساں ہیں اور ان کے متعلق سیاح مت کچھ لکھ چکے ہیں جس اہرام میں لکھ رہا ہوں اس کا ایک  
 خوب سے ہے جو تھا یا پختا ہے اور دیگر پتھروں سے جو اہرام کے چلے جاتے ہیں کم نہیں۔ طول میں ۱۰۰ فٹ بلندی میں ۷ فٹ اور  
 عرض میں ۱۰ فٹ بلندی میں ۷ فٹ ہے اور ہر ایک حصہ دیا ہوا ہے لیکن ۷ فٹ کے کم نہ ہوگا۔ عرض کل مساحت ۲۹۰ مکعبی رکھتا ہے۔ اوپر کے پتھر  
 بھی اس کی کم نہیں۔ اس کا وزن یا پختوں سے کم نہ ہوگا عجیب ہیں ہراموں جو ابے پتھروں کا یا پختہ ارسال قبل اور پختہ  
 آسان کام نہیں تھا اور ذرا آسان ہے۔ شکل ان میناروں کی ہر جہا طرف کے ایسی ہے اس کی بلندی



کا اندازہ نیچے کے ضلع سے ہو سکتا ہے کیونکہ میرے اندازہ میں ہر طرف کے یہ متعلق متساوی ارتفاع ہے  
 نیچے کے حصے کی جو قدم سے میں نے میا لیش کی ہے تقریباً نیچے کا ضلع ۱۵۰۰ فٹ ہے یا (۵۰۰) اگر ذریعہ اس سے سب سے

$$\text{ارتفاع} = \sqrt{(500)^2 - (250)^2} = \sqrt{(500)^2 - (250 + 250)^2} = \sqrt{(500)^2 - 250 \times 750} = \sqrt{250000 - 187500} = \sqrt{62500} = 250 \text{ فٹ ہوتا ہے} = 250 \times 250 = 62500$$



کہونکہ یہاں کاسی کے چھوٹا سکہ ۵ لہم (قرش کوغنی) اذادار اور کاہن ہوتا ہے ہر کام کے لئے لہم جسے کہ دنا جرتا ہے۔  
 عازتین اور بازار اور اسٹیشن ریلوے بہت عالمان ہیں۔ اس میں بھی لوگوں کو نائل لہر دیکھتے یعنی مساوات البتہ شریکی کئی  
 اکثریوں کے سپر ہے اور خاص مہری اس شخصوں تک کا کڑتہ اور معدی کئی نکرت بائی حالی ہے۔ سکندر کے گرد قلاو اور جوتین  
 لگی ہیں جو سب انگریزی فرج کے فضلے میں بیان کی عالی ہیں۔ اخبار لہری، دیگر لہری اور اتلی و مہر اس کے بکرت چکتے  
 ہیں۔ میں نے کئی اخبار مالک تک تاکہ یہ سے جو ہمارا مل ہندوستان اور خدمت یہ رہتے ہیں۔ اس کی حروف سے  
 معلوم ہوا کہ لوگوں نے ایران میں رضیات اور فرج نائل ہونے کا حکم دیا ہے اور ایران دوروں میں صدی کی کوئی صورت  
 نہیں ہوئی۔ اگرچہ مشرق و مہر کی ہو تو وہی اور ہر وہ دن ایران قبول کر لیں۔ مگر میں نے فراموش نہیں کیا کہ جو بھی پختہ  
 سنس لین بلکہ قرون ہر وہ وسیلہ جزیرت میں قبضہ کرنا اور درون میں لولس ایرانی سے عہدہ ہر جس لئے۔ حضرت  
 عمرون کو سلسلے کر دیا جو اور وہیں سرائی میں کہا ہے کہ اس وقت کی وہ اگر ہاتھ کے لئے ہاں سے، ان بجائے ہاں کے  
 اپنی حروف کو اور امر اور قبائل کو حرکت کا حکم دن ان شملہ حرکتوں پر اس آتے ہیں۔

**حالت ملک اور راہ** تمام میں مہر نیا یہ زرخیز معلوم ہوتی ہے۔ سٹ ملک میدان ہے۔ انوکو کا سٹ کثرت ہے۔ زمین  
 اور سن سلاک کی مانند ہے جو لگا اور جہا کے درساں آئے بھی راستے میں آباد میں اور میں میں ہندو مسلمان کے پتہ ہوتا ہے  
 میں اور برطانت ہندو مسلمان کے جو سما کو ٹھکان اور بیٹھے بھی ہے جو پوزین مسک کے اس فلسفاتی حقے کا مولیٰ سدا  
 جزوی اور وہیں اس کو کہ نہیں۔

سبکدین میں بھی بل سواگے دلیل کہ سمیت شازار کو ٹھکان اور محل میداں میں دو ذوں اور کثرت حطہ جلتے ہیں  
 اور نہ بہر شمل لہر وہیں شہرون کے نظر آتا ہے اور اسے میں بھی اور وہیں طرز عمارت سار ہے۔  
 مغرب سے کچھ فوجا ہرہ سے نصف ساعت قبل ہر ماویل کی ایک ٹری ستر کے آگے لگدی اور اس کو کتا رہی ہوگا  
 قصہ سٹے سنا ہے جس میں بہت خوشنما کو ٹھکان اور بیٹھے ہیں جس کی مثل ہندوستان کے قصہ دور میں طہی مشمل ہے۔  
 چھٹکیشن ہے جہاں سے ریل لہر سید اور قباہرہ دولت عالی ہے۔ ریل میں عہدہ ہے اور وہیں میں جہاں سے

پیلے جو لوگ کل سے نکلے اور کچھ سامان کی اماں مان کر گئے تھے۔ بھرت تھے اندازاً اللہ اللہ روپہ لئے گئے۔ اور جن مردوں  
یا عورتوں نے افلاک کا مدد کیا اور ان کی تلاش کی گئی۔ پھر اسات کھول کھول کر دکھا گیا۔ میرے پاس بعض جگہ متقی کے تھے  
جنہر کلبہ اسات پختہ اور ادعہ ناو علی وغیرہ لکھی تھیں دست سے بن نے فرید سے بھنے ایک فوجان صحری محرک طم نے جبر سے  
کہا کہ ان کی کیا قیمت ہے؟ اور پھر ایک جبر سے اسات و تختین سے مانگا۔ میں نے دیدیا۔ پھر اس سے میرے سامان کو زیادہ  
بہین چاہنا۔ اور یہیں کے پاس کوئی حد پڑھنا پکا پکا اور اٹھنا ۲۲ دفعہ پڑھنا چاہنا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ ہمدی لوگ  
انگریزوں کی حکومت سے کیوں نہیں گل جاتے؟ میں نے کہا خود تم صحری کیوں بہت ہمدی نہیں کرتے؟ کہا ہم غلط  
ہیں۔ ۱۲ ملین ہیں۔

**سخت دلت** اس کے بعد ایک سخت وقت شروع ہوئی اور مسازوں کے ہم کو پولیس نے دیکھا کہ کوئی چیز یا چھبلا نہیں اور  
بھر بھی نکلنے نہ پڑا۔ نہ چھبلا کہ قاہرہ میں کہاں ٹھہرو گے؟ میں نے کہا ہاں ٹول عم بن جو تھلہ حسی میں ہے۔ اس نے  
کہا تھا اچھا ممکن نہیں۔ ایسا کوئی ہوٹل ہم نہیں جانتے۔ مالک کا نام بتاؤ؟ میں نے کہا نیا آدمی ہوں مجھے کیا معلوم  
ہے۔ اسپر پیٹھنل جو خطا براطا میں تھا راضی نہ ہوا۔ اتفاق سے میری ساتھی شیخ حسن ٹوسی نے ایک معتبر مکان قاہرہ میں  
ستادیا تھا اور ان کو باہر نکلنے کی اجازت ہو گئی تھی۔ میں نے کہا میں ان کے ساتھ ٹھہروں گا۔ شیخ جس نے فوراً  
منظور کیا۔ خبر میں چہ لکھا گیا۔ اس کے بعد بھی ٹاکر نے بہت نال و منظوری دی۔ باہر آئے گاڑی کرایہ کی حس میں  
چار چار آدمی بیٹھے۔ کرایہ آٹھ آٹھ آنے میں دیا۔ مگر جس نے گاڑی کرایہ کی اور ریل ٹکٹ دیکھا لے آئے اور ان کے  
بیمین دلال مہدی مہار سے نصحت پال تقویٰ کے محض اس وقت کے لئے۔ جو لوگ ٹھہرنے کا ہندہ نہ بنا سکتے تھے ان کے لئے سات  
آٹھ دن کا دوسرا لنگہ نہ تھا۔ بعض جہاد سے رہ گئے خدا عزوجل کو کجاست۔

**شہر کھریہ** قزلبیہ سے دو یا ڈھائی میل شیشین ہوا اور پچھ میں آبادی اور بازار میں سکندر یہ تھا بعض جگہ مائل کسی کیا  
موتہ ہے جوتی اور کبھی کا جو قلعہ (فورط) سے باہر ہے اور میں نے ایسی حال کو جس کی جہدہ تسمہ ہوئی ہے۔ ان میں کھل کر  
یہ کہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کراچی کی ما نزد ہے۔ کھانا یہاں زیادہ گران نہیں۔ مگر خیر اور چلے بہت گراں ہے۔

مجان نواز اور دوکاندار مسافروں سے تہمتیں پیش کیے ہیں یہ بیان کے دو کاہل اور سچے بڑے عرب بھی اہل ایران سے بہت بہتر ہیں اگرچہ ہاشم اور طبری بن امرالی بہت بڑے جوہری ہیں مگر نام میں نقصانِ ذیل مدعا ہے۔

(۱) مسلمان (و جمعی (ب) اشاعیری تقریباً ۱/۲ (۲) نصیری وغالی جس میں کوئی ہشر لفظی اعراس نہیں (۳) درزی۔ جو مسلمان بھی لکھنے سے ہیں حضرت سلمان فارسی۔ حاکم امام اللہ (ابن کمال طبعہ غلطی مصر) اور حضرت خضر الجبلی کی توفیق کو خدا مانتے اور ان کی پرستش کرتے ہیں (۴) عباسی کچھ بیک (۵) عباسی پڑوسی (۶) عباسی گریک حج (۷) ہمد۔

عموماً لوگ سید سے سادے ہیں اور بہت کسانوں کو سمجھ میں آسکتا ہے کہ ایوسفیان کی اولاد اور تہی اُسے لے کر طبع ہر کالسا بنتا اور اپنے آپ کو رسول کے ہم جلدان اور المہبت کے باغی اور ظالم پوینیکا الفین دلا دیا تھا۔

اے لوگو! من عربی قوم ہلکے لے گا جو جس ہے اور کون سے متعلق نہیں ہیں۔

مسلمانانِ عرب  
یعنی شمالی افریقہ

اور ما سندن کو مغربی من لے ان میں سے کئی آدموں کو دیکھا اور ان کے باتیں کیں۔ اسلامی غیرت ان میں موجود ہے۔ تو ت کو جو ہے۔ رنگ گھلا سبہ جو ماہے نل عرب کا نام مانگ کون کے زبان سب کی عربی ہے۔ مگر عربی کتالی پر مختلف سمجھ سکتے ہیں۔ ہم پر ہوتا نہیں کا یہ خیال کہ وہ وحشی من باکل غلط ہے۔ ان میں تہذیب اور تسلیم اور کس کی سنگی عالم اہل عرب حجاز سے زیادہ ہے ان کو بعض علماء و مشائخ شام اور مدینہ میں کرن تھے ہیں۔ بہار ہا ہے کہ باکل کتالی سے وہ پیار کر تھاتے ہیں مگر پھاپی کون ہے۔ میرے ہر کون کے ہر جز بن مساویوں کو جگولے کا اتقان ہوا ہے علم کوین کے نہیں دیکھی اس کو میری لکھوں کے بارہ میں صحیح سمجھنی چاہیے۔

[ ۱۵ اردی ۱۲۲۹ھ = ۶ دسمبر ۱۹۱۱ء بخت نہ بدل دربار سکندریہ داہر ]

حالاتِ فرنیہ سکندریہ  
نیاہر ہمد اور حضرت زین العابدین نے تو سر دس آٹن اس کو فائدہ اور ٹھایا۔ اس کے بعد تین گھنٹے تک ہم سے



ایک ایک نام حسی کا پہلا اون کو دیا گیا۔ مع نام اور نسر کے اور ہر طرف لگا دی گئی اور کہا گیا کہ خواہ کم مگر گھنٹے گھر کے اندر اس میں  
بمع صاحب کر کے بیٹھا دو جسے منع حاجت کی وہ تندہ سے ہر دن نہ پانچ دن تک ٹھہرا بیٹھے گا۔ جو تندہ سے ہے اس کو  
کے صبح پہنچا دیا جا بگا۔ اس کے سوا دگر و اس سے کہ کو کو ڈاکٹر یا منظم کی عربی تھی طرح سمجھ میں نہیں آئی (ڈاکٹر کو ایک  
شخص بھی منع صاحب کو رکھا وہ کہ وہ دن تک نہ لیا جائیگا۔

عین ہے یہ ہر ماہ انصاف برقرار ہو یا تھیں ہوا نہ سستی کی نشانی ہے مگر قبض کا ہوا یا بوجہ ضعف اعضا  
رہت نہ رکھا مگر حدی کا نساں کہان ہو گیا ہے۔ اور اگر مرض متحدی نہیں تو کسی قسم کے مرض کو ٹانگ میں آؤ نہ مینا  
کہان سے در سے ہے اگر کما کر رہے کہ پانچ دن کے اندر وہ مریں جھاؤ کہ یہ صحت ما جاوے۔

اس حال ڈاکٹر ی سے سے کوئل کی سکے ہیں حاکم نے ہارے ہر ماہ ڈاکٹر حکیم اللہ صاحب جو صرف تفسیر کے دائل  
ہیں ماڈاکٹر سبیلہ آن تہاں جو تندرار در دو دنوں کے حاکم ہیں۔

مسکے رسالہ ماہی شیخ حس فہوسی ہن۔ بن جا آدی اں سے بوجھنے آئے کہ کھارے ہیں رکھو اور ہے بانہیں ؟  
اون کو اں لوگوں پر نہایت غصہ آبا اور کہا کون بار بار پوچھتے ہو۔ حال بہ خوف تھا کہ وہ طراپس جنگ جہاد کو لگے  
جاتے۔ مگر پھر تقانون اقوام کے بوجھ تمام دروم والوں کو نظیہ بھی اس باعث سخت کر دیا گیا ہو۔  
فریٹیب کی نہیں یہاں سحر مال یا سیاہا کار لاجہر ہے جو وصول کی گئی۔

خلائی کا مریزا  
امام علی نے لڑنے والی تو مومن حسن بن علی اور مسلمان دونوں شامل ہیں اور خیر ایران کے لوگوں پر  
کھی۔ یہ مصری یا مصر سے آئی طرح قسم کھا۔ یہ عادت بھی ان لوگوں میں ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بآ اللہ۔ باللہ۔  
(یعنی ہلدی کرے) کہتے ہیں۔

اہل سام کے نام  
عادات و عادات  
جنگ میں ایک ایک مہینوں دہلی ماہوں اس کو اہل شام کے عادات مختلف لکھتا ہوں۔ سہر لوگ خوش مزاج  
کھیل کو لگانے کے شانیں پس بد رنگ ہیں اور عواماً عربی لباس اور بعض فرنگی لباس رکھتے ہیں کھاتے  
ہیں اور حاضر میں سو دو نصاریٰ کو مخلوط ہیں۔ مگر عواماً عربی عادات میں ہیں۔ فرس و عواماً ہر ماہ

عشق کو پایا جائے۔

ہمارا بہار قزقلند کے حکم میں ہے۔ کوئی شخص سوائے ڈاکٹر کے اور نہیں آیا اور کھانے کی خبریں بھی نہیں ملیں۔ جو کھا رہا تھا  
 سبھاؤ ختم ہو گیا۔ ہندوستان کے کئی تین دن تک کھنڈر کھانا دیا۔ سہ ماہی خراب تیل کی کچی سوئی پھیلان میں چین کے متعلق  
 سا کھانے سے کھا ہی گئی۔ کل سکندر بہ سپہ سالار نے جانا تو ایشیا میں ہو گا۔ کہتے ہیں کہ ان قزقلند نہ ہو گا۔ مگر دیکھا جاتا  
 ہے { چہار سو سنہ ۱۵۴۰ زوی الخیر ۲۹۰ ہجری = ۱۵۰۰ سنہ ۱۹۱۱ء۔ سکندر قزقلند }

مجا کونجا بے سکندر کے بندر گاہ پر پہنچے۔ یہ بھی ٹری بندر گاہ ہے اور سب سے کشتیاں اور کئی بہاؤ موجود تھے  
 جن پر زور دیا گیا (جو ہر جگہ قزقلند یا ہندی کی علامت ہے) لگی ہوئی تھی۔ ڈیڑھ گھنٹے انتظار کے بعد ایک بحرن طلی کشی  
 آئی جس میں کشتیاں سواری کی اور اس کی بلڈر ٹری کے لگی تھیں۔ اسی کشتیاں بلڈر میں ٹرے پھیلے کے پھولوں  
 سے آبی سے اس لہا چڑھا ہوا ہے صرف وہ کی بندر گاہوں میں اندر آئیں۔ ہم سب وہ بندر قزقلند کے کیمپ میں گئے۔  
 کیمپ میں قزقلند اور کمان میں مسافر ٹرے جاتے ہیں۔ ہمارے اور سہا ہوں کی بارگاہ کی طرح برابر کڑی کے  
 نختوں پر گدے اور کھیل اور نیکے قزقلند کے من۔ چارل بہت ٹری ٹری شہر میں یا لی کے بھی ایسے کمرے میں ہیں۔ اب  
 تمام سامان اکھول کر بندر کے کنارے پر دیکھا گیا کہ کس سامان وہیں پھینکا دیا گیا تھا اور یہ کس ٹرڈن اور ٹرڈن کو اور  
 یہ لسنے چوڑے کو بھاپ دینی گئی اور ہندوؤں کو اوپر سے بھاٹ گئی تھی۔ قزقلند میں لوٹ کر کھانا خریدنا اور یہاں بھی قیمت  
 پر فروخت ہوتا ہے۔ سہ ماہی وہ دلی کے ایک کابلی گونسٹ بیگن کی ۸۰ میں ملی ہے۔ کیمپ کو یعنی ٹری۔ گلوک کیمپت سمیت  
 اعمی کی کہ جو کھانا قیمتی تھا وہی اون لوگوں کو نعمت دی گئی جنہوں نے کہا ہماری ماں دام نہیں کہ کھانا خریدیں۔ اب سے  
 آدمی نکلے ۴۰۔ ۱۳۰۔ ۵ آنے کے نام لکھے لئے گئے۔ سامان چھوڑ دیا۔ قزقلند والے کیمپ میں لائے  
 اور اس کے لئے مسئلہ اور دیگر چیزیں ہمارے ہاتھ لگنا پڑا۔

عمیہ امتحان تھی مگر سے عجیب بات اس قزقلند میں ایک نئی ایجاد ہے اور مجھے خوب اس بارے میں کہ ڈاکٹر ان  
 کی عملداری ہے اور صحتی دعوتوں تک ذمہ داری ہے۔ ایجاد سب جگہ پھیل جانے لگی ہے۔ لوگوں کے نام لکھ کر







ہون کا بیچ بچا کے اختیار میں ہے۔

مافیہ میں لپکتی بچاڑی [مدی جہاز پر آئیے آیا۔ سمندر میں تامل ہے اور جہاز میں سخت غل و ملکہ ہے۔ کیونکہ ٹھنڈے نیپو کے ہزاروں کسٹیشن کے ذریعہ سے بھر رہے ہیں کہ فسطیہ اور ڈیوڈیہ جہازوں۔ ایک جہاز یا فاس سے براہ راست لوہا لیا جاتا ہے۔ اوسکی کہنی کا نام پرنس لائن ہے۔ اوس میں بیسٹون کسٹنٹان اسی بیو کی جسکو میاں یہ کمال کہتے ہیں یا فاس سے چڑھ کے ہلکے صندوق میں جاری ہیں۔ یہ صندوق ہزار ہا کسٹنٹان کی تیل کے صندوقوں کی طرح ہیں مگر لکڑی صاف و خوشنما اور صندوق بھی اچھی طرح سے ہوئی ہیں سہان بکثرت ایسے صندوق بنائے جاتے ہیں۔ اگلے درجہ کا پر تھال آٹھ کسٹنٹان میں ایک پوسٹ بن آتا ہے انگلستان میں ضرور ارا کو اور اسٹاک ہول میں۔ مگر کو بکنا ہوگا۔

شام کو جینے پہنچے۔ جہاز میں سیریم کے لوگوں کا ہجوم ہے۔ اور سر سے ہنس دوڑنے کے مصرعے اور ایک شام کا بنے ان باہمی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ملکوں کی اخلاقی حالت بہت خطرناک اور نوحہ کش کا بازار دو ٹون حصوں میں گرم ہے ہندوستان ہی بہانہ و اخلاق بہت بہتر ہے۔

[عشبتہ ۹ رڈی لکچر ۲۷ = ۱۰ سہ روزہ لکچر ۱۷۔ مقال حیفہ در جہاز رڈی کسٹنی]

آج یہ مردود جہازوں بھر بہان ٹھیکر کا اور بجائے معمولی ۱۶ ساعے کے مافاس سے بیرون ہم گھنٹے میں پہنچ گیا۔ غرض ان پہنچنے کا سفر روز بروز طویل ہوتا جاتا ہے۔ میں نے کھانا صرف املدک کا کھایا تھا۔ ایک شخص کو بھیجا ہے کہ غرض سے حاجی عبد الفتاح کے پاس سوکھا ملاوے۔ بہان تک لکھنے کے بعد جب تک مان پاؤ اور پینیر اور اضطراری اور کھانے بیچنا جس میں سبب رورت کھانا میں لے رکھ لیا باقی ایسے کیا۔

مدینہ آئی اور شام میں کئی آدمیوں نے مجھ سے کہا کہ جیسی عربی تم بولتا تھا یہاں سے ہوسٹیل میں لگی مسجد کے لوگ بھی عجیب تلفظ بولتے ہیں جو بعض قبائل عرب کے موافق نام لکھ سے بہتر ہے مثلاً شمر کو حنکلو اور قبیلہ کو امیہ مہترین کچل بلوں کے رعبہ کا بہت دور ہے اور ہر شے ایک دو جہد پیر ہے مگر نیزی و فرانسسی و مشائے ہوتے ہیں ابک کن جب کو میں منہم ایک ٹیڑھ رہا ہوں سلسلہ آقا جہد میں سو رابوطا میں کپڑے مشہور سارقی و صداع فرانسسی کا نقشہ ہے

حاجی درویش چو ہندیلوں کے گامین۔ ان کو تلاش کیا۔ اوسنے وعدہ کیا کہ جب ہوں دوسری کو نمسہ ٹکٹ فروخت کرنا ہے تو آپ کو بھی ٹکٹ اردن گا۔ کسٹج دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

اخبار کی تلاش کی مگر جو ہے کہ کوئی حرم اتک ۳ دن سے جو کو نہیں ملا۔ ایک شخص نے ہرانی سے جریدہ مفید پڑھنے کے لئے دیا۔ اوس میں خبر تھی کہ روس نے ۴ ہزار فوج قزاقوں پر قبضہ کرنے کے واسطے بھیجی ہے اور تین لاکھ اشرفی تلواریں مانگتا ہے۔" انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[ ۱۰۶ - ۷ رزی الحجہ ۱۲۹۵ھ = ۲۸ نومبر ۱۹۱۱ء - شنبہ ]

کل ٹکٹ۔ ملا تھا ہی درویش آیا۔ رات پرشانی اور اسی میں گدڑی۔ صبح کو ماہر نکلا معلوم ہوا کہ فرانس پنی بھی تان سے مسافر تھی۔ تین صوف ایک صوف باقی جو کہ سہ ماہہ سیرت جا کو تان سے جہاز پورٹ سجدہ کو لون مگر کیراٹھینان ہے کہ وہاں بھی بیضہ کا اٹھارہ رو ما جاوے اور جہاز مسافر تھی کو لینے سے انکار کرے۔ بہر حال آج عصر سے قبل یہ بھی کوشش کر کے دیکھوں گا کہ سیرت کو آج جا سکتا ہے نہیں۔

آج جب درویش غم میں ہے کہ کما کہ جب جہاز آئیگا (اور کل امید ہے) اگر کبھی ٹکٹ ملا تو آپ کو پورٹ سجدہ کے لئے میں ضرور ٹکٹے دوں گا۔ اٹھینان رکھو جائیں یا اور پانچ سات عربی کتا میں جس میں ایک کلبا دسہ عثمان چھاپے کی مع اعراب کے ہے اور اب ناول سلطان عبدالعزیز خان کے غزل کی بابت سے (مگر معمولی ہے) اور باقی تڑپا بن پڑھتا رہا۔

آج شام سے خبر ہے کہ قرظینہ ماہا کا موقوف ہوگا۔ اگر صحیح ہے تو دعا کی مقبولیت سمجھتی چاہیے کل ہر وہ نہ ہو سکتا ہوں اور پورٹ سجدہ کے قرظینہ سے بھی محفوظی ممکن ہے۔

[ ۸ رزی الحجہ ۱۲۹۵ھ = ۲۹ نومبر ۱۹۱۱ء - چہار شنبہ (یا ق) ]

یا ق والوں کے قرظینہ ختم کیا۔ مگر جہاز والوں اور صوفیوں نے جاری رکھا۔ آج کبھی کیسیان جہاز کی مسافروں کے لینے سے انکار کرتی ہیں۔ ٹکٹ خریدنا سیرت اٹل جہازوں وہاں سے لگے حالت یا مسافر نہ ہوئی تو پورٹ سجدہ کو روانہ

حکومت کی جگہ عثمانی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ اون میں جو فعالیت اور کام کرنے اور نظم حکومت قائم کرنے کی قابلیت ہے اوس کا نوت ہر جگہ اون کے عارض آئین اور بڈنگ ریم سے ملتا ہے اور صوبہ متحدہ اور پھین کے وجود سے بچ گیا۔ مگر اون کی رفتاری تیز اور غلط ہے۔

ہندوستان میں آریہ سماج اور جھوٹے سائنس نے بر علی گڑھ والے اور کٹر لٹریچر پر کام کر کے ہیں۔ مگر سلیگڈھ والوں میں نظم نہیں۔ اگر وہ لائق جاؤں گے کڑی لے بہت کوشش کی ہے کہ انجمنین بطور کانفرنس نکلتا ہے کہ مع رٹہ بک و م قائم ہوں۔ مگر ان خانوں کی حالت تقسیم اور زمینیں بڑھ رہی ہیں جس کے تحت میں میرٹھ و بڑی شان میں بچوڑہ آئین اہل الحدیث والایمان کا سنا ہے وہ کاتسا ہو گیا اور انشا اللہ مفید ناست ہوگا۔ مگر سکو بٹکس سے ابھی ایک طویل نائنے تک سرکار نہ ہوا ہے جسے تک نہ گنہم ہو جاوین۔

چند ماہ یعنی خفیہ لوپس امریکہ انگلستان کے قصص جو عربی میں ترجمہ ہوئے ہیں اور رسالہ منتقد بیروت کے بعض نسخے خریدے ہیں سے ایک مفصل تاریخ سلطان محمد رسالہ کے اخبار رسالہ سلطان عبدالعزیز کے نزل کی ہے۔

[یاق - ۶ رذی الحجہ ۱۲۹۷ھ = ۲۷ نومبر ۱۹۱۷ء] [پہم دوہنہ]

آج جہان خدایا آیا مسیح ہی دسترین گیا اور یہ جو ٹھنڈی ٹھنڈی کہتا گیا ہے یا فاسے بھی کسی مسافر کو نہیں لیگا! جو بیٹری کو تش کی اور نذر لوچھی گرا کر زبوی جس اُمید یافا آیا تھا وہ تم ہتی معلوم ہونی ہے خشکی کا راستہ بھی ہے۔ بخاری کا رسالہ ہے "اَمْ مِّنْ مَّحْتَبِ الْمَضْطَّرِّ اِذَا دَاعَا وَكَلِشْتِ الشُّوْعُ" پس کوں سے جو عبور کی دُعا قفل کرتا ہے اور تخلیق کو دُر کرنا ہے۔ ۹ دین سے برابر ہی تمہاری آتی ہے۔ اب وہ بھی جاتی نظر آتی ہے۔ اسٹریا کے جہاز سے دریافت کرنا باقی ہے اور یہ نہیں شریف آئی ہے کہ شاید وہ قبول کرے۔

(بلکہ) آسٹریا لائیکہ مینی میں گیا تاکہ بطور پیچیدہ سے بروہ تار تھا کہ لکایا کہ ماہ کتا بڑی سائے لے ہو! میں نے اپنی عادت کے موافق سچ کہہ مارا کہ مدینہ سے ٹکٹ سے سے اٹھا کر دیا۔ اس کے بعد کہا کہ یہ کسی گنہی میں جاگا۔ وہاں جواب ملا کہ کل جہاز تو لگا۔ معلوم نہیں مسافروں کو لیتا ہے یا نہیں کل جواب دینے





جنگ کا اہلے بھی تھے اس بہاڑھی کوچھوڑنے کوئے ہر ماہقرآن سے تشبیہ دیکھتے ہیں۔ ایسی کلام کرتا رہتا ہے اور یہاں  
 کل ہوتا ہوا بدین اور ہاڑسے سچے اول کی زراعتن ہن مکات کی نشان کو سب آسودہ سوم ہوتے ہیں۔ لہر و بہن  
 لہاں رکھتے ہن مگر مان عربی ہے مسلمان یہاں عرب نبی لائے لائے یا ایک ہرکاری فروش نظر آتا۔ یا کھڑوں کے  
 چلائے لائے گاڑی خوب آفا ہے راستے گبارہ بنے نک سمان ہی۔

[۴۴ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ = ۲۵ نومبر ۱۹۱۵ء۔ روٹنہ]

اس وقت صبح کے ۸ بجے ہوں گے ہم آقا کے ہنڈی کو چھپ چھپ کر بیچ دوں پہلے سے زمیں علی درے کی زراعت اور  
 ہے اور باہان بھی بہت ہیں مگر سب جدید۔ باغوں میں دشت دور دور کر سیتے سے لگے گئے ہیں۔ گاڑی کے اندر  
 ساتھ ہوں میں مسیحا می عرب اور ایک اول میں سے فوجی پہاڑی اور ایک آٹھ ہتے کانے کابلے کا بہن مشرق ہے  
 رات کے ٹبرے حصے بہت امان بجاتے اور گاتے رہتے۔ ستام کے لوگوں کی عقل و طبیعت سچوں کی سی ہے اور عرب کے  
 حقیقین سر زیادہ خلق ہن۔ لائے میں سب لوگوں کا رنگ خاکستر سے ماہر ہے والوں کا شہرہ سپید اور گل و صورت  
 یہی صدق بائی گئی۔ البتہ کچھ لوگوں کی بگڑی جوئی پائی گئی۔

کہ اوجھ کر کھا طریقہ یہاں پر آفا سے ماہر نے لیدو کھا داکھا کر لے کا ایک ہتتا اچھا طریقہ دیکھا جو ہمارے وہاں  
 ہنڈی زیادہ منعم ہے اور کھا خراب بھی نہیں ہوتی۔ حشک لہا کھا دانک نیل گڑھا کھوڑا اور کٹیں بھرتے تیلے ہن  
 پھل کے زانے میں تنہا کرباع میں ڈال دیتے ہیں۔ اگر داکھا اور کوڑے کرکٹ کھلا کر بھی کھوڑا جاوے تو بہتر ہے اس کو کھا  
 ایک جگہ تھی ہے۔ اور ماش سڑھل کر اڑوں کی موت زائل نہیں ہوتی۔

یا قالی ملک اگر میں اس جنگی کے واسطے سے سمرکند آتا تو آقا کی نسبت میں راہ و قیام نہ کر سکتا تھا۔ اوس کا ایک طریقہ  
 حنفیہ میلون تک باع چلے جاتے ہن جو مادہ تریڑین نیو کے ہن اور دو سال مادی کے ماہر بہت جو ہن میں بیگے اور کوسٹ  
 دور تک منزل و دو منزلہ نام فرما ہوتی ہن جس میں زیادہ تر عسائی۔ بہو داد لہر وہین آیا ہن ماہا کسٹین اور شکر  
 اور ہن فی نشان اور شکر جوڑی ہے آج جو بہتہ چیتن چوتھائی دوکان میں بلکہ زیادہ اور نیک اور پوسٹاں عموماً

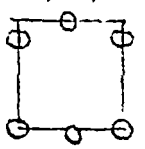


عربوں کی مگر ٹولی فرنگی وضع کی تھی عربی من سودا خرچو تا تھا۔ در ماوت سے معلوم ہوا کہ وہ عرب عسائی زمینین ملکہ جزیرن کا کھانا  
 کا ارا کا ہے ایسے بہان منف آما دہن اور اسلامی عربی طریقے بھی کچھ کچھ اختیار کرے جالے ہیں۔ لہذا دریلوے کے دونوں  
 طرف ۲۵-۵ میل تک ملک کو مدیہ اہل جزیرن آباد کرے گا ٹھیکہ سلطان ابن نے اہل جزیرن کو دیا ہے۔ اور اوان کی عایا  
 اوچھیں کی کانسوان اور سیسٹرون کے ماتحت ہوگی۔ یہ ایک ہائیکل خطہ صحرانہ سلسلہ قائمہ بلکہ سبند کے لئے بھی ہے  
 مگر اب کہا ہو سکتا ہے؟ اس ٹکے کو ایک اراغ پر سوار تہنا بازار بن پھرنے دیکھ کر معلوم ہونا چاہئے کہ اہل جزیرن من ہوجو  
 کٹنٹل لجا یہی مادہ ہے۔ بر خلاف اس کا انگریزی قوم البتیا والون کے نو درکن اہل بھوہ کے بھی اگر لڑی رہتی ہے اور یہی  
 وہ ہے کہ باوجود کہ وہ سب اہل بھوہ سے زیادہ منصف اور صفا بن گرومی ہر دلغزری اون کو چھل نہیں گوجنڈاشی ملک

[ از جنہ۔ بانا۔ سہرزی النجور ۱۲۵۷ء۔ ۲۴ نومبر ۱۹۱۷ء ]

حسن اتفاق سے گاڑی یا فادوسر سے بدگاہ جانے کے لئے لگی۔ ۱۲ بجے دن کے اہل من سوار ہوا۔ کر تیر پیا  
 شہر و میٹھے ہوا۔ آج چل کر آدھی رات کو فم اور کل ٹھہر تک ہانفا تک ساری ٹکٹن سے راستے بن اک طرف اہل تک  
 سمندر اور دوسری طرف پہاڑ سے کل زمین اہل درجے کی ہوا و زراعت کے تیار ہو رہی ہے۔ حرس اور عرب دونوں

اہل لاکھی قسم کے گھاس ہیں اکثر اہل سدا سب بن یعنی عید گھڑ سے اُن کو کہتے ہیں اور ان کی شکل منصفانہ بل لفظ سے  
 معلوم ہوگی۔ آگے اور پیچھے ایک ایک تہہ جس من عسائی یا مالی اہل کی لگی ہے اور  
 چوڑوں طرف دو دو پتے ہوا ہیں۔ دو آوی اس اہل کو حملانے میں سلی ایک کے لایہ ہیں ہا  
 ہے اور ایک گھڑوں کو ہا کتا ہے۔ کہیں کہیں ایسی اہل بھی ملے جس میں کہیں دو سب لگے  
 ہوئے تھے اور کہیں دو سب یا تھر۔



گاڑی یا فادوسر میں جس گاڑی میں سورہوں علاوہ اہل گاڑی کے سواروں کے لئے سے عمدہ گاڑی ہے اور لہذا بھوہ  
 نقل کی گئی ہے۔ راکسے میں لہو دین فرانس کے ہاں بھی ایسی گاڑیاں سب زمین لہو دین میں ایسی گاڑیاں من نے  
 سہل دیکھیں۔ یہ گاڑی تقریباً اٹھ لمبی ہے۔ ٹرے چار سے لگے ہوئے ہیں۔ موسم ۵ منٹ سور ماہ ہے آگے پیچھے

طریقہ مساحت ایمان بھی طریقہ مساحت میں ایک چیز کُل عراق طایران و حجاز سے متشکک ہے یعنی لوگوں کے مہارت  
انداز سے بہت نبت۔ فرض گدون۔ ٹکیوں اور قالیچین سے آراستہ ہوتے ہیں اور سلیتو کے ساتھ ایک کوٹھڑی  
اور چنلہا میں اس کا نام رکھ لیتے ہیں۔ برخلاف سکر شہروں کے جہاں کئی دالان اور کوٹھڑیاں کافی نہیں  
ہیں۔ نیز تاجاموں کی دوکانیں ایمان بھی مثل دیگر شہروں کے مارون میٹروں اور ایڈیوں سے آراستہ ہوتی ہیں  
دو گونہ (یعنی قوم و خاتون) میں ایک ٹرافو لوگروں رکھا رہتا ہے اور رات کے بڑے حصے میں عربی گیت اور سن  
سے ان لوگوں کے کان میں آتے ہیں جو وہاں بیٹھے جائے بیسے یا ماش کھلتے ہیں اور بہت روٹی ان  
عامات میں رہتی ہے۔

لوگوں کی تعلیم رات کو بھیر کر طبقات کرنی ہوتی۔ شروع رما میں اکثر لوگ جو روحانیت میں غرق تھے یا اور کئی  
دم بھرتے تھے مسلمانوں کو ترک دنیا کی ہدایت کرتے تھے اس وجہ سے کہ لوگ پیش پستی۔ زرطی اور غرض میں پڑ گئے  
تھے کہ اس کا سستی یا لیکٹیل تیرہ ہوا کہ مادی بربر غلبہ پاتے چلے گئے بارہا انسان کے دل میں لوگوں کی کمزور و بڑی  
و حکم کو بھیر کر خیال بڑا ہوتا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے جو یہاں رہتا ہے وہاں کچھ نہ ہوتا ہے۔ گوین اس پر غلبہ  
اسی اصول کی وجہ سے غالب رہا ہوں کہ نیک عمل پر چلنے والے اگر ترک چھوڑ کر چلے جائیں گے تو آستہ رہوں گے  
باتھ میں بچا دیکھا۔ [ ہر ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ = سہ ماہی ۱۹۱۶ء ]

آج کل کی روپی جہاز کل آئیگا۔ مگر مسافروں کو جتن سے نہیں لیکھا۔ اس قدر اتنا ہلکے بوند میں ہے۔ ایسی ایسی  
دشمنی کی کیفیت پیدا ہو گئی کہ تری بھی یا قاکو نہیں حالی آج جا چکی۔ نیز ہمارے سیرت کو جانے اور انھیں یہ بات کہ  
نہیں آتا۔ ان کا اس قدر یہ بیچون غلوہ اریں یہ کبھی تحقیق نہیں ہوا کہ تیرے کے مسافروں کو جہاز لیکھا یا نہیں۔ کل  
کمزوری سے کہ آید نہیں۔ سرور ہفتہ سادہ ہے، ہاں یہودی بہت حلون نہیں کا ہی روا ہوتی ہے۔ انہیں خصوصیت  
پر تیار ہے۔ بیچارے عاقبتی غلوہ تیں کو فرض آتی دینے کے مشا کہ ہوں ہیں آئے۔

زحزح کی ایسی ایک بڑا آج بازو میں گھرے برسو آیا لوتور کی شکل ایسی ہی باقی مدد در سید تھی تیسے

## تذکرہ

## اشعار عربی

اے سمندرِ حرمِ مہیا مائے نبی ہو جا کو مکہ ہماری فوج  
 نچھو سپہِ سمندر کی طرح عتقے اور جو س من ہے۔  
 بسے بادلو آترو اور سمندر کی طرف فوج کو لجاؤ  
 جیو بادلوں کی طرح ملک پر بچھا جاوے  
 اور اے ہوا ہم تم سے من آیا تجھ میں طاقت ہے  
 کہ ہماری آرزوؤں کو سر کر دینا تک پہنچاؤ  
 اور اے اہلِ بنگالہ ہمیں غمِ بے سلام کہ  
 تمہاری تلواروں نے جن دنِ حماس میں ادا کیا  
 پس ہم امید کرتے ہیں کہ لڑائی کے لئے  
 اسے پہلے دن اور پہلے دنوں کے ساتھ لڑا کر بھیجے

(۱) فیما بجز فاجد او فخرال حدیثنا  
 علیہا نعت علما کا بحرین حتر فوجیہ  
 (۲) و اسحب ہلا سترین فتجہلی  
 الی الحرب جیتنا بنشہ النفر لیسب  
 (۳) و اسحب و در صنفنا فہل لک طاقت  
 لجل مسا یا الی المہر لک الحرب  
 (۴) و یا اہل بیغازی سلامہ فقد  
 صوابہ کلہم المواطن و اللاب  
 (۵) فکتنا زحوان یقود الی الوغی  
 طلاعہ من جنبل من اہل نجب

کئی سوہرہ کی ڈاک تین کرل (حصہ) اور کئی سوہرہ تیس (ڈاک) میں شائع ہو کر آئے ہیں۔

[ حیفہ - کم دی الجور ۲۹ بجری = ۲۲ نومبر ۱۹۱۷ء - جہانگیر ]

جہانگیر کے لوگوں کی جیاد نہیں آیا۔ اور یہ روی جانک حرئی۔ دل ہما کر حجاجی بے العتہ حاکم کی دوکان مکان  
 بیرونہ نظیر سے صحت نام کہ کبھی ہر سے موت کی ہمت جو بیٹے مسلمان بن دوکان بیرونہ کی خریدنے  
 اور تارکے انہوں نے کسے جمع رہنا ہے ان کے ہاں بھی صحابہ کا اٹلی دادن کہ ظالمین من صحت لڑے ہو چکی  
 اور ان کے ہاں صحت ایک مددہ لڑا لیس ہمارا ہے لکن لڑا لیس کو جو عدا اور مدد اہل مصر سے ہوتی ہے  
 اور انہوں نے کہا ان کے ایک ٹی فوج کان کے ہاں سمندر سے گل سامان آتا ہے مرقا لہ کرے گے۔

سمازی وقت آج بھی روسی جہاز کی خبر نہیں آئی۔ اسٹریٹا جہاز آہا ملے سنے درہم اول سے کم مسافروں کو لینے سے لگا کر کوئی سوار نہیں ہوا اس لیے کہ وہ دن کی سفر کی بابت توفرانک کے قریب طلب کیے۔

ترکی پالیٹکس جب سے بین نے اسلامبول چھوڑا ترکی پالیٹکس میں قدرے انقلاب ہو گیا یعنی جمعیت اتحاد و ترقی کی طاقت (قبول ہر اڈن شام و مصر) گھٹ گئی ہے۔ سو کن یا شا کو ایک ایڈیٹر (طعی) سے مسر یا جنت عثمانی کو طلب کیے پر زور شور سے اہی موافقت کرنی پڑی اور صدرت اور وزارت جنگ پر پیشگی قایم رہنے کی اجازت ملی عام رجحان انگریزوں سے اٹھا کر نے پڑھنا ہوتا ہے کیونکہ طاہر ہے کہ اٹلی نے طرابلس پر بلا اجازت جرمنی حملہ نہیں کیا۔ جرمنی اتحادی طاقت کی رئیس ہے اور روسی کے سپر ایہ بین عثمانہ کو ضعیف کر رہی ہے اگر انگریزی اور روسی اور فرانسیسی معاہدے میں ترکی زفرت کی تو لیتنا اسٹکس کی حالت بدل جائیگی اور مسلمان ہند کے لئے بھی فائدے سے خالی نہیں۔

ارامی پالیٹکس ایران میں انگریزوں نے جنوب میں اور روس نے ایک پہلے سے شمال میں اپنی فوج زاید کی ہے جس کی مقدار زیادہ نہیں مگر اس وقت کے مسلمان جنگ طلبی کی طرف متوجہ ہیں ہمہ کارروائی عالمی ملا اعتراض قبول کر لی جاوے گی۔ غرض آرا کو دھکوا گیا فرانس نے اسوں کو گلو جرمی کی مداخلت سے بچا کر خرید لیا ہے۔ عثمانی اور ایران مصائب میں ہیں اور آریس کی مداخلت کا اور احاطہ کی قوت و علم کا شکار ہو رہے ہیں۔ آریس اس خبر نار کے پڑھنے سے صحت افسوس ہوا کہ روس نے ایران کو لکھا ہے کہ منگل (آج) تک اگر اس کے مطالبات قبول نہ کیے گئے تو فروری و اسٹریٹا ادا و ایک اور سہر فروری منصفہ کر لگا اور چار ہزار فرج کے ایران میں داخل ہو چکا حکم دیا ہے۔

شاید انگریزی گورنمنٹ کی باخبر فوج کے جواب میں ہے۔ جو۔ بت ہی جگہ حفاظت کو نسلان کے لپچے جنوبی ایران میں تقسیم ہوگی۔ مہر ایک تو یہ ہے کہ آریس کا ٹھیکہ لینا اہم مقصود ہے۔ بان یا دیو لیٹکل تقسیم کے لئے یہ وقت سہا سمجھا گیا ہے۔

یونٹل شاعری اور شاعری عرب

عرب میں بھی ایران کے بعد ہر چوش شاعری کا بہت سہا ہے۔ آکل جنگ کی وجہ سے بہت دلولہ انگریز اور عظیم مترقصالا خاروں میں شائع ہو رہے ہیں۔ لطور نمونہ میں شاعر عربی آج ہی کے اخبار قسط طس سے نقل کرتا ہوں۔ سمندر کی وجہ سے آرا کا وطن ہے اور سہر نشان ہو کر کہتا ہے۔

نصفے نہئے۔ دعوت کہانی اور لکھنے سے جسے میں حاجی عبدالعزیز کے لیے بیان ہوئے اور ان کو اپنے نصفے بھی لکھنے کا بھی  
 دیا۔ راستے میں کسی سے ۸ روکھا اور بڑا ایک مجیدی الیم دے دی۔

حندرد گاہ لکھنے سے من جاہن اہون کہ تمہاری شکر کتاب بخاں روکے جس پہ کی عیارت من حبیبہ احطیب  
 موصوفے کہا کہ لکھتے جا رہے۔ وہ لکھ گئی۔ کہا سرت اجماع کلام از روئے ہیں دن کیا۔ ایک ہزار لکھنے یا لکھتے ہونے کا  
 نہیں بگاڑا ہوا اسٹری مہری ہوئی۔ چنانچہ تکرار لکھنے بھی ماحوالہ بخیر ہوا۔ اور موصوفے کی کوششوں دہلی میں یعنی مدین  
 ملک حسین بصرہ غرض ہر جگہ میں اور اسٹری سے رلام ہونے سے پہلے پہلے وقت کہ لکھنے اس کے بعد ہر کسی کے  
 نام خط دیا اور یہ بھی لکھتے کہ صبح کی ضرورت ہو تو لکھ کر سے۔ عیش ہو سکتے ہی زفر نیرہ اور زون گا اور گارہ ہر  
 لیرا بھی۔ چنانچہ سقاہت نامہ لکھا گیا اور اسے خطیب کی ذمہ داری تریسے پچاس لکھنے تاجرا اسکندریہ زفر  
 میں لکھی برس ہی تمام دنیا میں خطوں لکھنے گئے مگر کہیں سے تاجر موصوفے جو نہ سن دے اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم  
 اس شخص کو نہیں جانتے خطیب سے۔ وقت کہنے ہیں کہ سارا وہ ہرگز نار نہیں جاویگا۔ خدا کے روبرو وقت میں موصول  
 کروں گا۔ اور میں کہتا ہوں کہ شخص موصوفے دہلوی نہیں ہندی نہیں مسلم نہیں۔ تاجر نہیں۔ بلکہ ایک سنائی تیسری  
 ہے اور شاید ہند میں اپنے کو روی کہنا ہے۔ میں لگاؤں کو نہیں دیکھا اگر سنا ہے اور شاید وہی کا ایک سال  
 پڑھا ہے۔ والیہ اعلم۔

میں حالات اور اس شخص موصوفے کے بیان حالات اکابرین علماء عرب و علماء ہند کی کتاب اشفاک سری اح بصر  
 لکھی گئی۔ اس شخص حالات حسن نظری حضرت امام زین العابدین۔ امام محمد باقر۔ امام محمد صادق سلمہ اسلام و  
 حضرت محمد بن حنفیہ و عمر ابن عبدالعزیز وغیرہ وابن عبداللہ بن زبیر اور دیگر چار باج آدمیوں کے درج ہیں۔  
 جن میں بصری کا یہ عجیب غولہ درج تھا کہ "حسبہ اہل ہرات ہوتا ہے اوس کی بی بی کو مار ڈالتا ہے" جو عباس الزمان  
 اہل خلائک کی لیکر ۴۰۔۵۰ صفحے پڑھے۔



چالیس برس کے اندر یعنی بہاول اللہ اور موجودہ بہار لہقت کے زمانے میں یہاں ہوئے ہیں۔ عباس آفریدی تمام حکام علمہ اور اہل اثر و نفوذ کو قہر مہتی تجالہب لغرض امداد و منشاؤد سے نسبتے ہیں۔ جسے کا جو متحدہ ہندوستان اور ہندوستان کے گیارہ اور میان کے اوپر مانیچھے واقع ہے اس میں کل اہل اور دو سب سے نی حرن۔ فرانس۔ اٹلی و اولن کے مکانات ہیں ما اولن عباسیوں کے حوسلطان رعایا ہیں۔ وہ ان کی سکرکین بھی قدرے بہتر ہیں۔ مسلمانوں کے سچے کثیف اور مکانات خراب ہیں۔ بہہ حالت اس ملک میں جو جہان وہ بادشاہ ہیں۔

خطبہ موصوف بن امدادت بہت اچھی ہے کہ موصوب روامات راستے میں تھکان کا غذا بارونی  
 حاکم مہیضفے  
 ناہر دہلی کا کتبہ  
 کا کھڑا ہے بلکہ بچھتے پہلے جانے ہیں اور ایک طرف رکھتے جاتی ہیں۔ میں اس عادت کی عورت کرا ہوں کہ میرے والدہ جو دم کی کچی بھی عادت تھی اس ناچر جو ہاردا سا ایک ہندی کی طرف سے ہوئی اس کی کیفیت حالی از دلجیسی نہ ہوگی۔

ایک شخص جہان سے خیمہ بن آنا اور مکہ کو سوار ہوا۔ راستے میں حطہ موصوف بھی کسی کام کو مکہ جانے تھے۔ ملاقات ہوئی رئیس موصوف کی صرف جمادس اسرفی کی ہوگی راستے میں من سا کین مسدی سٹہ جو پیدل جارہے تھے اولن کہ فوراً ایک ایک اسرفی و ہدی۔ دیامت سے معلوم ہوا کہ رئیس موصوف ہلی کے ایک ناخر ہیں اور عباس آفریدی بہر لہقت سہایمان کے پاس کچھ تھا لہف لیکو جا رہے ہیں۔ سوال آک کا کیا تعلق سہایمان سے ہے اور کہاں سے ملاقات آفریدی مذکور سے ہے۔ لے کہ ایک ٹرانس ہندس سے اس کا نام ابو العتدج ابن سلطان ہے۔ اس سردان کی گورنمنٹ ماراں جو اول کا منشا ہے کہ آخری حصہ حار ریلوے کا ہے جسے خیر۔ باناؤ سے اور سلطان عبدالرحیم خان کے ماں بڑیہ عباس آفریدی کے پیغام بھیجا جاتے ہیں اور صرف بہر خواہل ہے کہ سلطان گورنمنٹ انگریزی سے ادن کی سقارش کریں۔

خطبہ موصوف لے کہا کہ عباس آفریدی کا کچھ رسوخ نہیں اور وہہ مختلفہ بالکل سہارہن۔ فلان جہل جوج کے ہاں جاؤ۔ وہ مہ کام کر دیگا۔ اونھان نے کہا کہ میں وعدہ کر آیا ہوں منا سب میں کہ تجھے کسی اور کو دن۔ غرض حکم ہے۔

اہلی یا سنی فہمات بھی گزرتی تھی۔ عبادت کتاب کی تالیف بھی محمد ابراہیم نے ہی کی تھی۔ جو طرہ لفظ صوفیہ کے مفہوم کو افریقہ  
 میں ماہر سمجھ جاتے ہیں بہکتا بک بن کی تعریف ہے۔ طرہتے وقت اہل سن کے حالات یہ سب لوگ وقت میں تھے  
 اور امام من او امام من (مقدم السلام) کے قائلوں پر برابر لفظ سمجھنے والے تھے۔ بعد میں اخواذ علی مقبتس (دوستن)  
 طرہا گیا۔ اذہمیں نے جب سے ہزار مسلمانوں کے حالات درنا کے اور ہر سالہ کر کے کہ بندہ میں ۲۳۰ ملین  
 (تیس گزٹ) محسوس ہیں (انسان ہر کو کو محسوس کہتے ہیں اور مسلمان ہندو کہتے ہیں) اذہمیں نے سب سے کہا کہ  
 علماء اسلام ان کو مسلمان کون نہیں کہتے؟ میں نے کہا مسلمانوں کو آپس کے جھگڑوں سے فرحت میں نہ  
 آئی۔ وہابی احمدی۔ اہل نصرت۔ اہل سن۔ پیچھے (مغربی) اور شوری کی جنگ بھی فرحت میں لے رہی تھی۔  
 آت کہ ہزاروں بھر کر کہیں۔ دو سال سے زیادہ لہن شہر ہے اور آمادی غرضتیں ہر سنی زیادہ ہو گئی اور  
 کہا کہ اس کے معانات ماکرہ نہیں۔ سلسلہ کے پوسٹل اس اور جہازوں کی کسٹن موجود ہیں اہل سن  
 ابھی موجود ہیں۔ اعداد و شمار معلوم ہیں کہ کٹر کون اور لوں سے طراس الغرب کے ایک جتنے بہتر فریڈ کر لہ اور  
 اہل خلیہ کوئی سکسٹن دس اور وہ جہازوں کی ماہ میں آگئے ہیں۔ اور اس اہل طراس بر کے ساتھ زنی کی جگہ  
 وحش اور سنی سے برہا کرنے لگے۔ کئی توں کو سنی میں کہا۔ وہی جو دیکھے نارنگار کی معرفت مہتر آئی ہے۔

[ ۲۵ دلفقہہ شہادت احمدی = ۲۰ دوسرے اہل سن ]

روسی کسینی سے معلوم ہوا کہ کل ساہ حمار رہی آوے۔ عرفت کہ وہ طرہتا ہے اور وہ میں بیونہ اور وہ ان  
 میں دن باہ فریڈ ہر جا۔ لیکن وہ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی اطلاع حمار کی نہیں ہو سکتی۔  
 مکان عن الہندی | عبداللہ حشکے یہاں را کو وہ بھی اذن کے ساتھ تمام کو جب کی سر کو گیا۔ جسے کی جا  
 آبادی میں سب پیش نما مکاناب اور دیں صغ کے ہیں ایک کو کئی ستاندار عباس آفندی مذہب رسائی کو ابن لہو  
 کی کئی جسے جس کئی کئی اگر سچ معلوم ہے ہن ورنہ کون کو آتہ میں سکھو۔ سہ اور اہل اور وہ میں ہے۔  
 عراق میں، جس کے پاس سحر زور بہان کی معانی سے اور لوگوں کو لہو سے اس سے دیا۔ مگر وہ سب اور زور

ماضیہ جو سید محمد القادری نے کمالیہ کے لقب سے علامہ مولانا مراد علی صاحب مدظلہ العالی کے تالیف کردہ کتاب میں درج ہے لکھے ہیں۔  
 حیرت انگیز داستان میں شیعوں کے سوا کوئی عمل نہیں کرنا بعد اوس آیت کے سمجھنے کے جس کو اوس عالم نے نقل کیا اور ابن عربی  
 کے اسٹارٹر نے اسے حیرت انگیز کہا اور اس ایک ہدیہ کے ذریعے میں جو خدا اور خدا کے رسول نے مانگا ہے۔ پس پیشینہ اول  
 کرے اوس کے ایمان میں ضرور خرابی ہے۔

سات کی بعد القادری نے خطبہ اصرار سے اپنے مکان پر لکھے۔ اوس کے داماد اور سہم۔ ہم مہر آدمیوں اور ایک عالم  
 کا بیٹا تھا اور ایک عربی کتا بنایا جس پر جو بیٹا زمانہ رسالت سے لیکر امام شافعی وغیرہ کے کبار سے صوفیہ کے  
 حالات میں بھی اوس کا ایک حصہ ٹپھا گیا۔ اوس میں مندرجہ حالات مسلمان فارسی عبداللہ ابن عمر عبداللہ ابن عباس  
 حسنین۔ اوس قرنی۔ ابن دردا۔ ابوہریرہ اور ابن جابر دیگر تابعین کے تھے جن کا نام یاد نہیں اور اوس کے

<p>(ترجمہ) زبانت (ملاقات) میں مردہ اور زندہ میں                  فرق نہیں ہے خصوصاً پیغمبر کے اہل بیت کی                  زبانت جو سعادت کی کلید میں اس زبانت سے بیخبر کی جنت                  کا ارادہ کر رہا تھا تو اسے نے یہو حبیہ (باجر) کیا اور                  اسی کتاب میں ہے کہ پھر خدا نے اہل عقل کی تعلیم دیا اور                  محبت افزائی کی اور ہر ایک مرد صالحی اللہ بن عربی کی شہادت</p>	<p>لے لافرو، نازکات، میں لاجتماع والادمو۔ لاسیما                  الالست محل الکرم ومفایئح السعادات افضد                  تلك الزيادة مودة سيد المرسلين كما سيهتنا                  الله تعالى ذلك في كتابه المبين فقال تعالى                  تعلموا وارتداداً للاباب قل لا اسئلكم عليه                  اجراً الا المودة في القربى ولسبدي محي اليبس                  اس عربی - ۵</p>
---	--

ادی حبیب الالبیت عندی قرصہ  
 علی غم اهل البعد لورنی القری  
 فعما حاضراً الخلق منا حبل وک  
 علی عهد بنه ایا المودة فی القربی

مسکے نزدیک حبیب اہل بیت فرض ہے  
 برصلاف و برضد اہل بعد کے یعنی پیغمبر سے دوری جاننا اور  
 اس بہترین انسان نے ہم سے کوئی معاوضہ نہ لیا  
 ہدیہ کے سوا سے محبت قرنی کے نہیں مانگا ہے۔



فواصل در کتب ارزش نام	نام اسپین	فواصل در کتب ارزش نام	نام اسپین
۳۹۸	اجردت الدریش	۳۳۳	دسق - آب موجود
۴۶۰	سحان (مک شام کی موجود حنکس) آب موجود	۳۸۱	دیر علی
۵۷۳	مدور <sup>حذ</sup> مدور <sup>ه</sup>	۵	اسی
۶۰۹	دانش الحج	۶۳	خاس
۶۳۳	بیر الجرماس	۷۰	حنیب (ملفظ حیب)
۶۹۳	توک (قوله من بودت آید و قرب ارب جا یک سوره) آب موجود - حنکس	۷۹	نچی
۷۶۲	اخضر	۹۲	ازرع
۸۲۸	مغظم - آب موجود	۱۰۷	غزاله
۹۵۵	دانش صلیح (چکستن) آب موجود	۱۲۲	درعا (بکش حیفکا) آب موجود
۹۸۰	العسلأ	۱۳۶	نصیب
۱۰۰۰	یدالغ	۱۶۲	زرقه
۱۱۳۴	احدی	۱۸۶	سمر
۱۱۷۴	الانعم	۲۰۳	زرقا
۱۲۰۹	بوتره	۲۲۳	عمان
۱۲۶۹	حصیره	۲۴۵	قصیر
۱۳۰۳	دسته منوره (آب موجود)	۲۵۰	لبیبه
		۲۶۱	خرقه
		۳۲۷	قطرانه
		۳۷۹	لحسا

حجاز کے ٹبرین و  
حاصل کر لے رہا تھا

یہ کہ آج عمر کا اللہ عزوجل نے ہرگز نہ دیا تھا کہ اسے مسک سمجھتا ہوں کہ اس کے  
سبب بشنون کے نام اور فاصلہ درج کر دوں فاصلہ کا وسط زمین درج ہے جو کم و بیش مل کا دو ٹولٹ

ہوتا ہے لہذا کل حاصل شدہ منورہ سے دمشق تک ۳۰۲۰ کلو میٹر یا تقریباً ۱۹۰۰ میل ہے شماروں کو مٹا سکتے  
کہ بیروت میں اورین بہتر شہر بھی ٹمہ ہے اسی لیے اس کے نام سے بیروت سے دمشق جاؤں جہاں کی آج بھی فاصلہ  
اور زیارات اہل سبب و عبادت بھی موجود ہیں۔ حقیقتاً اگر یہ قریب تر ہے مگر آؤں میں آنے سے فائدہ نہ ہوگا اور مصر کے لئے  
بندر گاہ ہے اس لئے قریب ہندوستان میں کوکراہ سنا پڑے گا۔

بیت کراہ ایک گمراہی کا کافی ہے کہ دمشق سے مدینہ منورہ تک (۳۰۰) میٹر یا پونے چار شمالی مشرقی جو کو  
یہ کہتے ہیں) ہوتا ہے۔ ایک ہزار کلو میٹر سے بھی زیادہ ہوتا ہے لہذا قطعاً روپہ کراہ سمجھنا چاہئے۔ یہ اسٹارک ایک گیری  
اشرفی یعنی (۲۳) آسے کے (۱۹) ہوتے ہیں گویا یہ اسٹارک کوئی ۲۰ کا ہے۔

الذوالیہ سے دوسرے موافق ماہ ہجرت کے طوائف تو مسافت ۸۴ گھنٹے کی ہے۔ ۲۴ گھنٹے قریب کے ہجرت کے ملا کر (۸۰)  
گھنٹے یعنی ساڑھے چار گھنٹے تو ہوجاتے ہیں۔ کھانے کا سامان خالصاً کھانے کے لئے اپنے ساتھ رکھنا سب سے راز کو  
میں نان یا دوسرا روٹین مچلی۔ پیپر سٹیک اور کھانے کی مین مل جاتا ہے اور قیمت دمشق سے کچھ بہت زیادہ نہیں ہوتی  
بیکس ہجرت کے ان کھانوں کے عادی نہیں اور ان کو اس سامان خود کرنا سب سے بہتر ہے کہ ہجرت کے لائق کھانا  
پہلے ہجرت ہوا ہجرت کے لائق سامان سے وقتاً فوقتاً خرید لیا جائے نیز حج کے قریب ناہین جانے وقت حنفیہ رہا جائے  
بہتر ہے۔ چونکہ ذوالحجہ کے مہینے سے جو مہاجرین کا ہجرت ہوتا ہے جس کو کیلئے ہوتی ہے۔ مالی بعض جگہ بارہ بارہ گھنٹے  
میں ملتا اس لئے ہجرت کے پاس میں کھانے ہیں جو میان بہت رکھنا ہے ہجرت کے

یا دوسے مالی کا بہتر کھانا ہے لیکن عموماً دمشق سے دہر تک ہر جگہ مالی ہے۔ اس کے بعد ۳۰۲۰ میٹر  
بعد مشرقی حجاز سے ٹوٹ کر میں جاتی لیگا۔



دوسرا ایک قاری کو تیس سال کی عمر کے کل سے ہم عمر بن دوسیکے منوالے ہیں اور کہ قلمیوں نے  
 میں تعلیم پائی ہے تیسری دفعہ مدینہ منورہ زیارت کے بعد لوٹتے اور بیت المقدس کو جا کر حج بھی دوبارہ کر کے ہیں ان  
 کا نام محمد نبی ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے ساتوں قرآن میں گمان کی سبکی ہیں۔ آج ملک میں اب لڑائی کی علامت ہے اور مسیحا  
 میں نے نماز اہل کی تصدیق ہوئی کہ ملک سبنا میں حضرت عثمان کرمیہ کے موافق فیصلہ ہوتا ہے  
 اور حکومتی طور پر اس کا سلوک کیے ساتھ بہت توجہ سے۔ وطن کی پارلیمنٹ میں بھی اس کے مخصوص ممبر موجود ہیں جو بلحاظ مردم  
 ستاری مثل ہندوستان کے کونسلوں کے منتخب تھے ہیں عیسائیوں اور مسلمانوں میں بہت خاصا اتفاق ہے۔

[معان - ۱۱۶۱ از مجموعہ سہ ماہی جمعہ - ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء]

وگنی مشتمل نہ گھنٹے انتظار کرنے کے بعد تیرکے اسٹیشن کو مل رانا نہ ہوئی۔ اتفاق سے آج رات کو میں بہت اچھا اور صبر  
 کرنے کے قابل لگیا جو ہمارے یہاں کے انٹرمیڈیٹ سے تھکا اور چاروں طرف سے منہ پر سکا تھا۔ دروازے کے لوگوں کے  
 اور کازمان ریلوے کے چلنے کی جگہ جوا تھی کل اور ہر طرف منٹھنے کے قابل نہ تھیں بلکہ میں تھی۔ اس وقت میں صبر  
 میں اور میرے ساتھی محمد نبی تھے۔

معان میں سنگین خوش متامین چاٹھان میں ہیں اور سو آڈیٹر بٹلن کے سب سے پہلے میں آڈیٹر بٹلن سے  
 ہیں، فہرہ خانہ اور دوکان بقال بھی یہاں ہے، تنوکیں بھی ہیں نے دکھا اور معان بھی کہ مزدور دن اور اور سیر دن  
 کو میل کی سڑک درنیکنے کا اچھا سلیوٹہ لگیا۔

دوکان بقال - بقال چارو میں میں سپینڈرین کھانا ہے یعنی بسا اذیاد۔ انگریزی قم کے کھانے بچھے ہوئے چنے  
 بسکٹ - تیسرا چارو - چارو خشک - شکر - مصالحہ وغیرہ اور معان سے چھوٹا سا کھیلہ یا سٹیک (در) کا ہونا ہے  
 اوس کی کوئی چیز لوٹاؤ ایک نرا ڈانگریزی ہوتی ہے اوس میں لوگوں کو دینا ہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں دیکھا کہ دیتا  
 ایسا بڑا ظہر موجود رہتا ہے جس میں برابر ایک شخص لکھتا رہتا ہے قیمت انبیاء عموماً ریلوں کی سلطنت کی طرف سے  
 مقرر ہے۔



ان سے شرفیاء بھرتے تھے۔ اور کہتے تھے یہ کنہا ہے۔ اور جب صراف کہتا کہ چودہ لودہ کہتے ہیں ہندو روپیہ۔  
 صراف کہتا "میتہ میں چودہ کیمٹی میں ہندو اور پھر ملکہ و گھوڑیا کے ہندو روپیہ خوشی سے لیا لے ہیں۔ اگرچہ ملکہ کا  
 روپیہ بہیمان ارکم میں چلتا ہے اور ان کو بتا دیا جاتا ہے کہ یہ روپیہ فرا ہے۔ مگر ہندوستان کے حالات کے بموجب وہ روپیہ  
 قبول کر لیتے ہیں۔ ان شخص نے کہا کہ سال گھر میں ہم نے ستر لاکھ یعنی ہزار روپیہ کئے۔ اور چودہ لاکھ روپیہ خرچ کیے۔ آملی کا  
 زادہ صرف ۲-۳ ماہ بچا۔

عالات انیس "بے حساب" ٹیونس کو فرانسسی لوگ ایک لاکھ ورنک ماہانہ دستے میں ہی آتی ہزار روپیہ۔ سنا حکم ہوا کہ چھریب  
 بے حساب کی مہر ہوتی ہے۔ عرب لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بادشاہ کا حکم ہے۔ لیکن دو روپیہ مسلمان بن اور نہ تو اقرار لیا  
 جاتا ہے کہ جو فرانسسی وزیر کے اوس کو مافوق علی کرین در در و رات موتوں کے جاتے ہیں سب اعلیٰ عمدہ ناری ٹری خواہ  
 فرانسسی میں شیوخ تمام کالون اور قصبوں میں حکومت کے ہیں لیکن ان سے بھی اقرار لیا جاتا ہے کہ فرانسسی حاکم کے قول  
 کے مطابق افسانہ اور کین۔ مکٹینیل اور کٹرین اور عاترین اچھی بن گئی ہیں مگر فرانسسی معمر آباد کر لے لے لیا کو کومنٹ  
 ہر جگہ پھیل گئے ہیں اور وہ رہا کے ساتھ عیسا چاہیں سلو کر سکتے ہیں کوئی ان کا مزاج نہیں ملک ٹیونس ناقہ عمدہ  
 فرانس کی حالت میں سمجھا جاتا ہے اور بے "وہاں کا بادشاہ ہے گروس کو مطلق کوئی اختیار نہیں۔

اس ٹیوسی نوجوان عمر نے اہتمام میں سکونت کا ارادہ کیا ہے۔ مجھ سے پوچھنا تھا کہ اگر کوئی شخص ہندوستان میں  
 کاروبار کرے اور تجارت کا کام جانا ہو تو ٹیوسی دفتر میں گذر کر سکتا ہے۔ میں نے کہا ضرور کر سکتا ہے تمام شرطیں  
 میں دوکانداروں کی کھیت ہے۔

عرب کے قصے کا دعا عرب راق کی آواز کی خشونت اور تقریر کی سختی اور جوش کا تذکرہ میں نے کیا تھا وہ بالکل حجازی صادق  
 آتا ہے شام میں لہجہ کی سختی کم ہے۔ ان کے قصے کی ایک وجہ اگر وہ ہوتی تو شاید ہر جگہ روزانہ قتل و خون واقع ہوتے  
 ہر سون ماہ سے دو مرتبہ قتل و خون کیل کے اندر لڑائی جاری ہے۔ آمجدی کھوئی گئی ہیں یا مطالبہ ہے۔ دونوں سختی ہے۔  
 گفتگو کرتے ہیں لیکن جہاں تیزی معمول سے زیادہ ہوتی طرف مقابل کہتا ہے صل علی اللہی۔ دوسرا شخص دود

پورٹ سعید وغیرہ کو۔ دوسری چیز جسکی تصدیق ہوئی وہ یہ ہے کہ کھٹے وقت بھی قرظینہ اور تمام تکالیف کپڑے اتارنے سے بچاؤ دلانے۔ اسباب اوٹھانے بیٹھانے اور خیمہ میں زمین سر رات بھر اس سخت جاڑ میں سونے کی بھر توک میں سہمی نہیں گی۔ خیر جو بڑی خدا کے معظم۔

[ چھ ماہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۵ نومبر ۱۹۱۰ء ]

کل کی ڈائری آج صبح یہاں لکھی۔ ایک عثمانی عرب سپاہی نے بہت اصرار سے مجھ کو پندرہ بیس خمرے دیئے صبح میں نے اکل کو چننے نقل دیئے تھے۔ میں نے اولین سوجن سپاہیوں کو تقسیم کر دیئے وہ بہت خوش ہوئے۔ رات کو کارا تھتہ نے دو دفعہ سوتے سے بیدار کیا اور میرے قول پر درجہ بان کی کہ جہاں آٹھن آئے اپنے سامان کی بیدار ہو کر حفاظت کرو۔ چوری کیا تو میری ذمہ داری ہے اور جب کبھی ٹیچر جاوے تو میں حفاظت نہیں کر سکتا۔ چار شے کے سفر میں اس فرمائش کی اطاعت سے میں نے انکار کیا۔ سامان جاؤ تو جاوے اس قدر بیداری صبح وہ ٹیچر کی ضائع کرنیوالی ثابت ہو گئی۔

[ تبوک - تاریخ بالا ]

تہامی گاڑی میں جو بمطابق تین چالیس دنوں کے ٹیٹھے کی بجگہ ہے اور میں ہم اور آہ آدمی ہوتا ہے۔ یہی حالت دوسری گاڑیوں کی ہے۔ رفتار کی سستی بکلیت ہے۔ اس میں شگ تین کی رسی مسافت کو ایسٹنٹ یاریلوے کمپنی یا کوئی انگریزی کمپنی ۲۴ گھنٹے میں طے کر سکتی جو اس کو مجازیلوے آگے گھنٹے میں بھی طے نہیں کر سکتی۔ کیونکہ کھنٹے سے وہی (۸۰) میل تقریباً ۲۴ گھنٹے میں جی آئی پی آر میل پہنچتی ہے اور دمشق سے مدینہ منورہ کی مسافت سے کراؤنہ میں پہنچتی قدر ہوگی۔

مسکے قریب توک میں پہنچے۔ یہاں سبتہ تکالیف اور انتظار کم ہوا اور کپڑے اتارنے نہ پڑا اور نہ مری میں شعیب بہنیا لکہ قریش (دعوتی) نفر لیکر کھڑے کھڑے کوئی ایک ٹنڈک جسم پر کپڑوں کو بھیا پی پی گئی اور بس۔ حرافی اور لیکر ملان ملانیں کا ساتھ ہے جس کی تعداد ۱۰-۱۲ آدمیوں کی ہے وہ مدینہ میں ایک سال سے ہیں کہ دو ماہ تک ہی ہے۔ زیادہ تر ہسپتال جو باب حرت سے داخل ہوئے ہیں۔

دلی کبوتر (سائین تصرف کرے) نے بزرگے کرنا موٹھی و بخت شہوت کو وسیع کیا ہے اور خوش بنا ہے مدیہ مہر  
 کے بازو و شہر کی فطرت کسی نے لکھی نہ کہ توجہ نہیں کی مگر گوشت کی آمد و رفت اور ریل کے قدر کا اثر سے خود شہر شاہانہ  
 ہوتا چاہا جو کہ احباب بھی بل درباری کے درمیان جنوری ہی تقم کی عمارتیں اور دو کاتین بہت سی منگینیاں اور بی بی  
 مین۔ [ حجاز بیوسے۔ شہنہ مسعودی <sup>۱۲۸۱ھ</sup> ۱۲۸۱ھ / از لکھنؤ ]

آج کل کے تاجی ریل میں سوڑیو۔ ہم ایرٹھن = عصب اور پینٹن ٹکٹ تھوڑے کھپا۔ سائنات کا یہ مخصوص تقریباً لکھنؤ  
 اور یہ ریل میں کبھی مشارت کی ہر قسم سے دوگن یہاں ایک ٹیشن ہے۔ مدیہ مہر سے جیسا کہ ہے۔ یہاں ضعیف  
 لکھی ہے۔ اینٹ سے زیادہ پراجی لکھی مشق کرے تھے اور سی قدر سے کاموں میں مشغول تھے۔ پانی اور کونوں اور  
 سنسن عورت سہیلن کی بہن سے۔ انڈیا کے ایک ٹرک کو جو چھپے بیگ تھے جو ریلوں کی کڑیاں تھیں اور دو آدمی  
 سے لے کر تھے یہ لکھنؤ تھی۔ عورت لڑکھاتی تھی۔ ستان خرم جو بد تھے مگر کیرن دوست یہاں ہیں کو مانا لیا۔  
 دیکھا کہ جب تک عورت مفت مغنی مرید نہ ہے تم چھوڑنا ہوتا ہے۔ سوس جیسے تھی کہ یہاں ایک ٹکٹ کے سونچے  
 تھے۔ بہر شہر سے کن لوگوں نے جم کے ہیں لوگوں کو تھوڑی مین رہو گروہ اکثر ریل کے راستے میں لانا ہو گیا۔  
 فنکارانہ فنکاروں نے یہاں کبھرت سے یاد ہے۔ منہ سے کرنا اور لکھنؤ جو محض نہ لکھنؤ کے آثار سے

اور یہ لباس اور ایک ایک روپیہ بھی دیا ہے کہ انکے کسری فاقہا لفران فی الطریق - میرادل تو دور نہ راستے میں  
تم کو نقصان پہنکا - میں نے مودبانہ کہا کہ میں ہرگز آب کی ٹسکی نہیں چاہتا آپ نے مجھ کو بلا یا ہے میں خود نہیں آیا انھوں نے  
کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ سوال سے انکس سے کہ جس کا چہرہ تپش اور شرفانہ اور اتھا ہوا اسے پسرے دل میں آیا کہ آیت  
سماں کروں میں نے اون کا شکوہ ادا کیا اور وہی کر کے اباکہ کل صبح کو کچھ دن گامگھراون کو نہ دیکھا۔

خلاف یہ کہ ہر جگہ کہ اس خط میں مسئلہ ہیں کہ شخص یہاں آنا ہی بہت خراب ہے لہذا ہر شخص چاہتا ہے کہ کچھ  
اور بقدر زیادہ حاجی حرم مکہ کے کھٹو لو۔

فتح حرم رسول آج سہریکو دوسری دفعہ زیارت لفتح و حضرت سیدہ کر کے میں نے اوداع کہا - پھر سو گھنٹے تک حرم رسول  
میں بنا اور ایک گھنٹے تک حرم رسول میں رہا اور علی گگی کے خیال سے تقریباً نصف گھنٹے تک سخت رفق طاری ہی عشا  
کے وقت چھوڑا وہاں سے جدا ہوا۔ یہ خیال کہ کچھ کم کہاں اور حرم رسول و حرم حضرت رسول کہاں ۱۔ زیارت جہاں سیدتی  
توجہ دوسری میں دو گھنٹے تین ٹہری اور دعا علیہ سورہ انا فتحنا و سورہ انیس پڑھی اور عرض بیارے بڑھے آؤ میں  
کے لئے گناہ میں ہر زیارت عالم لفتح میں پڑھی استغون سے پانی کی سیال نام حسین کر امام کی مسجد نبوی میں کی اس زمانے  
میں ہر روز کئی آدمی قیمت نہ کر ہی طرح مالی پلاتے ہیں۔

کھالے کے ساتھ کرنا اور آن عرب اور مدینہ سورہ ۱ رساں میں بھی خواں کے سمان سر محمدیہ سوہت کہ کھالے کے ساتھ پانی  
نہیں بیٹے بڑے بڑے کای سیسی کے تڑن تڑن سے بھر سے چڑ اور ٹرے ٹرے چمکے کلاوی کے اوان میں  
ہوئے ہن چھتین غیرہ شربت جس میں لیون بھی ملا ہوتا ہے پتے جاتے ہیں۔

اس میں در اشک میں کہ دل بر من مدینہ سورہ کا سچا ناسکل ہوگا اور یہ سیدھی سار کے لئے کافی ہونگی۔ اوس  
وقت تک عابداً اگر اور ویسے ابھی ہیں یعنی ان کے موٹیر اور مدینہ کے در میان ایل خجائی کے اندر ٹوے تو دو تیس سال  
میں مکہ میں جاوے گی اور شاید یہ پیکر امان و جہتوں کت ہوئے جانے اس صورت میں ۱۱۲۱ تک کے برابر زمانہ رہاں آئے ہوں گے  
پھر مدینہ منورہ کی تجارت اور مکاناتے مانا رد و کا سب سچ ہو جائیں گے۔ انہوں میں ہر کہ جس طرح انظم یا ت اور حالی

چھت آسمان نے کرنا تھ چڑھے۔ اس عذوق بھارت میں نے کئی اسمنٹ سے زیادہ میں نہیں لکھی۔ اس عرصے میں تین سالوں کی کثرت **سائل ایک مرد ایک آویز۔ ایک عورت اگر سجدہ نبوی میں بکھردری کر چکے ہیں۔ جہاں کسی شخص کو سجدہ معقول کپڑے پہننے دیکھتے ہیں ٹوٹ پڑتے ہیں۔**

**عربی میں** بیان بہت سے معنی سکونت کے ہیں اور سنی ادب سے اذہم نے ازلے اور تھرتھرتے ازلے غرض اکثر سخت کام کیے ہیں۔ اور میں اور عرب میں مجاہد قعت و حیثیت کی تم کہ فرق نہیں سمجھا جاتا یعنی اور لوگوں کو پورا سانی تمام چوڑے یا اور گھٹنے کے حصار سے نہیں دیکھا جاتا۔ یہ لوگ اہل عرب بالکل اہل اٹل گئے ہیں۔ مسادات کو ہمیشہ جوڑ کر ہیرہ میں ہند سے زیادہ ہے۔

**ایک ہندو بہت** میں لحد طرقت آہستہ آہستہ سجدہ نبوی میں اذہم اور اذہم کھڑا تھا کیونکہ دل کو روانگی ہے۔ یہ ان کے ایک نکتہ تیرا (ہمارے نزدیک نامتدب) دستوں کے مطابق ایک شخص نے کہ اسے سے ہرگ سونڈ (یعنی سانپ کی

سسی سین کی آواز نکالی۔ یہ تھانے کا طریقہ ہے اور اسی اور چاروں طرف ہتلی ہو۔ مجھ کو ایک عمدہ کپڑے پہننے اور یہی کہا اور یہ سید شکی عامہ کی ٹولی بڑھکے ایک ٹی رپنے بلایا اور ایک تھیر عربی میں کی جس کا تھیر یہ ہے کہ ہم عزت و سنی میں آہستہ محبت رازم ہے ہمارا سنی ہے۔ میں یہاں امام ہوں ایک احسان کرو۔ دن رات دُعا میں مشغول رہیں گا اور ایک نام کہ ہے۔ نام بڑا ہر فوراً تھیر بند کیا اور دُعا مانگنی شروع کی اور آخر میں مجھ سے بھی کہا کہ انا تھیر تھو میں سے تعمیل کی پھر کہہ کر چکھنے خدا کی اور مشول کی راہ پر کچھ دو۔ اس قدر زیادہ شکر کر کے یہاں آئی ہو۔ یہاں سے آج ہے کہ یہاں آئینہ روایت خیر اٹھا اور نے میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ ہر شخص جو طلب کرتا ہے اور کہہ دیتے ہیں تو گھر پہنچنے میں اور جو سائل سننے کی نہرت بڑھی اس کو یہاں میرے نزدیک حرام ہے۔ آئیے حوا دیا۔ میں آپ کو مملکت میں تھیر چھوڑی آئیے قبول کرانے گا۔ اور ایک مذرت قبول کرتا ہوں جبکہ جوڑے ۵-۵ اور جوڑے

لے میں میں کہہ کر تھیر مہی روم میں تھیر تھیر ال کو گھر حیرت تھیر کہہ سکتے ہیں یعنی وہ عورت کی مملکت میں حیرت تھیر لے کہہ تھیر تھیر سے اور میں نے اس کو حوا میں سے تھیر تھیر کر دیا ہے۔ ۳-۳ (منہ)

دوسرے کے لئے کیوں رحمت اٹھاؤں ان حصر کے مسلح پہلے سے بھی میرا ہی خیال ہے کہ ان میں فعالیت و اہتمام نہیں ہے اور اس نوم یاقر نے من فعالیت و اہتمام کا وہ دوتا میں گرتی چلی جائیگی۔

{ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ = ۱۳ نومبر ۱۹۱۶ء - ۱۰ دسمبر ۱۹۱۶ء }

آج جنت البقیع میں یہ یوم ہے اور اندر گید کے ایک رک سمجھنی چاہئے کہ لوگ کھلے نہیں اور کسی طرح ادھر سے ادھر نکل جاتے ہیں۔

اہل ہند کی نماز سے بہتر من نے مختلف قوموں کا طریقہ نماز دیکھا۔ کُل عرب و اہل ولایت جو اسی فرقے کے ہوں اور بعض اہل ایران بھی نماز پڑھنے وقت سامنے اور ادھر ادھر بھی دکھ لے لے تین تا تھ سے بعض کام بھی کر لیتے ہیں۔ یہ صلابت اس کا اہل ہند و سنان کبھی فرے کے ہوں سجدہ کا دیر لگا رہے ہیں ادھر ادھر نہیں دیکھے اور باوجود نماز پڑھتے ہیں۔

ایک بت متواضع عالم علی قبحم اس وقت میرے ساتھ رابرٹ رسول بن محمد مدینہ میں سرنگ ہوا۔ تم کارہ والا ہے۔ محمد علی شاہ معزول اور جگہ کا حال دربار کرنا اور ایران کے لئے بہت دعا مانگتا تھا کہ خدا اس کی حالت درست کرے۔ جو شکس میں ساہ نخلوع لے کھائیں اور ان کا اعتبار نہ کرنا تھا۔ مجھے اس کی حالت پر ترس آتا تھا۔ جب اس کو کہا کہ ظاہر محمد علی شاہ کی ارب تمید نہیں اور پوچھا کہ مشورہ کے پاس فوج کمان سہوئی؟ کیا اختیار دے دی؟ مجھے اس شخص پر اور سکاڑوں اور انہوں پر جو محمد علی شاہ سابق کی وجہ سے منک چھوڑ کر حج دربارت کو کئے ہیں بہت رحم آتا ہے۔

اہل جاہ اول جاوا میں سے میں نے ایک شخص سے بات کی تو اس نے بہت خند پیشانی سے چور کیا۔ اس کے لئے جاننا حج جاوی میرے پاس کر بیٹھ گئے۔ مگر کوئی اور میں سے میری زبان نہ جانتا تھا۔ صرف ایک شخص کو عربی جانتا تھا۔ ان لوگوں کی شکلیں عیسائین نے پہلے بھی لکھا ہے اہل تہمت و اہل چاپان سے بہت ملتی جلتی ہیں اور بہت خوش مزاج اور غریب مزاج ہوتے ہیں اور حج و زما ت کے بہت سائق۔ اور لوگوں کو میرے تیر لکھنے پر بہت حیرت ہی اور تعریف کے لوگ

ابک عطف

بعد فراغت زیدت و نماز مغربین میں اس وقت ایک عطف میں موجود ہوں جو عن مسجد نبوی میں ایک جوال عمر نابینا ٹری سانی مروالی کو ساتھ کبہ رہا ہے۔ یہاں زمین میں بٹھے ہیں منبر پر نہیں بیٹھتے۔ ابک عطف کی کتابت میں سے ایک دو سر شخص نے جملہ مشایخ یا طلبہ کے ایک ایک حدیث متعلق بہ اصلاق پڑھنا جانا ہے یہ ہم مقابل صفت میں ہے۔ یہ راء عطاؤس کے متعلق تشریح کرتا ہے اور کبھی کبھی قصے بھی بیان کرتا ہے۔ اس کی واقعیت و سچے سے امر بیچ میں علماء کی سچید تفریہ کرتا ہے کہ ان کو فہم لے آہ شہد اللہ انہ لا الہ الا اللہ و ملائکتہ و اولو العہم قائم رہا بالفسط ملائکہ کی ذیل میں درج کیا ہے۔ لیکن یہ بتا بیان کرنا بھول گیا کہ عالم اور اولو العہم حاکم بالقسط کو مراد کسی ملا و مقراء نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جن کو وحی یا الہام سے علم دیا جاتا ہے عام طور پر اس شخص کا وعظ مجھے پسند آیا۔

مسجد نبوی میں یہ عہدیت ہے کہ بوریہ اسجلیہ کا ہر صفا ملا شہ سے سب سے آگے صفت میں بوقت نماز جامع بھی پڑھتا تھا موجود ہوتے ہیں اور اپنی جاننا رکھا کر سکا شادہ نماز پڑھتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو قرآن شریف پڑھی ہیں وہ اکثر ایک بوریہ کے وقت کے ہوئی ہیں جیسا کہ نام سے معلوم ہوتا ہے اور ان کا ایک خادم بھی منبر کے پاس بیٹھا رہتا ہے۔ غالباً وہ ہمارے کسٹل لنگھام کو کچھ خواہ دینے ہیں یا اس کو خوش رکھتے ہیں، ہر شخص روپیہ کے ذریعے سے یہاں اور ہر مقام پر وقت و حکومت و آزادی حاصل کر سکتا ہے۔

اہل عربی

آج نماز عشا سے پہلے عموماً اہل ایران کو جس میں بعض مغز علماء بھی تھے سہاہ (جیشی) نے سستی اور بے احتیاطی سے باہر کیا اور بعض نے اور ان میں سوا عدد ناراضی بھی کیا۔ میں نے بعض ملاقا تین سے کہا کہ سارا قصور چھٹا ہے۔ کہ ہے ایک ہزار سے زیادہ آدمی ہیں تو قرآنی کے پانچ ماویں اور شکایت کریں کہ کسی سے کوئی نہ کہے کیا سنیں ہیں۔ ہم کو نماز کے وقت الگ پیچھے صفوں میں بیٹھنے کی اجازت ہو جاوے اور استفادے احتیاطی انوار نامتناہی ہے۔ تو ضرور اصلاح ہو جائے یا اس میں معمولی تاگل ۶ کے عالی کے پاس مسجد میں خواہ ایک تہہ سلطان کے نام تو یہ سب خرابی دور ہو کر ان صاحبوں نے بالکل سچ جا دیا کہ جیسا کہ میں یہ عیب ہے کہ شخص یہ کہتا ہے کہ مراجعہ - وہ سمجھتا ہے کہ میں تو جلا جاؤں گا۔

بین بنائی تھی جس کا دیکھو پھر میں نے لکھا ہے۔ دوسری محراب ۸۸۸ شہ جری بن سلطان سلیمان بن سلطان سلیم بن سلطان  
 یازید نے سنائی اور اس کی اُپشت یہ آج اتفاقاً کتبہ نظر پڑ گیا۔ یہ روضہ نماز بن میں جو کوئی دس برہہ گہ کے واسطے سے  
 ہیں ایک جگہ ہر دو محراب کے بیچ میں حضرت عبداللہ بن عباس کا مام بھی لکھا ہے۔ آپ غیر علی اللہ مدینہ آلود سلم  
 کے چچا زاد بھائی تھے اور حضرت علی کے تربیت دارہ اور فیض مدینہ و واقف اور پالیٹکس میں کسی ماہر تھے بیان  
 کیا محمد نبوی کے مغربی حصے میں طرف حبیب ایک روز پڑھا حضرت بلال حبشٹی لکھا ہوا ہے۔ شاید انھی چیزوں میں بعض  
 خدام و سوزن بھی مستی مقرر ہیں۔

راستے کے چوراہے پر ٹہری اور وہ کاہنے والی راستے سے دس دن میں مدینہ منورہ ایک طرف فلے کے ہمراہ آیا ہے وہ کہتا  
 تھا کہ صورت دو دو لے کر ہم کو تہذیبوں سے پہلے لے۔ ایک کہ چہ نہ تھا وہی سا کین سید آ رہے تھے اون میں سے ایک سے کچھ بگیا  
 ایک تہہ لے کر اس کے خنجر مارا جو کھینچے سے کچھ اندر چلا گیا وہ اس میں غرق ہو کر لڑا۔ اس کے پاس کچھ تھا۔ مدو جو کچھ  
 حلا گیا۔ دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص نے غزوہ کے لئے چند تم گیا اور کو سر مار کر ادا کیا۔ مگر آوارہ سکر سکر بانوں نے  
 ہم کو کھنگا دیا۔ انصاف سے کہ کٹھا با سبب سفر و کسرت رائراں کے دنیوں کا یہ اوسط کچھ زیادہ نہیں ہے۔  
 اللہ تعالیٰ کا فلے سے در سکر ماننے تک ہزاروں آدمیوں کی زبان ہر بات آمانے سے بہت خوف کھیل جاتا ہے۔

طریقہ میں ایک عالم کو میں نے دیکھا وہ سب سبوی میں کہیں کر رہا تھا اور سر پر ایک مال ٹوٹا ہوا تھا۔ یہاں سے ہوتا تھا۔ یہاں سے ہی  
 ہوتی تھی کہ کچھ ماننا تھا جیسے کوئی لڑتا ہے۔ کچھ ہنر میں بھی اوستہ اور دونوں یا مختلف سا گرد و ماہم اس طرح بات  
 کرتے ہیں جیسے کوئی بھگتا ہو۔

۰ ہر کی آبادی مدینہ منورہ میں رحت و تعالیٰ درصحا میں لجنہ میں اسے مذکورہ کہ زیار کو نے میں ابھی لکھا ہے  
 موصوت ہے وہی ایک کورج سے لوٹے وقت اور ج سے پہلے غرض ۵ ماہ تک بیان بہت رہتی رہتی ہے۔ ۶-۷ ماہ تک  
 یازید و دم درجے کا شہر چلتا ہے۔ جو لوگ کچھ شہر یا تجارت میں ہیں اون میں سے بہت لوگوں کی خواہش پڑھی جاتی  
 ہے کہ یہاں آکر سکونت و تجارت کریں تاکہ زیارت کی مرگاہ اون کو حاصل ہوں۔ مثلاً ماہی میں ہزار بتائی وہ الی ہر



عمل صالح ہی اون کو حاصل ہو۔ اللہم تقبیل هذا الذی کا بجز مہتمم بنیت والہ الطاکھریں۔

سوی شعی کی نماز: حسب اہل سنت کی جامعہ کا وقت آتا ہے تو صفوں کی باقاعدگی کے لئے خواہ بُرائی عادت کے بموجب چھپے دول

کو خالص رکوع کو جو سپانے جاتے ہیں مابکر و باجا ہے ایک حبشی ایک لکڑی لئے ہو کر آیا اور میں عصر کی نماز آخر وقت

بڑھ چکا تھا اوسنے آہستہ بہرے بدنگ لکڑی لگائی اور کہا قسم ۱۔ میں نے کہا "اقل قلبی لما حضرت انت"

اوسنے پھر کہا قسم ۲۔ میں نے کہا "انت جاہل انت حبشی" اوسے کہا "نعم انا حبشی انا جاہل"

اسکے بعد پھر میں مغربین کی نماز کو آبا اور قلع ہونے کے بعد صبح اظہر کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں دو نین رُکی

سیا ہون کر اور اہل حبشی سے اختلاف ہوا۔ ایک سیاسی پطرس کا چوراہی نہیں رکھتا۔ عربی قازسی۔ اردو سب لبتا ہی

اور ایک دوسرا عمر معزز سپہدار تھی والا دونوں سے اوس کو کہا کہ عشا کی نماز قریب سے عجم کو تم مارے کیوں نہیں کہ یہ

اٹھتین۔ اون لوگوں نے کہا کہ بھگوار نے کا حکم نہیں۔ تو مارا اگر تیرے سنج اخدم کا حکم ہے مسلمان قابل شہادت ہیں

تم سے زیادہ اہلبیت کو مانتے ہیں۔ مابعد ان لوگوں نے خوشامد ہی کام نکالا اور ہم کو باہر کیا۔ میں اور دیگر چند بوہر

ملا اور ایک عرب بحرینی نے مکر نماز عشا جماعت کے ساتھ بیٹھی۔ بوہروں کے ملنے ہاتھ باندھ کر اور ہم نے ہاتھ کھول کر

{ ۲۱ رد لبقده ۱۳۲۹ھ = ۱۲ نومبر ۱۹۱۰ء - کیشنہ آ }

حرم اور لقیح کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اونٹ پر کوئی ساتھ جانے والا نہیں ملا۔ اور شیخ محمد کسپر شیخ صالح بلا۔

اوس نے کوئی انتظام کیا مشیت آئی اس سفر میں جا کی معلوم نہیں ہوئی۔ اہل ہندو زنگیہ کے مکان پر گیا مگر بیکار واپس آیا۔

اونٹ پر تنہا بیٹھے ہوئے علانہ نہیں ہو سکتا۔

حالات سجدوی مسجد بوی میں تلو سے زیادہ نام جہا حضرت کے دیوار فری میں مع صلوة کے لکھے ہیں اون کو پڑھا

جاء کے لوگ یہاں بھی بکثرت ہیں اور ایران سے دن کا تبرہ دم ہے۔ حضرت سیدۃ المساقینہ زہرا کے

مقام پر وہ سہایت اور حضور کا اظہار کرتے ہیں۔ مسجد بوی کی دو محرابیں ہیں۔ ایک محراب ملک شرف نے ۸۸ھ

علی وجعفر طہارۃ کثرت لنگے اور پھر کربلا میں شہید ہو گئے۔ اور جب خیر شہادت پہنچی تو کرم عظیم برپا ہوا۔ یا جب سیدنا  
 علی ابن الحسین (زین العابدین) نے آکر تفریق کی اور حالات کربلا و شام بیان کیے تو اہل مدینہ اور خصوصاً بنی ہاشم میں تلخ  
 برپا ہو گیا۔ حتیٰ وہ مقام ہے جہاں حضرت علی ابن الحسین کے پاس عمران بن عبدالغزیز کا قاصد آیا کہ فدک الیہس کرتا ہوں اور  
 مسطور فرمائیں تو خلافت بھی حاضر ہے۔ آپ نے انکار کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں امام محمد باقر نے فرمایا کہ خلافت میرے  
 بھائی زید کو ملیگی نہ کسی کو۔ زردیغہ پہنے ہوئے میکین کو ملیگی۔ (سلفاح جو حضرت عبدالعزیز بن عباس کا زرد چٹنہ پہنے تھا  
 اور بد حال تھا)۔ یہی وہ مقام ہے جہاں واقعہ حمرہ پیش آیا اور بمناجی مسلم بن عقبہ فوج یزید نے قتل عام اور بے رحمی اہل مدینہ  
 اور یثرب کی مدت تک کی تھی وہ مقام ہے جہاں اکوٹلم غرسانی کا قاصد حضرت امام جعفر صادق کے پاس آیا کہ خلافت  
 جو ہی اہلبیت سے چھین لی گئی قبول فرماؤں۔ آپ نے بغیر ٹڑھے وہ خط جلا دیا اور بغیر انتظار جواب کو فہم میں سچا کے ساتھ  
 پر رعت ہوئی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت عمران حدیفہ حبیبہ عالی باغ اور عالم بزرگ ہتے تھے اور عبداللہ ابن عمر  
 حبیبہ نارا اللہ دنیا اور متنازعات سے علیحدہ ہر شے والے عبداللہ ابن عباس جلیل علم یا و تہ زبرک بزرگ ہتے تھے۔  
 یہی وہ مقام ہے جہاں کو لوگوں نے چار پلینج سخت کو سٹیلوں اور رشوت کے لہجے جو امیر معاویہ کی طرف سے  
 کی گئی سیحت یزید سے قطعاً انکار کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضور وانصی نے حضرت امام جعفر صادق کو زہر لگایا  
 اور باروں نے امام موسیٰ کاظم کو کھالیے وہ میں بلانا کہ بھر عزت نبی مہربانی سے ہر دار یا امام کو مدینہ دیکھنا نصیب ہوا۔  
 ہر ہسپتال میان ٹرے ٹرے جتا آنے تھے اور رسول اور حضرت تیل کے سامنے گردن جھکاتے تھے۔ مگر افسوس اہل مدینہ  
 آئینہ سہر کی نہیں بنا رہی وقعت ہی بخیر بن باصرہ اس قدر تھے کہ ہماں مزار رسول ہے جو لوگ آئین وہ ہمارے  
 شکار بنیں تجارت۔ گداگری۔ جملہ جس طرح ہوا وہ سے وصول کرنا چاہیے۔

دواعیٰ رحمتہ للعالمین! نیری امت کی حالت سے تڑپتے صدیق مبالغہ (سجائی) اکل حلال اون بن نہیں حلویں  
 نیت نیلوی اسلام کم ضعف کا تدارک نہیں آپس میں نراع ہے۔ قرآن جو عزت دونوں کا اعتراف ہے مگر زبانی اور جہن زبانی  
 اعتراف سے بھی بھاگنے لگے ہیں۔ اے فخر رسول! خدا سے دعا کہ ان کے ایمان اور دعویٰ محبت رسول کے ساتھ

مگر سفر کے ٹھکانے نے ٹھکانے ہو کر رہا ہے۔ میں نے نہ آیا۔

یہ گھرانہ واقعی فاضل و بلند اور رحمان لواز بھی ہے۔ اور میں شہزادوں کے لئے یہاں ٹھکانا مناسب سمجھتا ہوں لیکن اس سے ہندوستان کی رحمان لوازی کا مقابلہ کیا جاسے تو فرق معلوم ہوتا ہے میرے والد مرحوم کے یہاں میری یاد میں ہے۔ ۸۰ عرب عجم کے قریب اٹون آکر ٹھہرے مگر یہاں ایسا دستور نہیں۔

البتہ خود سید عمران نہایت سہولت و باغیرت بزرگ ہیں میں اون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

{ مسجد نبوی مقابل صرح مبارک }

آسمت عجیب تارینی خیالات اس منقرہ اور مکان کے متعلق میرے ذہن میں آ رہے ہیں میں کو یہاں بیچ کر تاہا  
ایک دن وہ تھا کہ یہاں خالی بریکار زمین ٹیری تھی پھر رسول خدا کے لئے تشریف لائے آباد ہوئی۔ آپ اور اہلبیت  
اس میں رہتے تھے اور اسی مکان میں گل بستن چند قدم کے فاصلے سے تعمیر تھے اسی کے قریب مسجد میں آدھے  
فراتے تھے اور تمام معاملات حل کرتے تھے۔ وحی نازل ہوتی تھی یہی وہ مقام ہے جہاں روز فتح و شک کے بعد  
رسول خدا اور اہلبیت مانا گئے تھے یہی وہ مقام ہے جہاں خلیفہ اول و دوم کے زمانے میں تمام سلطنت کا مرکز تھا اور احکام جاری ہوتے تھے۔  
ہر روز ایک شہر باقلیہ کے بیچ کی خبر آتی تھی اور جب بال چلا آتا تھا اور لوگ دو ہتھ ہوتے جاتے تھے۔ یہی مقام ہے  
جہاں یزید خلافت ثالث بنی امیہ کے خلاف شہنشین تھے یہی وہ مقام ہے جہاں لشکر عبیدی میں اہل مدینہ کا  
یہ بیچ ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ برصالی طلحہ کی ناکامل بیعت ہوئی اور ایسا ہجوم تھا کہ سچے اور جوان کھلے  
اور اس کے قبول خلافت کے لئے بقاع اسلام کا واسطہ دیکر بچو گیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ  
اور حضرت ابوالآئب انصاری کو اپنی جگہ والی مقرر کر کے عراق چلے گئے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت امام حسن  
خلافت کو استعفاء دینے کے بعد ڈول برس آکر ہے اور آج زہر سے وفات پائی اور دفن ہوئے مگر وہاں غیرت  
نے اس کی فدا کر لیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سید امام حسین علیہ السلام بہ ارادہ جمع تمام کینے اور اولاد رسول

قد قال خير الخلق افضل مرسل  
عليكم بحبل الله ولعنتي  
بحقهم الطفت لي من هوانا  
وأي والي وكل اجبتى  
والف صلاة والف محيية  
الى خير مبعوث الى خيرا  
واخيار اصحاب لهم ومواليا  
عليهم سلام الله في كل لحظة

بیٹک کہا ہے بہترین مخلوق بہترین رسول نے  
کہ تمہارا زم ہے کہ خدا تعالیٰ کی رسی اور میری عمر کے ہر منٹ کو  
اون کے حق کا واسطہ سمجھو۔ بیانی اور زائر وں اور  
اور میری مان اور میرے باپ اور کل دوستوں پر  
اور ہزاروں درود اور ہزاروں تحیات  
بہترین رسول پر جو بہترین امت پر بھیجی گیا  
اور اوس کے نیک اصحاب یا اور اوس کے دوستوں پر  
خدا کا سلام ہر لمحہ کرتے۔

بفتح میں گھنٹہ بھرتے نیا رات و نماز پڑھنے کے بعد گنبد سے نکلا شیخ صلح خادم کے فرزند شیخ محمد کی تلاش کی  
کہ قافلہ جاکل جلد ہے تاکہ شفقت اور اونٹ کا انتظام کرے مگر اوس کا ہنہ ملا۔

بعض اہل عرب  
کی طبیعت  
ہمارے میزبان نے جو تھے ۸ دن کے قیام کی بابت نقد و جس میں نے بیٹے اون کو منظور نہ کیا  
اور کہا میں تو ٹوٹا ہوں لے کام کرتا ہوں۔ بہت مجبور کر نہ کر کہا کہ میرے بیٹے کو دیدو اور اس کو اختیار ہے  
بیٹے صاحب نے بھی تحفوں سے انکار کیا اور چونکہ نقد مولیٰ کے قیمتی ٹوٹے کے بچے اون کو لیکر کہا کہ یہ ملازمتوں  
کے لئے لیتے لیلوں کا۔ نصف دن اور رات تک یہی حالت ہی رہی چیزیں پوری ہیں آخر میں نے مجبوراً صندوق  
میں رکھ دیں۔ اب انھوں نے تقاضا کرنا شروع کیا کہ چلو اپنی فلاں چیزان کپڑوں کے عوض دیدو۔ فلاں چیز دیدو اسکی  
مجبوراً روئے یعنی ایک تالیں خود میں جو بہت قیمتی تھی اور ایک بوتل قسطیہ تاکہ وہ بھی غلے روپیہ کو بیا تھا  
میں نے انکار کیا۔ پھر انھوں نے تنخواہ نقد مانگی اور اسی رہے میں جو تھامی قیمت پر میری بہترین خریدنی پاپا  
آخر میں نے بیٹے کو جمع مسلم کی طرف سے کہہ دیا ہے کہ تم نے فرمایا اتنی بڑا کٹ قیام انھوں نے کتاب اللہ و عترتی

میں نے بیٹے کو کتاب منا اور اسی قیمت میں بیٹے ہوں سے ان کو کیا تحیات یا بی دہ نغزق ہوا۔ ۱۳ (منہ)

لیکن دعوائے گنہگار کے وقت فرسائے کے سامنے اکثر آدمی تضرع و ناری ہی بہت عجز و خلوص ظاہر کرتے ہیں۔

سبحانہ و تعالیٰ **اشعار کتبہ میں** دروہہ خبر نزل جس کے اندر سے داخلہ اہل عجم کا حضور ہوتا ہے وہ سلطان عبدالحمید جیہان کا ناما ہوا ہے من نے ایک ایرانی سے دریافت کیا کہ کیوں جوچ کسا جاتا ہے؟۔ اس نے کہا سجدہ جا رہیں صرف بول رہے ہیں مگر قادم دروازہ تصدیق کی جب میں نے کہا کہ میں ڈیڑھ گھنٹے سے دیکھ رہا ہوں کہ اکثر لوگ سبحانہ بھی لیدر نوٹس دیتے کرتے ہیں تو اس نے کہا کہ پیشانی زمین پر رکھنا جائز نہیں اور بس۔

**اشعار کتبہ میں** اگے حضرت سید علی اور ائمہ کے گرد بہت سے اشعار درج ہیں۔ میں صرف غصہ شدہ دلیل اشعار پوجہ ہجوم ٹپہ سکا۔ اشعار تین جگہ اور آواسط اور نیچے اور سبک لیت جھڑپ کوئی ۲۰ گز کی بلندی پر لکھے ہوئے ہیں اور یہ گز بند سلطان محمد صالح کے عہد میں محمد علی یا شاہ والی مصر کے حکم سے بعد وہاں تک لگا لگانے کے ما گیا تھا۔ بڑے زمانہ سے کہ محمد علی یا شاہ مصر پر خدوہ ہوا تھا محض والی تھا اور اس نے سلطان کی طرف سے حرمین کو دوبارہ فتح کیا تھا

ترجمہ	اشعار
<p>اے میرے خدا میں تیری بہترین مخلوق محمد کے نام سے قوم کی شفاعت طلب کرتا ہوں۔</p> <p>اور فاطمہ زہرا بتول اور عباس ابن عبدالمطلب کے نام سے کہہ رہا ہوں کہ وہ روشن کرے تو اللہ ہے اور وہ نور سے رسول اللہ کے اور زین العابدین علی نام سے کہہ رہے ہیں کہ وہ جہانگیر اور سرخ تیلنگ کو دور کرے اور محمد اقرار اور ان کے فرزند صادق کے نام سے۔</p> <p>جنکے نام سے سہ سوتلی کے وقت فریاد کی جاتی ہے۔</p>	<p>نساء نکت یار جیٰ خیر بریتہ          محمدن الذی لشفاعت مملتہ          لفاطمۃ الزہراء البنول وعباس          ابن عبدالمطلب جلاء کل ظلمتہ          سیطر رسول اللہ مع زین عابد          فلکن فی ستاراً مفرج کسرتہ          محمد الباقر والصادق ابنتہ          یغاث لہم عند الامور اٹھمتہ</p>
	<p>اندر وہ کتبہ لکھا گیا۔ ۱۲۔</p>

تقریباً ائمہ علیہم السلام حسن بن علی الصغیر - علی بن محمد - زین العابدین و محمد بن علی و الباقر و جعفر بن محمد (الصفاق) کے درمیان نہایت موثر نظارہ ڈیڑھ گھنٹہ تک با-تین اور ستر خاندان ماتم نہیں کرتے۔ یہاں تک ہم میرے والد مرحوم کے زمانے سے پہلی آئی ہے آج پہلادین سخاکلاس مقدس مقام میں بیٹھے بھی ماتم کیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان مظلوم ائمہ پر ایسے مقام میں ماتم کا حسد نسبتاً ترقی اعتراف کے (اگر ایسا کوئی اعتراف ہو بھی) بہت زیادہ ہے مگر یہ فیوض نہیں اسلئے مغفیتوں کی طرح آخرین لکھنا ہوں کہ واللہ اعلم۔

اکوش ہزار  
سینے بی بی

آج ماہ جنریل ہرلیکفش ہزار ملا جو ہمد و ستانی تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو پانچ دروازے ہیں سب پر ہندوستانی کنش مراد ضرور موجود ہیں۔ اس شخص نے بہت تیرا کھایا کہ ٹن کے آدمی سمان نظر آھا تو بہت

{ ۲۰ روایت ۲۹ھ = ۱۱۱۱ھ } ۲۰

سجدہ زین بوس

اہل ایران خصوصاً اور اہل جاوا و دیگر بعض عام لوگ سنت حاکمت دروازے میں ڈالنے وقت زمین پر گرنے کے سامنے سجدہ زین بوس کرتے ہیں جیسے بعض لوگ ائمہ کی قبور پر بھی کرتے ہیں۔ بلکہ بعض تو پورا سجدہ پیشانی کا کرتے ہیں جو عبادت الہی کے مشابہ ہے۔ محکمہ ریگاہ یہاں مکر وہ معلوم ہوتا ہے۔ ماتی فقہا حائین نیز اس ملک کے لوگ اور ترکہ کریمیا و جبار کے لوگ خود سجدہ نبوی اور حرم رسول بن اندرونی جہڑے کوٹ لینے ہوئے جاتے ہیں۔ لوٹ گئے نہیں ہوتے اور روزہ نما ہوتے ہیں مگر ہم لوگوں کو جابل ہند میں مکر وہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مقدس مقام میں ایسی چیز کے ساتھ داخل ہونا بگوش ہونے تو مستلزم کھینچ کر ہونے ضرور ہے۔ صرف نیچے کا تالاکل دیا جاتا ہے۔

خدا م اور اس کے لڑکے

مقام اور اس کے لڑکے بن دیکھتا ہوں کہ عورتوں اور نازق آڈیوں کو دام دیکر یا ڈھائیٹر حکم لالہ (مشلیکان) فی نفر قبول کرنا چاہئے ہیں مگر لوگ ہوشیار ہو گئے ہیں کہ سزاؤں کے دم میں آئے ہیں۔ زیارت دعا اب اسکل (مصنوعی تین) ہی ہو گئی ہے۔ ہار کے لیے یہ ہوائی کے ساتھ بڑھتے ہیں اور سارے اکثر عام یا جاہل مثل پانچ اہل سنت کے خود ڈیڑھ لکھے ہیں مافی سب سے سمجھے گئے۔

کاتے ہیں اور خاص کر شیطان مطوف۔

جنت البقیع  
کی عمارت

جنت البقیع (مدرستان مدینہ منورہ) کا درجہ بجز قبرستان مابک سمجھنا چاہیے۔ تدفین کے سبب کاروبار وغیر کاروبار

یہاں مدون ہیں۔ علامہ چارلٹہ و حضرت عباس عم رسول جناب طحتمہ ہرا دیاحصرت فاطمیت اسما و حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے بڑے قبے کے راج رسول اور حضرت سیدہ سمیہ بنت جحش کے مقبرہ جملہ قبرستان ہیں کل شام کو میں نے مختصر طور پر اون بانی مزارات کی زیارت کی اور مجلس روضہ خوانی قرقر حضرت یسین اور علی اکبر کے روضہ کے درمیان کرائی۔

ضرائی مدینہ

آج کل کئی سوغا ضی دوکانوں کے سما جھوٹے بڑے ڈیڑھ سو صرف مدینہ میں ہیں بہرہ فرم کے نوٹ او سکے لیتے اور دیتے ہیں اور اکثر عثمانی منوع سکے بھی دھوکے سے چلانے زمین بعض دوکانوں کا بھی یہی حال ہے۔ گو گتے وقت اکثر سیکون کو نکال مٹا دینے ہیں اس سونا رول کو تکلف ہوتی ہے۔ یہاں بہت احصانا اور ہجان کی ضرورت ہے کیونکہ ٹھوڑی دبر کے بعد دوکاندار لاکر لکھتا ہے کہ اب اسکا رول کے یہاں نہیں رہنا۔ پہلے بہاں بگری رویہ وضاحت کرنے میں فائدہ مٹھا اور انگریزی دولتی عثمانی قرض سے زیادہ میں ملتی تھی۔ اب سلطنت عثمانی نے نعمت کر دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں سکون کی برابر وقعت ہوگی۔ مگر اس سال قرض دولتی کی مقدار زیادہ جینا ہے ہندوستانی سمجھتے ہیں کہ ہمارا رویہ خوب چلتا ہے لیکن دراصل اسکے سہ میں چودہ آنے کی جبراون کو ملتی ہے۔

تبدیل ارادہ

آج میں نے بانی پت اور لکھنؤ خطوط روانہ کر کے کہیں کن واپس ہونے والا ہوں اور نہ جنت البقیع اور مدینہ کو اس وقت دعا کی۔ اور وقت دعا و قرأت سورہ الہین سخت رقت عاید کی۔ اور تھی زیارت سے نہیں بھلا۔ بالکل بوہرے تاجر سے سعد سوی میں ملاقات ہوئی اور خون نے کہا کہ حج کو جانا ضرور ہے اور اگر سفر میں دھوب کی تیغ سے تو ذرا دہرنا۔ پتا میری سمجھ میں بھی آگئی۔ اور اس راستے ج کر کا یکرا دہ کر لیا جو جو ڈوار کا مری سے بہت المومنین شہر میں عملوا۔ ہند بون کے لئے حقیقتاً اور سکا سندوست کرنے ہیں یعنی اون کے مہتمم شیخ حمزہ میر شیخ صالح اور کس گیا وہ مکان پر نہ ملے۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو کل سندوست ہو جائیگا۔

سکان تبریکاتم لقیعین

عزکی رمان میں مرثیہ چڑھ کر شہر کاں تبریزی اور دیگر لوگوں نے نہایت رور کا نام حضرت سیدہ او

ایک گھنٹہ دھوس میں بٹھا تو سخت پریشانی حاصل ہوئی اور سر میں درد ہو گیا۔ ایسی حالت میں اس سفر کا ارادہ ترک کیا گیا۔  
 گیارہ دن کا تین دن محل شامی کے ہمراہ احرام میں ایسا سفر مکمل ہوا۔ کیونکہ سارے کی اجازت ہمیں۔ بنزرات کو کوئی  
 بھی بہت سخت ہوگی اور وہ ٹھہرے۔ اگر صرف ایک ہی یاد دہن ہر وقت اس لئے ریل سے براہ سائل شام حدہ جانے  
 کا عزم کیا۔ { حتمہ - ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۰ء } ※

آج صبح کو وہ بچے کے قریب زمارت کے لئے آنا۔ اوس وقت اہل اہل ان کا بہت مجمع حارسہ سواہلہ آباد ہونے کے قریب  
 زبار و نماز میں مشغول تھا۔ اسے من سجد نبوی۔ حرم رسول۔ روضہ حضرت ام حرمزہ اور روضہ الفتنہ کے عکس میں  
 دعائے عبدلہ دعا کجیاح امر المؤمنین اور دعا قریش اور زبارت کے پڑھیں۔

علم کا حوض و حوض یہاں میری سیان کر دیا جائیے۔ کرم میں جہان بہتے یوں لے کر دریاں ہیں وہاں ستان عبودیت  
 بھی اکثر یہاں مائی جاتی ہے۔ یعنی سنے اعمال و عبادت اساتذہ شریعہ و حوض سے ادا کرنے ہیں اور روضات دیگر نام  
 قوموں کے بہت محنت کے ساتھ اعمال سجالاتے ہیں محض گھاس نہیں کاٹتے۔

اذان کے مقامات روضہ یعنی ایک روضہ پھر کے یاس اور ایک صحن کے پاس ڈیڑھ ذرا دم بلند ایک چوٹی کو سنا ہوا ہے  
 جب بعض لوگ نماز پڑھتے ہیں اور اذان دے ہیں۔ اوس کے زمین کے سپر رکھا ہے "باحتر مال حبیبی" اور  
 حضرت ام حرمزہ کی جڑیں کتبہ ہے سپر رکھا ہے "یا حضرت اوس قرنی"

میں زودہ وسیع مندرہ صحن کی طرف شرقی دیوار کے اور سرسحر و تین لکھا ہے کہ یہ مسجد النبویہ (الف و مانہ) میں بنی  
 مسی کی تعمیر کا زمانہ ہے۔ یالی کا نام نہیں۔

جو کہ نہیں پڑھی گئی دیوار صحن میں جو نام لکھے ہیں اوس میں سوا ایک نام کو غلطی سے بننے والی ڈیڑھ سا تھا اور ایک پڑھیں گیا  
 تھا آج اوس کو درست کیا۔ دراصل مکنا م کی جگہ رضی اللہ تعالیٰ اور دوسری جگہ عنہم جمعین لکھا ہے  
 نرس حضرتان فلانہ و اربعہ ہر دو اعمام رسول عشرہ مشرہ اور مانہ اکتہ اور فقہا و اربعہ کے نام درج ہیں اور میں۔



زمارت پڑھتے ہیں۔ لوٹتے وقت مغرب کی نماز کے وقت جمعیت کی ہوتی ہے (اوس وقت شیخہ مسجد میں نہیں ہوتے  
۱۰ منٹ کے بعد آتے ہیں) اور صرف کل مسجد اور جو دہاوی وسختے بھری ہوئی تھی بلکہ ٹیڑھوں پر اور گلی میں بھی لوگ تھے  
یہ سزا ہر اس سے کم جمعیت نہوگی۔

عام اخلاقی تعلیم و پروردی عنوان گمہ سکتا ہوں کہ صرف مدینہ منورہ بلکہ دیگر مقامات میں تعلیم لوگوں کو حجاج و دروڑ سے کتر  
ہمدردی ہے۔ اور جن لوگوں کا پیشہ رو سپہ کمانا ہے۔ مثلاً سٹوٹ۔ دلال گاڑی والے وغیرہ ان کی قدرتی حالت تو یہ  
ہے کہ جعفر زیادہ مل سکے و حمل کریں۔ جسے ہاری یہاں عدالتوں میں کیل مختار چیرسی اہل علمہ وغیرہ اہل مقدمہ پر کتر  
رحم کرتے ہیں اسلئے جائے شکاست نہیں۔ البتہ وہ لوگ کھلم کھلا روپیہ گھٹتے ہیں اور بہہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خادم بن  
اور زور کے آرام کے لئے کام کرتے ہیں اور اپنے کو مستحق ٹوٹا ہوا ہر کر لئے ہیں۔ رہنمائی خرابی افلاس اور مذہب کا مفصلہ  
سمجھنے کی ہے اسکے بعد ہم مختلف قوموں مثلاً افغانوں۔ اہل جاوا۔ اہل عجم۔ اہل عرب۔ ترک۔ اہل کریمیا اہل ہند  
میں ایک دوسرے سے میل جول کی نہ فرصت ہوتی ہو اور نہ ان میں کچھ خواہش سب اپنی اپنی نماز و اعمال خرید و فروخت  
وغیرہ میں شمول رہتے ہیں۔ اسلامی اتحاد و ہمدردی ان میں باہم کم ہے بلکہ اکثر اس کے مستحق بھی نہیں سمجھتے البتہ  
آنحضرتؐ سے اعتقاد اور تعلق اور اسلام کو باعث نجات جاننے میں سب مشترک ہیں مگر لوگ کے اعمال میں بھی بڑا فرق ہے بلکہ سب کا  
سرفیاضی غرضی ہے پھر ہوتا ہے شاکہ کی ایسا ہوتا ہو جو ہر مذہب کے کہ خدا باا سلام کو ترقی دے اور ان میں کو محفوظ رکھ  
ورنہ ذاتی دعائیں بہت تضرع و زاری کی مانگتے ہیں اور چلا جاتے ہیں۔ پھر بھی بعض حجاج و ذواہین جن میں ہر عنصر  
روحانیت کا موجود ہے مگر جو لوگ ان مقامات کے منتظم ہیں اور ان میں روحانیت کا اسلام اور ان معیار کی قلبی  
محنت بھی شاید کم ہو اگر تو ذمہ دہی مسلمانوں سے بہتر سلوک کریں۔

جو کچھ میں نے بیان کیا وہ عمومی حالت ہے۔ خاص خاص صورتوں میں سچے اور اچھے آدمی ہر حال میں ہونگے۔  
آج جو کہ حضرت امیر محمدؐ کے مزار پر یادہ آدھ وقت میں دقت نہ ہوئی اسلئے پھر میں نے ارادہ  
کیا کہ اونٹ پر مکہ معظمہ روانہ ہوں اور اونٹ کے واسطے پیغام بھی بھیجا۔ مگر وہ ہر کوئی مستحانامہ میرے  
سختی کا ارادہ اور پھر ترک

ہن نے انکار کیا۔ اوسنے کہا دیکھئے بیڑے سے سیدہ بیٹے ہے ہیں۔ تین کہا یہ عم ظلم ہیں۔ ہن ہندوستانی ہوں۔ اوس نے کہا کہ یہاں لوگوں کی جہاں بکھی کہ ٹیڈہ کے خطاب کیا۔ پھر ہوس اوجاہ کی قیمت دیکر لوٹا نہ کرنی تھی میں نے قول کہا۔ خود قریب دی۔ کھائی سنت جماعت لوتے وقت عروپا ہن دین مگر شیعوں سے ۲۰-۳۰ قریب لٹری لیتے ہن۔ سادہ میں اول ٹیس ہن جسے انکار کیا اور عالم کو لکھنے کی دھمکی دی۔

تمام راستے میں لوگوں اور آمد و رفت رکھتے تھے مگر یہ بٹانی مارا تھے ایک انہی دست ہرین بریفہ نہ ہون میں صغر میں صغر حمرہ کی تعریف میں لکھا ہے ماہر کھاری پالی کی سیل تھی متکو میں نے میا پنا! گواک گونسا سے رادہ نہ لی سکا۔ پالی رکھیا۔ آہر تھی عربی مل پنا اگر ایک گتہ سے کام ہے! حالانکہ کھاری پالی کا کوں سماں وجود ہے۔ ان لوگوں کی مسجد عبادت ہے۔ سیل اس طرح نہ رکھی ہے کہ حکامی چاہے پیوے اور کچھ تھی ہر تقاضا کرنے ہیں۔ مگر مدینہ مسجد کے دروازے کے ماہر ایک دیوار میں تیسرے پالی کا ایک صاف عین ادا ایک کٹورا لوہے کا رکھا ہوا کھا اوس کوئی کہیں نے ایک جیسا ایک سر آگ می کو عو قریب کٹر انجی ایما۔ اوس کو کہا پالی کی قیمت نہیں میں نے کہا مفاد نہ ہن بہتو اسے آدھوں کو دینے میں ہن نہیں ہے جو میرا نہیں مانگتے۔ تاکہ میں کہی اہل کے لئے تاکہ ہماری بھٹا بھی بننے دیکھا۔ یہ غرور جو ہن میں لیا اور راجہ کی محبت نہیں ہوئی۔ اس کو رادہ ہے کہ ساکن محول ملنے تو یارہ دن دنگ سر پر ہندو عروپ میں مانا پڑے اور ٹھکانے سے لکھنے لکھا جاوے۔

جنت ایشیہ میں لٹری آج بھول تھی۔ اوپر چھبے ہر سے آدھوں کچھ لے دلا کر اجازت محل کی کہ نہی شمع کی قریت مغرب رونو لقیع میں کرن چہا پیک کی گڑھد۔ عروپ روجہ بند کیا جاتا ہے۔ دو گھنٹے تک کھلنے کی اجازت کے لئے۔ ہر تاروپہ چاہتے تھے مگر کوئی نہ دے سکا۔ دوین دفعہ مجلس بھی لوگوں نے کی۔ ہر سے غزائی می عواد بجا یہاں ٹیکس دیکھا آجھوں نے تھے سے ماہر رات پڑھی۔

مسجد نوری میں پانچ روز کی کثرت آج عصر کی نماز جمعہ کے بعد بھی میں نے دیکھا کہ لوگ کثرت سے ہونے میں اور سنا کر کے

تذکرہ کی چھانڈنی ہے۔ تمام راسخ اور خود حضرت امیر حمزہ کے لادنے میں کھاری یا لی ہے۔ نصف راستے قسطنطنیہ بختیار کی  
 عرب لڑکبان جن میں پیشی خون بھی معلوم ہوتا ہے ۴-۴-۵-۵ کا نول بتا کر زائر دن کو مائین دیتی اور بانی زمین  
 کہتی ہیں۔ ان کی تعداد اور بانی حشرین کی روضہ کے نیچے بہت زیادہ ہرجا جاتی ہے۔ ان عربوں میں کئی بھکے مانگنے سے  
 مطلق عمار نہیں۔ روضہ سے باہر اور کئی زیادہ لوگ بھکے مانگنے کے لئے اکٹھے پرتے ہیں۔

حضرت حمزہ کے روضے کی کرسی بلند ہے یعنی ایک قد آدم اور اسی دروازوں کا منہ آٹھا وسیع ہے۔ گنبد سردی مس میں قزقر  
 تعمیراً اگر لبا اور اگر چوڑا اور قلع کے گنبد کی وضع کا ہے۔ قبر مبارک کے گرد وہ ہے اور گلٹ کی نیک ہے اور اور مردہ سر  
 محل کا مناسبتی ٹپڑا ہے۔ قبر ادر سے اور چاروں طرف سے کھلی ہے اور برخلاف دیگر مقابر مدینہ منورہ کے مناسبت  
 نظر آتی ہے۔ متبرک کے اندر مسجد ہے وہ بھی اسی قدر بڑی ہے۔ جہاں مالک سبجی راہی بیٹھے تھے تو قبر کی ہی حالت میں تھے  
 باہر لہالی کثرت و نماز پڑھتے تھے۔ میں نے بھی زیارت و نماز پڑھی اور دعا مانگی۔

حضرت امیر حمزہ کا درجہ بہت بڑا ہے۔ آبنائیت بچل اور سخی تھے بیغیر کے چچا تھے اور اُمّی کی سخت ملائی میں شہد  
 ہوئے۔ آپ کو شہداء شہداء کا لقب بھی حضرت نے دیا یعنی حد کے شہداء اور دریا صحابہ کے شہداء کے سردار آپ کی اور عمر  
 جو عمر پیار کی شہادت ہے۔ منی ہاشم اور خاندان رسالت کو بہت ضعف سے مانگا۔

روزنہ میں داخل ہونے وقت ہر تہجد سے فیضانِ غلطی کے تھے ہیں۔ ماسک اور انہیں کی جھک دو قوس (۴) پر  
 فیضانِ روضہ حضرت حمزہ  
 فی آدمی نے لین داخل نہیں ہونے لایے۔ میں نے خادم سے کہا ایک قرش دیدو۔ اس سے کہا ہم ہی میں  
 دروازے کے عرب نے کہا مضافاً کہ نہیں جائیں۔ کبھی لے کہا شاید۔ حسب میں دلالان حضرت امیر حمزہ میں داخل ہونے  
 کو تھا تو ایک شخص نے روکا کہ تم سے ۵ قرش کر کم نہیں گے۔ میں نے کہا کہ میں عزیمتوں کا چاہتا ہوں۔ زیادہ تو۔ اور انہوں نے  
 کہا ماہر جاؤ۔ میں حضرت حمزہ کو سلام کر کے لوٹا اور کہا کہیں والی کے پاس جا ہوں اور برگڑ بھاری اس کے کاروائی  
 کو قبول رکھ دوں گا۔ جب میں جانے لگا تو اللہ امام ایک جوان شخص نے واپس ٹٹایا اور کہا زیارت پڑھئے۔ ماہر آٹھ کے  
 بعد اس نے کہا آئیے ایک گئی اپنی جا بیٹے غراب سے ہم نہیں لیتے۔ میں نے کہا یہی شیکس کے بارے میں مانگا اس نے

نبوی برابر ہے وہاں ساید کوئی کچھ کہے اس بات کے جانے کی ضرورت نہیں کہ بعض مقامات مسجد نبوی میں ردغند مبارک منہ سے استفادہ و پرن حقدہ (مانا سپریم) عام مسجد ہلی کی پیڑھیوں کی میٹھل - یہ لوگ بھونکے کا صلے رہتے - اور بھونکے کہا کر اب کو فدا مہندہ و ایرا سوں کے آئے تھے اور ہم سے ایک تو ماں نفی ادا مسجد کے مانگتے تھے - ہر نے کہا دیکھو ہے اور چہرے مسجد میں کوئی ممانعت نہیں تم امن کو خلاف اپنی مرضی کے کچھ نہ دو۔

طلعہ دروکار و وطنی مسجد نبوی کے ڈور کے حستون میں کہیں کہیں راگ کی طعن کسی آدمی حصو ما نورا ن فدا م مکر طلعے بنا کر دروڈ ٹرہتے ہیں اور کہیں کہیں کوئی مآسائل بح بیان کرتا ہے، ما پڑھاتا ہے - قومی قرآن شریف مع جہلوں کے سہتے موجود ہیں - اکثر لگ بھگ قرآن ٹرہتے ہیں۔

عورتوں کا دست اور کمرہ حاجت مسجد نبوی کے رایدتھے میں سخن سے حنوت مشرق کی طرف دس درو توں کے لئے مخصوص ہیں اور ان کے ہر دو طوں لکڑی کے کٹھرے بنے تھے ہیں مسجد کے مغربی درمیں اکھڑتے تھے قومی نام نہاد خوش خلق کرتے کے ساتھ لکھے ہیں اور دروازے سفایف بلند و خوشنما ملوئی کام کے ہیں اون پر آبات لکھی ہیں اور نمازات مکلفہ پر در پڑے ہیں۔

بالی سید عالم مسجد عامہ کی پاکم ار کم مری تھے کہ جو منبری سے سخن اندر ولی تکبہ آج ایک کتہے سے معلوم ہوئی چیرا علی خط میں لکھا ہوا ہے اور اس میں بادشاہ کا نام سلطان الملک الشرف الوائض اور سنہ تیسرے ثمان مائے عثمانی جری لکھی ہوئی ہے کہ ۹۴۵ھ میں ہوتے ہیں - ہمد زمانہ سلطان عثمانیہ سے کیفہ قبل ہے اور یہ بادشاہ خاندان حرا کہ مصر سے ہے یعنی صلیح الدین کی اولاد سے۔

درمیان قمر و شہدیت متور ہے ”قرنی وہ نبوی رکو جہگہ ہنر با قبل تجتہ“

{ ۵ یون - ۱۸ رجب ۱۹۰۹ھ = ۹ نومبر ۱۹۰۹ء }

مشہدات آن شیخ عالم کے فاس کے ساتھ راس بلہ سہاد اہد حضرت حمزہ کے لئے گیا - کوہ اہد کے نیچے ٹرہے ہے - خود واقع ہے - یہ سید کے کچھ کہتے ہیں کہ کلمات شکر کے لئے ہے ہوتے ہیں جس میں ایک

البتہ درود قرآن و غیر اہل حدیث والے بالکل مسلمان کے ہتھ سے نکل گئے اور اب مسوی مرکز ہیں۔ کہوں ہوں کہ  
کتاب ایک ٹیڑھی کھٹ چٹیر تہ ہے جس کا یہ مومن نہیں۔

العرص مرکزوں کے بن جانے اور کھٹ جانے سے مسلمانوں کے چھینے بن۔ علیؑ اور عقیقہ توت و ن کی کر ہو گئی۔

{ - از واقعہ ۳۲۱ ہجری = مرفوعہ برائے علامہ مدنیہ نورانیہ

پسین لیس بن

آج صبح کو زید القیس کے لئے اول گیا۔ وہاں پارسو آدھ بیوں کے قیاب کو بند کے اندر تھے۔  
اور برابر آتے تھے تہہ تہہ تھے۔ اول خمیوں نے نجس زینہ خواجہ کی دوسری ایک عورت لٹری۔ عرشا وہ میناس  
مسلم ہونے تھے اور بہت رو تھے۔ اوں کے لہجے کے ایک جس نے عربی اور فارسی دونوں میں محبت سے اذیت  
انہ وقت رولتھی۔ مجلس دعاؤں کے پسینے لہ نماظن سے تھی۔ با برقیہ کے عرب و چین چسپا ان کی عادت  
تھے پھر کھینچی اور خیرات مانگی تھیں۔ سہا ہرچ پتے ہوئے تھیں۔ اپنی ایب کو شہمہ کوئی چاہتے تھوں کی مان سالی  
کھی لکھی امرالکلی تھی اور اس کی سند پڑھ لیا۔ فارسی بھی جانتی تھیں میرے میں بیسے تھے۔ اور ان کے لفظوں نہ تھا  
کیونکہ عموماً بھڑٹ بولنے کی عادی ہیں۔ قرملہ رسالت بن تو سید کے اندھی خیراں مانگی نہیں چھہڑتے  
عاص روضہ کے دروازہ کے سامنے۔

بعض فرغت زلیات سجڑوی میں آیا کل سورت صاع کا ناسا تمام کرنا بھی کہہ کجوزیات رسالت تاب کی  
پڑھانے لگی ساتھ تھتا۔ امرین نے قبول کیا۔ آنحضرت کی زار اور حضرت سید کی رایسا امر ایکے پور  
سینہ کی ماب جبرئیل امانک میان قرو منہ پڑھی۔ آن تیسری دفعہ تمام سفارش کنندگان پر دستہ تہ ہر با نون کے  
حق میں در میان قرو منہ جو نہایت متبرک مقام ہے دعا لگی۔

تبرکہ خدمت دین کے لئے پھر آج ایک مضمون روضہ القبع میں شروع کر کے مسجد نبوی قریب قبر مبارک کے ختم کیا  
مذہب سید پر ہی بن  
سجڑوی میں شب کو خرمین کی نماز پڑھی۔ تہہ پڑھی سے دیہاتی اور ڈر کر بہت پیچھے ہمارے پیچھے تھے  
ادن سے بن نے کہا کہ تم نے فری  
قر کے قریب بھی پڑھ سکتے ہو کوئی مالیت نہ ہی ہمیں ہے۔ ادھوں نے کہا کہ

نکے (یعنی گونہ سے) اور انکو مت معطل کر با۔ کہہ کر وہ ماؤ خواہتا۔ جس کے بہ مسلح ہی نازک کا لقب۔ یہ جان کیا  
 سنا اگر یہ ریخت ویرا نہ ہوتی تھی۔ اہل اویا نسوس تک مکر رہا۔ لاری سے جس قدر کہ مکر کے وقت کہ  
 اہل قاہرہ مصر میں مہیا ہو گئے۔ عجب سبوں کے زوال کے بعد مکر حکوم سے اسلامی دلت سے اہم نسبت دیا جس  
 کہ اقصائے مہرن من بدلی۔ چہورہ حمد آباد کن (لوگندہ)۔ شمال در تجا۔ مکر۔ آسمان اہل حزب  
 میں قتل نمبر وقاہرہ دار ہائے۔ اسکے بعد آئی۔ چنار۔ اصفہان وقاہرہ۔ دہر کر ایران میں لہران مہیا  
 اور اب بھی مہی ہے۔ خدا اوس کو باقی رکھے۔ مہرن قاہرہ کو محمد علی پاشا نے سیروان دی۔ ہمدوستان میں  
 لکھنؤ نے مہیا جس تک آئی کی مہنت کا سامان دکھلایا۔ کمال دیا کی با وقت انہی کی بکراری سے مکر کا  
 ہو گیا۔ اس مہد میں صرف حمید آباد کن رہتا۔ اس کو مرقور رکھے۔ اس وقت تک مہیا کے نام سے مہد کا  
 مکر ہے۔ حدیث اس کو مہی۔ امر دن کئے اور جاہ و حال اسلام قائم رکھے۔

گرمیہ شائستہ لطیف امر تاجی سب سے مہی مہی نہیں کر ما۔ خود اس قدر مکر حکومت ہے اور اسلامی علماء کے زوال  
 مہیا میں حکومت قائم ہوئی آمادی۔ ترقی ماتی رہی۔ سو آگاہ کے جہاں میں ریاض الحسن کے مہی الم کو جون کی  
 بے دوائی سے اس خاندان کو لڑ دیا۔ مکر میں رنجت میں ایک شاعری مکر مذہبی نام ہو کر گوہ کی بادی کی نمانی  
 ہو گیا۔ غرض مکر۔ ہمدند۔ محف (مہاے گوہ) دمشق۔ بغداد۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ چنار  
 اہل قہرہ ان ماؤ مکر حکوم خیر کے عالیان اسلامی مہرن اگر وہ دولت حمد آباد کن۔  
 چنار و قسطنطنیہ وقاہرہ میں تقسیم ہوتی ہے وہ ان میں نہیں۔ محف و اتن عسیر کا مکر ہے  
 بغداد زیار کاہی دستہ و تجارت کاہ عراق پر گیا ہے۔ دمشق منفہ و زراعت سموہ و تجارت میں مشہور  
 ہے۔ دہلی شمالی ہند کی تجارت کا دار الخلافہ ہے۔ لکھنؤ اسی جہت معاملات اور قافی اور شعی بادی کے مرکز  
 کی دستہ معروف اور تجارتی رکنان کا سب سے بڑا شہر امریکہ متحدہ سلطنت کا دار الحکومت اور تجارت کاہ ہے  
 ہمدند و قہرہ ربارت کاہ اسلام اور کتبہ دس کا قلمنا اور اہل الاصولی اسلام یعنی ملت ابراہیمی کا ہمدند

مدینہ میں بیٹھا کہ انتظام نہ سوار ہو گیا تھا۔ بڑے طرے مدعی عظیم لشکر و ان کیساتھ بجا اور مرکز اترتے تھے اور تمام  
 خزانے دلائی کے اوتار کے قبضے میں تھے اگر ذوالی جلیبہ انہی مدعا نامیوں کے موقوفے ہو گئے تھے خزانے ہو گئے تھے۔  
 اور شام کا زفر خزاہا باؤ ملک میں سال سوا میرا وہیہ کی بادشاہی میں تھا معاویہ اور دیگر صوبوں کے۔ ایس شام کے اہل  
 سین کو فوج عراق عرب کے عربوں سے امداد لینے کے لئے حضرت علی نے کو ذکو مرکز عہدت حکومت اسلامی فرار دیا۔  
 اہل کو ذکو نے اہل کافی امداد کی مگر عربوں نے انسان کی طبیعت میں روپیہ کی (یعنی آسائش و مایس کی) بھی نہیں  
 تھی اور ہے۔ اور شام نے بعض روسا و روج کو زکوٹہ دیکر ڈر لیا۔ بعض شیعہ حضرت علی علیہ السلام کی ذکر و تکیہ  
 (یعنی مسادات کی) پالسی و خلاف ہو گئے۔ کیونکہ آپ نے ناموں کے بغیر کسی سامیوں اور روسا  
 قبیلہ کو کام و تقسیم فرمانے تھے نہ کہ ٹھاٹھوں کے اثر و وہاں ہے۔ اگر تفریس میں جو لوگ سیک کے خلاف تھے  
 مگر آپ کی عہدت رہا رسول بن دیکھ چکے تھے وہ خانہ نشین ہو گئے اور جن کو بنی ہاشم سے آؤ ما دہ کی دست  
 تھی اٹھنے لگے سردار بنو تے اٹھنے لگے اور دلابا بن برکات ایک بار لی خلافت ہوئی جو راہیہ ایہ جیسے کے  
 ہتھیار لگ کر برادر رسول سے جنگ کر رہی تھی اس وقت اب ذمانہ یا بطل صفت کا تھا۔ اگرچہ تھالی اور ذوال وقت  
 تھی۔ آپ کے لئے مرکز دمشق مقرر ہو گیا۔

مکھو بنی امیہ کی ایف اور انان اور اسطامی نو کا اس وقت قیاس ہے اگر مسادات شیخ اس علی علیہ السلام  
 کی طرح غلطی ہی امیہ اور خضہ صا ان زیادتی نے سب کی بولی تو یہ سب سے زیادہ ہی امیہ کی حکومت غلطی کے اثر  
 توجہ واقعہ کر ملا چار برس میں اگر اہل حرم تھے آل مروان اس میں خلافت کے سبب ابو بکر و امیہ کے اثر کیا کہ  
 قاتلان حسین علیہ السلام کے ساتھیوں میں ہیں خاندان عبدالملک بن مروان کے حکم و متحدہ ذوال ہاشم و ابو بکر ان  
 حرم ہو گیا۔ ہم اللہ یعنی حرم امیر حسین علیہم السلام کے حاکم مسادات کے ساتھ تہذیبیہ سید کوئی ہے  
 قتال میں۔ (۸۰) کے بعد دمشق مگر خلافت اس مہرہ کو بھی قیاس کی بلکہ اسی تہذیبیہ  
 عدس نے (جس کے مقام زمانہ) اسے جو لوگ ان کے اور دنیا کے استی میں یہ اس کو۔ ان تہذیبیہ

آج نسب کو سردہ ہو گئی اوس سے طبیعت خراب ہے اور تب کی سی کیفیت ہے۔ اور وہی گرمی ادولون شہزادہ زینت  
 ہیں اس سے ہی کا محل ممکن نہیں اور اس حالت میں کہ معطر ہو چکی سے روانہ ہونا ترسا گونا بھلا فائدہ ہے۔ میں نے ارادہ کیا  
 ہے کہ اس رواج کو ذیل میں شام کے بسنے سے لوٹ جاؤں اگر طبیعت خراب ہے اور سفر بھی تکلیف دہ ہے مگر مجھ سے ہے۔  
 وہاں سے براہ حقہ مکہ معطر آئے جاؤں گا۔

احرام کے سمت، فواعذین لوگوں کو معلوم نہیں اون کو اسی بات سے تعجب ہے گا۔ مگر دراصل بیماریا کو وادی سے  
 برداشت ممکن نہیں بلکہ اس سفر ممنوع ہے۔

مسجد نبوی کا  
 سمرن لٹھا  
 ہے۔ مسجذبوی سے بیکیزہ اور شانہ حالت میں اوس وقت نظر آئی ہے مع سرب کی نماز چوکتی  
 ہے۔ تمام سجد روشن ہوئی ہے اور سب نمازی اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو کر رسول اللہ کی زیارت کر رہے ہیں

ہیں اور سب کو مبارک کی طرف رخ ہوتا ہے۔ جب تقریباً تمام منٹ میں مسنت چہلوت زیارت سے فارغ ہو گئے  
 ہیں پوسٹ منوں کا وقت آ جاتا ہے وہ بھی کچھ کے پاس جا کر زیارت رسالت کیاٹ وچہا سٹین اسی ہی کنالوں سے  
 باہر تھم کے ٹہر جانے کے موافق ٹہرنے میں۔ پھر سب سے لوگ برسان قرا اور منبر کے (کہ وہ بھی عالیشان طلائی قبا میں)  
 سٹھکر دعائیں مانگتے ہیں۔ نماز میں ٹہرتے ہیں۔ اسے حجاج کے لئے سڑک کے صدق میریت دعا مانگنے ہیں اور  
 تیفریح و غصوں کی حالت ہوتی ہے۔ اور سنی و شیعہ و بلابی و بدعتی۔ معتزلی و آزا و مشرک۔ مجتہد رسول و عظمت  
 نبوی میں سٹار اور اسی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کی روحانی عظمت میں باوجودیکہ تیرہ سو برس سے  
 اوس کی لپٹ چلنے و قعبت و مرکزیت مفقود ہو گئی ذرہ بھر فرق نہیں آیا۔ بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔

مرکز مسلمان کا  
 لغت و تبتل  
 اسلام کہ سے نکلا اور ن ہجرت تک ہی مرکز مسلمان سما۔ گمراہی کہ نے غیر اہل اسلام کے تھیں  
 سید بسوا کی رتی اور آنحضرت مدینہ منورہ لٹھا۔ آپ کی رسدگی اور واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما  
 تک مدینہ مرکز رہا مگر اس کے پیر سال زار خلافت میں پولیسٹیکل اور صدی مصلح کی وجہ سے سب سے عربی قابل مدینہ منورہ  
 سے کو تو و عراق و شام میں منتشر ہو گئے اور سب سے جنگوں میں کام آئے۔ چنانچہ اہل عربوں کی غلامت کے وقت



تو کتنے بین فرہیا۔ یا اہلا و سہلا۔ قسم کھانے میں دکھی طرح ایران و عراق و عرب کے کہ نہیں۔ میرے سامنے  
اس وقت دو بد و عرب بیٹھے ہیں پانچ مرتبے اندر کوئی ۵۳۳ قسم کھا چکے ہیں۔

**تجاویز کوک** ملا یا یا جاوا کوک غالباً سب کے معطر کوک گئے ہیں۔ اور وہ ان سے لوٹ کر آویں گے۔ اون کی امید  
بہان اب بھی ہر شے ہے۔ چہرے اور ان کے چہرے بہت ملنے ہیں اور تبت و اولون بھی ڈاڑھی چھوٹی۔ رنگ سانوا  
قد کوہا۔ تاک سفید چھٹی۔

**تجاویز** تجارا کے لوگوں کو اہل ہند نے لاکھڑ دکھا ہے اہل کے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ مگر بن لے اون کو  
عموماً ایسے کام میں مصروف یا کسی شے کو عرض نہیں کرنے اور نماز باجماعت پڑھنے کے بہت مشتاق ہیں۔  
بہان ان کی بعض دوکانیں بھی ٹھہرنی دعوہ کی ہیں۔

**رہار عم و شعیان ہند** عم بہت کرب سوس ہیں اور شے سے ہیں آس میں تبر کے کرکے یعنی ترکی لوٹنے والے ایرانی بھی ہیں  
بہت شوق و خصوصاً ستارے ہیں اور مسجد شری اور حبیب القبیح دونوں جگہ بہت باقاعدگی اعمال بجا لے رہے ہیں۔ خود بہتر  
منورہ محلہ نخلہ اور اس کے حوالے یعنی ایک کوس کے اندر تبتوں میں جا رہے ہیں۔ وہ پورے آرڈینس  
ہیں اور ان کی کتب بہان فروخت ہوتی ہیں مگر عارماںج ملا بھی اون کے بیان کئے جاتے ہیں اور سلطان کی  
طرف سے اون من سے لوگ شیعوں کو زیارت پڑھانے اور ان کا استقام کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ ایک شخص صلیح  
ہند یوں کے لئے مقرر ہے اور اون کا فرزند جیج سے ملنے آیا تھا اور انہوں نے کہا کہ اس لئے کل بیکریا دینے پڑے  
اور دو دفعہ ہندوستان جانے اور مجتہدین عسکات کی سفارش کو کچھ منڈا کے وصول کرنیکی تفصیل فرمایا کرتا  
تھا اور بہت لطف سے برتاؤ کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ محبتتہا د القبیح بلکہ مشاہرہ راہیو زبن مقرر ہو جانا لوگوں نے  
در اندازی کی اور سرکار تکت پہنچنے دبا۔ واللہ اعلم۔

**احرام کی کیفیتیں** بہان معلوم ہو کہ انہوں نے کون کون سے احرام کی کیفیتیں جاننے کے لئے سنا ہے اور ان سے  
اللہ سے۔ گویا (۱) دن سر پہنہ دھو اور سردی سب میں سر کرنا اور صرف دو جاہل دن مانتوں ہیں۔

بنی ہاشم دفن ہیں۔ حضرت عائشہؓ بھی یہیں مدفون ہیں بلقیع کا فاصلہ مسجد نبوی سے کوئی دو فرلانگ یا عازرو  
مانسوز ہوگا۔

مسجد نبوی کی ابتدائی حالت  
و فریم بے ادبی

اول یہ مسجد اس طرح بنی تھی کہ مکان کے پاس ہی حضرت صلعم نے زمین میں گڑھے لگا دیے ہیں  
پتے ڈال رکھے تھے۔ بالبعد برسات میں مٹی ڈالی۔ یہ ہیں حضرت رسالتاً علیہ السلام کے مزار

رکھنے اور تمام امور فیصلہ فرماتے تھے اہل بیت کے مکان گرد آس کے متصل تھے۔ اقداس کا بیانیہ تھا کہ جب  
کو جب پہلے تو شاید مدینہ آ دیوں کے پاس بھی گھوڑے نھے اور ہجرت ۱۳ھ آ دیوں کے سب کے پاس تھا اور یہ تھیں  
مسجد نبوی کا موقع کہاں کر ملتا۔ بعد میں بڑھے بڑھے مسجد کی چٹان ہی جو نظر آتی ہے۔ یزید کی فوج نے یہاں  
عترت نبوی کو قتل کیا وہاں بہ بدعت بھی سلم ابن عقبہ حرشل نے کی کہ مسجد نبوی کو طویل گھوڑوں کا بنا دیا تھا اور اس  
میں بعد چلے جانے شام کے صفائی کی گئی۔ اہل مدینہ کا قصور یہ تھا کہ بعد ہجرت امام حسین او پنجویں یزید کی خدمت  
نور ڈالی تھی اس لئے ٹوٹا اور آبرو عیب سے تنگ بنا کر دی گئی تھی۔ حرشل موصوف کہنا تھا کہ خدا میں نے تیری  
اسی خدمت کی اب بھی اگر تو مجھے جنت نہ دے تو تجھ سے، ” شخص بیان کیا جا رہا ہے کہ بہ تری موت سے مرا۔  
آں مسجد کا احترام بعد خانہ کعبہ کے ہے اور بلحاظ اسکے کہ جو درسا تھا یہاں مدفون ہیں اور نہ مسجد آپ کی بنا  
کر وہ ہے اس کی زبارت حج منجوب سے مقدم ہے۔

بنوین کا کعبہ  
و عبادت

بنوین کا کعبہ ایک گروہ اور بلوں کی سادہ عمارت ہے۔ سریر ایک مال اور وہی کے گرد بالوں  
کا کی تھی سیاہ پارگیں لٹی ہوئی ہے (سی عام لوگوں کا لباس ہے) گروہ نیچا اور ڈھیلے مابجا ہوتا ہے  
سرخ اور لہرا کے سر کے رومال فہمی عمامین بہت مختلف اور بہری چیز مثل میڈوے کے عمارت کے گرد ہوتی ہے۔

بھانے پتے بیٹھے۔ اوٹھے وقت تک اور تہذیب کے جوہر کے عراں کے عرب اہمال کرتے ہیں یہاں مروج ہیں۔  
مثلاً صبح کو صبحات اللہ بالکھیر تمام کو مہاتک اللہ بالمخیر والعافیتہ۔ کیفہ اصبحتم۔ بعد یانی بیٹے  
کے سب کہیں گے ہسأ۔ جکا جواس، هناتک اللہ اور جب کوئی شخص کسی مکان یا دوکان میں داخل ہوتا

کہتا ہے بھی ہیں۔ کوئی خاص کتاب میں نے قابل خرید نہیں پای۔

**دکائین مصلحت** عارضی دوکانیں کئی سوہن اور اندرونی دکاؤں پر بھی بہت مثال پھرا ہوا ہے اور بازار کی رونق دہلی

داگر کے مقال تو نہیں لیکن ہندوستان کے دویم درجے کے شہروں کی کم ہیں۔ آج شام کو عصر کے وقت چب میں گسٹاؤں کا بازار اس قدر ہتھا کہ نہایت مشکل ہو سکا کہ ہلکی۔ حالانکہ نصف میل سے کم بازار کا طول نہیں ہے۔

**قرآن شریف** مسجد بڑی کے اندر بیسی جلیں اور قرآن شریف منبر کے اوپر رکھے جتے ہیں اور لوگ لیکر پڑھ **دکب حاہ** سکتے ہیں۔ بہت سی الماریاں رکھی ہیں جن میں عربی کتب باقیہ نزدیکی موجود ہیں۔ الماریاں گلی کی بن یصیل معلوم کرنی مشکل ہے۔

آج میں لایک تجویز ماب ترقی و اصلاح مسلمین پر (جو پہلے لکھی تھی) مسجد نبوی میں درمیان منبر و قمر مبارک لکھنؤ کی

[۶ اردو دفعہ ۱۳۲۹ء = ۲۷ نومبر ۱۹۱۱ء]

**مدینہ منورہ روضہ منورہ** آج بھی جمعہ ڈار بہت کثرت سے ہے کل ۳۰-۴۰ آدمی منبرہ مقدس سے براہ و آگاہو **والکھ و حنیبہ** اٹلی و بصرہ منورہ بن آئے۔ بہت مہفول و شریف لوگ ہیں۔ مصر کے لوگوں کی اخلاقی

حالت خاص کر غرتی اور بے ہفتی کے تعجب انگیز و مضحکہ خیز قصے بیان کرنے لگے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بان **دفعی** محب لغو آزادی ہے اور عورلوں میں بھی عصمت مایا کی کوئی قدر نہیں ہے۔

**مقامات مدفن جناب سید** حضرت سید کا طنز ہر اکے مقامات مدفن بہ اختلاف زیاد بات چار سال پہلے تھیں۔ ایک پتہ **قبرستان** قبرستان آج مسجد نبوی کے اندر میان اہل سنت و سنیہ مسز بارگت نے ہیں اور یہ مقام قبرستان ہر

ہے اور کتبہ لکھا ہے اور دروازہ بھی ہے۔ ایک مقام نام معلوم درمیان منبر و قبر حضرت رسالت تاک کے بیان کیا جاتا ہے۔ سمان مروث شیعہ مکرریار بٹھرتے ہیں۔ ایک مقام حمت القمع میں ہے جس کا حال ویر دیو کی گیا۔ ایک مقام است احرن میں سا ہوا ہے۔ اگر صحیح معلوم ہوتا ہے کہ کثیب فرسکان اور بت اطرین نخلہ کے لئے غم داندوہ کا مقام تھا اور حضرت کا مدفن تھا اس حمت القمع میں ہے۔ جہاں مورا ٹم میں اور دیگر

ستون درونی

مسجد میں وسطی حصے کو ملا کر میرے اندازے میں پانچ سو تین ہون گے جو نیچے ایک گز تک تانبے کے ہون۔ عام طور پر نئے پرائے مختلف قسم کے قالین بچھے ہوئے ہوتے ہیں۔ روشنی کے لئے سڑکے فرسب چھاڑتے ہیں۔ اور اسے کرب سے برقی لیمپ لپٹے فٹھے ہون اور ٹاڈ بان بھی سیکڑوں لٹکتی ہیں۔ ٹاڈ بان سب روشن ہون اور چھڑا قریب ایک ٹمٹ کے ہون گے۔ فرج بیرونی اگر رری لہے اور سوئیگی ہے اور اندر بہت قیمتی فلانات اور کڑے روشنی سہری کام کے پڑے ہون۔

عام طور پر کہہ سکتا ہون کہ مسجد کی لاگت شاید فلسطین کی بعض مساجد و متعجبہ حضرت امام سوئی کا حکم کا تمہین سے کم ہوگی۔ مگر بحیثیت مجموعی جعفر مساجد میں لے اب تک کبھی ہن سے زیادہ تاندا رہے۔ مقررہ رسالہ تان کو علیحدہ گروڈ کھینچا وے لوسقدا لاگت اوس ہن نہیں ہے۔

دو اور دن یہ حصے کے قریب مسجد میں قرآن مترلف جلی فام سے بہت کرات لکھا ہوا ہے۔ اور جو سول ہن نے بنائے ہن اول میں سو گویا ہر چار سون کے اوپر ایک ایک گیند ہے جسپر کھولدار کام بنا ہے۔ لیکن چونکہ یہ چاروں ستون میں دندو شمار ہوتے ہن اس لئے بعض اندازے سے کہہ سکتا ہون کہ تین سو گم گیند مسجد کے اندر نہ ہون گے۔ صحیح میں بد طرف غرب دو دروازے ہن وہ زار حضرت حسین (علیہ السلام) کے لئے مقرر کردئے گئے ہن اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر وسط طرف ہے۔ اسی طرف حنوکا دروازہ حضرت زکریا علیہ السلام کی قبر کے لئے مختص ہے۔

نہ ہی آتا دی! اندر کل مسجد میں صفائی اعلیٰ درجے کی ہے۔ تمام فرے اور مذاہب آنا دہن۔ جان اور جگہ کا ہے ہن نماز زیارت پڑھتے ہن۔

۔ لکنا بھیک بیان بھی صحیح مساک کے برابر مسجد میں دروازے پر۔ یانی پلانے ہن ہر جگہ لگی جاتی ہے گز زیادہ شہت نامہ جن نے ہمیں پایا۔ اگرچہ مسلمانوں کی یہ عبادت بہت تکلیف کا موجب ہے۔

نفسر شمسیر ہی سے باہر چند کتب فروش ہیں جس کے پاس ہم نے دی مصری کتابیں اور بعض حدیث مطبوعہ

اس فریق سے اس باک خیال کیا گیا ہے کہ مثلاً حضرت حمزہ کے مقابل بن حضرت عباس کا نام آدے صحابی طبرہ کے مقابل صحابی زبیر کا۔ ائمہ شافعیہ ایک دوسرے کے مقابل بیچ ہیں۔ غزالیہ کے مقابل ابوبکر کے مقابل ہیں۔ اس فریق سے اہل نفوذ و اہل حکومت کے مخلوط دوسرے عقائد کا یہ تعلق ہے۔

(۱) دیوارِ شرقی رخ بطرف مشرق

حسن - حسن عثمان ابو بکر اللہ (ماشاء اللہ) عجل شمر علی رضی  
حسین رضی  
ابو اسباط

(۲) طرف دیوار جنوبی صحن درخ بطرف شمال

عباس الوافضل زبیر سعید عبدالرحمن ابوہریرہ زین العابدین جعفر صادق  
علی ابن الرضا علی النقی محمد المہدی

(۳) طرف دیوار شرقی صحن درخ بطرف غرب

نعمان بن ثابت محمد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین احمد بن زین مالک بن انس

(۴) طرف دیوار شمالی درخ بہ طرف جنوب

حمزہ طلحہ سعد ابو سعید (نہیں پڑھا گیا) اسحاق ابن ریحان محمد باقر  
موسیٰ کاظم محمد النقی حسن عسکری۔

حضرت مسجد نبوی

۱۲۵ گز اور عرض بھی آبی عذر ہوگا۔ اس طرح جگہ مساجد میں ہزار گز مربع گز سے زیادہ ہے جس میں سے ۱۶۰۰ مربع گز اندرونی کھلاؤں کا کمر ساڑھے تیرہ ہزار گز چھوٹے ہے۔ بیچ میں تھوڑی جگہ ہے جس میں حضرات خلیفہ اول اور خلیفہ دوم اور موصیہاں کے کتبے کے جناب میں کی قبر بھی ہے۔ دیوار دارہ قبرہ صریح کے اندر ہزار گز ہوگا۔

آج نماز مغرب کے وقت میں سجدہ کیا گیا۔ ملکہ شکر کی عمت بھی ہوا۔ تمام عمارت تقریباً پتھر تھی اور ماہ بدرہ ہزار سے کم آدمی نہ ہوں گے۔ تقریباً اس ماہ ہزار لاکھ تھے۔

ماذق اللک حکیم اجل خان صاحب کو بھی۔

ربادہ ستانی کے بار بار لکھنے کی وجہ

میں نے اس سفر نامے میں خاص کر طہران چھوڑنے کے بعد اکثر سنگہ لوگوں کی زیادہ ستانی کے

نقصے اس غرض سے درج کئے ہیں کہ تائزین و حجاج و سیتاج یا خبر میں ہمارے ہم وطن ناما کافی

خریج اور متابت ناما کافی تجربہ کے بعد نکلے ہیں اور خرچہ اسے میں کم ہو جاتا ہے تو پریشان ہو جائے میں ایک نفاذ

یراومی قیاضی یا بیے پردائی کر سکتا ہے یعنی ۸ روپیہ خرچہ کر کے مگر جب تو جگہ ایسا ہی ہو اور ہر سنگہ دلال و

سائل و مہتمام و مجال وغیرہ وغیرہ ایسا ہی کرین تو وہ کی جگہ سو سو روپیہ خرچہ ہو گا جس کو معنی میں سفر میں سخت

دقت اور غربت۔ افلاس کی بندت۔ نعوذ باللہ من الخور بعد الکوثر۔ اگر آدمی تاس قدم اور بچہ رہے اس

بیجا ستانی سے آٹھ کرے تو اس کر سکتا ہے کہ ۸ روپے خرچہ کی جگہ بجائے ۱۲ خرچہ کر لگا اور یہ کفایت فرمادے۔

کی بھی کم نہیں ہے نیز مسافروں کو لازم ہے کسی زبان دان معتبر آدمی کے ساتھ آدین ارجحیت فہمہ سمجھ ہو تو

کو مطلع کرین میرے یاں روپیہ بھی کافی تھا اور میں زبان بھی جانتا تھا۔ لولیس سے لیکھا، ایسا نے اول

تاہم اکثر مواقع یران لوگوں کو طرح دینی پڑی۔ دوسرے لازم ہے کہ حاکم میں مالوت، اس اول ہی رہتے، امریکہ

دریاوت کے میں مطلق مشرم نہ کرے اور اگر قیمت زیادہ اپنی استطاعت سے دیکھے، بویا بوسری بیکہ درامت کے و ذہن

خود میں قیاسے یرغنی ہو جاویگا جب تکھے گا کہ شکار اٹھ سے جاتا ہے۔ قیمت نہ درماہ کرے کی۔ بلسی

آل شان کی وجہ سے چکو سفر میں بارہ نقصان اوٹھا نا پڑا۔ کہنہ یا بعد آدمی سمجھنے والے کے ہاتھ میں ہے۔

اول وہ بیہوش نہ تھیں کہ آپ کمال ہے۔ آپ کا گھر ہے رماہ نہ لیا جاوے گا کہ گزرتے ہیں کہ سرکال

{ شہر مدینہ مسجد نبوی }

مسجد نبوی

طرح مغرب بہت بڑی چھتے جس میں روہ میاں کہے اور چاروں طرف عمارت سے جنوب کی طرف

صحنہ بہت بڑا درہا درہا ہے اور لورے مارہ درہا درہا میں جو عمارتیں یا بلیٹس گز لیا اور وہاں گچ پڑا ہے

صحن کے گرد تیرہ زمین اور سنہری حروفوں میں دروہن کی اوپر جو سب گلیں ہیں مفصلہ ذیل نام لکھے ہیں اور یہی ترتیب سے

میں حضرت علیؓ اور ولید بن وہبؓ میں ہی طرح حسب حضرت علیؓ نے سرکاس کی کہ جو کسی کے ساتھ نہیں ملایا۔ تو  
 آپ نے فرمایا کہ تو میرا کھائی ہے" ہمارے انصاریں انھوں نے کہا کہ "اہل ایران اور ہندوستان میں انھوں نے کاش لیا جا ہی  
 یعنی ہر شخص سے اس کو کر لیا۔ پر علیؓ نے روپیہ لایا۔ بتے میں علاوہ کر لیا اور دیگر ٹیکسوں کے تاکہ ڈاک اور نوٹ سے ہرگز  
 ہندوستان۔ توں وغیرہ کے مسلمانوں میں اس طرح ایراجوں سے علیؓ نے روپیہ بابت داخلہ روضہ  
 حضرت فاطمہؓ اور دیگر ائمہ علیہم السلام لیتے ہیں۔

اس طرح ظلم کے سبب ساری ہندوستان میں۔ مگر میں آڈل حکومت و قوم ایران کو جسے زیادہ الزام دونوں کا  
 کہ اپنے حقوق سے غافل ملک کی حالت سے پروا۔ اپنی فوج ہت کر سکی فکر نہیں نہ اس فعل پر اعتراض نہ حکومت  
 سے چلے جوئی کرتے ہیں اور نہ اون بن فوج ہے۔ شکر کہتے ہیں کہ ہتے اس کو مع کر دیا۔ عرب نے بردہ لیتے ہیں۔ اور ان  
 ہے کہ ترک بھی عجم کو ساری نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی وقعت نہیں کرے۔ کیونکہ عجم اور ان طرفوں سے واقف نہیں  
 جس سے عظمت اور ان کی ہو اور یہ بھی ہے کہ اس راہ حج و زیارت میں ظلم کو جو بجا ہے اور حضرت بھی سمجھتے ہیں۔  
 کہاں میں شک نہیں کہ وہ زمانہ قریب سے جب یہ لوگ ان قصوں اور سچا جگہ سے بری ہوں گے۔

شہر مدینہ کی گلیاں اور پوسٹ آفس

یہاں کی گلیاں اور عمارتیں ڈاک خانہ جالے وقت آج ہیں نے زیادہ تر دکھیں مسکانوں کی فست  
 آڈل دونوں اور بالائی مسازل کا چوبی ہوتا۔ لکڑی کی چوبی۔ بعض مکانات کا سنگین اور اکثر شہ  
 کی دیواروں کا ہوتا۔ گلیوں کا لبر فرس کے رہنا اور کم کوڑا برنگہ یا پیمانہ نسبت نظر لیجے میں اس سے دیکھئے  
 کا اندرونی حصہ بالکل کر بلا و نجف کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ان خوردن کو دیکھ لیا اور سننے دیکھئے  
 لیا۔ البتہ روضہ مسجد نبوی اور روضہ نجف و کربلا کا ظہن کی بہاخت میں فرق ہے۔ جو کہ میں حالات تفصیلی  
 روضہ نبوی میں بتاؤں گا۔

آج میں نے خان بہادر مولوی سید علی حسن سابق قاضی در پونہ آفسر سرکار نظام حال مدارالمرام رسالت  
 جاوہ اور مولوی احمد حسن شکرست اور اپنے کسٹ کے غلام احمد بن کبیر شکرست اس جگہ سے خطوط روانہ کیے اور جاتا

کو شکست نہ کھری بلکہ تمام مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ مالو قریبی آہنی چڑھ ابراہیموں نے بنائی۔ ہر وہی زمانہ ہے حکم

ناسخ لکھنوی کے غدر عرصہ ۱۸ سے ۱۹ سال قبل پیش ہو کر کھرا تھا۔

”دلِ ستم زدہ بنتا بیوں نے ٹوٹ لیا، ہمارے قیام کو وہاں کوٹ لیا“

جانب مغرب حضرت فاطمہ ہر کار و وظیفہ تر کر کے۔ اس ٹہری ٹہری سے کوئی دو گز سے قرائم پر ایک شکر گزار

بجائے بائیں و دریا لڑا، اسے نہ کچی سے چرے علی بن کسی نے آدیزان کی ہے جسکے ٹہرنے سے سخت عبرت و تنبیہ تڑا

ہے۔ ہر یار جامع ہے۔ زوار کلمت مناسبت کثرت جو تھا جگہ نہیں ملتی تھی۔ اٹنا سے زیارت حضرت سیدہ بین ایک

شخص ترکی میں (جو روسی کا کسمسا کا باشندہ تھا) رقت آئین تہن کرتا تھا اور لوگوں پر بہت حالت طاری تھی۔ قبر

عبرت سیدہ النساء فاطمہ ہر رضی اللہ عنہا سچھی تھی کہلے پڑے تھے۔

سویہ مدیا لرن بقیع کے منبر سے کی اہانت یہ کوئی ۲۰ قدم کے فاصلے پر وہ مقام ہے جہاں بعد وفات حضرت

رسالتنا صلح حضرت فاطمہ ہر اعلیٰ السلام آکر دیکر کی تمہیں اہل سنت نے حضرت علیؑ کی شکایت کی تھی کہ دن رات رولی

ہیں اس سے ہم کو حد مہ ہوتا ہے۔ یاد کن کو روکن بیاد کن کو۔ جیسا پڑ دن کو بیان (معاویہ زمانے میں منگلی تھا) آکر بکا

کر لی تھیں۔ اس معام یہی ایک مختصر سنگین ہے جس کے دربر ترکی کتبہ ہے۔ بنی ہے اور اندر مثل ایک محل کے ایک

مقام دو گز لہا اور ایک گز جوڑا سنگین بلکہ بنا ہوا ہے جس کا آہنی دروازہ ہے اور اوپر سبز منگل کا قلاوٹ ٹلا ہے

آں حرم بھی داغ خستے لے جاہر اٹلس لینی والا عرب ٹیٹھا ہے۔ اور سال کوٹش برہا بھی۔ میں نے بھی کچھ دبا۔ کہتا ہے کہ

پس کسان کو کھیاؤں؟ یہاں بھی دو رکعت نماز پڑھی۔ اس مختصر سچھی مسجد کے دربر جو زمین ۳۰-۴۰ قدم نیچے

نی ہے طعنے کہ ہے جو سلطان عبدالحمید خان کا معام ہوتا ہے جس کو ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان کو صوفی کے زمانے میں

اس مسجد کی تعمیر یا تجدید ہوئی۔ ترکی کتبہ سبھی سمجھ میں نہیں آیا۔

آحوة کے مسمی آحوة کے مسمی برادری کے ہیں آل عرب لوگ اپنی دوستی کو فرزند کیا کرتے تھے آنحضرت نے بھی

اور ادا کا حکم اسلام میں اخوت قائم کی تھی۔ مثلاً حضرت عمارؓ زیاد میں حضرت مقدادؓ و سلمان



کی آتشبازی بھی یہی کہ درجے کی تھی۔

بستدران کی  
حمان نوازی

سید عمران ایک تیدین جو بیس بیس سیماں مدینہ منجھ ما شرف سے ہجرت کئے آئے ہیں کہ پھر اور تہا کو کی دو کاٹن ان کے بیٹوں کی ہیں۔ باوجود سخت الکار کے ہرے لئے پرنکلف جہاں نوازی پراصر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم سز لیت ابن شریعت ہو الفایقہ گئے ہو۔ عار کا موجب ہے کہ بار بار سے کھا کھاؤ۔

[مدینہ منورہ - ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ ہجری = ۲۷ نومبر ۱۹۰۴ء]

روضہ بقیع کی زیارتی  
دعوات عمارت

آج بعد زیارت روضہ منویٰ میں صبح کے بجائے زیادہ تر عرب اور فقہاء (کا کینا) کے اترک کا جمع تھا۔ یعنی شیعوں کی زیارت ہو رہی تھی۔ روضہ بقیع میں مکرگاہ اس منبرہ کی عمارت ایک بڑا نیمہ گنبد ہے جسکے دروازے پر لکھا ہے :-

”لی خمسة اطفی بھ کحل لوباء عالمی اطہر  
المصطفیٰ والمرئی وابتھا والفاطہ“

اندھ صرغ تبار کی وسعت اگر لمبی ادرہ گز چوڑی ہوگی ادا ایک چوبی فریح اندرونی ہے جسکے اندر قور مطہرہ پر قیمتی علفاٹ بڑے بڑے ہیں۔ باہر لوہے کی فریح جسکے اوپر کے حصے قیمتی کام ہے۔ اس قبر میں ایک جگہ بڑا حضرت امام علیہ السلام حضرت امام زین العابدین۔ حضرت امام محمد باقر۔ حضرت امام عفر صادق علیہم السلام مدفون ہیں۔ کٹھرے میں جادون طرف تنگ راستہ ہے یعنی شمالاً جنوباً ایک ایک اور غرباً مشرقاً چار پارگڑ۔ ہر امام کی قبر کے مخالف جگہ اندر زیارت مکتوب ہے۔

آدل یہ عمارت لغبر گنبد و چھت اور فریح کے تھی اس کی اندرونی چوبی فریح سلطان سلیم نے بنائی جو سلطان عثمانیہ میں فاتح مصر گذرا ہے اور جسے عباسی خلفاء کے مصری حیا دہ نشین سے خلافت (کچھ مواضدہ دیکر) آنے نام منتقل کرا لی تھی۔ یہی سلطان لکھنؤ کے محلے کو آباد کیا تھا۔ اس کے بعد عمارت کو نو بیس حکم ہوئے محمد علی پاشا (یا اور فدیو) والی مسرنے بنایا۔ حکم سلطان محمود صلیح جبکہ حجاز پر اوسنے ۷ برس زبردست حکومت کے بعد دہلیوں

ہسان بھی لوگوں میں جلال سے زیادہ اتالیکی صاف عبادت معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً ریل کی اسٹیشن کا احاطہ کے ماہرستان  
لیجائے کے لئے ۸ مزدوری مانگتے ہیں۔ اور طریقہ یا معیار نے ریل سے اس مکان تک کے مزدور کو ایک ایک روپیہ  
دلوایا۔ اسی طرح حمام داؤن نے ننگینا سٹارک کر دیا۔ انگریز مسلمانوں اور جاہلوں سے ہمدردی اس وضع کی ہے  
کہ ان کو فارغ السال کی کہ یہاں سے رخصت کیا جاوے۔

**اسٹیشن بریڈمنٹورہ** مدینہ منورہ کے اسٹیشن کی عمارت سگیں اور اچھی مگر مختصر ہے۔ اسٹیشن کے احاطہ میں ایک طرف چند  
دکانیں کپڑے کے خیموں میں اور ایک طرف بس اڑھن کی ہیں۔ ۵-۶ عمارتیں ہیں اور جسے طور کل ہمالک عرب و  
ایران میں سب کے سامنے چارویغہ پینے والوں کے لئے بیچ پڑے ہیں باہر اسٹیشن سے تھوڑے فاصلے پر ایک بختہ سپین  
ادریبی عمارت ایٹکر کے رہنے کے لئے ہے جو نئی معلوم ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سلطنت تترکی  
اپنی حکومت کے ناکہ کے سفارشات کو قائل تو ہے مگر اسے تسلیم کر رہی ہے۔ کیونکہ وہ بیحد ہندو کا کابراؤن اور ماتحتی نہ ہونا  
تعمیر سلطنت و خلافت کے لئے ضرور ہے۔ قریب ہی ایک دوسری مشابہہ عمارت محکمہ طیر و دفن مہر کے خرچ کے لئے لڑان  
مہر کے رہنے کے لئے بنی ہوئی باقی عمارتیں سامنے سے عموماً نام ہیں۔ مٹی کا ہاؤس کھتی ہیں۔

سرون شہر میں مالکات۔ تکراریوں۔ میوٹن۔ شکر و مینا کو۔ شند فون کی دوکاناں کثرت میں اور اندرون شہر  
بھاس روتی اور بڑا بازار ناہ مادہ حرم یعنی مسجد دروضہ رسالتا بچ چلا جاتا ہے۔

پنجاب الزمیرہ کا کھن بریڈمنٹورہ کا ایک بندہ وستانی ہوا اور متعدد ہندوستانی بساطی روتی بیچنے والے اور دیگر کاموں  
میں یہاں یا اپنے گھنے تو دار تمام قوموں کے جمع ہیں اور ہندوستانی راہچور کہ ہیں۔ جو بزن مراد آبادی لدا اور قبرسرم میں  
بچتے ہیں ابھی کمری تالے ہیں۔

**آتشبازی** لائ کوئل مہری کی روانگی کی خوشی میں جو خیرہ گاہ اس کام کے لئے مقرر تھا اوس میں آتشبازی بھی  
نخل مہری کی روانگی جس کے سامنے ۳۰-۴۰ ہزار تراسائی احاطے سے باہر جمع تھے۔ اندر مہری سپاہی تھے اور تھنی کی  
ٹھیکان لدا آسمانی آتشبازی ساروں کی تھی۔ آتشبازی جہاں تک میں نے دیکھی ہمارے قصبہ کی مشبہ بہ لدا

تمامہ سجدہ سے محکم حضرت جمعہ پیار میں پہنچا۔ اس کے بعد اونھوں نے کہا نا کھلاہا۔ اور حاتم میں گیا۔ یہ سہ ماہ کا عام  
 ہجور و ڈاکو تھے۔ اول کچھ ملے یہ کیا کہ آپ کا گھر سے غسل کے بعد تقریباً نصف مجیدی لی۔ امام حضور رسالتا تصلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم پر گیا اور سید نبوی میں زہارت سے مشرف ہوا۔ روضہ کی مفصل کیفیت با بعد خود روزہ مبارک میں لکھوں گا  
 وہاں متصل روضہ رسالتا حضرت سیدہ کی زیارت بھی ہے جسکو سب لوگ بجا لاتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوسعید  
 میں زیارت کو آیا۔ روضہ کے دروازے پر سختی حد اہل عرب نے عارضہ طلب کیا۔ میں نے کہا حشر ہے میں نہیں روں گا  
 میں ہندو سنان سوا باہوں۔ شیعوں سے مگر خصوصاً اہل عم سے بہر لوگ کس لینے ہیں جبکہ وہ اس مبارک قبر کی  
 زیارت کو آتے ہیں۔ میں بغیر لٹے اسے گاڑنے کے کہنے سے ڈھل ہوا۔ اور زیارت حضرت فاطمہ زہرا۔ حضرت امام حسن  
 حضرت امام زین العابدین۔ حضرت امام محمد باقر حضرت امام جعفر صادق ٹیرھی۔

**حالت روضہ قلعین** : روضہ سدا کلبقہ ایک سادہ گنہ ہے جس پر سب ائمہ حضرت سیدہ کی زیارتیں جدا جدا لکھی ہیں۔  
 عمارت زیادہ عالیشان نہیں ہے اور بیڑہ کچھ کھرا سوس ہوتا ہے کہ اہل عرب حجاز نے اب تک جیسا چاہتے تھے قدر ائمہ  
 شان عشر اور حضرت سیدہ کی نہیں کی۔ اور اون کی فرہ اون کی شان کے موافق عمارت نہیں کھینیں۔ اگرچہ  
 سری رائے میں شان ہجرت و کوئی اعزاز (عیاذ باللہ) نہیں ٹیرھتا۔ مگر حتملا کے لئے یہ بات ضرور ہے اور اظہار  
 عقیدت کے واسطے بھی۔ اور سہ جز یہ بعض زیارت اہل عم سے مانگنا اور بھی قابل نفرت حرکت ہے۔ تاہم گنبد میں کچھ  
 ہزار روپیہ کی لاگت سرگم کا سین ہے۔ اور اور کام بھی نقاشی کا ہے۔ صحت خیر کا ہر زلفیت کا کیرا ہے۔ اور  
 حضرت فاطمہ زہرا کی قبر کے برابر دیوار برنھایت قیمتی مٹلا کام کی چار چوبہزار ماہو ہے میں تیار ہوئی ہے گی کسی نے  
 آویزان کی ہے۔

**حالت شہر مہرا** : اسٹیٹس سے شہر تک زار و بھار ہا روق ہے۔ اگر وپاہ میں ٹرک کے تریبے، اداؤں میں گرداڑی ہے  
 آجکل زار کی کشتی کی وجہ سے باران میں چلنے کو جگہ بیکل ملتی ہے۔ تب بھی لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت زوار کو

گوبان چٹانوں سے ابکالینشان شہر آباد ہے۔ اول ۲-۳ خانہ لین ہی ہیں جن کے اندر زمین کی چسپان دروازے اور کھڑکیاں کٹی ہوئی ہیں اور قبض جو ذل سے قریب تھیں اون کی معلوم ہوتا ہے کہ حسن طرح خوب صورت کام لکڑی کی چوکھٹ پر کیا جاتا ہے ان پر کام کیا گیا ہے۔ یہ دروازے اندر جگہ کے ہیں مگر اندر نہ روشنی ہے نہ ہوا۔ کیونکہ اوپر پہاڑ ہے اگر یہ کہہ سکیں کہ حضرت صالح کی قوم کے مکانات مع زمین کے اولیٰ دہلے گئے تو قطعی ہری عاصی سے انکار کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور یہی وجہ یہی طاقی ہے۔

آگے شرح پھر بہت نرم ہیں اور ان کا کنگر بھی بل کے لئے بنایا گیا ہے اور ایک طرف بل کی شکر کے انبار کئی میل تک ہے۔ سنگس تھیل لال قلندہ دلی کی دلوں کے نظر آتے ہیں۔ پھر نرم اور خوش سہا اور عمارت کے لئے بہت موزوں ہیں اور یہاں گویا جیفت ہے۔ اسی کا پتھر پہاڑ کے پتھوں سے جمع ہے جو بل سُرخی کے ہے۔

مائن صالح سے سات آٹھ میل کے قریب ایک سرسبز باغ خرا کا بھی نظر آیا جہاں کھیت بھی ہیں اور درختوں اور کھیتوں کے گرد خام دیوار ہے۔ تین بل تک نخلستان چلا ہے اور کے بعد اسٹیشن آل عملا آتا ہے اس پر ٹھیکہ نیوٹو ہے پھر آدھا آدھ آنکھوں نے فروخت کئے اور پھر باغی ٹھیکہ مندوستان کے کھاؤ دیئے۔ گویا چونے سب مال خریدیا۔

زمین درجہ اول تو پچاس گز کہیں زیادہ فاصلے پر چھوٹے کیکر کے درخت بھی نظر آتے ہیں۔ حالانکہ پانی نہیں ہے۔ اگر ذیلی آن دیں میں تو ہتیا ہو یا کتوں کھو کر نکل سکے تو کچھ شکر نہیں کہ بہت اعلیٰ درجے کی زراعت یہاں ہو سکتی ہے۔ چونکہ درخت نہیں ہیں اس لئے ضرور بارش بھی یہاں بہت ہی کم ہوتی ہوگی۔

{ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۶ نومبر ۱۹۱۱ء }

عبد مودودہ۔ ریر قبہ حضرت سیدۃ النساء خاتونہ زہرا  
 میں صبح اس مبارک شہر میں پہنچا۔ اور اسٹیشن ہر سے دریافت کرتا تھا  
 حضرت علی بن الحسن و محمد بن علی و جعفر بن محمد علیہم السلام  
 سید عمران صیوہ کے مکان پہنچا۔ ان کے بیٹے سید حسن نے

ہے ہیں۔ سزا کو سے لوگوں اور مہالوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ بھروسے کہا جو لوگ سزا پہنچے ہیں وہ مسلمان نہیں کہتا  
ہیں۔ صفا آؤن سزا نے کہا ہے ”مدینہ بیت بن ذلت لالی“ و ”کھو و لالی“ ہوا ہے

یہ لوگ اپنے اسلام میں بہت نچڑ اور جو سبیلہ معاذم ہوتے ہیں اور اسلامی فرقوں کے اختلافات سے واقف نہیں  
مگر نماز باقی کھول کر مالکی طریقے سے پڑھتے ہیں اور نماز میں اگر اصرار دھردھ دیکھنے کے بھی عادی ہیں۔ یہ عادی  
ہیں۔ نہ نام کے مذہب مولان بن بھی نہ کھی کال سہر کی طرح نگاہ سجدہ کی طرف باقاعدہ نہیں رکھتے۔ بلکہ  
ہندوستان سے باہر کل مذاہب میں یہ عجیب عادت دیکھی۔

{ ۳۱۳ ہجری ۱۹۱۶ء = ۵ رولہ ۱۹۱۶ء }

اسٹیشن، انصاری

بہان راستے کے ایک کچے سے اس صبح نے بچے تک تل کھڑی ہے۔ یاہلی کی فراہم ہے۔ دوسرو  
ڈھائی سو آدمی ریل کے نیچے ٹھہرے کہا اکانے دلہنہ ٹھہرنے اور باتوں میں مشغول ہیں۔ رولہ  
وغیر کی دوکان میں بھی بہن قیمت و حق سزا ڈیڑھی سوای ہے جو غمناک ہے۔

مناہن صالغ

مناہن صالغ کی دوپہر یہ سہرتالی حالی ہے کہ اس مقام پر حضرت <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> نے قیام کیا اور سات اکا مشائخ  
اور کے دو کے وہ سمان ہرے اس لوگوں نے اس کی خاطر کی اور اون کا ماتہ (جو آگہی محرمہ تھا) قتل کر دیا  
سنان کی عورتیں اور لڑکے فوج و انزل کی آنکھیں پکار پھینک گئے کی غرض سے اکثر بل پرتے ہیں۔ اون کی  
حال یہ غمناک ہے۔ کڑے کڑے پوئے ہیں۔ لیکن قریب دیکھنے سے مثل عربوں کے آنکھیں ناک باقاعدہ اور چہرے  
سے دکھانے یاہلی حالی ہے مگر غمناک ہے۔ دینا تر سبب یافتہ ہیں اور سہای ان کو پوچھا و بتلا ہے۔ ایک ک  
اسٹیشن جو ہمارے ساتھ ہے کہتا ہے کہ ذرا غفلت دیکھیں نو سو چہرے یاہلی چکر لیا ہیں۔

خطاؤں و مسکراؤں

آج کے بگڑا جا سکی وہ سے نصف ان ٹھہرک بہان لال کا ٹھہر مقرر ہا ہے۔ ان صالغ کے اسٹیشن کو کوئی  
ہے۔ اول مٹی لائے رنگ اور باجو شریعہ کے پھردن کی خٹاؤں قریب قریب ہیں جن کے بیچ میں راستہ ہے

جھگڑا ہوا۔ آجکے اپنی اپنی کاروائیوں میں سب بول رہے گئے۔

**رضوت** ایمان محکمہ میں تانا چاہتے تھے کہ برصغیر میں مسلمانوں کے ہونے سے ہمارے ساتھ جو لوگ مسلمانوں کے ہونے سے  
 ہیں کہ ان کو اس روز تکہ حال کرنے کے لئے ایک ایک طرف عثمانی دہلی لہری بلکہ تیرہ آدمیوں کو جگہ ملی۔

**حالت جواز** مہینے سے یعنی تہذیب سے ہم حجاز کے ملک میں ہیں۔ بہاریاں۔ خشک ملک مفسل اور شاہ کے مقابل  
 کوہ ۱۷ جواز۔  
 - تو بالکل بے رونق دے آئیے۔ ایک نئے طرح کے بعد یعنی تہذیب سے ۲-۳ گھنٹے ہلکری۔

حسن میں بالکل تاریکی تھی۔

**مالی ہجرت** پالی پور سے اہل تفرقہ اور دیگر لوگوں میں لڑائی ہوئی۔ اور جس حالت میں لوگوں نے پانی کا نل دیکھا  
 اپنی مسکن میں بہرہ برداری اور ہالی تقسیم نہ کیا۔ ان کے والے ان کے کاموں میں پالی اور مٹھانہ نہایت مری طبع نہیں ہو گیا۔  
 تین چالیس آدمی بھاگے اور اپنے گھر سے نکل کر کچھ لوٹے اور کوزے پالی سے بھرے۔ ان لوگوں کی حماقت یا بیوقوفی  
 کا ہمارے ہندوستان کے مسلمانوں کو کھانا حاصل ہو پالی کی سبیل میں کھتے ہیں اور پالیوں کو پالی ہالے میں  
 تو سہ کہنے کو ہی مہارت ہے "صدیق ہندوستان"۔

**سیسی گال کے مسلمان** سیسی گال علاقہ فرانس مغربی افریقہ کے آدیوں میں ایک نوجوان شخص اس قریب ہے  
 اور شاعت اسلام جو علاوہ فرانسیسی و عربی کے انگریزی بھی غامبی طرح پونتا ہے اور تجارتی ہے۔ اسے  
 کہا کہ سیسی گال میں چار پانچ مسلمان اور چھٹا حصہ کنتھو رکھ کر روٹنڈنٹ میں گورنمنٹ کمپن میں ملک  
 تین انتظام سہ آتھا ہے۔ ہر شہر میں ایک گورنر ہے اور ایک ہزار فریج رہتی ہے اور افسر پورہ ہیں  
 فریج اکثر افریقی ہے۔ ہر ایڈمن میں بروٹنڈنٹ نے بادہ ہن۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں کوئی جھگڑا نہیں ہے  
 ہر ملک ایک ٹریڈ جیڈنڈنٹ کے لئے ہے اور باقی چھوٹی چھوٹی مسیڈن میں صرف ایک ہندوستانی کلارک  
 وہاں ہے جو فرانسسی پھانتا ہے۔ پہلے ہر لوگ سبطان و بیٹوں اور بیٹوں کی پرستش کرتے تھے۔ اب اکثر  
 مسلمان اور بعض عسائی ہو گئے ہیں۔ مسلمان شہر اب نہیں بیٹے اور نہ تھا کہ پتے ہن۔ جو میوے اس کو

قرطبہ کا گورنر اور اس کی عمارت

آج کا دن سخت بچاؤ میں رہا۔ ریل کو کئی جگہ سے گئے۔ کل ٹرول کو اتروا اور صرف

ایک گز نہ پہنچا کر ٹرول کو دھونی دی گئی۔ ایک مندر میں بیٹھے تھے۔ غلوون کی بہ عادت بدہشے کہ ہر کام میں کپڑے اڈارتے وقت پہلے وقت ریل سے اترنے وقت پہلے وقت یا اللہ یا اللہ "جگہ سے رہتے ہیں سخت ہلکی کرکٹ ہیں اور عمارتی ان کی سرحد پر رہتے ہاں سے معاشرہ رکھتے ہیں وہ بھی سی عادت رکھے ہیں۔ ملازمان کی کارگدازی میں ہے کہ بار بار پڑاتے ہیں "ما اللہ یا اللہ یا اللہ"۔ گویا دل کی زندگی و موت عاری جلد تعمیل پر تھوڑے اصلاح کا ہجو قدرتی طور پر تہا ہے۔ ہفت روزہ (تقریباً) ہفت روزہ کی اصلاح کے لئے نرس قرطبہ کی گئی۔

ذات کو ختم میں سخت سردی معلوم ہوئی۔ ایک ہی عمارت سے کلام کرنا میں نے لکھ کر اس کا استعفا دینے کی وجہ سے قرطبہ سے تعلق کر دیا تھا۔

شوک - ۱۲ اولیٰ قعدہ ۱۳۸۷ھ بمطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء

یہ شوک تاریخ اسلام کا تہذیب و عرفان سے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے کہ حضرت علی نقی کو بھیجا تھا۔ مارٹس کے مسلمان، ایسی کس سترہ آدمی اس وقت حج کے لئے تھے جن اور کس کو سفر حج کر چکے ہیں۔ ان کے میان سے

معلوم ہو رہا ہے کہ جزیرہ الشیش کا قبضہ ذی الحجہ میں ہی ہو گیا ہے اور اس میں جاہلیں اور مسلمان ہیں جو لہذا سب سے بڑا ہندوستان سے آئے تھے۔ اولاد بڑھ گئی ہے۔ حالہ سے اس کی اصلاح جاری ہے اور اس کے میں بہت عمدہ بچے ہیں مولود اور قصا کے بچے ہیں اور صوفی مشرب مسلمان معلوم ہوئے ہیں۔ کہنے میں کہ یہ خود مارٹس میں کوئی دولاک ہیں اور بگڑی ہوئی آزد بولنے ہیں مسلمان ہر جگہ چکے پائے ہیں۔ سیدہ سیدہ اور ۵-۶ ملا بھی ہاں ہیں۔ ایک بوجوان مولوی مولود خاں ملی سے سال گزشتہ رہا تھا اور اس سال ۱۵ ہزار روپیہ مان کر لانا۔ ان میں سے ایک شخص سی حاجی مائو محبت سے سوره رٹس سے سونے کی پونجی بھیجے تھے۔

قرطبہ کا ایک شہر کی ڈاکٹر ایک سفوفال دمی ہے اور فریسی و برلین میں ہے اور اس دن وہاں سے آئے ہیں۔ ہاں ہندوستانی گال کے آدمیوں کو اپنی سلسلہ کا کافی میں داخل ہوئے ہیں اور ان کی دی تاکہ سارا وغیرہ اور اس کے

ایک سرونگیوں کے آڈیوں سے ایک میں ہر دو گنا۔ ایک سفر تھکنے میں سے نگرے برسوں وقت تو کھینچ لیا۔ ہانوں سے کھینچنے کو جگہ نہ رہی۔ خبر جس طرح ہو اور امت۔ بس کی لیکن سہن جو سفیری ایک نرکے سے صحیح ہی سنا ہی نئی کہ کل مقام تو کھینچنے ۲۴ گھنٹے کا فرق لٹینہ ہے یعنی سب ماب سمونڈرون میں لپی پو اور لاؤ۔ اور وہاں ٹہرے رہو کل دن سے نکلے۔ اور حدانخواستہ کوئی موسا واقع ہوگئی (کہنے میں کہ ایک ٹڈی جی آدمی سخت بہا ہے) تو وہ دن کا مزید فرق لٹینہ گنا ہمارے رگولی سانچے میں نرکے پہنچا ہے کہ کھنڈر بان بند رکھ کر سب گنا رہتے ہیں اور پوچھتے ہیں عمری سرونگیوں نہیں آتے جیسے۔ اور علم اس قدر وسیع ہے کہ مار بار ایک عربی کتاب تاریخ اسلام جو چین نے سرونگیوں سے آؤس کی بابت پوچھتے ہیں کہ آیا یہ پوسٹ زلیخا ہے؟۔ مگر اوصاف یہ ہے کہ باوجود کئی آفت کے وہاں فادار من اور کھلے ملے شریک بنے ہمارا رکرنے ہیں۔ اگرچہ میں بھی اون کو انگور وغیرہ دیا ہوا ہوں۔ مسلمانوں میں پونہ سفر کھانا کھلانے ہمارا کرنا میں نے سب سے پہلے میں کیا۔

## حجاز

توکت الارذ بقدرہ ۱۳۲۵ھ = سہر زویر ۱۹۱۱ء عسری

۱۰۔ پچھلے صبح کو ہم توکت میں پہنچے سینا سیرا ڈیٹا لگی ہیں اور مال کا ڈببان سابق مسافروں کے واسطے کھڑی ہیں ہماری گاڑی کا ڈی گھنٹے سفر کا رونا سفر کھڑی ہے اور محسبات سے کہ قسمی ہو اسی طریق کی کسی دوسری گاڑی جس کے صبح ۳ مہینے ہو گئے۔ عجب کلفت رہی۔ معلوم نہیں ہم کو ۵ دن سمان رکھتے ہیں ماوی گاڑی والوں کو۔ اور نگرہ ۵ دن رکھا تو ہم سوہ سوہ آڈیوں کا کھانا علاوہ تھولی ۵ سوہ آڈیوں اور سے آڈیوں کے گمان گھسا ہوگا۔ آؤفت تک ہوتا کرنا ہوگا۔ بہر حال خدا مالک ہے۔ اول طبیعت گھبرانی تھی۔ گلا رٹاضی لفظا ہوں۔ جہاں کل مدبہ منورہ تھا والوں کے لئے سفر سو فی فرق لٹینہ پانگا۔ اور عمدتہ دالان فرق لٹینہ پھر رہے ہیں کوئی مسافر گھنٹے ۲۴ گھنٹے کا فرق لٹینہ ہوگا۔ کوئی کہتا ہے ۵ دن کا۔ جس کے معنی ہیں کہ ڈھائی ہزار روپیہ یعنی ۵ روپیہ فی لیر اس میں والوں سے مدد کرنا ہوگا۔



کاوی بن برود طرف سے اس میں بھی ایک دو آدمی ہیں۔ چونکہ دس گانہ زبان میں ہیں اس لئے یہ سوسو مسافر آج کم و بیش آئے ہیں، اس طرح کل بھی آئے ہوں گے۔ کوئی نانا آدمی ساتھ میں ٹہرے گئے۔

نے آلی کی شکایت **ہر شہنشاہ** ہر شہنشاہ کے فریب فریب سے لڑ لڑتے ہیں مگر مافیہ سہا ہی پالی نہیں دینے کہ ہر پانی سپاہیوں کے لئے ہے۔ مسافر صاف کہہ دینا کہ ہن کہ کو توں میں رحم نہیں ہے۔ دراصل نانا جج میں پانی کا ذخیرہ کافی ہونا چاہئے تاکہ سیکڑوں آدمیوں کو تکلیف نہ ہو اور سپاہی اپنا پانی دیدن تو عرض کیا پھر ایک گاڑی پانی کی مکاشفہ سے بھر کر ساتھ لائی جا چکی ہے۔ مگر اظہار سہا ہا ان نظام کسان!

حیرت انگیز کا نام **تاہم انصاف** یہ کہ محارم کو سے ایک حیرت انگیز کارنامہ محنت و استقلال کا ہے۔ جہاں ہر محارم ملکہ زیادہ دور تک ہانی نہ ہو مانا ایل بنانا اور برابر سپاہیوں کے ذریعہ سے اس کی حفاظت کرنا مشکل کام ہے۔ عرت پاشا اور سلطان عبدالمحمد خان کے جہاں دیگر شہنشاہوں کے جہاں اس کارنامہ کو نہ بھولنا جاتا ہے۔

حالت میں و **معدنی کیفیت** اس طرح ہی ہے کہ جب کبھی کھڑکی سے دیکھا جاوے۔ تو سہلے اندر ایک نصف دائرہ معلوم ہوتا ہے یعنی تفریباً ہر جگہ کھالی ہوئی حالتی ہے آج عصر کے وقت ایک شہنشاہ نے غروب آفتاب کے بل

پانی مسافروں کو کافی ملا۔ ارض پٹھے ہوئے سب راہ رنگ کے چمبے علوان کے نواڑے۔ میر تقی میر ۶ میل تک نماز میں ہر سب سے پھر پانچ سو تین کا عرض کئی میل تک تھا اور وہ دھوپ میں گتی تھیں۔ گماں عا ہے کہ اس پہاڑ میں اب سے خواہ کوئی کی کان ہے جن کو باہر ان علم طبقات الاضسانی معلوم کر سکیں گے۔ ہوا قدرتی طور پر گرم و خشک ہے اور کوئی چرند یا پرہ گھنٹوں تک نظر نہیں آتا۔

**سمن** مغرب کے وقت مشہور مقام سمن پر ایل پہنچی۔ گویا ملک شام ختم ہو گیا۔ یہاں روشنی بھی سٹپس براچی تھی اور دوکان ناگوانت و مسگار وغیرہ بھی تھے اور بچے بھی بنے ہوئے تھے۔ مگر جاکھوں کے دوکان یا مسقدر و بچوں کی کفر باری میں مشکل ٹری۔

رات کو ہر ایوں کی بد تمیزی کی وجہ سے سخت تکلیف ہوئی ایک طرف سے کمال کے عیشی زمین میں سو گئے

سے سا لوگ مثل اہل ہنسی اُردو بولتے ہیں بلکہ زبان اُن سے بہتر اور صاف ہے۔ ایک شخص کا ہاتھ جو سے شکر کا کام کرنے کے لئے فرس و رون کی حشمت میں دمان گیا تھا۔ کراست علی نام تھا۔ وہاں اوس کو ٹروت ہیل کی اور تادی کی دمان بھی اہل ہندوستان کرتے ہیں۔ اور ہنسی کرانچی شمالی ہند سے تیار کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ انرا آدہ اہل فرانس کے بھی دمان ہیں۔ ملکی نظام کی تعریف کرتے ہیں۔ گریٹیکس بکڑ سے، مثلاً گتے پرہم راہوار گھوڑے پر عمر ماہوار اسکے شاک کی نچے۔ وان کے باقی آدمی رگوں کے سپنہ بوڑھے اور عاہل اور عاہل تجارت میں ہیں۔ اُردو بولتے ہیں۔

{ چہا شنبہ ۴ نومبر ۱۹۱۷ء - ۱۰ ازلیقہ ۱۳۲۹ھ }

آسٹریل گاڑی میں نہ لوپانی ہے، نہ بیت الخلاء لیکن غنیمت ہے کہ ریل سہل ٹھیکتی ہوئی جاتی ہے۔ سو ماہل بہار سمان کی مال گاڑیوں کے مہنتی ہے بعض جگہ بڑے ٹریٹس بھی آتے ہیں۔ اہلی ملک علاقہ ملک تام کا ہے۔ پہاڑ غیر آباد ہیں۔ گریج میں زراعت کے انا نظر آتے ہیں۔ مٹی مثل ملک کوہ کے نہایت رنجز سیاہ و سوج رنگ کی ہے۔ تین تہ فریسی غالی ریل مالن کو کچھ دیکر بلاکٹ کے بیچ گئے تھے کیونکہ ٹکٹ کل تقسیم نہیں ہوئے تھے۔ مگر ان سے ٹکٹ دیکھ کے دقت لگنے آئیں پر کیا یہ لیا گیا۔ ملک روس اور شام اور حجاز کل ملون من بہرہ عین دیکھی گیا کہ جیکے اس ملک نہ نہیں گاڑی ہیں اور کو ٹکٹ یہ دیتے ہیں اور دام مقررہ لگتے ہیں۔

حالت ڈراہ [آج صبح سے ۸ گھنٹے ہو کر میں چار چھوٹے چھوٹے ایشین آئے مرز سے ایشین بریانی تھا۔ ماتی پانی کہ ہے فوج کے لئے ہے۔ دس میں سپاہی ہر مقام پر غالباً بغرض حفاظت آج ہر جگہ ریل ہر نظر آتے ہیں۔ تمام ملک غیر آباد تھا۔

آسٹریل کی ہر گاڑی میں ایک راجہ زندہ ہے اور ہر رانا نہ درجے سے مہاراجا ناندہ بیت الخلاء بھی ہے جسکو ہر لوگ نہایت کھیم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک ہندی الال بوڑھی عورت جو ماہر شس سوتائی ہے ہمارے مردانہ درجے میں آٹھی۔ ہر گاڑی میں ۱۰ درجے ہیں اور ہر درجے میں ۶ مسافر ہیں۔ چڑھنے کی جو جگہ ہے ایک سے آدہ سا

# روزِ ماجھ پرسیا خواجہ علامہ اشفاقین

## { حقیقہ مسلم }

### بیرون دمشق سے ممبئی تک

{ جس میں مدینہ منورہ اور قاہرہ کے حالات بھی شامل ہیں }

### حجاز ریلوے - وقف بعد عصر

مصر کی تاریخ حبشی

علا کا شکر ہے کہ جگہ مل گئی۔ سہرے درجے میں منقطع مدبر کا ایک مددگار بھی شخص ہے جو یکسے علوم و فنون کا اور حکم شہزی افترق یعنی سینٹی گال کے ہیں۔ ہمارے دیکھنے میں ایک ترک اور حبشیوں بن سخت جوگن نزلے اور تقریباً دولت سناٹے سے ہو رہی ہے۔ میسرورجے والے صلح سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ گوکہ بن نے اول سے کہا اٹھا المیہ متولیک الحوی۔ والمسلم کل واحد لا یلزہر للمسلم ان یوزی مسلماً۔ حبشی سب عربی دوتے ہیں اور تمام عربوں نماز میں بعض کے پاس ہیں۔ سہ لوگ مالکی ہیں کہ ہاتھ کھول کر سب نماز پڑھتے ہیں۔ شے کرنے اور سیاہ مانت کی ایک قسم کا چٹا اور پینٹے ہیں۔ بلند قامت ہیں اور نہت خشنوع و جلیطوع غمراہی ہیں چہ عجز کی تعریف میں پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ نہایت طویل سفر کے آئے ہیں اور سب عربی دوتے ہیں اور فرانسسی بھی کچھ جاتے ہیں۔ کہے ہیں کہ ان کے ٹیک میں صرف کیتھولک اور مسلمان ہیں۔ صحت پرست ان میں ہیں۔

اہل مدیشیس

سارے کورجے میں جین لوگ جزیرہ ماریس سے جھکو فرانسسی میں ماریس کہتے ہیں) آئے ہیں۔ یہ ایک جبرہ متولی افترقہ و سڈیکا سکر درمیانی سمندریں ہے جو انگریزوں نے فرانسسیوں سے جین لیا تھا۔ یہ

نتیجہ تھا جو سب سے متورہ چلنے والے تھے اور کل میں کھیلے ہوئے تھے۔ عثمانی، ایرانی، بخاری، شاہی، لہندہ  
 سٹنگا سکری و جینی بھی تھے۔ معلوم ہوا کہ آج کل تک نہیں رہا۔ وہ وہ ہوا جو ان کے لئے حکم ہے۔ ایک تہہ پہلو  
 ماہر اس؛ دیکھ جیاتی ہمدی علماء دی کے مکمل رہا۔ لایہ گامی بھی آج کل بہت ستر ہے اور اسپٹاٹن  
 دکن سے پہلے پر ہے۔ ساقی ہمدی کے ماموں بیجان ریل پر ملازم ہیں ماوں کو ہم اشرفیاں دین گز کے  
 لئے کلکٹ سپرڈ لٹن۔ اس دعا کے اجبارا معاملہ ہے۔

[ ۹ ذی قعدہ ۱۳۲۹ ہجری = یکم نومبر ۱۹۱۰ء - ستمبر ]

آج صبح کو مسد احمد زوی بہر صاحب سید کا غم زبیدی فوت ہوئے۔ مسد احمد زوی نے غمناک حالت میں حمار کے  
 مہمان تھے۔ وہ کبھی حج کو جاتے ہیں۔ اونٹنوں نے کچھ عرصے لہو پہانا۔ مالو جسے ماون کو معلوم ہوا کہ ایران کے  
 خود غرض اور اسلام سے لاپالی بن سے بن بھی کارہ ہوں تو مسد تبا کے دیکھوں نے استقبال کیا  
 مگر کہا کہ ہمارے لئے بھگت میں موجب حمت آپ نے ایک کام کیا جیسی ایک عمر بنی القون کو دیدی۔ میں نے کہا  
 کہ وہ عمر میں نے نہیں دیکھی۔ شاید وہ بدل ہو گیا ہو۔ واقعی امر سے روزیہ سے لگتی تھی۔ مگر یہ  
 نہیں صحیح چھاپی گئی یا نہیں؟ بہر حال ایران کے حالات کو دیکھ کر میری ہڈی سے کڑا دی و مسرت و طبیعت  
 بہت آہستہ آہستہ اس ملک کو ملتی چلی تھی۔

حج ایزاریت پندرہ روزہ [ آج کل سے بھی پہلے ارباب لیکر اسٹیشن پر آگیا۔ اول کسی نے کہا کہ لوگوں کے پاس ایک ہزار  
 ایک ٹکٹ جو تو پیش آج تک نہیں ملے گا۔ محکمہ ہسٹ پیری ہوئی۔ اب وہ ماون شاہی ہمدی نے کہا کہ شاید درجہ اول کا  
 ٹکٹ جس کی قیمت تقریباً سو سو روپیہ ہے مل جاوے۔ میں نے کہا کہ تو اس قدر پیسے کے لئے کہہ کر چلنا  
 مشکل تھا اور پیر سے لے کر چھٹی صبح سے اور زیارت رات تا صبح حضرت سیدہ وائزہ بھی۔ میں نے انار سے اتار کر  
 خرچ دی اور کہا کہ ٹکٹ ملے۔ اگر خرچ ہزار یا نوچ مسکب ملتوی کروں گا۔ مگر اب معلوم ہوا کہ صرف دو سو  
 درجہ ہاکٹ نمایاں مل جاوے گا۔ اگر ٹکٹ نہ ملتا تو لازم ہے کہ آج مغرب کو مسرت جاؤں اور وہاں سولہ روزہ

۴۴ ادھر حصہ دوں۔ سب سے پہلے تیار تھا۔ اس قدر لکھنے کے لئے کھڑے ہو گیا۔ سب سے پہلے تیار تھا۔ اس قدر لکھنے کے لئے کھڑے ہو گیا۔

دفن کرنے والوں سے جبراً سیکڑوں روپیہ حاصل کرنا معروف ہے۔

**تلفظ اہل شام** اہل شام میں یہ خاں مات میں نے دیکھی کہ عمر (ث) کا لفظ مثل (ث) کے کرتے ہیں مثلاً کثیر کو کثیر۔ وارث کو وارث اور (ق) کی جگہ (ع) بولتے ہیں مثلاً عبدالقادر کو عبدالآدر۔ کتاب ادیم۔ اور بعض اکا تلفظ مستی و شیبہ دال کے نخرج کے قریب کرتے ہیں نہ کہ نک کے قریب۔

**بہاؤ شکر** یہود و نصاریٰ و مسلمان سب ایکساں ہیں یعنی بعضوں کا عربی۔ بعضوں کا انگریزی اور عورتوں کا لونا بہاؤ انگریزی ہے یعنی یورپین۔ اور بعض عیسائی عورتیں بھی جب باہر جاتی ہیں رقع اڈھکر جاتی ہیں مگر چہرہ کھلا رہتا ہے نہ رنگ گل اہل ملک کا گوارا سفری مال ہے۔ اور لہذا محمدی شکل و صورت میں یہود و نصاریٰ اور مسلمان میں کوئی صاف فرق نہیں اور سب خوبصورت ہیں۔ البتہ ٹانگن پیمان بھی اور اسلامبول میں بھی متحدہ آدمیت کی بگڑی ہوئی ہیں۔

**خرید و بیعت** آج میں "معاذہ" یعنی ایک عرب سیٹی کی دوکان بر گیا۔ جہاں عمدہ ایشیا و فروخت ہوتی اور ایک نے ہر ماٹن کے لئے کچھ تحفہ خرید کیے جو میان اور بیت المقدس کی کسٹ کے متعلق ہیں۔ ٹری ٹری دوکان میں مقامی صنعت کی موجود ہیں جن کا مال یورپ طائر یکہ جاتا ہے۔ ہمارے ہندو سماں برانسوں اکرا لیا انتظام بہت کم تھرون میں ہے۔

[ ۲۳ اگست ۱۹۲۲ء = ۱۳۴۱ھ = ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۹ء - یوم دو شنبہ ]

آج ساان عمداک وغیرہ سفر کے لئے گیا۔ جامع امویہ میں (جسکو عزیز الملک ابن مرکان نے تخریب کیا اور ولید بن عبدالملک نے قائم کیا تھا) ایک دفعہ اور گیا اور ایک شخص کنات ریح اسلام صنفہ صیارح مدہوں کن تادم سنی یہ لیا نام الے تاریخ اسلام خریدی اور صنفہ کو رہتا سٹی نظر آیا۔ اگر وہ سے آخر میں اخوت۔ حریت۔ عدالت۔ سوویت کو آج کل کے نیتس کے سابق اسلام کا مجرب ثابت کیا ہے۔ مگر حالات اور کے عدالت اور صداقت دونوں۔

قرن دو بجے سے پھر چار بجے کے اٹھین پر محمد علیا دی آفندی کے ساتھ آیا۔ سماں ٹیڑھ دو ہر آاد مسوں کا

ایک خوبصورت مسجد اور ایک قصبہ سب سے جدید ہے اور چاروں طرف عمارتیں موجود ہیں۔ یہاں جو مٹی بھی ہو جس میں مٹی عاری ہے اور طرح مسجد اس کی پینٹیں ہر ایک شخص کو کھولنے رہتا ہے جس میں مینے ڈالا جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہے اس کی شان عقیدہ رکھنے والی حضرت امام حسین سے کم نہیں ہے اور سجدہ عقیدہ میں قابلین کا فرشتہ ہے اور بہت سامان روٹی کا بھی ہے۔ یہاں کے گنبدوں پر عمارت متعلقہ سب کی چھت سب سے ہے۔ میں نے زیارت کی اور قرآن شریف پڑھا اور رہتا ہے پڑھا۔ ہری مسجد کی مین اندازہ ۵۵) دیگر ڈاکٹر موجود تھے۔

سائیکھنیا سے زینت لوگوں کو تعجب ہو گا کہ حضرت زینب کھان اور شہناز کھان ۶۔ اس کا قصہ سجدہ جنگی یاد ہے بہت ہے کہ بعد از امام زین العابدین اور اہلبیت کی واپسی کے دفتر کے نکالت کسی نے مزید کے یہاں شکایت کی کہ وہ سامان ٹھکانے سے کر رہی ہیں۔ سرد نے دوبارہ ایک ڈکٹیشن میں طلب کیا۔ حضرت زینب آئی پھوکی لے سائیکھنیا جانے پر اہل ربا اور اس مقام پر موجود مشن سے ۴۔ ۵ میل پر ہوئی تھی کہ بعد از حضرت زینب کو تھوڑا کر کسی چیز کی تلاش میں گئے۔ والد ایک سٹی نے کسی بات پر ناراض ہو کر اس مظلومہ مسقیمہ کو کہہ کر اسے رسول کے ایک بیٹا اور اس سے آپ تہیہ ہو گئے۔ اور میں دن کی گئیں۔ ہر حال اس کا انتقال ہی راستے میں ہوا۔ اور آئی کے روضہ مبارکہ لہرے جو م رہتا ہے اور لوگ فریخ کر کر رہے ہیں جس سے سب رخت طاری ہوتی ہے۔

کھنیا میں زینب کا یہ خیال ہے کہ حضرت صدیق اکبر زینب کی کا مزار مبارک یہاں نہیں ہے۔

مہربان کی نذر نہیں اس مسجد میں جس میں روضہ واقع ہے پڑھی اور ڈاکٹر گھنٹہ ٹھیکر رخصت ہوئے۔

روضہ کے گرد تبرکات بہت ہیں۔ زمین نے ایسی قبور رکھی ہیں یا دون کے اعزہ نے دفن کیا ہے۔ عمارت جدید ہے۔

مہربان کی نذر نہیں اس مسجد میں جس میں روضہ واقع ہے پڑھی اور ڈاکٹر گھنٹہ ٹھیکر رخصت ہوئے۔ زمین نے ایسی قبور رکھی ہیں یا دون کے اعزہ نے دفن کیا ہے۔ عمارت جدید ہے۔

(کوشن - یک شنبہ، ۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء)

ایرانی اور شمالی خطہ میں  
اور اوس کا فرق

ایران کا صوبہ ن زیادہ تر لفظی میں جم ہو جاتا ہے۔ لیکن شمالی یعنی اس سلطنت کے ترک  
عرب مثل ل یورہ کے سلطنت کے قیام کے واسطے فرج بھی کرنے ہیں۔ اور عربی و ترکی اخبارات میں ہر شہر کے چند دن  
کی فہرست شائع ہوتی ہے۔ بعض شہروں سے تیس ہزار روپیہ سے زیادہ انکے ہونے چکے ہیں۔ اور ہر روز ہر گزیر  
جنا ہے۔ برخلاف اس کے ایران میں جنگ بومی اور جنگ بھی ایسی جس بن بقول فرطین آزادی عزت و کمال  
سب پرکانت تھی۔ مگر باوجودیکہ میں نے طهران کے اخباروں میں مضامین لکھے کہ صرف ایک ایک ماہ کی تنخواہ  
نائب السلطنت سے دیکر ماتحت تک دیدین۔ مگر کسی نے نہ سنا۔ مرض نہایت سخت ہوا لہذا ہر ملک کی حالت دوسرے کے  
کے نام سے لیا تھا اوس کا رد ہلا دیا جس قوم میں اپنے خالات کے پھلانے کے لئے فرج کر رکھا، وہ نہیں وہ قوم سید  
ہی ترقی کر سکے۔ یہ لوگ اس فرض اور جنگ کو غنیمت سمجھے تھے اور حکمہ حرکت سے گھوڑے اور خواہین لئے پرستے ہوئے  
تھے۔ یہ حکمے کہ ایران میں افلاس زیادہ ہو گا اور ہمیں انھوں نے بھی کسی طرف کوئی مدد نہیں کی۔

۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء = ۲۹ رکتبر ۱۳۱۹ء یکشنبہ

حاجی بے ٹوڈیڑھا کر ایہ لوگ

میں نے اس سداک مقبرہ کی زیارت کو جانا ہوا۔ آج اتوار کی وجہ سے گاڑیاں بیس  
نے لے رکھی تھیں۔ حاجی ایران سے بیٹھا آئے ہیں اور ان کی وجہ سے کراہہ زیادہ ہو گیا۔ آخر ڈیڑھ بجے ہی (اللہ) یہ

گاڑی کی۔ مگر جسٹا لک گاڑی کو معلوم ہوا کہ میں حاجی ہوں تو کما دمجیدی کی کم لوں گا۔ میں نے کہا ما قتل اللہ

ابا تک۔ ماحوں نے تیرے باپ کو قتل نہیں کیا اور جانے سے صفا انکار کیا۔ جیسے گاڑی والے باشا اور لٹریا ہے

آپ کو سدا اور اس عسری بنا لے ہیں اور حضرت زینب کی قسم کھاتے تھے۔ بہر حال اس کا نون میں جو خوشی وہ سہ ہے

یہی چوڑی گاڑی والا یعنی ہو گیا۔ راستے میں ۱۰-۱۵ گاڑیاں ملین جو وہاں جا رہی تھیں۔ ان میں ہی اکثر غم تھے جوئی

سادت کے موافق ترکمانی اور بعض ترکی فیر پہننے تھے تاکہ اپنی قومیت سے نہ ہرکے چھپ سکیں۔ مگر بہر حال نہیں۔

فرہ ریزہ نے ہر قبیلہ حضرت زینب علیہا السلام حضرت زینب کا مقبرہ پہنچل میں واقع ہے اور اس کے متعلق

آسین تک نہیں کہ ہرشال کہ سلطنت محکم اپنے مقام پر ہے اور دوسرے علاقے کو منت کر کے باقی مقامات سے جو ضعیف ہے اور ان کو جدا کر کے فوجی سکری فوٹ درست کی جاوے کسی بڑے مدبر کا خیال ہے۔ اور اب تک پہلے ۳ سال بن گویا سپر عمل ہا ہے۔ لیکن طرابلس افریکے میں ہے بین انکون ارت عثمانیہ معاوضہ مالی لینے سے منع ہو کر ہے اور عرب خصوصاً اور عام مسلمان سخت ناراض ہیں اور سب سے زیادہ خود سلطان۔ بہر حال عجیب ایسی جو میان کی گلابی ہے ایک سلطنت کے لئے ضرور نہیں ہے۔ مگر اسلامی حکومت کے لئے ضرور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جو سلطنت عثمانیہ ان ملکوں کو آباد کرے اور ان کی رونق میں اعماقہ کرے۔

**جنگ کی خبریں**

کہتے ہیں کہ حنفی پاشا کی کارروائی باستانہ انجمن اتحاد و ترقی اس غرض سے تھی کہ دولت عثمانیہ بحور ہو کر ٹری پولی کو دروض کر دے اور بھینت عربیہ علیحدہ ہو جاوے۔ من نہیں کہ سب کہ ہر کمان کی درست ہے۔ تہاں جنگ کے متعلق عموماً مسلمانوں کے موافق خبریں عربی اخباروں میں چھپتی ہیں جس میں سے اٹلی کے نقصانات اور ملک اٹلی کی اندرونی شورش خلافت جنگ کے پائی حالی ہے۔ آسین تک نہیں کہ عرب دکن تک سماعت ظاہر کرے ہیں اور اہل مصر بھی ان کو مدد پہنچا رہے ہیں۔

**یہود دکنی ہوں اور قومی روال کا ہن**

جہاں سب سے زیادہ علم و عبادت ہے اسی کو وہ کے قریب سب سب راہ کیلئے پیمانہ بہت بڑا اور عمدہ پیمانہ ہے جس کے ساتھ قرأت غانہ اور انجمن ہے۔ یہودی قوم میں جہاں اور سخت محبت میں دہاں اسی قوم اور تریوت کا فایم رکھنا اور ایک دوسرے کی امداد کرنا عمدہ ہے۔ انیسویں صدی کے قانون عدل اول میں نہیں یعنی غیر یہودی کو لوٹنا۔ کھانا اور وسیع فلاحہ طرح ہو حال کرنا خاص سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی بہت لوگ (خواہ شیعہ ہوں یا سنی ہوں) غازی ہوں یا دہاں بیرون) اس طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ چونکہ بہتر لفظ معادن اور عدالت کے خلاف ہے چند روزہ ترقی کے بعد ریشانی۔ صنعت۔ خلاق سید چالی ہے ترقی کا راز اس آستین موجود ہے اعداؤا ہوا ذوق اللہ تقویٰ۔ کہ اصل خوف خدا مہارت میں منصفانہ رماؤ سے معلوم ہوتا ہے۔





دیگر میں جن سکینہ کے قصے راجہ ہین غلطی سے ان کو سکینہ بنت امین سمجھا جا رہا ہے۔ حضرت سکینہؓ یہی سہ ماہی  
 بن دفن ہو گئی تھیں۔ قرکا ہرانا نشان موجود ہے۔ سکینہ نام کی عیسائیت بہت سی تھیں۔

قریباً سب سے پہلے اس کے بعد ایک منام چوا پر سے بالکل گھد گیا ہے اور نثر کا نشان اس وقت اس دور سے کہ تعمیر جاری  
 ہے معلوم نہیں ہوا۔ مگر نکلین چار دیواری اور دکن اس کی بھی بن چکی ہے۔ مگر حضرت خاتون مہتری  
 کی زبان کی حالتی ہے۔ اس کی تعمیر بھی سب کچھ کراوات حاری ہے۔

قریباً سب سے پہلے اس کے بعد ایک منام چوا پر سے بالکل گھد گیا ہے اور نثر کا نشان اس وقت اس دور سے کہ تعمیر جاری  
 ہے معلوم نہیں ہوا۔ مگر نکلین چار دیواری اور دکن اس کی بھی بن چکی ہے۔ مگر حضرت خاتون مہتری  
 کی زبان کی حالتی ہے۔ اس کی تعمیر بھی سب کچھ کراوات حاری ہے۔

قریباً سب سے پہلے اس کے بعد ایک منام چوا پر سے بالکل گھد گیا ہے اور نثر کا نشان اس وقت اس دور سے کہ تعمیر جاری  
 ہے معلوم نہیں ہوا۔ مگر نکلین چار دیواری اور دکن اس کی بھی بن چکی ہے۔ مگر حضرت خاتون مہتری  
 کی زبان کی حالتی ہے۔ اس کی تعمیر بھی سب کچھ کراوات حاری ہے۔

اس کے بعد ایک منام چوا پر سے بالکل گھد گیا ہے اور نثر کا نشان اس وقت اس دور سے کہ تعمیر جاری  
 ہے معلوم نہیں ہوا۔ مگر نکلین چار دیواری اور دکن اس کی بھی بن چکی ہے۔ مگر حضرت خاتون مہتری  
 کی زبان کی حالتی ہے۔ اس کی تعمیر بھی سب کچھ کراوات حاری ہے۔

۴۷- ہگز کے حاصلے پر ایک کے مکان کے نیچے کچھ زمین لایو رکھتے ٹرک ٹری ہے اور ایک ذرا دم سے مرادہ انٹون اور وڈون کا ڈھنظر آبا۔ ہمارے سامنے حامی ممدی حلایہ نے کہا "ھذا نھو" میں نہ سمجھا۔ پھر معلوم ہوا کہ لین بربد کی قبر تھی۔ شخص ہر سو گز گزتا ہے لعنت کرنا اور ما بگڑھیدو اتنی لعنت اور حرارت کا اظہار کرنے کے لئے کھینک دیتا ہے۔ چنانچہ ٹرک میں کوئی ککر نظر نہیں آتی۔ اگر ککر بیٹے بھی تلاش کر کے پھینک دی۔

یہی شہر ہے جہاں ایس کا یہ ماہ۔ حلال تھا اذہاب اسی شہر میں اس کا امام اور قبر پر حالت میں ہے۔ ۱۱ (ع)

### باآل نی ہر کہ درافت ابراقتاد

**مقبرہ سلیمان** مقبرہ بین نہایت کثرت سے ہر قبر کے سر حالے سنگ رزرگے بچھے ہیں اور دن پھر سے باہر کی طرف لوگوں کے نام لکھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہاں قبروں کے بنانے اور کتبے لگانے کا خاص نوق ہے۔ لیکن اکثر قبریں خام بھی ہیں۔

**مقبرہ چارسدہ** حضرت بلی سیکندہ فر خود رسال تیدا لشہراء اسی قبرستان میں مدفون تائی جاتی ہیں ایک جگہ چار دن طرف سے گدی ہوئی تھی اور اس کے گرد ایک چار دیواری سنگین باقی تھی جو کہ سلطان مجاہد مجاہد اوقات بنا جا رہا ہے۔ انہ سرداب میں ہم داخل ہوئے کوئی شخص یہاں نہ تھا۔ قدیم دروازہ حجرہ اٹھا کر سر ر کھد گیا ہے اور اس دروازے پر آج سے ہو کر حرون ہیں لکھا ہے۔ "ھذا قبر الحج السیدۃ السکینہ بنت حسن بن شہید کربلا" یا بعد دوسری عبارت ہے۔

ہے زیارت کی اس قبر جو کہ مقابل دو ذم کے فاصلے سرد و حجرہ ماسر راہ ہے جس کا ایک کوزہ آرائی حروف میں مکتوب ہے۔ "ھذا بقعة المبارکۃ مستدلاً امر کلثوم بنت مسعود علی" اور دوسرے کوزے جو اس سے لکھا ہے۔ "زارو این آستانہ مبارک صباغ السلطنۃ السلام" معلوم ہوا ہے ایران کی کسی خاندان نے۔ دروازہ لگایا ہے۔ خدا اس کی مغفرت کے۔

چار دیواری اتمام کوئی ڈیڑھ دو گز بلند ہے۔ اس قدیم قبر کے دیکھنے کے بعد کوئی رست نہیں رہ سکتا آسانی

اندروہ معام سنا گیا، جہاں ستر مارک فون بتا جا رہا ہے اس میں ایک غوسہ پرست کلمہ لکھا ہوا ہے اور وہ سوسا  
 لکھا اس کے اوپر ہے اس پیرے یا کلمے میں شہری مردوں میں لکھا ہے۔

"مرقد لاس سبتنا الایام ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اس اندرونی گنبد ماسجید میں شہری مردوں میں جنت کے قریب آبل مہر عدیت لکھی ہے۔ جہاں تک قبر سے  
 پڑھا گیا، الفاظ تھے۔ "عز اس عباس اذ جاء ایلہ کلا سئلکم علیہ اجرا ان المؤمنین فی القبر"

سئل عن رسول اللہ من شئ ولا الذین وجبوا مؤدۃ علیہ قال علی وفا علیہ ما بناہا  
 (فی المستدرک امام احمد)

اس کے بعد بھی طریقہ سست مائے کے مطابق دیگر اماموں نے منیٹ میں لکھی ہیں۔ میرت سے کہتے تھے  
 خود شہر شہری مردوں میں دل حوالہ لکھی ہے اور دیگر چاروں طرف اکیس اور (دارودہ امام) کے نام  
 لکھے ہیں اور سر مبارک کے رقبہ پر ہیایت منیٹ لکھے ہوئے ہیں۔

سبق المسدس اس کے بعد ہم نے صفحہ مازر میں جس کو سوئیٹ لکھا ہے (عائت صحت مکان منزل کے  
 زمانہ میں سائی گئی تھی) آئے۔ تمام مانا رہا کہ یہاں چھڑ ہے آدمیوں کی بھرا ہوا تھا۔ ایک دوکان دیکھی تھی  
 بروٹھیلم اور دستق کی عمدہ مصنوعی کھٹی تھیں اور قدیم قالین و مشیمار۔ لیکن قیمت بہت گھٹتی تھی۔ فرانس اور  
 انگلستان میں سب سے بہتر چلی جاتی تھی۔

{ دشمن ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو بمباری سے متعلقہ ۳۲۹ نمبر مفت }

آج رات کو، راسی یونٹوں سے شکرین گود گھٹیں مشکل سے چلے۔

یہ سب سببیں آج آج کے ہر مسلمان کی طرف گئے۔ قبرستان کے واسطے سے قبل ایک گلی ہے اس کو دوسری طرف کوئی

اسے اس عسکر سے لڑا ہے کہ آج آج کی کہن نم سے لڑ رہے ہیں جہاں کہ جنت نام قرآن کی آیت حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ  
 ہیں جن کی جنت چھٹی گئی؟ فرمایا اعلیٰ نقاطہ اور ان کے دونوں فرزند (امام احمد بن حنبل)

فہم مسجد کے وسط میں ایک سبز گنبد ہے جو مقام بابہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بیان کی جاتی ہے۔ اگر بعض لوگ اس سو اٹکار کرتے ہیں۔

مسجد سے باہر میں بھی بڑی ہوئی مسجد کے برابر طول و عرض میں ہوگا۔ اندر سچین اگرچہ کوئی انسان خدا مس کا معلوم نہیں ہوتا مگر صحن گلی کی طرف دلا رتھر دلا اور شرفی اور صحن کی غزلی دیدار کے ستون صفا کہتہ معلوم ہوتے ہیں وسعت میں یہ مسجد قسطنطنیہ کی طبری سے بڑی مسجد کی برابر بلکہ زیادہ ہے اور مسجد قزوین سے دو چہڑے لیکن گنبدوں کی ترائی خوبصورتی وسط مذہب کے مقابل میں کم نہیں۔

صحن میں حوض منصر ہے اور پانی اس میں جاری رہتا ہے۔ سبز و سمولی گنبد میں جن کو مقام حضرت علیؑ و مقام حضرت موسیٰؑ کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس دولت عثمانیہ کے حکم سے اس کو اندر سے کواہر کی اجازت نہیں تمام مسجد میں عالیین کا فرش ہے اور سب معمول صدا۔ رسول خلفا سے اولاد اور حسن کے نام چھتے کرب کی توجیہ مسجد میں پیدا ہوئے خود مسجد امویہ کے اندر سے حاکم ایک دوسرا مقام ہے جس کو مسجد اس سدا انجمن کہتے ہیں۔

تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ مسجد کے دروازہ پر جناب عبداللہ کا سر لگا ہوا تھا۔ اور لحدہ صندوق میں محفوظ کیا گیا اور بعد اختلاف سے کہ مشق میں دفن ہوا یا کہ بلا میں حضرت امام زین العابدینؑ کے گئے یا قاہرہ میں دفن ہے بہر حال اس عمارت میں ڈال ہونے سے قبل سبہ عمارت دیوار میں منقوش پائی۔

”لِيُخَمِّسَهُ اَطْفَىٰ يَحَا سَتْرُ اَوْلِيَاءِ اَلْحَا طَمَّةِ  
اَلْمُصَلِّفِ وَالْمُرْتَضَىٰ وَاجْتَا هُمَا وَالْفَا طَمَّةِ“

اندر اول ایک لال ہے جس میں بہت سے خوبصورت کتبے کے اسماء کے آویزاں ہیں ایک کتبہ یہ ہے۔

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَمِّ وَخَرَجْ  
حَسْبِ نَبِيِّ وَعَلِيِّ وَحَسْبِ مُحَمَّدٍ وَحَسْبِ“

اسی دالان کی طرف کھڑکی ہے جس میں سید عبداللہ کا رکھا جاتا ہے۔

اُچارچہ میں سب غم دہی کو دور کرتی ہیں۔ نبی۔ علی۔ حسین و حسن کی محبت ۱۶ (منہ)



کہا کہ آپ کو دیکھیں میں ایک سخن سنانا چاہتا ہوں جسے جبکہ مقاصد یہ ہوں کہ (۱) اطفال کو تعلیم دے (۲) سیکاروں کو کام سے لگا دے (۳) فساد و عادات ہی دور کرے (۴) چھوٹے چھوٹے فرقے جیسے نصیری اور درزی ہیں انکو آہستہ آہستہ ہلا کر کے اٹھائیں اور ان کی طرف لاوے اور ان فرقوں میں جو مخالفت سلطنت سے ہو اور ان کو قتل ہونے سے ہتے ہیں ان کو دور کرے اور سلطنت کو بھی اون پر مہربان کرے۔ غرض نبی خدمت و اتحاد کا کام کرے اور بخون نے کہا کہ یہاں اہل نام میں تو سراع ہے نہیں اور ایسی سخن بلا اعزازت حکومت قائم نہیں ہو سکتی اور اگر جارت بھی ہو تو مسلمان کے آدھوں میں اس قدر غل و تعلیم نہیں۔ مجلس روضہ خوانی اور نماز جمعہ جو ہنہ قائم کی ہے اور ان میں بھی شکل تو آئے ہیں اور سونے رہتے ہیں۔ عموماً ہے کاروبار میں مصروف ہیں۔

خلاصہ نظام یہ کہ اس زمین خیال عالم کو بھی میں نے سمجھ لیا۔ ترسان و سنگ خیال پایا۔ دین کے لئے زمین اور ٹھکانا اور جڑ کی ضروری امران میں واقع ہو گئی ہے اور جو کو میں نے خوب سمجھا ہے اس کی تلافی کرنا ان کی جرات و ہمت سے مالا ہے۔ اگر کسی کا فرزند وطن سے باہر نکلے سہاڑا ہو جاوے اور اس کو خدمت کے لئے طلب کیے تو آیا کیا دہا ہے عذرات کر سکتا ہے؟ (۱) سن کم ہو۔ (۲) راستہ چھڑ ہے (۳) کالی خراج راہ موجود نہیں ہے اور لالہ جھگڑالی لالہ سے عرض ہوئی کہ عروہ سے سنا وہ مذہب (۴) عرض لے لگی تو شایہ جو راستے میں لڑیں (۵) جو رتہ بھی لیں تو مہرا عمارت کے لئے تمہیں ہونا ہو۔ خدمت کام کو مارہ میں ایسی ہی عذرات ہر گھنٹی و نینہ دونوں میں پائے۔

روضہ حضرت رقبہ حضرت رقبہ جناب میر علی علیہ السلام اور حضرت علیہ السلام کی صاحبزادی یہاں مد فون بین ان کے مزار پر گیا ایک خانگی مکان کا مختصر اور واہ ہے اس کا اندر ایک مکان ہے اور ایک طرف مسجد اور قبۃ حضرت زینبہ کا ہے رنگ سعیدی لالہ ہے ہے گنبد مختصر گنبد چوبیس۔ اور گرداگرد عمارت دہلی سہری حروف میں لکھی ہے۔

لحم من اللہ و فتح فریب لبئس لہو منین بائحتن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ گنبد کے اندر میر با اللہ اور چاروں طرف یا علی کتب ہے۔ خوبصورت عروہ کے کتبے بھی مستعد گئے ہیں جن میں اسماء سخن یا ک سلام علیہ طرہ و یسین درج ہے۔

اگر ہر سال قبل مہینے گیا تھا۔ افسانے تک سواڑہ (گنچ) کر لیا برے لیا ہے اور خود تو گری کا کام کرتا ہے۔ اصل وطن بزرگوں کا دلی بتاتا ہے کہ خود مہینے کی بہداشت ہے۔ اردو خوب بولتا ہے۔ آفریبا سی سال عمر وہ سنت جماعت ہے اور کسان کا کہ ہندوستان و افغانستان میں سنت جماعت اور شیعہ میں فرق نہیں بہان بہت فرق اور اختلاف ہے۔ محکموں کے اس مان کو تعجب ہوا۔ سمان کوئی عرف لفظ ہر معلوم نہیں ہونا اور شعی مشہور بہت صلح سے رہتے ہیں۔ اگرچہ شیعہ قدرت دینے ہوئے ہیں مگر مارٹنسطری حکومت کے عموماً مداح ہیں۔

**طریقہ انتقال** تمام عرب بن اور خصوصاً شام و بیروت و حجاز میں جب کوئی شخص مکان یا دوکان میں داخل ہوتا ہے تو کہتے ہیں "الہو سہلا مرحبا" اور بہت نیکوٹم سے ہنستے ہیں۔ جب پانی بنا ہے تو کہتے ہیں "ہنبا" یعنی ہر ایک اور وہ حواس میں کہتا ہے "ہنا کالہ"۔ جب صبح کو ملے ہیں تو یہاں بھی مذاق عرب کی طرح کہتے ہیں اور غلاماً حجاز میں بھی جتنکم اللہ یا الخ۔ پیر والہا فیندہ اور سام کو مسکم اللہ یا بخیر والہا فیندہ۔

**انگورستان میں** غلام و مشق سے بہتر انگور شبا کے کسی ملک میں سمون گئے بہان ار کو استقدرا نگور آتے ہیں کہ ہندوستان میں عہد کو مشکل سے ملین گئے امر اسقدر ندرین نہ ہوں گے۔

**حمام** آج حمام میں گیا۔ اسلامبول کے حمام سے دو سرے درجے پر گریہت صفا اور مذہب تھا اور طریقہ وہی تھا جو سلفظیہ کے حمام کا ہیں لکھ کا ہوں لیکن مرغلا و صلیطینیر کے بہان ہرے خیال میں چہنی کو کو کھکر حمام والے سمجھتے ہیں پر ہر نہیں کرنے۔

۳ شہر مشق - ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء = ۱۴۲۲ھ و لیقعدہ ۱۳۲۲ھ ۱۳ روز جمعہ

آج کا نام دہان پھرے میں صرف ہوا اور بہت نکان واقع ہوا۔

**مولانا حسین اور** یہاں امامیہ علماء میں ایک صاحب سید حسین جموں نے مدرسہ علوم و تجربات بھی قائم کیا ہے اور ایک حد جس سے مساکین اور یتیموں کی امداد کرنے ہیں ان سے ملاقات کر کے سونے



دیگر قصوں سے کہ وہ کم کو آل سفید بنا رکھا تھا کہ ہم نئی کے خاندان میں ہیں اور حسین اور علی دشمن رسول اور ماغی ہیں۔ سہادت امام حسن نے دن کو اس قدر محل پر دیا کہ عہد الملک اس مرتبہ (جو نہایت لائق حلیفہ بنی مروان بن الحارث اور اسنے مؤخر سنا بھی ہوتے ہیں) اپنے حکام کے نام فرمان جاری کیا تھا کہ لوگوں کو سمجھاؤ کہ حسن خاندان کے حسین ابن علی و اہلبیت کو قتل کیا وہ آل منساں سے ہم اون میں سے نہیں ہیں اور اس خون سیاہی کو گھر پر ہی پیا۔

ایرانیوں کے گڑھے اور بھارت کی تجارت ہوتی ہے اور گڑھے بہت کتر سے مسرہ و بران مرتبہ جاتے ہیں حاجی تھی حلساوی کی دوکان بھی بار بار تین آبی سال کی ہو۔ سمان مد عجب دستور دکھا گیا کہ نہ دوکان میں اور نہ مکان میں ملازم ہے۔ سکاٹ لگے اتنے سے کہ لے ہیں مگر جو ایرتیم کا کام کر لے ہیں اون کو چھوٹا لگا تھا و جنھوں نے مرد دی اور لڑکے کی۔ اور روز تائے۔ اہل ہن۔ کئے لئے لہ آفرنجب انگلہ سے کلا سے ٹرے تاہر خود داروں کی عہد میں کئی کام ہندو متکاروں کا کرتے ہیں۔

مسائل اور سنو۔ اہل تیس ہیں عموماً وہ جوان لوگ سر کی ٹولی اور دروس اس میں ترکوں کے رکھے ہیں ایسے سے زیادہ تھی عمامین رکھتے ہیں جس کو مسلم ہو جانا ہے کہ نہ عرب ہیں۔

سہ ہر جگہ امر کھچو۔ آج تیس رہا جس کے جنت کھچو عربی اور اس وجہ سے میں ماہ سکا۔ ہر گھر بہر یہ الہی میں ہنر ہادی ہے اور اسی سے عسائی ہے اور شرک انکو یہ تھیر کی ہے مگر جگہ کھیر شہتہ اور تلی کے فراسما اور ہر کی دالوں کا بار بھی آدمی کھول جاتا ہے۔ کچھ عجب ہم کی ہے گویا بی بی کسی لے گوہ مرد باہے۔ یہی وجہ ہے کہ خام خاندان اکثر مقامات میں موجود کٹر مارشل قائم ہیں۔

عرب شاہان ہند۔ ایک شخص سے روایت ہوئی ہے کہ وہ عین کا عرب اور سنی کی دوکان تختا ہے اور نہ ہنس جہاں آیا وہ ہندوستانی لوگ ہے اور لے میلز لڑ لوجیا۔ میں لے سا کہ ایک چھوٹا خیمہ بنی ہے دہلی سے نزدیک ہے اور لے کہا یالی سب۔ سونی یہ۔ بلکہ سن تقیبت ہر غم جو۔ علوم ہو کہ جاری سن سن دہلی ہتھیس سا اور محلہ انصار میں چھرا تھا ایک اور جگہ میں مستانی ہو جسکو سن آئے ہوئے۔ ۲۰ سال کے و سب

اندر ہوشہ کے لئے دیا سے اودھ گئی اوس کے بعد سی سال تک مروان اور ادون کی اولاد کا زمانہ آیا اور انصاف یہ ہے کہ آل مروان نے اہلبیت پر بجا بآل سفیان اور آل عباس کے بہت کم ظلم کیا اور عمران بن عبدالعزیز نے پوری تعظیم و تکریم کی اس وجہ سے ادون کی حکومت اسی سال تک ہی جو ظلم کیا وہ عموماً حجاج نے کیا۔ ماجہ طرفیہ لعن اہلبیت کا زمانہ امر حادہ میں جاری تھا فام نہ رہا۔ سہر حال کل بنی مروان و بنی اُمیہ میں ملک سے ابو مسلم خراسانی کو حکم سے نکال دئے گئے باطل کئے گئے اور چند اہلس بھاگ گئے۔ مگر بنارس۔ دمشق۔ بغداد۔ اصفہان اور دہلی ان سب کے ادون تہرون میں ہیں جن کی آمادی پر بربادی کبھی غالب نہیں آتی۔ دمشق بھی ملہ ما برباد کیا گیا آخرین نبور نے برباد کیا جو عسب کی اب بھر آباد ہوا تھا ہے۔

معدبہ الختام | اہل شام عموماً اب محب اہلبیت ہیں جیسا اہل کوفہ ہیں۔ پانچ ہزار آدمی بن کی مالی حالت اور تجارت اور اخلاقی حالت اچھی ہے۔ اپنے آپ کو شہوتہ کہتے ہیں۔ باقی عموماً بنی اُمیہ سے حسرتیں نہیں رکھتے۔ میں نے حافی مسادی و حزن کا فائدہ حاصل کیا کہ عموماً اہلبیت کے دوست دشمن کو شہر ملعون کہتے ہیں کہ اس نے اہلبیت کو ظلم کیا۔ مگر مسنون نے خواب دیا کہ اہل شام سے کہ سناں لوگ صرف استفرد و استغذوا تھے کہ ایک خارجی نے ماد ستاہ بر خروج کیا ہے ہرگز واقف نہ تھے کہ نبی کے فرزند اور لوہا سے سے جنگ سے ہوا اور عموماً مسبک غم اور حسرت تھا۔ تاریخ سے اس بیان کی صداقت معلوم ہوئی ہے۔ حلیہ اہلبیت کو لائے اور حضرت علی بن اوس بن کنگے کے اکاب اہل دمشق نے کہا "شکر خدا کا جس نے تمکو مغلوب اور ذلیل کیا۔" آپ نے فرمایا کہوں؟۔ اوس نے کہا کہ تمبہ اسر و خرم کیا اور برے دو بیٹے اس سنگ بجا نام آئے۔ میں خوش ہوں کہ تمہارا خیال ہوا؟ آئے فرمایا کہ "تو نے قرآن پڑھا ہے؟" کہنے کہا "نیک؟" آپ نے پوچھا کہ یہ کس طبعی ہے لا اسئلمک علیہ اجمل۔

الا المودۃ فی القرطی۔" اوس نے کہا "یہی ہے۔ مگر اس سوال سے کما مطلب؟" آپ نے کہا "فرقی ہم ہی ہیں۔" اوس نے کہا "مخارجی ہو تم کو فرات اہلبیت سے کس لعلق؟" جب اوس کو معلوم ہوا کہ آئینہ خزر رسول کے فرزند ہیں تو جمعہ دلا کرتا ہوا مجلس مزید میں پہنچا اور لاوسیر لعنت کی اور مارا گیا۔ اس کو معلوم ہونا ہے اور

جیلغ دوکانوں پر روش سے تاہم بازار میں نابینگی نظر آتی تھی۔ ٹرم جاری تھی۔

بجاء سہ ماہی لفظوں سے بتایا تھا کہ محلہ حزاب: منزل عسادی میں ٹھہروں۔ اسپٹین سے قریب ۲۶ میل پر نہ مملکہ واقع ہے۔ میں نے دریافت کر کے مکان کا پتہ لگا لیا تاکہ مختصر دروازہ میں سے ایک شخص نے جبکی آواز عورت کی سی معلوم ہوئی تھی کہ کاون ہے؟ اور کس نے بتایا ہے؟۔ میں نے جواب دیا آؤ سنئے کہا جلاوی ہیہین میں۔ اسپرک روکاس کی عمر اور غلام السطس سے کس تھی آیا اور یہاں اب اندر مکان کے لینگیا ایمکان ایک دو منزلہ محل تھا جس کی تعمیر اور فرنیچر میں ۵۰ ہزار روپیہ سے کم عورت ہوا ہوگا۔ اس نے میری بچہ خاطر کی اور ایک ہاکرہ بچو رہنے کو دیا اور کہا کہ مہر کام جملح کی خدمت بنیں ملکہ ناصر ہوں بعض جملح ارانی بوجہ ہم مذہبی میرے سامان آجائے ہیں۔ آج ہمارے وہاں ہوں اور ایک جھوٹا بیٹھی بھی خدمتگار کی طرح کام کرتا تھا۔ برونک امر گل اہل شام و حجاز ملازم نہیں رکھتے خود گل کام کرنے ہیں۔

[۲۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء = ۳ دلفقدہ ۱۳۳۹ھ - شہر شام]

یہ وہی شہر ہے جس کو اہل شام عروس اللہ اور جنبت فی الارض کہتے ہیں اور اس کی خوبی کی وجہ سے اوسلیان نے کہ اولیٰ سے فرزند سفیان و مابعدا میرحادیہ کے لئے یہ ولایت بضر حکومت حاصل کی تھی ورنہ دہلی دی تھی کہ بن رئیس اہلبیت علی ابن ابی طالب کی امداد کے خلاف یہ جملہ کردن گا۔ گو بقول مورخ طبری حضرت ائیسر نے اوس سفیان کی صلاح نہ مانی اور اسلام کو ضعیف کرنا اور جنگ خانگی منظور نہ کی مگراس طرح سام کا ملک اوس سفیان کے خاندان کو مل گیا۔ اور اگر اس نے زیاد کی شقاوت سے اہلبیت ہشیدہ نہ ہونے تو فی اُمیہ کی سلطوت اور قعدا کی وجہ سے ممکن ہے کہ حج مکہ ملک ان کے ہاتھ میں رہتا۔

اس شہر میں آل نبی بازاروں میں پھرائی گئی اور مسجداً کبیرہ سیدنا حسین علیہ السلام کا مندرہ پر اور مسجد کے دربار آویزان کہا گیا۔ اسی شہر کی نسبت حضرت علی ابن حسین سے حب یو چھا گیا کہ سب سے زیادہ روحانی تکلیف تک بکو کومان پہنچی؟۔ فرمایا "اشام اشام" لیکن بنی اُمیہ میں بنی سفیان کی حکومت معرکہ کربلا سے چار برس کے

سلطنت اور پاس کے عیسائیوں کو جنگ کے لئے رستے ہیں لیکن پورے مصنفوں نے ان کے متعلق کن بہن لکھی ہیں  
 بہہ بہاڑا لینان کے سمندر کے کنارے چلے جاتے ہیں۔ سمندر نظر آتا ہے اور آٹا ہوا اور سفاسات  
 بلندی و مضبوطی کی وجہ سے وہاں کے لوگ دولت عثمانیہ سے کم ڈرتے ہیں۔ بہر حال ایک شخص نیلا لہنگا  
 نما پانچا پہنے ہمارے پاس بیٹھا تھا یا قی عرب اوس کیساتھ کبیڈہ سختی سے سلو کرتے تھے اوس کو جلے کے  
 بعد ایک عرب نے (جو ترکی لباس بن تھا اور شاید مدارس کا انکسٹر تھا) کہا میں اس کو بیچنا ہوں یہ ضرور  
 درزی تھا۔ ایک نوجوان عسکری نے کہا درزی ملعون ابن ملعون ہیں اور دوسرے نے کہا کلب ابن کلب۔ وہ عمل  
 لسان ایک گورنر کے ماتحت تھے جس کا تقریباً عیسائی ساریا سے سلطان کے بمبئی بعض ذول ہائے پوروس لائمر  
 ہے۔ کوکہ ۱۵۱۵ء میں ایمان درزیوں نے بچہ عیسا بھول کو قتل کیا تھا۔ اوس وقت سے پوروس کی مداخلت سے۔  
 مارا ہوا۔ روس اور عثمانیہ ہر جگہ بیٹھتے تھے کیونکہ ایک شخص آتا ہے اور تقریباً ہر آسٹین کے بعد ٹکٹ دیتا ہے  
 جسے ہاں ٹکٹ نہیں ہوتا اوس کو نقد قیمت یک ٹکٹ بدیا ہے۔ تقریباً گھنٹے میں ۷ ذوق ٹکٹ کہے گئے۔  
 تقریباً ۵ بجے دس من پہونگے۔ ایمان کے حال اور گاڑی اور چھوڑنے کے حوالے سے یہاں سب متروک ہے  
 شہر مشرق جس کو عربی نام کہتے ہیں اوس سے ۱۵-۱۶ میل کے فاصلے سے چشمے ہانی کے کثرت سے تھے اور  
 مشہر کے باہر ٹری ہاؤس تھوچ کے رہنے کی موجود تھی۔ اگر ہم بیروت کی بہن ٹری نیگن کچھ یون کے مقال  
 میں کمر خالص سے، شہر کے شروع ہی کو ساریت سرد ہالی کی نہر بہاڑی ہیں اور ایک ندی ہوجالی ہیں۔ مگر حایم  
 ہوا کہ ۷ نذران اس شہر میں آتی ہیں۔

دشک بہت بڑا شہر ہے اور رونق میں دلی سے کم نہیں۔ آمادی ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہے اور بارہ ہفت  
 ہے مسقدر بلن اور چوڑی اور سنانہ اور چھت نہ لہذا میں ہر طہران میں۔ سفر کے وقت جب میں داخل ہوا تھا تو  
 کہتے ہیں کہ علامہ ستانی سبھی انڈیڈا ۱۰ مارچ ۱۸۷۰ء میں آنکھیں بند ہوئی تھیں اور وہاں کچھ ٹیڈا

آج صبح بین بیل بن سوار ہوا اور جس معمول حماروں کو سخت انداز سان پایا اور یہاں کے ایک اور مسافر نے بھی اسے سخت  
 مزدوری منفرہ سے دینے کی صلاح دی ۲۔ اس وقت ہرے پاں کافی نقد تھا۔ میں نے ددما۔ کراہہ درہ سہولی کا  
 بیرون سے پیشکش تک علاوہ اس کے ۲ مچھدی ہے۔ اور رمل شایع عام کی شرک پر کھڑی رہتی اور وہیں کنگدرتی  
 ہے مالک فراہمی کہتی ہے اور شہزادہ ہے کہ رعایا و عثمانی ملازم کئے جاوین۔ جہاں اکثر عباسیوں کو ملازم  
 رکھا جاتا ہے۔ ایک ترک نے اس کے بین روز ناچ لکھ رہا ہوں بیان کیا کہ سب عباسی آبادی بیرون میں ہیں۔  
 لیکن بلحاظ ضرب ایک مسلمان دس عباسیوں کی برابر ہے۔ اسی طرح قوم درہ کی دیگر سبھی اہالیان و اہل بستان  
 برسر ہے۔

**حالی ملک** سردت سے معلوم نکتے میں زرتوز اور باغ بکڑ ہیں۔ زمین پہاڑی ہے۔ جبل کا بے کشتی نیک  
 سائب اعلیٰ درجے کے ساظر ہیں۔ لاکھ کے قریب امی لہنی کیا ریاں کٹی ہیں۔ یہ سب ملک جبل بستان کے نام سے منسوب ہے  
 جس میں عباسی کتنے لوگ گور زرخا مندی دؤل اور با منقر ہوتا ہے۔ جگہ جگہ سٹیشنوں کے پاس سب سے  
 خوبصورت جگہ پتے ہوئے ہیں۔ لوگ اور ساسی حوین نے دیکھے وہ عموماً وجہ اور مضبوط تھے اور میں مسلمان  
 اور عیسائی اور درہ کی سب کی کلہن بکسان تھیں ان پہاڑوں میں زمینوں اور انکو کے باغات بکثرت ہیں۔  
 اور ان کے کارخانے۔ ہٹل بھی ہر اسٹیشن پر ہیں۔ اسٹیشن چند میل کے فاصلے پر ہیں۔ اور پہاڑوں کا منظر کئی  
 گھنٹے تک بہت عمدہ نظریا رشتہ یا گیلان کے موافق ہے۔ انکو ایک کہ چالیس میل گہری پہرہ برائش نیک کی کاشت  
 کے چلا جاتا ہے۔ اور کوئی آڑ تک نہیں ہے نہ ٹھٹان ہیں۔

**درہ زئی** وہ قوم ہے جو اس نواح میں بکثرت ہے۔ یہ عربی بولتے ہیں اور خلفا سے قابض ہیں میں ایک ظالم مادناہ  
 حاکم پالہ کو کھانا ہے کہ صا کا اذکار مانتے ہیں اور دیگر عیسائی رکھتے ہیں مثلاً مسلمان فارسی اور حضرت خضر  
 کو بھی منجھ ۵ خداؤں کے مانتے ہیں۔ دیگر مذاہب سے متنفر ہیں اور اپنے مذہب کی سخت چھاتے ہیں اور اکثر  
 ان مسلمان کا یہ بیہ وقاعدہ اور مصر کا بھی کہ لوگ یہیہ مسافر کے خلاف اور دلاؤن کے موافق ہوتے ہیں۔ ۱۳

محمد باقر آفندی نے دو مخصوص ہمسری ملاقات کرائی جن کے نام مفصلہ ذیل ہیں اور یہ صحت ایک عالیشان بلد میں  
 قزوہ خانہ میں موجود تھے محوئل ملہران کے باغ بن واقع ہے اور قزوہ جیموٹا رہتا ہے اور برقی روشنی اور سینر  
 گریبان ہر جگہ بڑی رہتی ہیں۔

(۱) حاجی علی آفندی بزین ساکن صیدا (ترسیز) ولایت بیروت

(۲) حسن رشید آفندی۔ اوکات سرود۔ (اوکات ذیل یا سریر کو کہتے ہیں)۔

بد و ذوق جبل کے رہنے والے ہیں اور اول الذکر ایک مسمر بزرگ ہیں جن کا مٹا ایک مشہور عربی رسالہ عارف نکالتا  
 ہے اور نھوں نے جبل میں مالفاقی اور عام افلاک کا پنا تسلیم کیا۔ مگر کہا کہ سرب لاکھ آدمیوں میں بیگنل دہل سے  
 نہیں ایستہ علوم ہند بدہ سے عاقل ہیں۔ من نے اون کو سمجھا ماکہ اسلام حقیقی اور صحیح کے معنی یہ ہیں کہ اخلاق سے ہوں  
 اذرو گون کے افعال سے من مدام نہ ہو امر بالمعروف نہی عن المنکر اور جہاد فی ماحما و اکبر تکمل واجب کما ہی نہیں  
 بلکہ واجب عینی ہے۔ لازم ہے کہ وہ انکے انجمن متفاصد ذیل کے لئے متادین۔

(۱) لعیلم اطفال قابل لعلم (۲) ننتیہ کار برے برکاران (۳) ہند بطلانی اندرونی (۴) رفع نزع مایہی

اونھوں نے ایسی لفظ ایک میں نہ سب باتیں لکھیں اور انجمن منانے کا وعدہ کیا اور کہا کہ آت جبل میں چلیں ہیں  
 ہم۔ ہم دن کے لئے جائے یرا مانی تھا۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ مختلف مقامات میں پندرہ دن رہنا لازم ہے۔ حج  
 کے قُرب کی بوجہ سے اسقدر وقت ہر یاس تھا۔ مگر مکاتیب کا وعدہ کیا۔

ہر لوگ حضرت اباد و صحابی رسول کی وجہ سے حدیم مانے سے اہلبیت کے متقدبین اور ایک رسالہ بھی لکھتے ہیں۔  
 محمد باقر آفندی نے ماسا غلطی کی کہ ان سادہ لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ تم مثل انجمن اتحاد و ترقی کے اتحاد  
 کو گیتکی میں داخل ہو جاؤ یعنی اپنی شخصیت چھوڑ دو۔ لیکن نہیں۔ اول صلاح اندرونی لازم ہے تاکہ اتحاد  
 عمومی کے واجب کوئی گروہ سمجھ سکے اور اس میں مناسب طور پر شریک ہو سکے۔

{ ۲۵ راکو بر ۱۹۶۶ء = ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ - در زیل - براہ دمشق }

بین کردل ہمارہ لاکھ یا زائدہ کی حیثیت کھنے میں در نہ عوام ابران بہت مُغلس ہیں۔ گردولت عثمانیہ میں تجارت  
تنگوں کے ہاتھ میں نہیں اور عورت حرا بعض لعض صرہ ممتول ہیں گرد جبہ دوم کا نول کہتے ہیں یعنی دن لاکھ و سہ  
کی حیثیت سے زائدہ نہیں ہوں گے۔

ایک ایسی اہل خانہ اور اتحاد اسلامی نوجوان ایڈیٹر البلاغ محمد باقر سے معلوم ہوا کہ اولن کے باپ مرزا باقر مشہرستانی طہران سے آئے  
تھے مشہور عالم اذ تصانیف گذری ہیں۔ ادنیٰ انگریزی میں امام بن و امام حسین کے ممالک  
کی تحصیل بھی واحد کر ملا کے مساجد کی بائیں خلیج کی تھی۔ آخر میں اونھیں یہ طرہ لہذا احتسار کیا کہ قرآن اور تواتر  
احادس بھی جو سب فرزوں میں مالی خالی ہیں تسلیم کی جاوے مافی کسی حیر کی ضرورت نہیں۔ یہ نوجوان جسکو میں نے  
عربی میں گنڈہ بھرتک سے متقاعد اصلاح و ترقی اخلاق اسلامی کی مابت تھی یا ہتہا ہے اگر کہیں زمانہ رت  
اک کا نفرنس سب خرقوں کے اتحاد کے لئے قائم ہو۔ مگر میں نے سیاہا کاک عن معد میں غیر سادھی حکمو متین فرزند  
حاصل ہوں گی۔ سر وہ حالات عثمانی کو بحیثیت سیاسی جیکنا نا عا ہتا ہے۔ مگر جس قلوب میں خلافت کا عقاد  
سمن ہر سکا عثمانی اترا کے اور اس کا مار لمنٹ کی وجہ سے اون کے عہد میں منع ہو گیا ہو تو یہ مصوعی جو جس  
اہل ہی سکتا ہی با نہیں ہے۔

محمد باقر آقادی نے اپنا زہب تقریر کیا تھا سر نہ تیا۔ گویا سب اترا ہر ایک فرقوں کے وجود کو منسوخ  
خدا کرے میں میں کسی کچھ عقیدہ میں سمجھتا۔ مگر ملک ہائے لوکیہ میں ہے۔

حالات عاتل نامہ تیرہ کے مکتب حاصل نامہ ایک ہزاروں کا سلسلہ جس میں نہ عشرہ باب ذمہ کے ہر نامہ  
مرد، زن و اطفال کے ہتے بین ال درمیان اصلاح و ترقی کے لئے انجمن ترقی کر سکی فرض ہو میں خانے  
پر طرا رہتی۔ مگر محمد باقر آقادی نے کہا کہ میں نے بہت سے سیشن کی اور تجزیہ میں لکھیں کہ یہ ملک معلوم میں ہے۔  
اون کے علوم میں اخلاک ہے درمیں مشین اور مدد کے مانتخت می و اور مدد سے تبدیل ہوتے ہوتے  
ہیں۔ اور عربی مادہ گیر لوگ سے اون کی حالت ہے۔

باقاعدے تیار ہو چکا ہے۔ گراٹلی سرحد کے بارے میں بھی سچی۔ ہم نے غلطی اور دھوکا کھایا اور اب سب دوستوں نے غمناک  
 اطمینان۔ بحری جنگ ہم سے نہیں ہوتی۔ اگر ہم دوسرے وسائل اختیار کر لیں گے۔ گراٹلی کے عزم سے ماوا فٹنٹ خود  
 ایک بھاری غلطی مندر لڑجزم ہے۔

ہندوستان عربیہ شام  
 ایشیا کے ادنیٰ خطہ کا نام ہے۔  
 حقد حصہ سب درگاہوں کا میں نے دیکھا ہے اس کو کجا طے سے میں کہہ سکتا ہوں کہ شام کے  
 عرب جو آج کے ہندو ایران و عراق و عرب سے زیادہ خوشحال ہیں اور ان سب ملکوں کے عوام  
 ہندوستان کی زیادہ ذل میں اور زندگی پیش ہو گئے راتے ہیں اور جیاد اور قومہ اور کسٹائٹس وغیرہ کے لئے سمیٹتے  
 بیٹے ہوئے ہیں۔ لجاؤ مالی حالت کے ہیں ہندوستان کے عوام کو سوا سے ایران کے سب سے است درجہ رکھوں گا اور سام  
 کے عوام کو اور اسے اعلیٰ اور حقد حقا زحولی روس کے عوام کو سب سے بالا۔ مزدوری پیشہ لوگ سب درگاہوں میں بہت  
 کچھ کئے ہیں۔ ہندوستان کے عوام میں ہندو بھی است درجہ میں ہیں۔ مگر مسلمان ان کو بھی گریے ہوئے ہیں۔ سیکر ہندو  
 دوست بننے کے ہیں ایران و ترک عرب کو میں نے یکساں پایا۔ ہر طرف حا اور تاش کے متے تمام شام اور  
 اسلامول میں نظر آئے ہیں۔

تو اس کے تمدن  
 کا مقابلہ  
 یہ سچ ہے کہ ایران و عرب و عثمان میں اب سے ٹرے ٹرے ملک نہیں جیسے ہمارے ہندوستان  
 میں راجہ صاحب نمود آباد یا راجہ صاحبان پارہ بین اس کو ہندوستان کے عام مسلمانوں کا احساس  
 جیسا ہوا ہے۔ ہندو میرے حال میں ان ملکوں میں کوئی تاجر نزل کریم بھائی ابراہیم بھائی کے ہے۔ البتہ ایران  
 میں ایک نیک آدمی ہے جسے ہر شہر میں سلطنت کی طرف سے ایک شخص جو متول تاجر ہوتا ہے ملک التجار تسلیم کیا جاتا ہے  
 مگر ایران میں عام اداں ہوتے، کوئی دولت مند آدمی یا جماعت روپے پیمان بھی ایک شری جماعت سید کر سکتا ہے۔  
 اور ہر حصہ اشرکے گرو کھانے اڑانے کے لئے بھوکوں کا ایک خاص مجمع رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے سہولت پور  
 بھگاری نے کتاب ہندوستان میں انیسویں صدی کو اور اسط لندن کے مہتممان آئر لینڈ کی حالت بتائی جو کہ ہر بھوکے  
 سے بھوکے آئرس کے کچھ اور بھوکے ہم وطن متول ہونے میں۔ ایران میں مختلف شہروں میں بعض اسی طرح



اون لوگوں نے کہا کہ چونکہ میان سامان رکھا گیا اس کا کرہہ۔ بلکہ ایک شخص یاقا میں بنا جکا تھا کہ ہر شخص سے لٹوراجا زہر لوگ لیتے ہیں۔ اور اگر میرے پاس لٹوراجا ہونا تو شاید سے دیتا۔ مگوں نے قطعاً انکار کیا۔ آخر انھوں نے سامان بچا دیا۔

تخلج نے جو کچھ حالت بیان کی اور خود مسرت خیر بہ معاملگی اور فیضان اور رومی معاملہ میں ان بنا در شام کو آؤ میون کو نمبر اول اور ایرایون کو نمبر دوم ڈھنسنے پر تیار ہے۔ عراق عرب کے لوگ ایک مزدور ایرایون سے قدر سے کم خراب ہیں۔ اگر عراق کا لہجہ ذرئی طور پر سخت ہوتا ہے۔

بعض چیزوں کی ارزانی یہاں یورپین چیزیں بہت سستی ہیں۔ چنانچہ ایک لڑکا ایک بہت مختصر ٹوٹ مک سے ایک سول کے جس کی قیمت ہندو عراق عرب میں اس سے کم نہیں) دو تین چیزیں کو بیچ رہا تھا۔ اس طرح ایک خانو جو ہمارے یہاں ۸ سے کم میں نہیں آئیگا ۵۰ میں خرید گیا۔ بمبئی میں تقریباً ایراہی اران یلے گا۔ بہرہ میں تقریباً ۱۳ میل تک برابر سمندر کے کنارے طرک پر پاکولات کی بہت بھٹی ذخیرہ تھا دوکانوں موجود ہیں۔

سندھ آتی کئی ہی ایک نئی بات میں نے بہاں دیکھی جو نہ طہران اور نہ اسلامول میں دکھی گئی۔ وہ یہ اخباروں کے ساتھ خواہ جدا گانہ بعض لڑکے بند لٹھانے جن پر ٹیلیڈاٹ لکھا ہونا ہے۔ سچے بھرنے ہیں۔ ان کی قیمت ہمارے رکی برابر ہے اور یہی قیمت ہمان اجلدون کی ہے۔ میں ساک لٹھانسا اوس میں بہت لٹھانسا کہ اٹلی نے نئی ٹھانٹھان پیش کی ہیں جس میں سلطنت عثمانی کی سادت مذہبی طرہ جس پر سنڈو کی گئی ہے۔ گانٹھالی نے انکار کیا۔ لڑائی شدت سے جاری ہے۔ اٹلی والوں کا سخت نقصان ہوا۔ نیز اس نقصان سے شہر روما میں بچھنی ہے۔

سوکوت پاناکا اخبار کے تمام پھر خریدیا اوس میں سوکوت پاناکا اور زہر جنگ نے کسی اخباروں سے طہا رکھا کہ جس اعتراف غلطی جس سلطنت سے احتمال جنگ تھا سب لڑائی کا نفع ہمارے ہمان اس ڈھائی برس میں

مترہ صر علی بلخ مین | ایک عجیب حکایت جو اس افتخانی زبان کی اوس کا بیان بھی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ پانچ سو سال قبل امرتسور یا اوس کے فرزند کے زمانے میں ایک ہرکنیناہ لینے سے ایک ٹیلیر ایک قبر کا پتہ ملا تھا۔ اور اوسر لکھا تھا "ھذا قبر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب" اوس عمارت بنا لی گئی۔ ابجد احمد شاہ رانی نے اوشامدار عمارت بنا کر یہی - آخر میں دوست محمد خان نے عمارت بنوائی۔ امیر عبدالرحمن خان جب ترکستان سے آبا فوس نے طلائی گنبد بنایا اور کہا کہ امر المؤمنین نے بجا کر باریت دی ہے کہ نو تیس سال حکومت کرینگا اولاد اس کی علاوہ ازمن - ۴۰ دن تک بہت ٹرا میلہ ہونا ہے۔ اس کو روٹھو سخی جان کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت علیؑ سخی تھے۔ بہت سے قرآن خوان مفسرین اور مدرسہ بھی بہت بڑا اس راجہ سے متعلق ہے اور بہت سے بیمار اور مغلوب کسی آکر چاہیں ان کے اندر صحت یا ایک فیضیا۔ ہوتے ہیں۔"

ظاہر ہے کہ یہی قصہ ماکمل فرضی نہیں ہے اور بلخ میں کوئی مقبرہ ہے جو منسوب امیر المؤمنین کی طرف ہے جیسا قاہرہ میں امام حسین کا سرد فون بیان کیا جا رہا ہے۔ اور لوگ جن سے میں نے دریافت کیا انھوں نے بیان کیا کہ مراد شرف افغانستان کا مشہور مقام ہے۔

{ . سروت - ۲۴۲ اکتوبر ۱۹۱۵ء }

ریادہ ستالی | مسیح کو دو گھنٹے دن چڑھے بہروت پہنچے ایک شخص اگلے کر گیا کہ سعد بہندی وغیرہ جاہلین و سہ امالی | میری تیس کستیان آموالی ہیں او تین روانہ ہوں - ۲ فروش (۴) فی نفر لون گا بہت سے انھوں نے منظر کیا اور سارے یہ جیب آئے تو اوس کے ایک ساتھی نے اس ۱۰ منٹ ڈسفر کیلئے ہ فروش (۱۵) فی لاکھ طلبے۔ میں نے دیگر ہندوستان میں کو بھی منع کر دیا اور اس خیانت کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ ایسے صاحب شمش نے میرا سا بٹوک لیا میں نے یوس عثمانی کو اطلاع دی۔ اوس نے سہ لاکھ کیا کہ ۲۰ فروش فی نفر دے جاویں۔ یہ سارا کسٹو (کرگ) میں ہی گذرتا ہے سامان کو دیکھا تو اوس میں کوئی محصول چیز نہ تھی اوس پر بھی دو منہ دو قوں کے ہر لاکھ لگے۔ میں نے کہا رسید دو۔ درتہ میں نہیں دوں گا۔ اوس بات کے دون؟

ہاں سے جہاز سوار ہوئے جو خدو کا ہے اور اس میں ہندوستانی بھی ہیں۔ جہاز غالباً جنگ لاپیہ کے فون سے چھٹا انگریزی ہے۔ لیکن ایک دوسرا جہاز بھی خدو کا ہے جس میں سیکڑوں عثمانی جھنڈیاں لگی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس میں نجل شریف منام کو جہاز نا ہے۔ حیفہ پر پوری لوگ آئے گئے۔ کیونکہ مصر کے لوگ میان سے مدبرہ سوارہ کو ہاتے ہیں۔ راستہ قریب ہے۔

**انٹاریاں کیسے** ہمارے جہاز میں کیسے کے تاملاری ہیں اور عواماً بہت باہر مذہب اور نمازی ہیں تو ان کے بلڈ ہیں اور معلوم ہوتا ہے انھوں نے کبھی کسی تیکنیک نہیں دیکھا ہے۔ افغانوں کی مامندی مذہب اور وہ ان کے اسلام مخالف کی بہت تحریک کر رہے ہیں کہ خدا نے اس سلطنت کو بپا کر رکھا ہے۔

**افغانستان کے** ایک قندھاری افغان سے جہاز میں ملاقات ہوئی اور وہ ان کے کچھ حالات معلوم ہوئے۔  
**سہیلی حالات** بعض باتیں سنے بھی معلوم تھیں لیکن بعض ہی ہیں ان کا ذکر چھپی سے خالی ٹھہکا۔ اگر یہ کل باتیں صحیح نہیں ہو سکتیں اور بالآخر بھی ان میں فرد ہوگا۔

”افغانستان میں دو لاکھ فوج ہے لعل کی کان بدخشان میں ہے۔ پوستان میں۔ پٹولید عمدہ ہوتا ہے اور امر نے اس کو باہر لجا تے سے منع کیا ہے یعنی اسے یوسین مرقمیت کی برابر محصول ہے۔ اس کو ہندوستان میں صرف چوری چوری مال لجاتے ہیں۔ امیر حبیب اللہ خان خود کام نہیں کرنے لکیر دار اللہ خان سردار عنایت اللہ خان (بلسر میر) جو کچھ کرنے ہیں اوپر دستخط کر دیتے ہیں۔ ملاؤن کی طاقت افغانستان میں امیر عبدالرحمن خان کی زندگی میں پھر ہو گئی تھی اور اب بھی ہے۔ جب امیر عبدالرحمن خان نے افغانوں کو انگریزوں سے لڑنے کو منع کیا تھا تو قندھار کے ملاؤن نے کفر کا فتویٰ دیدیا تھا اور اس وجہ سے ہرے سے قتل ہو گئے اور بعض عیس بد لکیر بھاگ گئے۔ چار برس تک حالت یہی۔ مابعد اس نے نماز روزہ کا جبراً حکم دیا اور ملاؤن کو راجی افغانستان میں محصول عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا لیا جاتا ہے اور ہر اونٹ کی مادہ پر ایک روپے کا ملی (۱۹) اور ہر دو گایون برعہ اور ہر بکر یون برعہ لیا جاتا ہے۔

اور جسے پرہون دھوکا دیکر مجیدی کی تھی رشید آفندی افسر پولیس کو معلوم ہوا کہ اس نے آج مجیدی دستے کا  
 وکیل کیا۔ میں نے جس کو بھیجا تھا وہ رشید آفندی کو نہیں ملا۔ مجھ سے رشید نے دریافت کیا کہ کمان آفیس کی  
 امانت سمجھو؟۔ میں نے کہا کہ میرا قیام ایک جگہ نہیں اور یہ مجیدی کمان کمان چکر کھا گیا۔ مگر دھوکہ باز  
 یہودی کے پاس رہے تھے سلمان کو مل جاوے تو بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے عربی تین ہر کی عورت لکھا اور ان کے حوالے  
 کی۔ حوکہ وہ ریو پولیس کے افسرمان ہر وقت موجود رہتے ہیں اس لئے اس وقت سے ہزاروں وصول کر لیں گے۔  
 اونھوں نے تیشل سے متنازع کیا۔ منکر یہ ادا کیا۔

۹  
 یروشلم سے یافا کی طرف تقریباً ۲۰-۲۵ میل تک پہاڑوں کو کاٹ کر بل سائی گئی ہے۔ اور  
 پہاڑوں کے درمیان اندر سے راستہ جاتا ہے۔ یہاں اس قدر روشن تو نہیں مگر منظر تقریباً ایسی جیسی رہا  
 کھیال میں جو حقدہ تہذیبین ڈیٹھ رہیوے کا گذرنا ہے اس کا منظر ہے اس دو دن میں بارش ہو گئی ہے۔ اور میں  
 ٹک کی مثل وسط بند کے زخم معلوم ہوتی ہے اور اس سڑھے عمل گھنڈے کے سفر میں چار پانچ اچھے آاد تھے ڈھلے  
 جن میں اکثر مکانات ٹیختہ بن چکے مابنے ہوئے ہیں اور ملک کی حالت بُری نہیں معلوم ہوتی یعنی افلاس کا زور  
 ہے۔ یروشلم میں نصیحان یہودی عورتیں ساتھ تھیں۔ یہ لکھ ہے کہ وہ پیشہ ور بدکاروں یا زنا کاروں کو کس مہذب ساد  
 تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جیاد و رغبت کی اس قوم میں قابل فرسوس کی ہے۔

۱۰  
 یافا کی سڑک  
 یافا کی سڑک میں حاجی اور بخالاکے رہنے والے رات زیادہ ٹھہرنے میں اس میں اس شب قہم ہوں  
 منزل ایک جگہ گذر کر ملا ہے اور برغلان اور لوگوں کے مالک خان (یعنی سراسر) ایک سفول آدمی ہے جس نے  
 طرح تو صبح کی۔ یہ فارسی خوب دلت ہے اور وہ بھی مالک نہیں اس کے ملازم المسحیٹے ہیں اور صل کرانے سے  
 صورت چہرہ چہرے کے خال تھے۔ گواہی ہے کہ عورتوں اور من سب تھا وہی کرانے طاہر کیا اس کا مالک عبدالقادر  
 نامی بہت سفول آدمی ثابت ہوا۔

مسلمان خدام کا جو بیان کیا ہے اس کی کیفیت چہرے سے میرے دل پر پختہ چوتی تھی ہے۔ مہر کہنا کہ عیسائی حریفوں اور لٹی  
 نہیں بن جھوٹے مگر ان کی حرص ابک ترنت کے ساتھ ہے اور اولو العزم ہوتے پر سے کہ ملک کے ملک نکلے چلے جاتے  
 ہیں اور رابون روپیہ کھے ہیں اور بھرتل مزدوروں کے کام میں مصروف ہیں ہماری حرص میں دماغ اور کناوت ہے  
 اور بہا عیب لکل کھل گیا ہے بھکٹا گئے پرامر کرنے میں اول نمبر عربوں کا ہے۔ گو با کتور اسلئے سدا  
 ہوئے ہیں۔ عراق عرب و سامرہ و یروشلم و شام دونوں عکے ہی کیفیت دیکھی۔ دوسرے درجے سر رالی ہیں مگر وہ  
 مانگتے ہیں سرتت اور حکومت نہیں کرتے۔ غنائی ترکوں میں فقر و محنت کم دیکھے گئے اور بن ویچھا مہین کرتے  
 بندوستان کے مسلمان گداگری بن ممتاز میں گداگری تعداد کے لحاظ سے نہ کہ سخی لہجہ کی دوسرے۔ اگر وہ ہندوستان  
 کے بعض لوگ بھی سخت بیانی سے مانگتے ہیں۔ آخر سالوں کو کبھی سن لیکھا کلاسہ مخصوص مہر و عہدات اور زبان اہل  
 عقیدت کا نام نہیں ملکہ اور اطلاق بھی ساتھ میں اور ہمارا فرض ہے کہ اپنے اعمال سے اسلام کو بد نام نہ کریں بلکہ اوس کا  
 نام بلند کریں لیکن بات یہ ہے کہ ہر سے عیون سخی محاش سے بدبوٹھا ہیں۔ جائز ذرا بے محاش کو ترقی دے کے لئے  
 مسلمان اہل اے کوئی کو مشنر کہیں نہیں کرے۔

[اندرون سجدہ رضیٰ - ۲۲ راکتوں پر ۱۵۵۷ھ = ۲۹ سال ۱۳۲۹ھ]

آزادہ ہے کراچ شام کو یا قاپوچ جاؤں ورنہ کل دہر کو سوچنا تو شاد ہلا نہ لے۔ یہاں سجا اعلیٰ میں عرفیہ  
 بائچ طالب علم اور مسلم نظر آتے ہیں۔ اللہ مرد اور عورتیں زبارت کے لئے ہر وقت آئی طاق رہتی ہیں۔

یہ ظاہر کرنا بھی لازم ہے کہ اس گنبد صخرہ جس میں سیکال بنیا سے خی اسرائیل ہے، کی تعمیر یا کمال سلامی معلوم  
 ہوتی ہے کیونکہ اندر باہر آتات و عربی کی عبارات لکھی ہیں۔ لیکن یہاں یہود و نصاریٰ نے زیارت کو آؤ ہیں  
 کہ چاہئے سجدہ رضیٰ معلوم ہوا کہ سجدہ رضیٰ کے متعلق ایک کتاب ہے جس میں ربنا نون اور علوم کی کتاب ہے اور

تعداد میں ہیں۔ مگر یہ کتاب نہ خدا ہے سجدہ میں نہیں۔

ارشاد آمدی رسول ہودی آئیں یہودی بن کو میں سکال اور عوامی غسل اور اسکے لوگوں کے کہنے سے سمجھا

مانگی شروع کر دیں۔ لوٹتے وقت بیٹے شعیب واپس آئیں اور کوئی سارے کے سارے مہر سر رکھ رہے۔ مادر سخی ماموتی سے مول کیے نہ کچھ زبان سے مانگا نہ جھگڑا اور نہ اعتراض کیا۔

بیوہ یروم وغذا یہاں کے بیوؤں میں امارا حما صا ہوتا ہے۔ اور جو سنبہ کی ماست میں بنجھس کو مٹھائیں کر دن گاکوہ مزد رکھا ہے بشرطیکہ ملی یا کٹھالی کھا کر شوقین ہو۔ میں نے اس قدر ریش اور باغزہ جتر ایک نہ چھپی تھی۔ غالباً کچے خوراکو چوس دیکر عجب سنبہ بنا تے ہیں۔ اسثناء خود ملی یہاں زیادہ گران ہیں۔

[ مسجد اقصیٰ عصر - ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء ]

عصر اقصیٰ میں آج میں نے مسجد اقصیٰ میں نماز تہن فرست محراب حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ علیہم السلام ادا کی اور شہر پہنچاے علیکبر اور عدیلہ صغیر جس میں عفا بد اسلام مفصل درج ہیں، پڑھی اور دعا منبرک جو موسم دعا کے استغاثہ تیر کہ جس میں انبیاء نے سراسر اہل کا ذکر ہے اور میں دعا میں جعفر کا یہ (اذا ما زبن النابین علی ابن الحسین) اور سورہ دہر اور سورہ آنا فخرنا اور سورہ محمد پڑھیں اور چونکہ میں قرآن سے زیارت امام رعا علیہ السلام (مدفن مستہ لعی اوس قدیم) سے محروم ہوا وہ دعا لکھی پڑھی۔ اور ایک فردی جو برکے بیٹے سے کا سورہ لکھا۔

ہندی ڈاکٹر امرتسر کے رہنے والے سات ڈاکٹر جس میں سے ایک دروس ماہیادہ کے آج مسجد اقصیٰ سے ماہر سٹے یہ لوگ آج صبح پڑھنے کے وقت پہنچے ہیں انھوں نے سب ستر ظاہر کی اور خاکہ دو دیں۔ اور میں نے مام تانا تو امرتسر کے ایک صاحب نے پہچان کر کہا کہ آریانی سے کہہ رہے والے ہیں؟ یہ لوگ تکبیر اللہ میں پڑھ رہے ہیں جو یہاں ہندیوں کے لئے سفر تھیں۔

تھوڑے جس کو سخت ریلو ایجنٹ کہتے ہیں اور جہاں غالباً قدیم شکل ہی سراسر کا تھا اوس کی زیارت کہ بہوداؤ مسیحی علما و دراہیں کی بڑت آتے ہیں اور عیسائی زہار بھی۔

عیسائی راہروں پر مسلمان ختم کے اخلاق کا مقابلہ اور میں نے عیسائی راہب کنسا صاحبہ لفظیہ پر علیہما السلام اور

ساتھ نکھا۔ اوسنے باہر نکل کر کچھ سے کہا کہ منجملہ ان خدام کے چند روز پہلے اول لڑکتے ہاتھ بعض مقدس خیرین فروخت کر دینے پر چند لوگ خود ہوئے تھے اور اب بیروت میں قید ہیں (اخبار میں بھی کچھ ایسی خیرین میں نے دیکھی تھیں) اوس نے یہ بھی کہا کہ بہان کے لوگ منرا بخوار اور بدکار ہیں اور باہر کے لوگ ان مقامات کا احترام کرتے ہیں بہرہ لوگ کوئی احترام نہیں کرتے۔

حالیہ عمارتیں  
روشلیم دیکھے سے قضا ایک قدیم تہذیب معلوم ہو رہی ہے بعض ماہرین قدیم زمزم کے کی طرح مسقط میں اور بعض کھٹے ہیں۔ بیرونی مقامات میں صعدائی بھی قابلِ تعریف ہیں۔ لوگ عموماً لاجی ہیں اس شہر کے باہر کئی سو نکلے ہزار ہیں جنہوں نے وہ سینے کے مکانات ہیں۔ ستر شہر کے ماہرین دین کا سنی گاگ (مجد) ہاڈی پر شہری گتہ والا جگہ نظر آتا ہے، فرزند کستھو لکنہ فرانسیدوں کا ایک سا نڈا لگا بھی ہمارے راستے میں بڑتا ہے۔

مقام سیدنا داؤد  
ایک مکان جو مقام حضرت داؤد کہتے ہیں شہر کے کنارے پھیل کے پہلے واقع ہے بہان چند عربی ہنرمند کر کے ہم کو بلگئے۔ دروازہ کھولا اور ایک کمرہ جس میں مکلف فرس فاس کا تھا دکھایا کہ مقام حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور اسی وقت نہایت جبری اور بخشش کیلئے ہاتھ پھیلا دیا۔ کئی آدمی تھے ہر ایک کو کچھ کچھ دیکھالا۔ یہ عمارت معمولی ہے کچھ بنا بنا نہیں ہے اور سامنے بھی نہ تو کمرہ کل نہ تو فرش کا اور فرش بزرگوں کا مقام ہے کسی عمارت کو خفیف سمجھنا مناسب نہیں۔

مقام حضرت مریم  
اس کے اندر مسجد اقصیٰ سے جوڑنے کو ۲۰۰ میل پر حضرت مریم کا مکان ہے جو بالکل عمارتیں اچکل دفع ہے۔ اندر بیٹھنے والے سے انکار دیا ہوا ہے۔ یہ گرجا رومی یعنی گرگ چھ سے منطبق ہے۔ یاد رہے بجائے اور سرے ساتھی کو ایک ایک سو مٹی دی ہم اندر گئے جہاں دن کو بھی اگرچہ بہت قہقہے روش نکلے لیکن سخت اندھ نظر تھا۔ ساتھی قہقہے کپڑے دیکھے اور تیراں تھے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی تصویریں۔ تمام نہایت خاصوں تھا۔ ماری ہا ساتھ اندر رہیں گے۔ سال لیا نہیں کرتے کہ چاروں طرف لوگ مثل گدوں کے گھیرے ہیں اور درمیان دعا بھیک

سلطان محمود خان کی بنائی ہوئی ہے۔

اس مسجد میں جو زبادہ کی گئی ہے سلاطین عثمانیہ کی عمارت کے مطابق علاوہ خلفاء کے وہ تمام نام لکھے ہیں جو مختلف عرصوں میں باعزفہ بیتہ منام برادران مسند جماعت عموماً جمعہ میں بیٹھے ہیں۔

.....  
 طرف قبلہ سہری حرون میں لکھا ہے  
 اللہ - محمد  
 حسن - حسین

اداس کے مقابل یعنی دیوار شرفی کے عربین  
 دیوار طرف راست بر ..... ابو بکر - عثمان - حمزہ - طلحہ - عبد الرحمن - سعد  
 دیوار طرف چپ بر ..... عمر - علی - ابی جاس - زبیر - ابو عبیدہ - سعد

مسجد سے منگھل طرف شمال مغرب کی گندھڑہ سے دور رازے جدید تعمیر کئے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان کے زمانے کے میں گرانڈ کوئی حصہ جو بند ہے حضرت سلیمان کے زمانے کا بتایا جاتا ہے۔ دروازوں کا نام باب الوہاب اور باب الرحمۃ ہے۔

تصخرہ کے شمال میں اس کی بلند ٹھوس پرابک اور گنبد جا روں طرف سے کھلا ہوا ہے جس میں لوگ دوسان میں کر داخل ہوتے ہیں اس کو حضرت سلیمان کی عدالت یا کبھی کا مقام بتاتے ہیں۔ یہ مقام بہت شہہ اور گونا گھٹے ہونے کی وجہ سے یہاں نظر آتا ہے۔

**مقام سلیمان** اس سے بگے کبفدر شمال کی طرف ہر طرف ایک مقام سلیمان ہے جس کو بعض لوگ کہنے ہیں کہ گئی قبر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مکان ہے۔ یہ عمارت معمولی ہے اور فرش بھی معمولی ہے۔ رنگارنگ کے کسی شخص عمر بن سالم نے ایک ٹرانمانت کا سرزدہ کچھ آیات لکھ کر اس کی دو ابرڑ لدا ہے ایک مختصر محراب قبلہ ہے جس پر لکھا ہے۔ "من بیلیمان وادہ لیسہ اللہ الرحمن الرحیم۔ سئلہ دم"

اس سن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام کی طرف گوا، حال ہی میں دو سو برس تک ہوئے لوچہ ہوئی۔ جس وقت میں عام معراج میں کھانا ایک لکھنؤ دند عرب شہنشاہ سے

ابن مغفل عرب کی ارا اہل قدس کی نسبت





چنانکہ کل ایل میں ہمارے ساتھ سے اور ایک یورپ میں پھرتے ہو ایک وہی کیسا ہی راستے میں۔ تہہ کس (ر)  
 اون لڑکے اور لوگوں کو جو اسٹیٹسٹوں پر کام تو دہوتے ہیں مانتی انی تھی غالباً تیرک کے لئے اس ای تہہ سے  
 سووی فخر احمد صاحب سہارن پوری نے کہا کیا اچھا کہ وہ ایک مہی شلمان کے ساتھ تھے وہ تمام راستے میں سے  
 کرنا ایک راستے میں سے بھسکا آنا تھا اور انی جب جواز سے نکلتی تھی وہ۔ حسالی لڑدی اس سو دہوتے والوں  
 کے جس اعتقاد کا تو سہہ جلتا ہے لیکن ان منہا ماتکے بننے والے یعنی اوستی اور لڈگری میں کامل ہو جاتے ہیں  
 صفحہ وہ گنبد ہے جس میں مجاہدین نے بتا کہ کثرت رت العلس موجود ہے۔ اور وہ من عنت آدمی

صفحہ یا پہل

قدر سن قدیم کے معنی نہیں سمجھا۔ کوئی کہ رہن و آسمان سب اوس کے تحت و کرسی بن وسیع کہ بہتہ العلو اس  
 والہ ص۔ ہر عمارت کی بڑے میدان میں واقع ہے جسکے عارون طرف فصیل ہے اور اندر عمارت حجرہ اور دیگر  
 عمارت وہ ایک گنبد ہے ہوئی بن جن کا ذکر آسہ کروں گا۔ حجرہ کا گدھما تھو بصورت اور سہری کام  
 اوس کے اندر کثرت ہے اگرچہ شطنہ میں بعض ساجد گنبد اس کو بھی بڑے تھے مگر اس کی ستان بجا ہے حجرہ  
 کی عمارت ایک بلند پلیٹ فارم پر واقع ہے جو اندازاً ۵۰-۶۰ گز لیا چڑا ہے اور گنبد کے بیچ میں کثیر اقدار آدم  
 بالاد رنگ ہوا ہے کہ اندر درجل نہیں ہو سکے۔ عارون طرف عمارت کندہ ہے جس کو معلوم ہوا ہے کہ سلطان  
 صلاح الدین نے (لحد عبد الملک ابن مروان کے) اس عمارت کی بنیاد کی۔ اسی گنبد میں ایک معام خدام نے بنا  
 کہ ایک نضر نصف گز لیا اور نصف گز چڑا ہے جس میں ستمیں نظر آتی ہیں۔ آسمان لوگ کہنے سے کہتے ہیں  
 یا سب ہونہا دین گی تو دینا ستر ل رہو کہ امت آعادگی۔ گویا ان معون برہما کام کر قائم ہے۔

مقام معراج

صفحہ کے گنبد کے نیچے وہ مقام ہے جہاں آنحضرت صلعم نے نماز رخصی ہے اور جہاں معراج کو شراہت  
 لے گئے۔ یہ سترہ خانہ ایک چٹان کے نیچے ہے اور اس کی حدود بعض سہاڑی کی جہاں ہے۔ اس میں ایک مقام  
 حضرت ابراہیم نام ہے اور ایک کحضرت کا مقام ہے اور ایک سوراخ کٹھا ہوا ہے جسکے اندر سے بیان کہا جاتا ہے  
 کہ آت معراج کونف گئے۔ گنبد کے اندر لالچی خدام نے اس عہد پر جو کیا کہ میں مہاجر ہوگا۔ او کھنوں لے نماز و دہرا

کہنا ہے۔ اور اگر جہاد اولاد کی پوری تقلید کرتا ہے۔ یعنی دہان کے آدمیوں کی طرح عادت یکس نہیں رکھنی  
مگر قدرے کاٹ کر رہا ہے۔ اوس کی زبان سچ میں نہیں آتی۔ مقامات متفرق کے معمولی آدمیوں کی طرح طامع ہی

[ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۸ ستمبر ۱۳۲۹ھ ]

یہ رسولِ مسلم آخر کا دین اوس شہر میں پہنچ گیا جس کی نابت اہک پیغمبر کے کہا "اے یہ رسول! اے یہ رسول! اے یہ رسول!"  
تو اپنے پیغمبروں کو سنگسار کرتا ہے اور مدعا شیون کی عزت کر رہا ہے! بہت شہر جس میں ہزاروں پیغمبر گذرے ہیں۔  
جس میں سید رسولِ فتن ہوئے اور بزرگوں پر مظالم گدے جس میں سبیب المہاسن تھے حضرت سلمان اور سیدِ حضرت  
خانمہ ثانی اور سببِ ظاہر قبل زمانہ صحرا عیسیٰ بھی موجود ہے اور جو ایک لفظ ہے جہاں تمام سامی مذاہب (یہودی  
دوسری مسلم) آکر مل جاتے ہیں یہی شہر ہے جس کے واسطے تمام لوگوں کے ملکر حکم کیا اور سو برس تک یہاں مسلمانوں کے  
لے لے اور باجوہ سلطان صلاح الدین ایلچی نے چھین لیا جس کے لئے تیسری جنگ صلیبی بہت خونریز ہوئی اور یہی  
اس شہر کے واسطے کم کم تین ہزارہا لاکھ شجماں فرنگی تھے اور وہاں ٹھوک کی دھڑ سے کئی سو سال کے اندر  
ہلاک ہوئے اور اس کو نصف آباد مسلمان بھی ہلاک ہوئے۔ یہی شہر ہے جس کے حملے سے روس (جنگ کریمیا  
۱۸۵۶ء میں کی تھی۔ یعنی بھرہ سیدناج کی کھینوں کا ٹھکانہ روسی اور فرانسیسیوں کے ہاتھوں میں منہاس کی دھڑ سے  
لہذا عرب جنگ تین ہفتا ہو گیا۔

یہاں تمام فرقہ ہے سچی خصوصاً گریک جرج (روسی) اور کٹیوٹک کی تری ٹری جیڈا دین اور عمارات اور سچی  
زوار کے قہام کے بڑی ٹری مقامات موجود ہیں۔ یہاں یعنی گریک جرج کے مادیوں کی مسابہا جہاں جو کچھ ہمارے  
شہد علماء سے ملتی ہیں اور ان کو خود کی شکل کی مانتی ٹولی کرنے کے ساتھ باہر دونوں میں ہر وقت نظر آتی ہے اور بقول  
اوس عجمانی عرب کے جو حجاز کی حسیت سے طرہاں لانا تھا تمام نروب اور سکھو میمان عسائیوں کے ہاتھ میں ہے  
دوم فرقہ یہودی ہیں کہ ان کے فرقے سے مقامات ہیں اور مسلمانوں سے کم ہیں مگر کورس مسلمانوں کی ہے اور  
عیسائیوں ہا سو دو کورس تھی قسم کی کہ یہی لہذا صلیب کے الرام سے کا فرقہ جہاں نہیں۔ ہر روز یورپ کے یہاں زائر آتے ہیں

فرما گیا ہے۔“ اوسے کہا ذرا بھگو دیدو۔ کراہیہ اسکا دینا ہے۔ اگھی لوٹا دون گنا۔“ میں نے بدی۔

لطف بیہ کہ یہ وہی شخص ہے جسے اوڈ لہہ میں دونین دفعہ بھگو اور میرے ساتھیوں کو دھکیا دیکر زائد و غیر معمول کہا۔ اور جو اوس ہٹل کا شریک ہے جس میں ہم تن لان ہے۔ چونکہ محصول سے ادا اسکے بیہوی ساتھی نے وصول کیا ہے اور سی نے میری پاس پورٹ کورڈ کو ادا بانھا اور ادا کرنے سے انکار کیا تھا۔ عدا اوڈ لہہ کے عادت میں لکھے چکا ہوں۔ بہر حال بھگو مالچہ انتقام نہ لینے کا افسوس ہوا اوس دفعہ میں نے حضرت عینی علیہ السلام کے اس عقیدے کو مائل کیا کہ ”جویری عاتاقے اپنی قاتلی اوسے دیدے۔“ اسٹیج سٹیجی کا سن اور جوڑا لیا گیا

کوئی باندن کردن عثمان مسد ہ کرنا کردن بجائے نیک مردان

بالجواد سے کراہیہ حمیدی سٹت القہس پہونچا کردن گنا۔ ۱۰ مان کشی بدی اور کما بہاں نمس ہے۔ کھنکر سکر لکرو ملن گنا۔ بچا یہ بھی محامو میں نکل کر بیہ بیہوی ہے ما مسلمان۔ خور سے یرزہ اوس کے ساتھ بیہود ہے نماز پر حسا میں ہم سے کہا گیا نکا کہ وہ حاجی آئیں رہتا عیالی ہے۔

عشالی پولیس کی سرافقت میں سس ٹہر برگ میں اوس کو کمان بلاس کرنا۔ اسی جہالی میں اکیلیوں فرستے مآفدی جو عموماً سب کی پولیس فرسوں کی مانند ایک فدا اور وجہ جو ان ہتھا آگیا اور جو کچھ بولی دان تھا سائل سے اوسنے کراہیہ سٹا لے کر لایا اور اس شخص کا یہ لکھا کہ اسکو کما کہ کل صبح نمت ممدی بھگو بیہوی چا دو اور نمت سے کراہیہ ریل۔ کراہیہ صبح کو جبہ سے متگلا لٹھے کا با من خود آؤن گا۔ میں نے سکر یہ ادا کیا۔ تمام عیالی پولیس کو سن ہر جگہ تیلی فونیاں مایا۔ وہ سبھی آکر کار بیہوی نکلا اور آج ہرغہ کو وہ اپنی دوکان ما مقام پر۔ ملا۔

بظہرے کا مقام بلکنا رات کا اذھیہ ہو گیا۔ ملاس کرتے جوئے ایک شخص کے پاس پہونچے جو راستے میں عار نا تھا اور حسن کا نام اس شخص نے ”سید محمد تادہ انصاری“ اس کو کراہیہ یا فایا بین العاہرہ طاقات ہو گئی تھی اسکا کہ میرا چا دنا وہ آئیہ کو انا کہہ مساکراہیہ پر خاص حرم مصلح مکان میں دیگا۔ واقعی اوسنے ایسا ہی کیا اگلا صا کرہ جسکی جھٹ بڑج نما ہے رہے کو و ما اور چا رہی خود بنا کر لانا۔ یہ شخص جاوا کا اہنے والا ہے۔ جو کو سٹہد علوی

دہشتانِ بحرین نیسے لہا کر اور لہنگا گین میں اکثر نظر آتی ہیں اور کسی قسم کا پردہ اون میں معلوم نہیں ہوتا۔ ان کی شکل ہمارے بیان کی گویا ٹیڑھی اور ہاٹھینوں سے منسا بہتہ ہے اور زیورات کی وضع سے بھی دھوکا ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہندوستان ہی میں انہیں پھونچ گئے۔

جہاز پرنس لیوپولڈ میں بچھو کر کون سے (جو انیا کی طرف سے آتے تھے) ملتے کا اتفاق ہوا۔ اول کے مشراج نمازگزار اور قرآن خوان پاسے گئے۔ شامی عربوں میں میربات نہیں دیکھی۔ لیکن پیرامی ساتھی چندر نوجوان تھے اسلئے قاعدہ عمومی نہیں۔ عربوں میں صل علی البٹی مات مات بیزی کلام اور غصہ فرو کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

سید ابوالفیض جو سالگد ندرت ح کو گئے تھے عربوں کے اسلام کی مات کہتے تھے کہ صل علی البٹی کے سوا اور نینوں نے اسلام سے کچھ نہیں سیکھا۔ ایک موقع پر ایک شخص اور اس کو کہہ قیدیل نے ہانچ اسات آدمیوں کو قتل کر دیا۔ نوجوان بند نے عرب سے سویر یافت کیا کہ ان آدمیوں کو کیوں مار ڈالا؟ اُس نے کہا وہ بتاؤں گا مگر اول کہو صل علی البٹی۔ اور صلواہ کے آپ نے فرمایا کہ شیطان نے اس شخص کو درغلانا جبکہ مردوری اسے نہ کہ دی (مثلاً ہر کی جگہ یہ دیکھیے) اور سبز ہو گیا۔ میں نے اور مرے ساتھیوں نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو مار ڈالا۔ کہو صل علی البٹی۔ معاملہ ختم ہو گیا۔ کہا خوب کہ اس کو لا ماحالی قتل کرنے ختم نہ ہے اس مسلمان بکھر! جسبی ہے حالی مسلمان مری

اکٹ ماورائے  
ناگسما عادت

اک ستر میں علاوہ ایک نیوین کے جو صدوق ہیں بھرا۔ ریل میں سرے پاس صرف ایک کابجیری (غیر) اور ایک روہیہ سے کم کا خوردہ بھرا۔ شعلیں مافابراک شخص جو قسطنطنیہ سے میروت تک جہاز میں ساتھی تھا وہ گھبرا ہوا آنا اور لولا کہ "اسکے پاس ایک بھیری ہے" عاڈہ جھوٹا لفظ گویا مری زبان سے تین نکلتا۔ اور اگر کبھی ایسی ہی ضرورت ہو تو اس شکل سے نکلتا ہے گویا گنگا کٹنسا ہو بلکہ دکالسا حسب کوئی کمزور ٹیل کسی معدے میں لٹا ہوا زور سے ساں کر رہا ہوں اور وحالی تکلیف ہوتی ہے۔ ہر حال میں

سہان اگر کہہ کر میں یہ کہلائے نہیں ایسا عشنا ہوں۔ میں ایک شخص کو کہہ کر یہ دیکھنا آبا کہ اورس کو دیکھو۔

ایک صاحب انصاری نے اونٹوں کے بارے میں اس سبب المقدس (جو سہان صرف قدس کے نام سے مشہور ہے) کے ٹھہرنے کی بابت دین اور حال بھی ریل تک ساتھ کر دیا۔ اونٹوں کے کہنا کہ مافا میں (حکایت لکھنوی) بخراؤں میں جاتا اور بیدرگاہ جبروٹیم لکھا جاتا ہے) سب چوراہے پر ٹپے بن۔ بغیر مقرر کے ہرگز کوئی کام نہ کئے گا۔ ماس کو کٹا بندہ شتر کا بلاؤد فرماں موجود تھا اور اس کے آدمی اور پنی بھی تھی۔ معلوم ہوا ہے یہ وہاں سے بہت کثرت سے لوگ زیادت کو آتے ہیں اور اس کو اس مذراگاہ کے لوگوں میں بجاوروں اور لٹے والوں کے عیوب موجود ہیں۔

**حالات مافا** مذہبہ مافا نہایت آباد و بارونی شہر ہے اور بھلے کو نہیں اور بار بار اور کا تھانہ بھی مہو ہے۔ میں مثل ہندوستان کے لٹے والوں سے یہاں مکتبہ کہتے تھے۔ ایک آہ کو ٹھنک دینا آتا ہے۔ تیز اور بھی تھے مگر شہر میں نے ملاخون۔ ممالون۔ دالون۔ صحراؤں تقریباً سیکو سہان اور بہرہ و سہان اور روس میں ایسے دورے اور لاجی پاپا کے عراقی عرب کنی عجب تک حلام سے راجت بھیجے کو جی جاہتا ہے۔ لٹے کے حواسیتوں پر ہیں وہ بھی مکتبہ ہیں اور مقرر کردہ خبر سے زیادہ مانگے ہیں مگر سب کے چھ نہیں ہیں۔

سہان سے عثمانی ریل ہے اس میں دوسرے درجے کا ٹکٹ لیا آ۔ سہان کے ٹکٹ فروش کے نیچے ایک صراف بھی مٹھا رہتا ہے اور صراف کی ٹوٹ بھی متواتر جاری ہے۔ سفر ہم گھنٹے کا ہے اور گاڑیاں روس کی گاڑیوں سے زانگہ ہیں اور صراف ہیں اور اسٹیشن بھی ہماری ہندوستان کی کانکار بلوے کے اسٹیشنوں سے زیادہ خوبتر ہیں اور بعض سیانہیر کی منزل میں عمارتیں ہیں جس میں فنانس اسٹیشن ماسٹر رہتا ہے۔ کیونکہ سب سے چھتے سے نظر آتے ہیں۔ سہ ملکہ تاہم بیروٹیم اول رتلا اور باوند بہاری ہے۔ زمینوں کے باغات جگہ جگہ ملتے ہیں۔ مگر ہندوستان اور ایران کے سماں اور مشرقی صورت کے متقابل ہے۔ زمین کثیر و وسیع ہے۔ مسلمان

ادخون نے وجہاً کہ "انہ ہو سادوی"۔ میں نے کہا "استغفر اللہ انا مسلم" اس روہ مادم ہو کے۔

رعایا انگریزی میں نے ہر ملک میں دیکھا ہے کہ انگریزی رعایا ہوتا ہے کی مانت ہے اور انگریزی جانتے سے یہ فائدہ

کی عزت

ہوا کہ من نے مائے کسان سے کہا کہ سیرس یا لی کہاں ہے؟۔ اس نے بتاوا اس کا نل گڑا ہوا تھا

فوراً سر سے کہتے پڑا دسے درس کر سکا حکم دیا۔ مگر جنوبی روس میں عجب انگریزی کوئی سرداہ نہیں کرتے۔

تہا محرف یا فائیک جانا ہے۔ سمت قصدا اور خضر ہوا ہے۔ انراں مہبل العذر کسے نہیں موزون ہے۔ مرف

رمادہ آگے۔ کہتے ان نے محکو اور لخص اور مسلمانوں کو ایک صاف حکم دیکر ہوا کے خوف سے مردہ ڈلوا دیا۔

{ ۱۰ سہرا کتور لافلیع = ۲۷ سہرا لافلیع ۱۳۲۹ھ }

حصہ کا نظارہ رات بھر سب ہوا رہی گرسکر ہے کہ طبع بہم ہیں۔ اگر یہ جہاد کرک اور سبحان کی حالت میں با

صیح کو ایک دو گھنٹہ اور از طریق آفتاب حصہ کا بندر لگا آتا۔ بھی مثل ہر وہ کے ملندی رواج ہے۔ اور روس

اور عثمانیہ کے حصہ رنہر امکنے دیکھے یعنی اور وہ کی صبح برہنگوں سے کر کے اور مام مکانا کے جہاز سمندر کی روشن

معلوم ہوتے تھے۔ حیف میں اس موسم پر ہر نظیہ مفر ہوا ہے۔ کیونکہ مفر وافر کے حاجی سادہ ہی راستے سے آتے

ہیں اور سماں سے مدد متوزہ کو جاتے ہیں۔

قسم کمانیکی عباد ایرانین اور عزان عربوں کی طرح سنام کے جو عربیہ سے ساتھ ہیں اول میں بھی قسم کھا چکی دست

کرت ہو وہ ہے۔ کمان الہی عام قسم ہے۔ دشمنوں کو لظاہر مغلوں مزدور تھے با میں کر رہے تھے۔ سادہ درگاہوں

کی برائی بھی اول میں سے ان کے بہ معقول ہضرہ کہا مگر قسم کھا کر یا اللہ العلی العظم افکا بالادیر کہہ کر آد سب

من اذیک را المسلمین، یعنی قسم صد کی فریادوں کے نیلا لاس مسلمانوں سے بڑے ہیں؟

باق آئیجے کے بعد جہاں رس لبولہ سے آئے۔ آرتے وقت ملاحتوں کی جگہ سب مریشان کرنے والی

تھی۔ ایک شخص نے سبھرا اور جگہ کی کہ صرف سر کی کسی تر کم جانا ہوگا۔ ہم ہندی۔ ہندی میرے راج ہیں

ہم سردار جو کر اسے سب بگھٹا لیکھا۔ میں نے ناکل انکار کیا۔ دوسرے شخص کو سسکا کر مقرر کر کے آنا اس کے شریک نے

قبول دلا سے انکار کیا۔ جس تک نہیں اتھا اور قبی معاملات میں غلط دیکھا کر کے۔ گزیر مجھ اساتہ سرانگن امداد وہ دزبر ہوا۔ مگر اخبارات ہسے ہیں کہ سیدہ سالی وزارت حال نسکی۔

ایڈیٹر البلاغ سے ملاقات اور مکالمات اور بھی شاید از حلہم ہوتے ہیں۔ بہت رفت رونق من گو یا بیا د سے ٹر ہو گئے۔

راستے میں محمد رسالہ مسقدا کا مترجم اور بن ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ تقریباً ۲۰-۲۵ برس کا ایک نوجوان نرکی ٹولی ہسے دفتر میں موجود تھا اور بیرون حمار ایلاخ درس کہ ہمیں مصروفیت تھا۔ سکل ہو بس سمجھدار معلوم ہوا تھا۔ اسنے سال کیا کہ سیرت میں مس ہزار مسلمان ابوس ہرا دیسائی سالی عرب ہیں۔ مسلمانوں کے اخلاق حراب ہیں۔ اور عدلی الما شرت کے معنی سے ماوافق ہا مگر سیرت میں کئی ہیسا ہے کہ مسلمان، علائیم مرتب جن من کر سکتا۔ ماہر مشق و نمرہ بین البانمن ہمارے ہسے ہسے میں اس عمر کے ایڈیٹر کی سالی ہی کوئی وقت کے۔ اعمال اور اخلاق رذیلہ کے یا وہ خود قبی غیرت استقدہ جو وہے کہ اگر مسلم کو کوئی برا کہے تو قتل میں آجاتے ہیں اس نوجوان کا نام محمد باقر ہے اور اس کے ہاٹے لہران سے ہجرت کی تارسی سے بالکل نابلد ہے رسالہ عربی نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا اخبار میں بدل ہو گیا ہے۔ اور کچھ معنی میں سفر نفع اور نہ راگین اور ہسے گل ہے ہن کہ اون کا ترجمہ سال بھی پوشن دلانے کے لئے کافی ہے۔

سماں دو اعلیٰ درجے کے کالج میں خود رہین اور لمریکہ والون نے قائم کے ہیں۔ محمد امجد آدری سے دوبارہ ملاقات کا وعدہ جاوے کے واپس آنا۔

دفتر حمار سے بٹانا جانے کے لئے ٹکٹ خریدنا۔ باقا سے حد لکھنے کا رسہ من المقدس ہے۔

{ جبار میسر مر شام کسلی (انگریزی) }

بر اعلیٰ سیتا لہوس من سویر جبار یا گیا کسی سے ہمازہ منت میں ہو ٹکٹا اور آرام سے ٹھو گیا۔

جبار کچھ کس عرب سے سماں سوار بن جو سرت کے علاقے کے ہسے والے ہن۔ میسا المقدس مانے کی دہ



کیونکہ نسلیں مخلوط ہوئیں اور بدل گئی ہیں۔

مکدونیائی کہ مسلمان عورتیں ایسا پیشہ نہیں کر سکتیں اور علانیہ کریں تو مار ڈالی جاوے۔ مگر وہ تمام قسم وغور میں معتاد ہیں۔ شراب بھی یہاں بکثرت پینے ہیں۔

**شہر سیرت** ایسے شہر کو جس میں سیرت میں نے دیکھا۔ پولیس کی عمارت نہایت عالی شان اور مضبوط ہے۔ بازار میں مختلف شہر سیرت یعنی بائیکرافٹ۔ ہول بہت ہیں۔ سٹانڈرڈ عمارتیں نظر آتی ہیں۔ ایک قہوہ خانہ ایک پرفضا چین میں آفر تھا اور بیچ میں فیارہ ایک حصے میں جھوٹا تھا اور چاروں طرف کرسیاں بڑی تھیں۔ اس میں بیٹن اور مکہ محکمہ ایک لوجوان پنجابی مطوف نے حکمے اپنے راولپنڈی سے ہجرت کی تھی جاوے۔ اس نے مجھ سے اردو میں باتیں کرنی شروع کیں اور اس قدر میں اردو بولنے سے محبور ہو گیا تھا کہ رات کو گھبرا کر اٹھتے وقت کوئی اردو لفظ زبان سے نکل جاتا تھا اور اس نکل ہی ہنسا کرتے تھے۔ اب اردو بولتے بولنے زیادہ مز فاقسی اور بعض عربی فقرے سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ فلسطینیہ میں اور نیز راستے میں عربی کی سماعت بھی کرنی پڑی۔ اگر ایک سال ہندسہ باہر آ رہے تو نتیجہ یہ ہوتا کہ زبان لونہ بھول جاوے گا مگر سماعت جاتی رہے گی۔ اس لئے جو لوگ انگلستان سے آئے ہیں اور اردو وصول کرتے ہیں انہیں کو تصنع پر محمول کرنا غلط ہے۔

اندر سے بھی سیرت سٹانڈرڈ شہر ہے۔ اوڈر کے بڑے بازار خاصہ صاف ہیں۔ فٹن گاڑیاں اور ٹرک بھی جلتی ہے ریل کی مال گاڑیاں اور سافر گاڑیاں اس سڑک کے ایک حصے کی آبی ریل جیسی ہیں۔ سب لوگ اور معمولی گاڑیاں آندو رفت رکھتی ہیں۔ مہلکارا ماحاط نہیں ہے۔

**عربی اشعار** یہاں عربی روڈ ناہ راستے عام اور مفید کے رہا السالغ۔ سان حال اور کئی اشعارات شائع ہوئے ہیں۔ سبھی باشاکی وزارت کو اور خود ہی پاستا اور انہیں آجا دوتنی کو اور دم دیتے ہیں کہ شری پولی کو جو جون اور فیروز سے خالی کر دیا گیا۔ آج جاز میں خرتھی کہ سیر انگلستان وجرن وفرنس نے تاکہ صلح کا پختام سلطان کو دیا ہے۔ اور لاپورس مسلمانوں نے حکومت ہر جگہ کیا کہ اٹلی کو سمجھاؤ۔ یہ بھی خبر شہر ہے کہ تمام مدرسین نے منل کامل پاستا

فرصت ملے پر ایک مُہذب دولت کو غزوہ راس طرف نوہ کرنی چاہیے۔

عربی اور پیرایہ قصہ خانہ اگرچہ عربی ہی چیزوں کی ہمیشہ علیحدہ رہا مگر انہیں وہ سے کہ مجھ کو گامرا معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ ہمہ تن ماضی ضروری اور نیک کاموں میں نکل جاتا ہے۔ تاہم نئی چیزیں جھک کر سامان کے تھمے میں گنا۔ مگر دراصل وہ یورپ کے نمونے پر اور برا یعنی گانے اور ناچنے کا مال تھا۔ ہر شخص سے اوسطاً ہر ماہ لگے گئے اور رگانے اور ماسج کے آخروں کا نیوالی عیسائی یا یہودی عورت گردش لگائی ہے۔ اور ہر شخص کم از کم ایک گائے (در سے کچھ زیادہ) کا اور اس کو دیا ہے۔

گانا عربی میں ہونا ہے۔ گانے والیاں مسلمان نہیں ہوتیں۔ البتہ ایک مُعزب مسلمان سانی عرب اور ایک مصری عرب تھا۔ مصری اپنے فن میں اور استاد تھا مگر غالباً ایک یہودی عورت جو بہت بختیڑا اور آجڑا کھٹی رہی تھی۔ بغداد کے بچے میں عربی اشعار نہایت عمدہ فن میں پڑھے جو ملائسیہ ایک عمدہ قاری کی قرأت معلوم ہوتی تھی۔ دو یہودی یا عیسائی عورتیں نے۔ یورپ۔ عربی اور ترکی طریقے سے عورتوں کا رقص کہا جو ہندوستان کے مقابلہ میں نیز اور اچھا تھا۔ بیس بھی اگرچہ کم قیمت کا تھا مگر کھلش کی وضع کا تھا۔ ایک مسلمان تہائی عربی تہائی ٹراکار لگا کر شیشیل وضع میں بیٹھا تھا اور ستار کا تہا تھا۔ بیس اور وضع سے گویا میر قادیہ مسطظنہ کا اٹھائی معلوم ہوتا تھا۔ گویا بیس کا شوق یہاں سب کو ہے۔ مختلف قسم کے بے شمار مرد اور دو عورتیں بیالی ٹھنڈن۔ جن سے صرف ایک آواز کھلتی تھی مصری معنی نے جس کی شکل مسالونی ہندو سانسوں کی سی تھی اور کوٹ بھی چھوٹا انگڑی تھا۔ باللیل کو کوئی بیچاں مرتبہ۔ بچک طریقے سے اداں۔ ایک عرب شیخ نے آخری گانے زوالی پر گیلری کو قروض اور مبلغ محمدی اور نیم محمدی بھسکی شروع کی جس سے کوئی نہ پانچ سو پانچ سو کوئل کئے ہوں گے۔ سہ ماہ خاص فیاضی سمجھی جاتی ہے۔

ہتان کے یہودی عیسائی عوام عرب میں اور مجھ کو یہ دیکھ کر کھلے تھے۔ تا سلف ہوتا ہے کہ ریرستی اور ہوا نسالی نے اولوالعزم صحیروں کی ادا کو بھی اس درجے تک پہنچا دیا۔ ماکم از کم جو مشورۃ آل اسرائیل ہیں اور کبھی خدا کی مستحق قوم اسرائیل تھے وہ حشاشہ آمادہ کر رہے۔ مگر کہا وہ پیہروں کی اولاد ہے؟۔ مجھے اس میں بہت شہ ہے۔

ڈاکٹر نے حسب قاعدہ ڈاکٹر ان سلطنت عثمانیہ میں کے ہیجانوں کے لئے مسافروں کی آنکھوں پر نظر ڈالی۔ اترنے کی اجازت دی۔ یہیہ حرکت ہو چکا اور اب حمالوں میں جنگ شروع ہوئی اور ان لوگوں نے اس گلی پر ہٹس میں تفریحوں سے جو گئے دام لئے۔ پھر دو گھنٹے انتظار کر کے ۱۲ بجے کے بعد زینہ چھوڑا گیا اور غدا خد کر کے (۱۰۸) گھنٹے کے بعد اس غلیط جہاز سے نکلے مگر سخت زحمت اور کوشش سے کوئٹہ کے لئے پہنچے اور سہ ماہی کے ساتھ حاجی ٹوٹے پڑے گئے۔

**حجاج و حصول عتبات** حجاج کے لئے (دگرگ) یعنی محصول جنگی نہیں ہے۔ مگر اترنے کے بعد عجم سے ایک صندوق دکھا کر زینہ جنگ کے لئے جناب مانگا۔ اس نے بھی بخوشی اس میں کچھ دیا۔ ہٹول بن آیا۔

**سمندری حمام** سمندری حمام میں آدھ آنہ دگر سنیرن باہی کے نل سے نکل گیا۔ بیروت کو اسی طرح سے نہیں دیکھا مگر کبار سے پر عازن میں سہ ماہی۔ متقد دعویٰ اخبار و زمانہ سنا لے ہوئے ہیں۔ شہر کی گلیوں میں صحابی کم ہے۔ عسائی زیادہ اور باذروت ہیں۔

ہٹولوں میں کھانے کے دائم عطیہ سے بھی ڈیوڑھے ہیں۔ ایک عجیب بات یہاں یہ ہے کہ قسطنطنیہ میں انکسچی کے (۱۶۰) سکی یعنی آدھ آنہ ہوتے ہیں اور یہاں (۱۴۰) اور ایک فرس جو دوسری جگہ ۲۲ کا یہ بیان لے کر کہا ہے۔ یہاں سنے لوگ کھانے کے سبب معر لوگ کنون کے زیادہ قیمت لے ہیں اور کھانا بڑا دسے ہیں ان سے پرہیز لازم ہے۔

**اخبار کا مطالعہ** جس حدیث اخبار طبرہاں و قسطنطنیہ میں ارکولت ہے۔ یہاں بیروت میں دلہا اخبار ریکورڈ ملتا ہے۔ حجاب اخبار اسے عام میں نے جریدا۔ پہلا ہی مضمون صحت روحش اور اسلامی تھا۔ گزری بولی کے مطالعے میں حرج کی ترعب بھی۔

**سکون کا اثر** سکون من بہان اور فرق مانا گیا۔ اکت سے کا ذمہ سگہ خیال نامی ہے۔ کچھ سی سواٹر (۲۰) اور کبھی ڈیڑھ فرس (۳۰) من جلا ہے۔ محمدی کے اقترش ہوتے ہیں اور طرف، اقترش تالی اور بوزن عمالی کے مثل عیش کے صحت میں ہر جگہ گھٹنے ٹرہتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خوردہ گھٹتا رہا ہے۔ گزری ماہ میں!

کرو۔ وافی اہل علمانہ چیرہ بھی لورہ سیکی اکثر سلطنتوں کی خفیہ سازشوں اور اس سلطنت عثمانیہ پر اس طاری تہذیب و تمدن کے زائیمین نہ ہوا تھا۔ کیونکہ شری پولی خالص اسلامی ملک ہے۔ رعایا سلطان سے مخلص نہیں۔ ملک میں امن ہے۔ صرف اس بنا پر اٹلی نے فوجیں وارد کی ہیں کہ ہر ملک اٹلی کے لئے سود مند ہے اور بوجہ سندر سلطنت عثمانیہ جنگ نہیں کر سکتی۔ باوجود اس کے وزیر اور معتبرین عثمانیہ نے صرف ایک تہمت کہا کہ اخباروں کی آزادی بند کر دی مشا بلکہ اس کے کوئی فکر کریں۔ یا ملائے سو مالی گور و پیارا وافر مکر اٹلی کی آزادی بہتر شقی اور فتنہ میں ہے ناخبر کریں اشخ سنوسی کو ہمراہ کر کے جنگ کی تدبیر نکالیں۔

ایران و سلطان اس غزین رشت (گلگان) کے یہ لکھائے کا عمار مار العافی ہوا۔ ہر مسلمان میں اس سے ہر جاہل یعنی ناکس میں سانس خوش مرہ اور خوشی و ناہوتے ہیں اور ملاؤ اور خاکہ دونوں عمدہ کیے ہیں۔ دوسری تہذیب و تمدن کے خراب ہے ہیں جو بخاری اور عربی سے تیار لائے تھے۔ اول کا سان، کہ چیم ہم میں جو وہاں بہت ہی واقع ہیں اور عوام کے کھانے کے وال ہیں لیکن لو بھی اسے ستر سن تھے کہ عری کی مانند معلوم ہونے لگے تھے اسراک حلو بخاری کا حکو اس بات کہتے ہیں اور سندنہ ہے اور گود بھی اس میں ہوتا ہے ہمدوم سان کی سٹیجیوں سے اور حلو سون سے زادہ لکھ دیا گیا۔

اہل بجاہر کی ایک مدت ان لوگوں کے عمل سے معلوم ہوئی کھانا کھانے کے بعد اٹھا اور کھانا کا شکارا کر تے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہم کو ایسی طرح حداروں دے۔

{ ۱۷۱۸ اکتوبر ۱۹۱۸ء سنہ ۱۹۱۸ء - ہمارے سیسی گال - سرائہ سرور }

تمام ۱۸ راہ میں گذر۔ رات کو پیرس ہوئی۔ ہجوم اس اور کت اور کت سے اور اسے گلہ میں مجبور ہو کر نریشے سے سخت اور تہذیبی

{ ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۸ء - چھار تہذیبی سیوت - ہول عثمانی }

ملک تمام میں ڈاکٹر

آج صبح کے دن کے چھار ہر کے اس آگیا۔ گرد و تین گھنٹے بعد معائنہ ٹاکٹر کے بھی زیادہ ہونے کی اجازت نہ ہوئی۔ اول خبر تھی کہ تم ۲ گھنٹے کا قرضینہ ہوگا۔ ہم سب اپنا سا سا باندھ کر بیٹھے تھے۔ پھر معلوم ہوا کہ قرضینہ نہیں

یہ پیش رفت تو ماچر گتہ مستک عین گتہ عین تو عقیل و فرخ بود لکن برار حیف کہ نگش لبود بزار غ وطن نسین بچ بس و طرف کلاہ ز ریش کن زرف از حبان برود تو لوئے سن بزخضم سر دگر بخش تو ز حیاہ ذ من	شکست قیمت یا نیت را عین لب محمدی کے کلامت گہر نمان گردد طرح رکوئے خود و گل لورہ رقیبان را بنوش بادہ کار گتہ و جہرہ گلگن کن بچورد خسلم کن خوشگلا کہ ہنوز بسا و وطنی دم فسز اولو بر سجاد تم
---	--

{ دو سنہ ۱۶ مارچ کو بر لاٹکھڑہ جہاز سینی گال براہ سرود }

حکومت کی دیکھ  
 ہولاری حمت

اس جہاز پر اسقدر ہجوم کی حالت آج معلوم ہوئی۔ سلطنت عثمانیہ کے جہاز کاراہ من سب لیکر حاجیوں کو لپیٹا کر لے گئے تھے لیکن اس وقت لٹی کے جہازوں کے خوف سے وہ حرکت نہ کر سکے اور اس جہاز پر سینی جہاز میں لگنا مجرم ہو گیا۔ حالت یہ ہے کہ کوئی مسافر اس کا ایسا سہن۔ کوئی رستا جہاز کا ٹرا بوا سہن جہان حائی غرت مٹھا ہو گیا اس جو جالو روں کے رکھی ہوئی ہے جب کہ بولی ہے ڈولس آدیرون کو لٹنے کے لئے حکم ملی ہے۔ غلام اسقدر ہے کہ اگر ہم کاک نما کرے من ہیں مگر نامک جو ہر اچا آمد فریب کی وجہ سے باہر ہو گیا ہے اس کی لودین بلواری رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے وضو بردار کے اس جہاز پر ہم سے نماز شروع کر دی۔ ایک اور تکلیف جو ہم کو حکمت کی وجہ سے ہوئی وہ یہ ہے کہ بجا۔ دوں اور نیک شیکے جہاز خد دن اور جہاز میں بہوئے گا۔ کیونکہ شہدیم سویم راستے میں قیام کیا۔ روشنی کے منار تکم دولت عثمانیہ سجا موتی کر دئے گئے ہیں۔

سلطان رشاد کی شرافت و ہمت

مشہور ہے اور میں نے بیرون اسٹریٹ میں کمی ساتھ کہ سافٹ رٹا دانائقت محمد اس نے دوزار سے کہدایت کر گم نے طرابلس العرب (ٹیونیوی) کے پچا کی کوئی لکڑی کی اور اس کو محفوظ رکھا تو حکم سلطنت مشہور میں من مسعی دیدن نہ کہ تم کسی سے سلطان کہ تھی

[جہاز سیمنی گال - براہ بہرہوت - یکشنبہ ۱۵ اراکو پر ۱۹۱۶ء]

رات بھر جہاز ایک مشورہ بندر گاہ امر نامی کے کنارے کھڑا رہا۔ باتش آئی اور سچا سے مسافر جو جمعیت تھی سخت اذیت میں رہے۔ رات کو تمام مکانات از میر روٹن تھے۔ شاید یوم ولادت سلطان کی وجہ سے ایسا کیا گیا کھانا۔ کنارے کا نظارہ نہایت خوبصورت تھا۔ ایک تار پھونکی شہنشاہی تھی رات کو گوری۔ غالباً اس تلاش میں جارہی ہے کہ اطالیہ کا کئی جنگی جہاز غرق کر کے اٹلی کی زمادلی کا قدرے انتقام لے۔ یہاں کی حالت ہوسم عجیب ہے۔ ہوا بالکل گرم ہے اور جس جگہ گیا ہے۔ دوہرا کس پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے اور جب یونڈیں پڑنے لگتی ہیں تو سردی ہو جاتی ہے۔

ہمارے فبق مرادنا متروخ کے یاں ابک تو خٹا طلی کتاب منظم بطور کتاب کے ہے جس میں  
 کلام ان بیہین  
 فصلے شعر کی عز لون اور محسون کا اسحاق ہے۔ اس کو بھی معلوم ہوا ہے کہ بجا را بہن بقدر  
 جاری سا عرارانی نزاہ حال میں گذرے ہیں۔ میں نمونے کے طور پر ایک غزل سن کیوں سنہور رمانی کی اصل کرنا چاہتا

روز محشر عاشقان را با قاسم نہرست	کار عاشق تو تماشا ہے جمال ما نہرست
از سر کوسن اگر سوئے بہرستم می سرند	پاے سنہم گرد آجی لغہ ہد با نہرست
آرزوے جان من در برد عالم وصل اوست	جزوصال او ہما چیزے دگر در کارست
ہر طرف ہر سو کہے بہنم بسوی ایں دان	غیر از دلدار ما چیزے دگر در کار نہرست
بسالتنا ان بیہین در بسترخ و جوعہ است	اے طبیبیا گو مشہد امرو اس ہمارست

بجا اکا تا ہزادہ  
 میر نچال کے شعرون میں سے جیسا کہ کلام کھنا ہوں۔ سہ ابر بخارا جا رہے کا بچا تھا اور اسکو مرے  
 اسوقاری سوزی  
 یکس تیس سال گذرے ہیں۔ سے

کس عدار و صورت دے و غمچہ دہن	اگر سہ لڑے و عاشق کئے و سپس تن
نزدادہ ما در آیام جون تو ماہ و سنے	نذیرت دہن کے دوران لغاتھی جوی میں



لبا بہین چاہتا۔ گیارہ دستریچے سے تو کچھ نکل لے لیسیں سہو راکا، سبز، طغراہ، مستب، علماء، لہران کے تمام گئی خانان  
معلوم ہوئے اور ان کی ماہیت پس اتنا کہا کافی ہے کہ "چورک مان گھٹلے میں سسر اور روڑے"

الغرض انہما کے قابل حالات نہیں ہیں اس لیے بہین افسوس کے ساتھ لانا ہی کے پہلی مانیوں کو مہترم  
قراردنا ہوں۔

جہاں کی حالت ہمارا جوہار سینی گال، بعد عہد روانہ ہونے والا تھا۔ من ۱۶ دیکھے دال کے تقاضے سے سامان  
آنا۔ جہاں سے ہٹا ہے اور علاوہ درجہ اول و دوم کے درجہ سوم بہین دو ستر کا کٹس مانڈروں کی سی سی ہوئی  
ہیں اور خالی جگہ کس بھی نظر نہ آئی۔ راستہ ہمیں کا کمن سب پر نہیں۔ ایک ہا پتہ ۲-۵ آئی گئے  
اوس کے مفہم ایرانی حادم سے ہمارے دلال نے ٹیکہ کہا کہ میں کا ہر جٹس بھا اور اس اسی ایسے ہمارے جگہ دیدی۔  
ورہ سخت وقت ہوئی۔ اوس کے مالک سے کہیں آئے ہیں۔ حاحول کو اس وقت تک ہے اور اس کثرت سے روپیہ  
اون سے لیتے ہیں کہ کوئی حشر اس نظر سے کٹا رہے کے مسلمانوں کی مان ملنے کا ثبوت ہمیں کہ ہر سال بیٹھا مسلمان  
ہر ملک سے روانہ ہوتے ہیں گیارہ نوم الے کام کو گئی ایام میں دیکھی جس میں اول کا آیا آرام۔ مالی خاندہ اور لوہار  
آخرت بھی ہے۔ جہاں کی کیفیت اور پتہ الحاق قابل لغت۔

اسلامسول کی غلاف۔ کسوں کی کثرت و صرف جو شے سے سماں اور زیب کمر لکھا کرے  
صعائی و جو راک سے۔ من نے ۴-۵ میل کے ہیکے میں ترہ اور بساطاں کے قصے میں کہیں بہ حال رہائی۔

ملکہ غیر معمولی عنق و صفائی دیکھی۔ اور پورے پورے روس کے حولی مسویر سہرا ڈالے کے کثرت صفائی نہ بھی۔ ملکہ  
ٹوٹے بازار اور راستے راہ صاف نیچے۔ کوئٹہ میں کھانے بہت صفا اور سرفروص ہوتے ہیں۔ ایک  
فہرست سر سر لکھ کر رکھتے ہیں ہر کھانے کی قیمت مقابل میں لکھی ہوتی ہے جس کھانے کو حکم دنا چاہو  
مہتا کرتے ہیں اور مالوہ قیمت کی ہزان کر کے قیمت بتاتے ہیں۔ ہائی ٹیک اور صاف بتد یونیوں میں ہر  
ہے جو پتہ شیڈوں میں بھر کر سامنے رکھتے ہیں۔ ایک شخص نے روپیہ ہمارا ہن دو دف اعلیٰ درجے



کہ ۵۰ فرانک سے کم نہیں لیتے۔ اور کہا کہ اگر چار دن اور دو گے تو جہاز ٹھہرنا ہوا آٹھ دن من ہو چکے گا۔  
 روپہ لورائے تھا ہنڈی تھی۔ مگر بیروت میں لینی منظر تھی۔ آخر نمونے کا ایک طلائی تومان دیا۔ دلال نے اپنا  
 کینسن ۵ فرانک (بے) بظاہر صحت کیا۔ میں نے اپنا ایک تہنی صندوق تو زاید بھا۔ کیونکہ سفر لوروپ کی  
 نیت سے دوسرا صندوق خریدا تھا اس کو بد بیہ دیا۔ دلال مصروف روپیہ یعنی اسرفین فرانسسی اور

اور ۳۳ مجیدی لیکر گیا۔ اُس دن ہے کہ صبح کو ٹکٹ لاد۔ مگر ٹکٹ پہلے ہے کہ ارب سفر خرچ باقی ہے کہ نمونہ کے اسالی  
 سکے کو اگر عثمانی سکے کر لیا جاوے تو بیروت سے انکرز مال کا کراپہ پیشکل ادا ہو سکتا ہے۔ اور چاہا جہاز میں چینی  
 مجال ہوگی۔ مگر سفر زیارت نبی میں سب مشکل سہل ہے۔ - ۵

سن کہ ٹیل بودے انفس فرسٹ کلاس قال وصالِ عالمے می کنئی ابرائے تو

{ ۱۳۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء - روز جمعہ ز اسلامول در جہاد }

ٹکٹ مل گیا  
 مگر کس طرح؟

آج کی گھنٹہ انتظار کے بعد دلال جاتا آیا آگے بڑھا کہ میں یا بھلا گو میں نے ایک کام کیا۔ یعنی  
 تیسرے درجہ کا ٹکٹ لے لیا ہے۔ کیونکہ درجہ اول کی قیمت ۱۶۸ فرانک کر دی گئی ہے۔ دوسرے درجہ کے ۱۰۰

اصلی (۳۰) فرانک ہے مگر اس اسلامی حکومت میں بھی بد معاشوں اور حیلہ بازوں کا ایک گروہ ہے جو فرانسس  
 کسنی کے جہاز کے کل ٹکٹ شروع میں خرید لیتے ہیں اور پھر ۸۰ فرانک کو بیچتے ہیں۔ ہرے ہاتھ سو فرانک (تین)  
 روپیہ میں ایک دو سرے مار کرنے فروخت کیا۔ میان تک تو ٹھیک تھا کہ درجہ سوم کا ٹکٹ تگنی شہ کے فرسٹ کلاس  
 ہے۔ مگر ایک شہرئی زائد ہمارے دلال نے براہِ دوستی خود کھی یاد دوسرے کو دی۔ بہر حال بیرون کی اسماعیلی ہندی  
 تھی جس کا شکریہ ادا کیا۔

اس وقت یہ سکر کمین جا رہا ہوں تھی راہ ملاقات کو آئے۔ محکو تھی نادہ جسے فہم اور یک طبیعت لوگوں  
 کو دیکھ کر سناں ہوں کہ راہ خود دینی تعلیم ہانے کے رسمی اسلام سے گریزان ہیں اور اس کی ذہیر ہے کہ  
 ہے ملوڈاں کی زردستی اور مظالم اور خود غرضی مدت تک دیکھ چکے ہیں کہ اسلام نام کو کیا کرتے ہیں۔ میں نام



برگرم لوٹ نہس بلکہ دن کا بھی کرتا ہے۔ میں اس خری رائے کو اس لئے قبول کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ ہمیشہ معاشرت دیکھتے ہیں وہ بہتر واقف ہوتے ہیں۔

تصنیع وقت  
اسراہول میں  
میں متنازعہ دیکھتا ہوں کہ ہمارے ہٹل کے شاندار سوہ خانے میں اور دیگر ہوٹلون میں ایک سٹا  
یعنی اخبار میسج کے سچاس کا مشوق سان بہت ہے وہی کیفیت تصنیع واقعات کی ہے جو طہران  
میں ہے۔ سیکرٹوں ہزاروں آدمیوں کو اور کچھ کام سحر شطرنج و گھنٹے کے محاذ میں ہوتا ہے جس لوگ جو کلاہ ترکی کے  
گرد و خمہ سنیہ عامہ برور کھنے ہیں جو علامت مشایخ و علما کی ہے وہ بھی اسی میں مبتلا ہیں۔ البتہ ایک بات یہاں  
قابل توجہ ہے یعنی ٹھاٹھ سنہر کی وسیع آبادی کے جو ایک ملیں کر زیادہ سان کی جاتی ہے۔ نفع آؤ دسٹوں کی تعداد  
سٹروں رسمت کم حاوی ہوتی ہے۔

سکھڑا ایل انزب  
دامی اختلاف  
شہر ٹریبولی پر کئی دل سے اٹلی نے قبضہ کر رہا ہے حکمت کی مین جاری ہے۔ گو دولت غامہ کچھ  
نہیں کر سکتی۔ جس نے تین دن ہوئے وزیر اعظم کے نام ایک خطا لکھ کر دی میں روانہ کیا تھا کہ آپ کو  
چاہیے کہ مسلمانان عالم کے حوائب موجود ہیں اون کا جگہ کے تمام مسلمانان عالم کی تجارت اٹلی سے بند کر دیجے  
اور اہل طرابلس کو حکم دیجیے کہ وہ اٹلی کو بالکل بندھا کر رکھیں کسی قسم کی امداد انتظام میں نہ دیں۔ من تے یہ بھی لکھا  
تھا کہ آپ فوراً نہیں بھیج سکتے۔ رویدہ در امر شمالی لیڈر اور سودہ میں بھگڑا لاکھ مد سے اٹلی کے ملانے پھر  
"اے کرن اور سہا بے گل ہوگی۔" مگر انیس برسے کہ اسپر عمل نہ پایا نہ ہیسا کا در بندہ کے وقت بہت اچھا۔ حادہ علی خان  
کو دیکر طرابلس کو بچا سکتے تھے۔ مگر یہاں آکل مرنی رفوچی (حکومت) ہے۔ ہیں سو خوف ہے کہ مسلمانان بین پورس پیدا  
نہ ہو۔ اطلاعات راست واران شایع کہنے کی احارت بھی نے لی گئی ہے۔ سلسلہ ہل نمود سے کہ مسلمانان سالیو  
قتل نہ کریں خود مسلمانوں کو دیا تھی ہے۔ ختہ کہ اخباروں نے زور دیا کہ اٹلی کے باشندوں کو ہمارے کھال سے بچاؤ۔  
تاہر ہوں نے اون سے ملین دین بند کر دیا۔ سفیر جن نے وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے کہا کہ تیرہ روپ پر تری کے کھال  
انٹرنیشنل لیکس کا ہی ہے کہ تمام دوسرے ممالک بند نہ کرنا ہوں میں۔ تان سرگھی زیا تصنیع واقعات کی عادت سے۔ (۱۰)

آپ لوگوں نے کہاں سے یہ حال لیا ہے؟ آقا کے تعلق زادہ نے کہا کہ ضرور سا ایران نے ہم کو یہ خیال سنا ہے  
 مجھ کو معلوم نہ تھا کہ بہاؤن کا عقیدہ ہے۔ اس کے بعد میں نے یہ دریافت کیا کہ یہ مواد و قانون اس کی میں ہے کہ  
 خلاف شرع کوئی قانون پاس نہ ہونا چاہیے۔ اس کی بابت آپ کا کیا خیال ہے؟ ادھون نے کہا کہ اس میں  
 کیسے درستی کی ضرورت ہے، مگر جو لوگ اسلام خواہ ہیں اور جو لوگ آزادی خواہ ہیں ہمیں اس کے دونوں متفق ہونا  
 اور ایک دوسرے کے خلاف کام کرنا نہیں ہے، نتیجے کے موافق قانون ہونا چاہئے۔

مسٹر جلال کو ادھون نے دیا تھا کہ اس نے کہا کہ ایک سی انجمن قائم کرنا چاہتا ہوں جو ایک طرف مظلوم  
 سماج کے اور دوسری طرف اسلام کو نہ توڑے اور نہ خودوں میں مشابیح کرے کہ اس کو کہ ایران  
 میں اسلام کو فروغ دینا چاہئے اور ادھون نے کہا خود کر یعنی محف باکالین سے علماء کو آگے لے کر آگے کیوں نہیں  
 کرے جو علوم جدید سے واقف ہوں۔ موجودہ جمہور کے بعد جو لوگ ہیں وہ جدید خیالات کے بعد زیادہ  
 صلاحیت ہیں۔

س نے بہائیوں کی تعداد کی مانت سوال کیا۔ ادھون نے کہا ان کی تعداد مجھے معلوم نہیں۔ لیکن  
 میں نے ایک کو کبھی بہمن دیکھا ۱۱۔ نمبر زمین ۳۰۔ ۴۰ آدمیوں کو سنا ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے  
 اسے اس بات میں دلیل ہو کر اس فرقہ کی تعداد سے ناواقف ہیں۔ میرے اندازہ میں بجا اس ہزار اور ایک  
 لاکھ کے درمیان ہوں گے۔ یعنی زادہ نے کہا کہ جو وہ بہائی یا پنج تلین بعض دہلیس کہتے ہیں مگر تعداد ایک لاکھ  
 ہزار ہوگی۔ بعض دہلیس تو ضحیا میں گل بہائی ہیں۔

میں نے سمجھا گیا کہ ڈاکٹر کا ریٹا اسلام کے لئے کچھ کام کریں۔ مگر تعلق زادہ نے کہا وہ سبھی فرقہ ہے جس طرح  
 مثلاً مسٹر کو اوس کے مذہب سے سوال کرنا ما اوس کو مذہب کے موافق باجلاف سمجھنا ٹھیک نہیں سمجھتا ڈاکٹر کا ریٹا  
 مخالف تعلق زادہ کے طبعی موئے میں بھی متفقہ پیدا ہوا اور اس کا کسب قدر اندیشہ ہوا۔ کہ وہ ان کے لئے  
 زمانے کا منظر ہے کہ ایران کا مذہب اسلام نہ رہے۔ مگر سید الیوا الفتوح کہتے ہیں کہ وہ لازماً ملی ہے اور یہاں تک

ایسی قوم سے امداد نہ لون غیر لون سے طلب اپنا دیکھنا نہیں۔ دوسرے مسطحہ تہ کی سردی دکھ کر انہ لڑنے ہو کہ لڑنے  
 ویں بارک بن بھی اسی حالت ہی نو سما رہو جاؤں گا۔

**جہاز کی ملائی** کوئی زمانہ ان۔ ملا۔ سماں کے کلج کے طلا وین سے موٹل کے قومہ خانہ اس ایک عربی ان صہری  
 طالب علم سے بوجھا کہ بروٹ جانے والے جہاز کی تاریخ کہا ہے؟ وہ یہاں ۵ مح اپنے دوست کے ترشح کی  
 حالت میں جہاز نکلے کھٹیوں کے پاس لہنگا۔ معلوم ہوا کہ وہ پیشہ کو ایک جہاز جانا ہے اور ایک کل جانا ہے  
 مگر اس میں سب فکے بھری ہے۔ لہذا خاص درجہ اول میں جگہ لینا اس ۳ دن کے سفر جہاز کے لئے ایک سو  
 ڈسٹل روپیہ دینا جواہرین۔ ریل سوکھی راستہ ہے۔ مگر جگہ کے بعد ایک دن گاڑی میں جانا بڑا ہے نہ  
 دشمن تک پہنچیں گے اور ۸ دن لگتے ہیں۔ اس لئے کوئی مات ملے گی۔

**ملاقات مائی** کل میں لے حنا نفی زادہ سے دعوت کیا تھا کہ دوساعت بعد دو نظر ملاقات کروں گا۔ مگر  
 دو تہ ترشح و سردی و ذہن کے نہ آنے کے نہ ہا رکا۔ مالہ اور انھوں نے پیغام بھیجا کہ منتظر ہیں۔ عصر  
 کے بعد گیا اور پھر چند معاملات میں طواری گھنٹو ہوئی۔ فرقہ ڈاکارٹ کے اس مسئلہ کے کہ روحانی اور سہائی فوڈنٹ  
 کو بائبل ٹیڈا کا حوالے اور انھوں نے اول بہت معنی بیان کئے کہ انتظامی معاملات اور احرا بیات میں ملانے کا  
 دخل دسے ہیں اور ان کو رکھا حوالے۔ میں نے قبول کیا۔ لیکن کہا کہ اگر اس فقرے کے وسیع معنی لئے جواہرین  
 تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سلطنت کا کوئی مذہب نہ ہونا چاہیے۔ یا قانون ساسی کا یہ فقرہ کہ ”شاہ اہل کو  
 لازم ہے کہ مسلمان اور مرتد و کافر مذہب یا تن عسری باقی رہے۔ یعنی زادہ اور ان کے ایک ساتھی نے جو سائنس  
 میں ممبر پارلیمنٹ ایران تھے کہا کہ سب برابر ہیں اور اس فقرہ کے صرف یہ معنی ہیں کہ ایران میں اکثریت  
 ستم مذہب کی ہے اس لئے اس وقت تک دنائے مسلمان رہے گا۔ کہ ایران کو حق نہیں کہ ایسا مذہب پرورد  
 میں لے کہا کہ سب تک قانونی حق ایران کو حاصل ہے اور بہر جن بھی حاصل ہے کہ کوئی گروں ہر شخص اس کاٹ لے مگر  
 سوال یہ ہے کہ فرقہ ڈاکارٹ کے ذہن میں کیا حال ہے۔ اصول کہ خائے روحانی اور سہائی الگ الگ ہیں

اور زبان فہم فارس سے بھی ماہر ہے۔ کتاب ہاماسیہ (جو مذہب زردشت کے خلفا اور اولیاء میں سے ہے) آپس کی بہت سی بائین اسلام کے منعلق بھی ہیں بجز ان کے ایک بجز فخرہ او تمہوں نے بڑھا کر لیا جس کو میں مسلمانوں کی عورت کے لئے یہ بیان فعل کرتا ہوں :—

”داگرے ہست کہ سہرے از نازبان برا بگتر اندر سے آئندہ بہدین ترین آہن ہا۔ سومان آن آہن چہن آن آہن را ہم زنداگر بہ آہن گرش نشان دہی نمی سناسد۔“

(ترجمہ) ”عادل عذہ ہے جو عرب میں ایک سول کو کھڑا کر لگا۔ اوس کو ایک قانون خطا کر لیا۔ سب نوا میں سے اسی نے بڑھ کر لیا۔ اوس قانون (مذہب) کے روہت اوس کو اس الٹ یٹ کر کے کہ اگر خود سب قانون (مذہب) کو بنا جاوے تو وہ اوس کو مستناخت نہ کر لیا۔“

لفظی زادہ اور نام لفظی زادہ اور نام لفظی زادہ کے منعلق راقم کی بہ راوی ہے کہ وہ ایک ست ذہن ہے جس کا دماغ مارخ الفلاس فلانس اور تاریخ مبدوی یورپ طرہ سے ڈیٹھے دعات اور اصول اسلام سمجھنے سے فخر ہو گیا ہے۔ مزخیاں اوس کے مذہب کی نسبت یہ کہ غالباً وہ نہایت ہیمن ہے اگرچہ امکان ہے کہ طبعی مذہب ضرور ہے مجھ سے اونھوں نے کہا کہ آپ کی راوی دہی ہے جو بعض تیرے مسلمان مصلحین مثل سنجہال الدین و محمد بن کے نئے کہ اسلام میں وہ سب تین ہیں جو ترقی کے لئے لازم ہیں اونھیں کی اشاعت کافی ہے۔ آپ ایک اصلاح دہی کی بنیاد کون نہیں ڈالنے؟۔ میں ان کا اصلاح احقان سبب اسلام ہی اصلاح ہے رہا اسے نام سرفردہ قائم کرنا نہ میں اس کو ہاڑ بھنجا ہوں نہ اس قابل ہوں البتہ ایک نیک خلقی اصلاح کی غرض سے قائم کرنا چاہتا ہوں۔

بجشنیہ۔ الراکتور ۱۹۱۶ء قسطنطنیہ۔ ہٹل سترت

امریکہ کا سترتوی امریکہ کا سترتوی آج سخت سردی رہی اور دن بھر ترس رہا۔ میں نے کل یورپ دیکھ جانے کے لئے سامان خرید لیا تھا۔ یعنی اس سفر کے لائق صندوق و بوطہ وغیرہ۔ اور آج رات ہو جاتا۔ مگر ایک دو روز سے جہاں بدل گیا۔ اول سہرہ میں اسلامی کام کے لئے میں امداد چاہتا ہوں جب تک سے وہ قائم نہ ہو جاوے اور خود

دیگر سلطانین کے ساتھ مجبور قزوقت ہونی ہیں۔ یا اسی تصاویر جن میں منحنی اور مزاج کا گیا ہے یعنی جبرہ بنا ہے جس میں ناک کان۔ آنکھیں سب سرسبز عورتوں کی بارخا صغیرتوں کی جن جسکے ہاتھ میں آلا غنا ہیں تہ تصویرین علانیہ بکتی ہیں۔ مطلب ان تصویروں کے یہ ہے کہ سلطان فخر ان چیزوں میں متلا تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ ان سے ملنے کی اجازت ممکن ہے یا نہیں؛ تو انک ابرائی نے کہا کہ وہ رزق نہیں ہیں۔ دوسرے شخص ترکے کے کہا کہ زمین میں گہلنا حال ہے۔ میں بھی اسی سمجھا بھی کہ ملن ممکن نہیں لیکن سلطان مجزول کی ایسی ہنگ جسی تصویروں سے ظاہر ہے عثمانی در اسلامی مصلحت کے خلاف ہے

طوسی نوجوان اور یہود نوجوان طوسی عرب جو ہٹل میں مقیم ہے مس شاک کی ہے کہ ان سرکن کے دل میں عرب کی دوستی ہتہن۔ ہم اس محب سے سان آئے مگر ہمان کی حالت اب کچھ اور ہے۔ اسلام کی علامت نظر نہیں آتیں؛۔ نزا و بخون نے کہا کہ ہم ہمد و سنان و فخر کے حالات و واقعات میں مسلمانان ہمد ہماری حالت سے واقف نہیں۔ میں نے قول کہا۔ حجۃ اللہ الی اللہ مصنفہ منہ او ولی اللہ کی وہ اقرت کرتے تھے۔ اگر کہتے تھے کہ دلائل فلسفانہ اوس بن رماہ ہیں۔ یہ کہنا بواقعی اہل ہند کے لئے ی مایہ ناز ہے۔ اور یوں کہے ہوئے سخن شاک کی تھے اور کہتے تھے کہ امر کو میں بھی سوہی فرانس کے مست و باہر وہیں اور فرانس کو مرا کو میں انی نرقی بخار کے لئے یہودی بتاتے ہیں۔ اس میں سکتا ہوں کہ یہود کا اندرونی تاثر یہ وہ میں ہے اور نوجوان ترکوں میں اور بھی رباہ۔

اس طوسی نزلت عرب کو یہود سے بڑی لعرب ہے۔ وہ کہتا تھا کہ مجھے دو قوموں سے محبت ہے (۱) عجم ہے کہ وہ اہلیہ سے محبت رکھتے ہیں اور علوم عربی کو انھوں نے رونج دیا (۲) ناشاروں سے کہ وہ یہود کے دشمن ہیں۔ ستر کے نام اور حادثے وہ واقف تھا مگر اس قدر کہ وہ مسیحی نے اہل کی تسبیح لکھی بخار کے نام سے

یہود ہی از راجون مجتہد کتاب مسکالہ نام فی مسالہ الاسلام سکالہ حضرت ہے۔ زمانہ کن۔ عرب سربراہ اوس طوسی فارسی اور علوم دینی حدیث و فقہ سے کوئی واقف ہے اور یہ فرقہ و اسلامیوں میں زیر خلب

من نے کہا اس میں شک نہیں کہ ایک زدہ قتل برآمدہ رہنا ہے۔“

آٹھ لقمی زادہ اور سید ابوالفتح نے کہا کہ وہ آواظ اور مدعا میں کسی حزب مافرت کی طرف سے

مجاز نہیں ہیں۔“

سلطنت کا عیاش خانہ  
عقبات

میراںی ماجد حزن کا عیاش خانہ۔ پہلی سید ابوالفتح دکھی۔ شخص سے ۱۰ (باہار) دخل  
کے لئے بنائے ہیں۔ لٹا اور قدیم۔ طروت قدیم سکھائے قدیم۔ رواد و اسط قلم۔ تالوت  
قدیم۔ ایسی بڑی سنگین تصویر اسکے لکھن کو نذر مشین کے اڈھٹا محال ہے۔ ناس کی بر بنکوں مک کئی لاکھ  
حزن اس عیاش خانہ میں ہوں گی۔ ان کے تفصیلی حالات لکھنا ایک سال کا کام ہے۔ اسبر (میرانی) لونا  
سوی۔ نویشما کے عربوں کی ایشاء اور بعض حزن جو ایران سے لائی تھیں (اللہ سلامی حصے میں) یہ سب جو  
ہیں۔ عیاش خانہ کی الماریوں کے حصے ہم ایک سرے سے دوسرے تک ایک طرف گزر گئے اور دوسری طرف  
کی الماریوں کے سامنے کو لوٹ گئے ہر جگہ وہیں سے کم کا نہ ہوگا اور ایک ٹھنڈے سے رباہہ حصے سامنے آہستہ آہستہ  
گدھالے میں صرف ہوا۔ غارت بھی بہت بڑی برادر سفد دکرے اور کے اندر ہیں۔

آں مجازتہ سے یہ کئی معلوم ہونا ہے کہ بن مراہی سنگتراہی۔ نظروف سازی و اسط سازی آٹا ہیں۔  
جو سب چیزن مال اور نذر کے لکھو نے سے نکلی ہیں ان میں قدیم قوموں نے سفد رتقی کی تھی اور  
زمانہ کئے رنگ بدل چکا ہے۔ شخص سلطنت آوے، لازم ہے کہ یہ عیاش خانہ حکوہان سودی کہتے ہیں  
مزدور دیکھنے و بعض حصوں کی تصویرن کتاب کی شکل میں مطلوبہ ہیں اور حالات بھی درنہسی میں درج تھے  
سو جگہ میں کہتے ہیں کہ ایک جگہ سز کی نام بھی ہوگا۔ اکثر چیزوں رفرانس میں مختصر حالات لکھے سے  
کہیں کہیں سز کی میں بھی۔ وہ ظاہر ہے کہ ترک کو بہت کم دیکھے ہیں۔ اسی اگر دیکھتے ہیں اور فرسٹ  
سالے کتاب کام عسائون کے شہر ہے۔ حفاظت مسلمان سب اسی کرتے ہیں۔

سلطان محمد علی خان مرحول  
شہر میں سلطان مخدوم کی تصاویر میں آدھراں معلوم ہیں ہوئیں۔ البتہ البہر میں



سندھ، اہل تشیعہ کے بڑی تھی جس کا نتیجہ انقلاب فرانس اور خیر زری و جنگ ٹیٹے طیل تھی اور موجودہ مسلمانوں کی  
فحاش اور آج بھی کام کو بوجھنا بہر بھی فرانس کی لائڈ ہی کا نتیجہ ہے۔ یہ خلافت آس کو خیر زری اور انگلیز دین ہرق نام  
ہین اور مذہب کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی ترقی بندی ہے۔

آج کے ترقی نادر نے زر کی مادی مثال کو صحیح نہیں سمجھا اور خیر زری و انگلستان کی ترقی کے لئے دوسرے  
اسا بنیائے کہ ان کو مذہب اسلام سمجھا چیز ہے ملو و عطف و نصیحت سے پھیلنا چاہیے جیسا کہ تین تیر خیر نے کھیلا یا  
دوسروں کو کس کس کو محمد، کیا جاوے کہ ہمارے ہی جمال ہو جاؤ!

تین نے مصلحت دی کہ ڈاکراٹ کو لارم سے کہ کوستس کی کے علمائے بخت سے اور خیر بھی باہم مصالحت کریں  
ترقی نادر کی کوئی زیادہ جہش مصلحت کی مصلحت نہ ہوئی تھی زیادہ یہ کہ کما کما عسائی یا دی جس  
رو یہ تیر تیر تیر تیر اور وہ تین تین تیر دست طاقت کو قیام رکھا۔ مسلمان تک کہ گلبلیو کو بھی یہ کہنے پر مجبور کیا  
کہ تین کی دستس تین کرتی کہ گورڈر و۔ ر س و غر کی مات (یہ وہی علماء ہین کہ تین نے ایسے رسالہ لاس  
ترقی ایران میں ڈاکراٹ کو ان کا مصلحت جانا تھا) جن تھی اسے بھیل گئی۔

آخر میں ہم نے سوال کیا کہ آیا مشہور دستس کہ ڈاکراٹ قائل ہیں کہ مخالفین کو قتل کر دینا جائے۔ اور  
آپ نے فتح ظہار کے وقت سپہ سالار کو تار دیا تھا کہ چند آزاد مہون کو بھی نہ دی جاوے تاہم ایران کی آزادی  
محموظہ ولی درہ نہیں۔ کما توف کی تکو کے بعد ارتجاع (دائمی یہ خیالات ایتم) خیر نہیں بنا۔

تقی نادر نے جواب دیا کہ میں نے ایسا نہیں کیا اور اس کو بھی میں خدا سے ہوں کہ توفیق کو قتل کیا جاوے۔  
اصول کی کاپی کے یہ مات محض خلافت ہے اس وجہ سے بھی کہ باوجود یقیناً ایک دوسری طرفت طے جانے ہیں۔  
میں محابہ مونی اگر میرا مسکت قتل ہوتا تو عمر و نفا بہر کرتا اور میں کے لائل بھی تولا تھا۔

(نوٹ) اس قول کی درستی میں شک نہیں کہ تقی نادر اگر قتل کو میغہ سمجھے تو اس کو علانیہ ظاہر کرنے کی  
محرت رکھتا ہے۔

لحدِ ذہن چار ہزار سے زیادہ نہیں۔

بھرتیس نے کہا کہ ایران کی ترقی کے لئے لازم ہے کہ باہمی حاکمیت کی موجودگی ہو اور وہ اپنی حماقت کو بھرتیس کرے۔ طاقت ملاخدا درست نہیں ہو سکتی پس لازم ہے کہ بلکہ مجتہانِ وطن اس طریقے سے صرف بہن اور ایسے زمین لڑنا چھوڑ دیں۔ اور یہ اتفاق نہیں ہو سکتا جسک علماء کو موافق نہ کیا جاوے۔ ایران اس وقت تیار نہیں کہ علماء کا جو اُچار دے۔ اگر اس مات پر زور دیا گیا تو ضرور باہمی جنگ ہوگی۔ اور نہ تاہم ایران کے ہستفلاز آزادی کے لئے سخت مُضر ہے۔

آقائے ترقی زادہ نے کہا کہ "سبکِ مخالف" اس اندازہ کے کہ اس میں خلیل اور غائب جیسی جوہر نہیں۔ ہر ملک کی ترقی جب تک کہ اور ب کی تاریخ ٹھہرنے سے معلوم ہوگا اس باب میں شہر ہے کہ جو شخص جو اسے رکھتا ہو گا اور آزادی کی نظر سے اور اظہار سے من کوئی مراعت نہ ہو اور ایک دو اول حریت رائے کی ممانعت نہ ہو۔ سارے عرصہ کے ایران میں انکار کے اظہار کی آزادی ہو خواہ کوئی شخص نہ ہو بغالبِ خیال اب غائب کے یونین رائے ظاہر کرے ممانعت۔ علماء یہ سب اس قدر رادتی کرتے ہیں کہ جہاں کسی شخص نے خلافت کا اظہار کیا تو سمجھتے ہیں کہ نسبت بود ہو جائیگا۔ دلائل سے رد کرنے کی صلاح اس کو حرام سمجھتے ہیں۔

اس سے کہا "عمانہ" ضابطہ ایران کے لوگ علماء سے استفادہ پایا ہلکے ہیں کہ ان کی متانت کو میں سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن فقہاء کی مطاع نہ کرنا اور ماتہ ہے اور اسلام کے اصول و عقائد کا انکار کر دینا دوسرا امر ہے۔ اگر آزادی اور ترقی کی مخالفت جماعت پر ہدائی جاوے اور سزا فریق بھی ایسا گروہ قائم کر لیا اور حاکمیت کی صورت ہوگی ان جھگڑوں کو ابھی ملوئی رکھنا سہی ہے۔

• ترقی زادہ نے کہا کہ "فرقہ داری" دلائل کا جواب کیوں نہ دے۔

میں نے کہا صحیح ہے لیکن وہ کہیں گے اول رہ جو رانی کی احازب دیکھاوے۔ اور اب بعد کہا جاوے کہ تریاق بھی کھلاوے تو سبہ درست نہ ہوگا۔ علاوہ اس صل و عرصہ و آزادی اور کار تالیخ ترا س میں ذہن

ارادہ ملانا سے ترک نہ کیا تھا۔ حمام سے دایرہ لے کے لعد میں نے دیکھا کہ نفی زادہ (آقا سید مرتضیٰ شہر رومانی فرزند ڈاکٹر ارٹا ایران) ملاقات کے لئے کچھ عرصہ سے منظر ہیں اول سے اس وقت سیری گفتگو متعلق نہ صلاح و اخلاق مسلمان (دشمن کی ضرورت) کا و بخون نے تسلیم کیا۔ مکان میں موجود نمونے کی معذرت کی آمد و آمد کہا کہ سفر کے لعد آؤں گے۔ چنانچہ لعد مغرب ہوئے تین آئے۔

نفی زادہ کی عمر ۳۲ سال سے زیادہ ہو گی۔ علم فاضل اور مضبوط جوان ہے۔ آواز دھیمی ہے اور لہجہ میں بری بھی نہیں اور مراجع میں بظاہر مسکت اور عربت معلوم ہوتی ہے۔

مسرح کے لعد و گھنٹے کے فریب اداں کی گھنگو ہوئی۔ جو مکہ موجودہ ایرانی بالنگس میں وہ اہم شخص ہیں۔ اور اگرچہ (حسابی مگداؤن کا ذکر اور آبا ہے) آج کل وہ کالے ہوئے ہیں۔ مگر فریڈ ما کرٹ اسٹک ان کو لٹھراتا ہے۔ اور اخبار ایران تو میں بھی غالباً اونہیں کے اکثر مسلمان جیسے ہیں۔ با اداں کی رائے کے موافق اسٹڈ ہونا ہے اسلئے اداں سے تو گفتگو ہوئی اداں کا پورا ماسل لکھنا ہوتا۔

سن نے نفی زادہ سے سوال کیا کہ آیا آپ ایران کی رنی اس طرح جیسا ہے ہن کہ اداں کا مذہب اسلام ہے اور اسلام کی رنی جو مانخواہ اسلام ہو ماہ۔ جو بیکہ رنی کرے۔؟

جواب۔ رنی ایران کی ہنسا و ایران کی مجتہد پر سے اداں کی ہر چیز کی رنی معصودہ اس میں مذہب اسلام بھی شامل ہے جو ایران کا مذہب ہے۔

متن نے کہا کہ ایران میں بہت سی حراہان بھی ہیں۔ بہ ظاہر ہے کہ اداں کی ترقی مقصد نہیں ہوتا۔

جواب۔ نفی زادہ نے تسلیم کیا کہ الباہی ہے۔

شام کو اہل بیگتنگو ہوئی کہ ایران میں اصل مشروطہ جو امان کی لعدا د کسی ہے۔ اور پتوچ بیڑی لایو مو اتفاق کیا جو لوگ مشروطہ کو پسند کرتے ہیں اداں کی لعدا د کل صوبوں اور مشہروں میں ملا کر ایک لاکھ با کہ کم دہشس ہو گی۔ البتہ جو لوگ مشروطہ کے لئے قداکاری اور لٹھ نہ مرنے اور جان مال کسے سر نہی ہیں ان کی

رسا کسی مد عادت کے موافق اپنے حرفے کی نقطہ تعداد جتانے رہتے ہیں۔ چکوبیبا ال اسماعلا اور ہر معاملے میں مسالخواؤ  
 صورت اور ملاحظہ تحقیق ماسکے لغت رہی ہے۔ میں نے اون کو سنا یا کہ دراصل اثنا عشری شیعوں کی تعداد ہندوین دو ملین  
 متکل ہے۔ اگرچہ خواص میں تعداد ایک ٹنٹ ڈر ہوگی۔ سزاوں کا خیال تھا کہ بوجوان ترک کو ششس کرن گے کہ الہائی  
 مثل اُن کے ہو جائیں اسی وجہ سے مدارس برکی قائم کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کہیں اون کے مذہب کی عظمت  
 کی کوشش نہیں کرتے۔ نئی قسم کی تعلیم پکرا لیا ہنہ کہ وہ اسلام سے نکل جائیں۔ اونہوں نے ایک مسن جواب دیا  
 ”ہمن اور مسکے کام ہن“۔ مسلاؤ لہنہ نے کہا کہ آپ ہندوستان میں اُن کی تشکیل دیکر اس کہن۔ میں نے کہا کہ  
 ہماں سے آگنٹے کے راستے رحمت لہنہ معتمد ہنٹھے ہن اور ہن کام کرنیکی ہنہن رکھے نو ہندوستان ہی کیسے ہو گیا  
 ہے؟ (گر لہذا ہنہن نے لڑکر بہت غوق حاصل کرنے کے لہنہ اہنہن کے ہاتھ میں رہے)

**حرافی** حرافی کا معاملہ یہاں بہت سخت ہے ایک شہر فی تھماؤ نو دو و قروش (۳۴) حرافی لیں گے۔ ایک محمدی  
 میں کبھی ایک آگھی ۲۲۔ ۱۰۰ محمدی (۱۰) کو ٹھٹھاؤ نو۔ لہنہ گے دو کا نام کہدنا ہے کہ میرے ہاں خورد ہنہن  
 اور اگر حرافی دکر خوردہ کرنا ٹہرتا ہے۔

قسطینہ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۷ء۔ ہونل سرب۔ سہارنہ

**حام اسلا ہونل** ایک تمام ہن گیا جو ہماں سے قریب ہے۔ واقعی قابل دید جگہ ہے۔ تمام فروش سنگ مرمر کے ہن  
 بجائے حوض کے جس میں عراق عرب اور ایران میں مہینوں کی کنات و غلاظت ٹھہنی رہتی ہے جھوٹے جھوٹے  
 سپید پتھر کے جوں نما شکے یہ ہوئی ہیں جن میں گرم درود دونوں قسم کے نل سولانی بہتا ہے۔ معقول جوبی جوہ ہنہن  
 کو ملتا ہے اعلیٰ درجے کے تول (لوہے) ماہر موجود رہتے ہیں۔ اوپر کی منزل کیڑے اُتارنے اور ہننے اور آرام کرنے  
 کے لیے ہی ہوئی ہے جس میں کوئین بھی ہیں۔ فضول نسا اور ستم اور دیوون کی دیواروں پر بنی ہوئی ہیں۔ اس میں  
 شک میں کہ اُحرب بھی مواعام راہہ لہتے ہن۔ گرفتہ طنطنہ کی حسیت و اخراشکے تمقابل زیادہ ہمن۔

ملتان لہی راہہ لہی زادہ ہونل کے قریب رہتے ہیں انک دو دفعہ ملاقات ہو گیا۔ کارڈ چھوڑا یا مکان میں رہنے پلے۔

اور تعلیم اور جوانی تک نقل کرنا چاہئے ہیں مصالحت کی شرائط میں انہوں نے تعلیم کو اہم سمجھا ہے۔ اسی طرح انسانی اربوں (جو نصف سے زیادہ ایماندار مسلمان اور نصیب سے کم رہیں کیتھولک مین) اور انہوں نے بھی اس تعلیم اور لاادریت کی تبلیغ کے خلاف لغوات کر کے مدارس کا انتظام اپنے نامہ سے نہیں دیا۔

خوشی کی بات ہے کہ اس طرابلس کے معاملے میں مین کے امام کبھی اور سب سے پہلے نے نہ صرف ہمدردی کا تار دبا بلکہ اسلام کی حمایت میں جنگ کے لئے آمادگی ظاہر کی جب کہ اخباروں سے معلوم ہوتا ہے۔

انجمن اتحاد ترقی کما تھا ہے کہ انجمن اتحاد ترقی کی تغیر انجمن میں ہو اور اراستہ کا بہت زور ہے اور چونکہ یہاں بطور لباس و عادات میں فرق نہیں اور نوجوان ترک گویا ایک دولت عثمانی (بجائے دولت اسلامی) کے قائم کر رہے ہیں اس لئے انجمنوں کے عقیدت کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگرچہ بعض انہوں نے مسالہ فرود کرنا ہوگا۔ وہی ٹیونس عرب جو ایک سال سے طرابلس سے ہجرت کر کے چلے آئے اور اب یہاں ہوٹل میں تعلیم میں اس انجمن کے جملہ سالوں سے لڑ کر آئے ہیں انہوں نے یہاں سے حالات پوچھے گئے تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ نہایت بد اور ہمارے دشمن ہیں۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ سب سے لوگوں کے چہرہ پر ہوا ایمان اٹھنے لگیں اور پریسٹنٹ نے کہا کہ کسی گروہ پر حملہ نہ کرو۔ یہ سب سچ ہے لیکن اگر یہودی سے دل سے مسلمانوں کی امداد کریں تو وہ دینے میں کیا مضائقہ ہے؟ مگر اسے کہو کہ وہ یہود کے ہمدرد ہیں اور ہم اسلام کھودو'

شیخ اسد اللہ نقابلی  
سے ملاقات ہوئی  
خاستیج اسد اللہ توحان مجتہد سے پیملاقات ہوئی۔ مسائل متعلقہ ایران و اسلام میں گفتگو ہوئی  
دو ماہ ہندوستان میں رہ کر اور حال لوگوں سے مسائل متفرقات میں متکراروں کا خیال ہندوستان  
میں مسلمانوں کی تعداد اور مسلمانوں میں مسلمانوں کی تعداد کے متعلق بہت مسائل متفرقات منفری اخراجات  
مابین وقت بڑھانے کے لئے بہت بڑھا چڑھا کر مسلمانان ہند کی تعداد لکھ دیا کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض شیخ

چہ امام بخاری در مدینہ کے متعلق مزید اطلاع آخر جلد کے ختم ہر تاریخ ۱۱۱۰ ہجری ۱۹۰۱ء لیگی۔ (مست)

۱۰ مریدان کے لئے دیکھو روراجیہ ۱۱۱۰ ہجری ۱۹۰۱ء۔ (مست)

نویز لادکانہ۔ استامبول (ادر یونانی) علمدار۔ اقدام۔ مشہور روزانہ اخبار تین۔ علاوہ اس کے زمان یونانی و فرانسیسی صحیفوں میں اور ترکیب ربا یعنی انگریزی و عربی و فرانسیسی میں بھی اخبار نکلتے ہیں۔ آخر الذکر کا نام لسان طیب لڈ ہے جو بسے اڈے در در کا ہے۔ نام سکا فروزون کی دوکان پر اخبارات بکتے ہیں۔ تمام کتب سروسٹون کی دوکان میں بکتے ہیں۔ حجام۔ نان فروش۔ قومہ خانہ ہر گھڑ پڑھنے کے لئے موجود رہنے میں۔ بیان تک کہ برون سٹہر ایوب سلطان جس کی وضع گاؤن کی سی ہے وہاں بھی قومہ خانہ میں اخبار موجود تھا

**ہوٹل وغیرہ کے خدام** اخبار فروش مسخد میں ہوٹل وغیرہ عموماً سبھی جن کو سہان ردی کہتے ہیں۔ بہاں صاف اور سر پر پہن رکھتے ہیں۔ خوب کام کرتے ہیں۔ ان کو کام کر مین نے اپنے ہوٹل میں زیادہ متعلقہ اور مددیاست نہیں پایا۔ اگرچہ غیر معمولی کام کرنے پر انعام کی منتا کرنے میں اور صرافی بھی خوب کھاتے ہیں۔

**اسلامیت کا صنعت** جو کچھ میں نے دیکھا میں نا اور ایک نوجوان طیبی عالم اور دیگر آدموں سے گفتگو ہوئی اور سکی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ واقعی اسلامیت کی شان کم از کم فلسطینیہ اور طرہہ جا کہ میں بہت ضعیف ہے۔ اور لاندہ ہی یا درہ ہے بے پروائی (بوجہ قریب یورپ) ایرلن سے بھی رما دہ ہے۔

شہری ایرانیوں کے بون کو ابدا میں درہ ہے تاوس کہا ہا ہے۔ اسلے باوجود لاندہ ہی کے اون میں بونے دین باقی رہتی ہے۔ یہاں کے اکثر منوالادکار کچھ فلسفہ اشعرت کی سمجھی کے باعث کچھ خالق آلام سے خود اسلام کو منزل کا سٹٹنے لگے ہیں۔ کم از کم فنی اسلام کو اکثر جو اسکے چکے میں اور یہ بیچارہ اسلام ترکون میں سب جگہ سے زیادہ دہم توڑ چھاپے۔ مگر غلط فہمی نہ ہونی چاہیے یہ حالت طرہہ جا کہہ کی ہر عام قوم درست اور صحیح العقیدہ ہے۔ محکوں کی بھی سکایا نہیں۔ اگر لصد بن رسالت ہر زور سے فایم نہیں اور صراحت دن رکھتے ہوں۔ (مگر دعا) دل بہر داغ داغ شدہ منہ کجا کجا تنم

**جدید تعلیم** عرب میں اسلامی حرارت بہت زیادہ ہے۔ مکن کا بڑا حصہ میں ایک ٹکڑے (زید رہ) اور ایک ٹکڑے اہل عرب اور ایک ٹکڑے شامی تہ۔ اون میں سے زیدوں نے یہہ قائم اوٹھا ہے کہ جس قسم کے مکاتب

رکوں کی قصصی  
دالی غالب

جہاں تھے ترکوں میں (جو سرک پنج سہل قوم ہے) سرحد صفت کے لاکھوں نے سنی فوجی تھا

کوسہ درست کہا ہے جہاں تھے ہن۔ ستوت دیجاتی کو کم کیا ہے وہاں یہ عیب بھی ہے

کہ مسلمانوں کی مالی حالت روز بروز زوال ہے۔ حامد ادرن غریب ملک والوں کے ہاتھ بلر فرودت کرنے رہتے ہیں اور بغیر فرض

عیاشی اور بے طبقہ حال نے ہن بار و بہہ میں اُڑا دیتے ہیں۔ سب تجارت غیر قوموں کے ہاتھ میں ہے۔ زراعت بھی

عسے درج کی نہیں اور قومی امتیاز کم ہو جاتے سے خاص مسلمانوں کی دولت و عصبیت کی حفاظت بھی مشکل ہے

کہا جا رہا ہے کہ سلطنت نے بعض اعلیٰ درجے کے مکانات و محلات و ماڈگارہ سے سلاطین سلف کو جبرین دغرو

کے ہاتھ معمول قیمت رفرودت کر دیا ہے اور نذر بعض کا سودا جاری ہے۔ ایک محل جو سلاطین سلف کی رہات

معتبر یادگار تھا اوس کے فروخت ہر فوج والے گرٹ گئے اور حاکم ملوڑی کہا گیا۔ مگر فلسی سب کچھ کر لاتی ہے۔

عیاشی

سہاں کا عیاشی غناہ دُبا کے مشہور مقامات میں سے ہے اور پڑی ہی عمارت ہے۔ میں اوس کے

دیکھتے لوگا۔ مگر تمام ہو گئی تھی۔ کل سرکھا لے ماہر سرکٹی ہوئی بہہ سبسی موٹن رومی اور یونانی زمانے کی قدیم

پڑی بھن اور بعض مدور لیے ستون قدیم مارنوں کے سن پر لٹنی زبان من پڑی بڑی عمارتین درج بھن موجود ہیں

۔ سب دکھ کر غیب اور اوس ہوا کہ جہاں عیاشی غناہ کا بردنی احاطہ ہے اوس کا جنگل بنانے کے لئے قدیم زمانے

کے ال یادگار ستونوں کو کاٹ کاٹ کر نگا با ہے اور اون میں سوراخ کر کے لوہے کی سلاخیں احاطہ کی حفاظت

کے لئے نصب کی ہیں گو با ستونوں کا کام لیا گیا ہے۔ لیکن ہر کلاب اس طرح قدیم یادگاروں کو ضائع نہ کیا چاؤگا

ایک بھر ماہ سے زیادہ پچاس روپہ ہن بن سکنا تھا بلکہ لوہے کا ستون دس روپہ میں لور رہا کہ ایک بھر

یا پنج پانچ ہزار روپہ میں بھی اہل علم کے لئے مست ہے۔ کیونکہ سب رقدیم تاریخی کتبے درج ہن جو کٹے۔ سڑاٹ

بلٹ ہو گئے ہیں۔

رواہ حاکم

سہاں اخبار پٹی کا از حد شوق ہے۔ ملکہ ملا مثالی خود با بیٹالی کے ایک دوئل کے چکر میں دو

دشوق اخباری

مقام اخبار ہی کے لئے ہیں۔ عیاشی۔ ستھر۔ طنس۔ تدبہات۔ کمرہ۔ تول۔ سر جان حقیقہ

یہ علاطہ ہونے و نفع جہاز میں برہمنوں کو کون کہہ سکتا تھا کہ اس میں اور اعلیٰ الشہ کے برکوں میں اس میں کئی میں  
 لٹا ہر مطلق قرنی نہ تھا لیکن ان کسا تہ بعد سائی مسون اور یو یون کے ہونے سے معلوم ہوا کہ وہ سلطان کی  
 نور میں اور عیسائی یونانی نسل کی رعایا ہیں۔ انھیں کاتھولک یعنی اویک ٹرکین میں سے اور اسی سے  
 ہون میں سادگی اور سادہ سادہ کا پیش حساب ہے نہیں ہو سکتا۔ اسی ہی بالکل رک معلوم ہوتے ہیں اس  
 سچ اصل تو ہم میں اسلامی جمیت عیسیت کا جوئی باقی باقی یقیناً ہر ہنڈا ہنڈا معلوم ہوتا ہے اور یہ نظر نہیں سلاوں کے  
 لئے اوراق و عترت سے کم نہیں۔

مسجد سلطان احمد آج کا کارادادی کے انتظار میں دن کا ٹراہٹ صرف ہوا۔ وہ ہمارے گئے بہتوں مسجد سلطان  
 حایر ایلیہ سے کی یادگار میں بنائی گئی ہے اور کل اسے میں رہ گئی تھی دیکھنے کے لئے گما بیرونی اصطاف  
 مسجد ماہب سے امریکہ کی کبھی بھی بلند ہے اس کی وضع دیگر مسجد سلطانی کی مانند ہے اور گنبد  
 المصوبیہ سے گنبد ہے۔ مگر کھینچ سوری خوبصورتی میں ایسا صوفیہ سے ٹھیک ہے۔ ٹٹائی کا فرش بجا ہوا تھا اور  
 ایک صحیحی میں قالینوں کا اسار لگا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صفائی کی عرصت ہوتی تھی اٹھائے گئے۔  
 قالین کا فرش کئی مسجد میں یا وسطی حصے میں ہوتا ہے۔ اس مسجد میں مختلف زاویے حرمت کے لئے زمین میں  
 لگا کر کبوتر نما کی جگہ ہے۔ ۲۰-۵۰ نماری موجود ہے ۳۰-۴۰ محل بنانا کے تماس کے لئے آئے تھے۔  
 مسجد کے الائی گنبدوں کے گرد استونوں کے گرد نمایاں خوبصورت مسٹری حرفن موجود دو گز لمبے ہون گے  
 آتات قرانی و بعض احادیث لکھی ہوئی ہیں۔ الائی روض سنز رنگ اور سرخ رنگ کی سمیٹ کی مانند ہے  
 حرم کے برابر ایک خوبصورت کتب خانہ بھی لگا گیا ہے مسجد کے سونے گنبد کے نیچے میں دن میں کبوتر  
 ستونوں کا محفل ہر سے کم ہوگا۔ اس مسجد میں نقیاً گنبدوں کے نیچے میں ہر آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں اور  
 اس تو زیادہ ٹھیکہ سکتے ہیں۔ آصف اللہ کے امام بارگاہ کے والان سے ان میں کبوتر مسجد میں گما لیشن مادہ ہے۔  
 گنبد ان مسون نہیں بیان مسون بکثرت ہیں۔ اس محفل سے امام بارگاہ آصف اللہ کی تعمیر بھی لاہور ہے۔



کے بعض مدارس و مکاتب کو بھی بہت کچھ دیا تھا۔

**تجارت و مسلمان** دولت عثمانیہ کی تجارت عموماً اور قسطنطنیہ (جو اس قابل ہے کہ دنیا سے قدیم یعنی یورپ اور ایشیا) و افریقہ کی لوجہ مرکزیت منڈی بن جاوے) اور سبکی تجارت خصوصاً غیر مسلمین کے ہاتھوں میں ہے۔ چھوٹی تجارت یعنی کتب فرشی اسلامی کتب کی ایوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ بعض خوردہ فرشی گروہ بھی بہت کم تر کون کے ہاں ہے۔ بہتر نام عالیشان عمارتیں جن کی قیمت سے ایک ٹری ریاست خرید سکتے ہیں تقریباً سب عیسائیوں کی ملکیت ہیں۔ اور کیونکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ قیمت بہان میرٹھ سے بھی بہت زیادہ ہے۔ !!

**مدرسہ عربیہ** ایک عالیشان مدرسہ کا احاطہ کئی حاصلاً بڑا اور عمارت خوبصورت۔ دو منزلی درجہ اس حصہ شہر میں واقع ہے۔ افسوس! جس وقت ہم پہونچے مغرب کا قریب تھا اور اول کار بردست آہنی بھاگ مند تھا۔ مگر صحن و عمارت کی شان باہر سے صفا معلوم ہوتی تھی۔ لورڈ ڈاک بھی انہماکت شائد ہے۔ اسی طرح آج صبح کو میں نے مدارس قسطنطنیہ میں نہایت کثرت سے طلباء کو جانے دیکھا۔ سب کی ایک مخصوص دردی تھی اور لباس فوجی دردی کے منابہ ہوا۔ البتہ سر لٹکے بوط مختلف رنگ کے پہنے ہوئے تھے۔ ان مدارس کو مدارس رستدی یعنی ابتدائی مدارس کہتے ہیں اور ان میں طالب علم دولت عثمانیہ بہت خرچ کرتی ہے۔ لڑکی طلباء اور بیریانی طلباء دونوں کا کساں اچھا ہوتا ہے مگر ترکی طلباء و عام طور پر لڑکیوں کے خوشنماں پہنتے ہیں۔ باعباری یعنی وزارت قانہ کی عمارتوں کو بھی ماہر سے دیکھا وہ طہران کے دنار تجارتوں سے زیادہ شاندار تھیں۔ محصلت عمارتیں دو رنگ چلی گئی ہیں۔

**فوجی سپاہی** فوجی سپاہیوں کو آج میں نے سلطان ایوب اور دروہی جگہ جانے دیکھا لوتجیب ہوا کہ ان کی شکل اس قدر شاندار اور رنگ گورنمنٹ جیسا افسروں کا یا عمارتوں کا معلوم ہوتا ہے۔ بطور ہر وجہ یہ کہ اسلامول کے ترکوں میں کاکیشا اور بہان کے لوانیوں کا لیل بہت ہے اور میرٹھ سے پہلی باہر خلیفہ افرام کے کاشی کار تین جو عموماً کم رو ہیں۔

بلکہ بعض بحال سے بڑا ذرا آراستہ ہے۔ دو شمعیں مسی کے سر پہنے یعنی قبلتاً محراب کے نزدیک کھڑی ہیں جن کا ٹیل چھ چھ کر اور محراب دودا گر ہوگا۔ ۵-۶ آدمی مکر اس موسم میں کو بکھینچ کر لیا جاتا ہے۔

**تروڑ و خرلوزے ویوہ** اس اہول میں علیٰ طرز مذکورہ میں نے خرلوزے سے تروڑ دو لون خدیجہ سے۔ اتنا تھا دونوں بیکے اور خرلوزے بیکے۔ نام طور برسوہ مسان عمدہ نہیں۔ بالی بھی مازہ نہیں ہوتا۔ لونوں میں بند کر کے ہانی رکھتے ہیں۔ اللہ ماہر سے عمدہ خرلوزے مکا لے جاتے ہیں۔

جانے اور آتے وقت ہم جہازوں کے کارخانوں کے اس کو گز سے جہاں جہازوں کی مرمت ہوتی ہے۔ دونوں تار پٹہ و کشتیاں اور متعدد جہاز موجود تھے۔ مگر مناسب اس میں ہے کہ کھری تو اب اس قابل نہیں کہ ٹرک طرابلس الغریب (کہ یہی صورت ایک مملکت بنجلا بہت سی انفریقہ کی حکومتوں کے مافی بحری) بجاسکے۔ اور نہ صرف شہنی سلطان عبدالحمید خان صرف ایک جنگی جہاز کی ہر سال با آبی لواج اس کی طائف ۴۵ ترک کے بعد اٹلی کو لے لے کے کوئی ہوتی۔

**مازار غلاط** ماہر مار غلاط میں سے گز سے۔ مار مار دل کے دستار سے پہنے۔ تل کے اندر بیکر تل سے بہری طرف تھا بن اور اس کی مٹی کتے ہیں۔ سے سے حصے اور گھما ہن جو سب لندن اور پیرس کی کتوں اور سب جگہ یورپین بجا و سفیر اور لور وین تو مولوں کے لیٹ آفس میں۔ جو حصہ میں نے دیکھا دو سب سے کم لیا ہوگا۔ دونوں طرف نئی وسیع کی عالیشان اور بلند عمارات واقع تھیں کہ ان میں سے ہر ایک عمارت کو اگر ذرا دقت کما حاصل ہے تو اون کے خرچ سے ایک نو سو ٹی میں سکنی ہے۔ بالکل ایسا ہی ایک دو سرا بازار تہت شروع ہے۔ جس حصہ قسطنطنیہ میں سر اقیام ہے اس میں بھی ہوٹل کترت میں ملکہ دم قدم سر ہوٹل میں۔ مگر غلاط اور سوغی بعضی فرنگی حصہ کے ہوٹل مٹی کے ماہ ہوٹلون سے زیادہ سنا دارا و ڈیرے ہیں اور کما مانتا ہے کہ سب لڑا دو س لیرا (اترینی) ایک بعض ہوٹلون کا کلابہ و خورا ہے۔ کچھ عرصہ پہاں میں سے ایک ہوٹل میں حضور گیم مس بھو مال چند ہفتے پہلے ٹیٹری گئی تھیں اور انہوں نے فسط طیبہ کے تعصیبت زدگان تنس کی امداد کی تھی اور ان

فانح نے دریافت کیا تو انھوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو گنیت حضرت ابوالہبؓ کی ہی کی قبر کا صحیح مت بتایا۔ ابویوسف سلطان اب  
گویا ایک قصہ سننے کے لئے آیا ہے۔

مفروضہ حضرت ابوالہبؓ متوفی کے گرد حار دلوری اندر دروازوں پر بہت خوبصورت کھجوریں صحالی موصوف کی تعریف و توثیق  
میں لکھی ہوئی ہیں اندر صحن کافی ہے اس کو نذر دوسرا احاطہ ہے جس میں اکثر سلاطین عثمانیہ کی قبریں اور اذان کے  
گنبد ہیں۔ خود حضرت ابوالہبؓ انصاری کا گنبد گردہ بمقابلہ دیگر مساجد سلاطین کے سمت چھوڑا ہے مگر گنبد اور  
گردی کا عمارتیں مثل عروس کے آرائش بہت سہاگت اعلیٰ درجہ کے قالین کیجئے ہیں اور اٹھ ٹہری ٹہری شمعوں کا ایک  
شمع کو ایک آدمی کی بجلی اٹھا سکتا ہے سامنے رکھی ہیں چاروں طرف ٹہری ٹہری رطلوں پر ٹرانسے فلمی خزان کیجئے  
ہیں تاکہ جگہ جی جاہے پڑے۔ صبح من اشعار فارسی و ترکی صحالی موصوف کی تعریف میں لکھے گئے ہیں۔ یہ  
مقام بہت پر فضائے صبح میں شعر لکھے ہوئے ہیں جن میں کھیلا شعر یہ ہے ۵

مشہد یک علم سار رسول ۵ طہر و باطن گلہار نعیم

یہ گنبد سلطان سلیم ثالث کا بنایا ہوا ہے جس کا نام ترکی عمار کے درمیان آہنی حروف میں کٹا ہوا ہے بعض  
کتبے سہاگت خوبصورت لکھے ہوئے ہیں جیسا ایران و عراق عرب میں مقدس مضاف پر لگائے جاتے ہیں ان  
میں قصایا حادثہ و حالات حضرت ابوالہبؓ کے ہیں۔ ایک کتبہ ہے (۱) یا حبیب رسول اللہ۔

(۲) لا ائسکم علیہ ارجا الا المودۃ فی القریٰ

(۳) اسماؤا حضرت و خلفاء اربعہ۔

(۴) ایک طولانی حدیث جلد و شمائل رسالت میں از علیؓ اس طالب سلیم السلام پڑھتے ہیں۔

سید سلطان محمد فاتحؒ روضہ موصوف کے احاطے میں اور مغال اس سے بھی زیادہ بٹاندار عمارت سید سلطان محمد

فاتح ہے یہ گویا فتح قسطنطنیہ کی یادگار ہے اور ہر سلطان کے لئے لازم ہے کہ اس مسجد اور روضہ میں آئے اور اس کے  
کمرے میں حکومت باندھی جاوے۔ اس مسجد کے گنبد کی خوبصورتی بھی دوسری مساجد و روضوں میں نہیں دیکھی

کتاب کی مرتبہ ہے جسے رابن کس کہیں ایرانی کتاب فرانسسیسی کی اور لغات فرانسیسی بھی لفظ پڑی اور قانون  
 سنائی کی حد تک من بھی ہیں گزراہہ ریڈنی کتب ہیں۔ میں ذبح البلاغہ جہاں پھر ان سناست خوشخط اور مجلد  
 حسی کتب و روٹ لے پے ملے کیے۔ مگر حبیب نے لپھر کسے نوادس لے کے تاکہ بن ایلو ماداکا تہمت دینے کے  
 نے بھی آمادہ ہون اور اسی نمب پر سہ کتاب دہدی۔ بیٹی من عسہ رورہ سے کم بن سہن آسکی۔ اکثر  
 اس و روٹ ملکہ لہر مناسب ہالی ہن گزرتگی کہاں من۔

دعائی تسی مالمعیم غلاطہ کے کل پرفاس آئے۔ اور وہ ان کو دہائی گستی من مشکہ مرقہ حضرت الوالی الصباری  
 کی طرف روانہ ہوئے۔ ہ انکسی ہے جسکو "الوس سلطان" کہتے ہیں۔

قتلانی کے مہند کے کنارے جس طرح میسوی میں شہر کے کنارے ریل چلتی ہے وہاں جہاز مسافر چلتے ہیں  
 سب میں ہر وقت آتے جاتے رہتے ہیں گویا ایک ڈاک دن چھلتی رہتی ہے۔ کرایہ بھی زیادہ نہیں۔ ایک طرف  
 کراہہ در اول کا ایوب سلطان کا ہم نے ہم رنی آدمی دیا۔ حالانکہ ۳۰ ہلکا اور جہاز بیچ میں پھرا۔ قسطنطنیہ کے دو  
 حصوں کے درمیان کل واقع ہے جو نہایت آباد ہے۔ لیکن ہر دفعہ جب گدین دس بارہ دنوں پر محض کو دینا نہ تازہ۔  
 آئے۔ جس میں پانچ اور طلبہ کے لئے گروہ پاس دکھا دین ملک مسافر زمین بل کے بیچ میں اور کناروں پر۔ ہم آدمی  
 روہ وصول کرنے تر ہنہ میں بجایا اطلاع ملی ہے کہ اس کا ٹھیکہ سلطنت کی طرف سے ستر خرابا عثمانی یعنی تقریباً  
 دس لاکھ روپیہ سالانہ پر مال گذرتے ہیں دیا گیا تھا۔

جامع الوالی سلطان حضرت الوالی الصباری رضی اللہ عنہ کا شمار نہایت مقبول و محترم صحابہ میں ہے اور پیر محلہ المدینہ  
 کے ایک مسلمان شخص کے مکان میں مدینہ میں آکر مقیم ہوئے آخر زمانہ خلافت جناب امیر میں وہ صفحہ دنسروان میں سواروں  
 کے اور کئے گئے نچھے حالانکہ بہت عمر تھے اور خلافت حضرت امیر میں ماڈر تہا ہے کہ کچھ عرصہ گزارا۔ زمین میں بھی رہے۔  
 اس کی عمر حضرت ہی کے تالیس میں سعید میر خدا سے زیادہ تھی۔ قسطنطنیہ کے اول حاضر میں کہا جاتا ہے کہ وہ زیر  
 دوار شہر سرد ہوئے اور ایک کتب بھی لکھی ہے کہ بعد فتح قسطنطنیہ یعنی ۶۶۸ء میں ایک بزرگ سے سلطان محمد

نیچ میں جگہ مشکل سے ملتی ہے۔ اس کو ابتدائی مقام دادا گیل بنانا سے سوا اور کسی نے تمام اس سلطانی بیمان ابک  
 وضع کی ہیں صرف غرق گندون کی اندرونی ساخت انکار کی کا ہے۔ مسجد سلطان بائزید تک پہنچنے میں بہت  
 بڑا اور چوڑے خیابان (درختوں والے بازار) بن کر گذرے جو نیم مغربی اور نیم سرئی نطع کا تھا اور اب تک جنفدر بازار  
 کہتے دیکھے بہر بازار سے زیادہ بڑا ہے۔ اس مسجد کا گنبد بھی بہت وسیع اور خوبصورت ہے۔ اور طہران قزوین -  
 قطنظینہ میں جیسا عام دستور ہے اور طح بیمان بھی مسجد کے باہر غالباً اس صحن ہوتا ہے جس میں وضو کے لئے اگر ابراہ  
 دراق و عرب میں جنس بن تو بیمان تل لگے ہوتے ہیں بیمان لوگ برابر بنیان لگاتے ہیں۔ اندرون گندگوہل  
 مسجد ہے جس میں عبادت مخصوصہ کے لئے زیادہ بڑے بنے ہوئے ہیں۔ قطنظینہ کی ہر مسجد میں اللہ رسول عاشقان اور حس  
 کے نام درجوں گے اور حضرت بلال حبشی کے نام کا بھی کتبہ کس دہان میں کندہ ملیگا۔ ہی مسجد کعبت اس مسجد میں  
 سلطان بائزید ہر سلطان محمد فاتح قطنظینہ کی مسجد کا گنبد کی دائمی فذل دہ ہے۔

قطنظینہ کا شہر حصہ سانہ ہزار ایل ملک اسکا نام نہ نہیں آئے سے تقریباً ایک ایل ایسی سب آسٹریڈگی شہر ماڈرن  
 ہوئی کہ وہ ایل لنباعہ شہر کا ہلکا کانسرو گوا۔ صرف پنجے کے حصے، ان اسٹس اور غیر مانی رہ گئے ہیں وہ بھی مہندم  
 ہوتے تھے ہیں۔ غالباً ۸ ہزار گھر چل گئے۔ اور انک کے سے زیادہ آدمی بے گھر ہو گئے اور کٹھنوں میں کھینٹوں  
 میں جا کر بنا کر رہ گئے یا اپنے دوستوں کے ماس میں چھٹی چھوٹے اور بڑے حصے کو جو سمندر کے کنارے  
 مناسب آباد ہے دیکھنے گیا۔ لیکن نصیحت مسل سورا مادہ دیکھنے کو بھی نہ چاہا۔ اس دور کے درساں بھوڑے  
 سے فاصیلیر ایک اور عالسان مسجد سلطان مصطفیٰ کی ہے جو عین سے بالکل کھنکی۔ اس میں لکڑی کا ناخن  
 صرف نیم ہے اور میں کہیں کئی گون میں لوہا ہے۔ اس مسجد کی کرسی اتک حسہ مساجد دیکھی ہیں سکے ملے  
 اور وہی آدم سے زیادہ ہے۔ اس میں میراں زیادہ لکھی کہ کتبہ اور کی طرف راہ نش کے کریب لگے ہوئے تھے  
 جن میں سے ایک یہ لکھا تھا "ما حضرت مولانا روم نے فرمایا کہ میراں اس سے تھکا۔ اور مذہبی بہت کم۔  
 سلطان بائزید کی مسجد سے نکلنے ہی ایک مسلسل کتبہ فرودوں کا دہا ہے۔ سترئی اور سدا می

میں شیعہ بھی ہیں لیکن سنت جماعت بھی تحسب اہل سب ہیں اور کوئی البانہ ہوگا جو امیر نام کو سخت الفاظ میں  
 مادہ کرے گا ہو۔ تجھے تعجب ہوا کہ اس میں کسی نے کھلی میں مغولہ پر اعتراض نہیں کیا۔ برخلاف اس کے ہمارے  
 ہندوستان میں اس قدر تعجب ہے کہ یہ یہ تک کوڑا کرنے سے بعض لوگ رمانا منے ہیں۔ ماہر نجوہ معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ  
 و تمام میں نہایت کثرت سے رسائل جواز لعن برامترجاویہ عربی و ترکی میں جکتے ہیں اور عام طور پر لوگوں کا رجحان  
 ہی آپس کے خلاف اور اہمیت کے موافق ہے۔ مگر ٹی جو مشہور فر فر فر فر فر فر کا ہے اور اکثر مغز عثمانی اسلامبول  
 اس کے فر فر فر فر اور عالی شہسوار بن محض ایک بار یک فر فر ہے۔ مولوی فر فر فر فر فر فر فر فر فر فر فر فر فر فر فر  
 عوام میں کثرت سے ہے اور اس فر  
 کہ میں گلوں کے ہمدرد لاکھوں۔ یہ جاتے ہیں۔ بعض شہسوار کے بے وقوفی سے بعض بدنام تہذیبوں پر اس قدر اور دین  
 مینا کہ فر  
 اس کی رو بہت رماہ ہو گیا ہے۔ اور غالباً ہی کوڑا کرنے کے لئے متحفہ اثنا عشریہ کا عربی ترعہ نصیب ہی  
 میں لگایا گیا تھا۔

حکومت ہی عقائد سے اس سفر نامہ میں کوئی لعل نہیں۔ مگر جس قوم کی جو کیفیت معلوم ہوئی اس کا درج کرنا لازم ہے  
 ابراہیم کی تعداد دعوتی ٹولی سے صاف پہنچ جاتے ہیں سماں کا ہر اس کے کہ نہیں اور سماں بھی وہی حال ہے  
 کہ لاری و جس سے نکل کر گنڈا رہ جاتا ہے۔

[ قسطنطنیہ پہلی سرب - ۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء ]

اگر یہ سفر نامہ تہذیب کے حالات اور عادات کی کشف کے لئے نہیں اور اگر شہر اسلامبول کی پوری حقیقت جان  
 کی جاوے تو کئی عہدہ دن کی ضرورت ہے۔ تاہم آج میں نے سب دن مسیحا اور افتتاح کی خبر پائی اور ہتھائی مسی  
 اس شہر کی کیفیت رسر کی کچھ کچھ حاصل بہت طویل ہوگی اس لئے مختصر کیفیت لکھتا ہوں۔

سلطان بارید اول شہر میں چھیکر سلطان بارید کی مسجد دیکھنے گئے۔ طبرہم اس قدر بھری ہتی ہے کہ راستے کے

(۲) ایک فرقہ اہل ہے جو مختلف قوموں یعنی مثلاً عرب - حجاز - عربیہ نام وین و عراق - کردستان وغیرہ سب کو ایک حد تک آزادی دینا چاہتے ہیں اور عوام کو قوی بنانے کے قابل ہیں۔ یعنی سلطنت کی سب قوت ایک جگہ نہونی چاہیے۔ اس میں زباوہ نزع عرب داخل ہیں۔ سہ لوگ اسلام پر بھی زور دے رہے ہیں \*

(۳) انکسریں سوئیٹس سے جس کو پارلیمنٹ میں دو ممبرین ہے چاہتا ہے کہ اسی وٹروٹ بطور سادت لوگوں میں تقسیم ہو اور مزدوروں کے حقوق روز بروز بڑھائے جائیں۔

(۴) دکتا سیون۔ جو تھا ولین ارامنہ کا ہے جو آرمینیوں کی ترقی چاہتے ہیں۔ انہی اب بہت ہوسنا ہو گئے ہیں۔ انھوں نے اہل یورپ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے ارامنہ کو خود عثمانیہ کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور ایران کے ارامنہ ایران کے حامی و خیر خواہ ہو کر کام کرتے ہیں۔ ایران میں اپنی فوجی طاقت درس کر رہی ہیں آئندہ زمانے میں ممکن ہے کہ ایک مختصر آزاد حکومت کی بنیاد ڈالیں کہ ان لوگوں کے مخالف ماکس دلے ایسی مشہور کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کا اعتراف آج شب جب میں ہونٹل سترت سے باہر نکل کر گمارے حمان عموماً کر سبان ٹیری سی میں اٹلی کی حرکت پر بیٹھا تھا۔ اتفاق سے اس وقت استفرو توین جس مجلس (۱) میں ہندو سماجی (۲) عجم

(۳) کرد (۴) ٹینیسی (۵) عرب (۶) طرابلسی (۷) عثمانی ترک۔ اس میں میں نے سہ تجویز پیش کی کہ اٹلی کے خلاف تمام مسلمانان عالم کو اکٹھا کر دیا جائیے۔ اور احمد نواد آفریدی سے بھی سنوہ ہوا کہ انعام چلے گیا ہے جس میں مختلف لوگوں کے لوگ ہون اور اٹلی کی کارروائی کے خلاف اعراس کریں۔ شاہد سپوں جگہ ہزار ہا چاروں دیگر تین لے قیام کیا۔ یہاں کے پولیٹیشن اور مسریار ہمنٹ ایسے کاموں کی تجویزوں کو یورپ ہمت نہیں رکھتے۔ صورت چچا ہیں کہ باہر کے مسلمان ایسا کام کریں۔

پہلی بھرتی و فراخ دلی اسی میں الا فوای جلیٹنصر میں جو ہونٹل سر کے ماہر جمع تھا لیسی عرب کے سال کا پندرہویں

\* باعبر ہلاو انمن اتحاد کے ایک کھل باہلی فرقہ مسلمانوں میں قیام ہوئی ہے جس کو زر پڑھتا ہے۔ (۱) و (۲)

گنبد برگ کے سر پہنے جس معمول ٹرے بڑے جوفن ہین عورت خود قد آدم سے لڑا پڑھے ہین مدورنگین  
 دائرے آدیران ہین۔ اولن ہر اللہ۔ عظیم اور غلغا سے ارلہ اور امام حسن امام حسینؑ کے ام آوزن ان  
 ہین اور دو سر گنبد جو رذن بھی ایسا ہی ہے۔ امام اسلامول ملکہ کل سلطنت عثمانیہ میں یہی دستور ہے عمارت  
 اسعد رزرگ اور عا مشان ہے کہ محض اس کے دیکھنے کے لئے دور سے سیاح قہ لفظیہ آوے تو سجا نہیں۔ گنبد کے  
 سج میں س میں جگہ جس طرح ایران کی سجادین بھی اگر دیکھا گیا ہے مرتع مرکٹ مارا دیہ عدا کا نہ نماز کے لئے  
 بنے رکھتے ہین۔  یہ لکھو کر پندرہ دن کے عین اس میں عانا ماروٹھنے یا کرسن نے کی جگہ ہے میں سے  
 دکھا کر ایک شخص یہ کہ خوب مگر جو سے کی طرف سے لے کوئی دو سو آدمیوں کے سلسلے میں سما یہ روزہ نو سے کھڑا کر  
 ایسے ہے۔ ہا ہے تعبر کی مرتعی ہین نہیں سمجھا۔ مگر اس کا لفظ آنے سے میں نے خیال کیا کہ لہو سیکل سے  
 ہا کر بھی ہے۔ نتیجہ میں ہر ماہ ہا ہا تھا اور کتب چل کر گنبد کو کتا سما۔ سہین کی تعداد کوئی دو سو ڈھائی ۲۵  
 ہوگی اس کا خبر کوئی مندہ دم ہر ایک اور ہتر ماہ شیبا ہا متانت اور سول سے دیکھ کر ہا تھا۔ یہ قرآن کی  
 آیت تھی نہ متنا ہا تھا اور سکوتہ شریف کا نام بھی ایسا تھا اور ناریہ زور دبا تھا۔ کوئی پیا اس سٹھ آدمی بیان  
 بھی بیٹھے تھے۔ لکن علوم ہوتا تھا کہ سے مد من ہین۔ و صو کے لئے ایک فو بصورت ہجر کا گوا مسکا اندر کا  
 انا ہے میر کا طول دو میں ایک ہا تھی سے کم ہین ہے۔

**دیکھو کیا باریاں** اسلام میں مثل طہاں کے محلہ لیفکل باریشان میں۔ (۱) اک حرب غالب کہلاتی ہے۔ یعنی  
 درو اتحاد رتی۔ یہ وہاں ہے جسے گوا مسوری حکومت قائم کی ہے اور سب تو مولان کو جہاں عالی شان سلطنت  
 میں ہین کچھ پڑی کر کے اک در عثمانی سا جا پیا ہے اس طرح کہ سب اسے مدہب پر بھی قائم رہین اور سلطنت  
 کا مدہب ہی اسلام سمجھا جاوے اور ہین۔ لوگ حلال اسے ملائی ررو ہے تھے۔ مگر ان کہتے ہین کہ ان کی  
 آزادی و مساوات کے ساتھ ہر لاف نہس ٹر سکتی ہا ہر جوساں تو میں داخل حلاوت رکبان ہائی نہیں بلکہ کل وجوہ  
 سے اور دن سے ہنی کتنی میں لورس کی اصل ہر با سہین آمارے ہین۔



من نے وہاں کے مسلمانوں کی اخلاقی اور اقتصادی کیفیت دریافت کی۔ بیونس کی بائبل اُنھوں نے کہا کہ زرد تروت یہود کے ہاتھ میں زیادہ ہے اور حکومت بائبل اُنھوں نے موتی ہے اور اُس کے وہ وزیر بھی ہیں۔ فوج بھی ہے۔ تمام کاغذات پر تم بھی حضرت بے حساب کی ہوتی ہے۔ فراہم دہانتیں اور ٹکٹ بے بیونس کے ہیں مگر بے کے لئے بعض دن مقرر ہیں کہ وہ محکمہ عدالت میں آتے ہیں۔ لچر پڑھے کاغذوں پر دستخط کر دینے میں باقی تمام حکام اور جب کم فرانس کا ہے۔ خدا بھر کے مقابل بھی بے کی حکومت لائے اور برائے نام ہے۔ اہل فرانس کے برتاؤ کی نسبت اُنھوں نے کہا ”کلام حسرت نظام خدایح۔ لعنہم اللہ وخذ ہم اللہ یعنی برتاؤ میں سخت مکار اور ظالم ہیں۔ خدا دن کو تباہ کرے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی اس پالیسی پر کہ وہ ہندو سے علیحدہ ہیں اور اُنھوں نے بھی مثل تمام عرب و ایرانی اور ترکوں کے اعراض کیا۔ باہم ظنی ہیں یا یہ لوگ خود عرض ہیں یا ہماری حالت سے واقف نہیں ہیں۔ بہر حال ہندوؤں کو انفق کے خواہشمند ہیں۔ اخلاقی حالت شہر دن کی اُنھوں نے خراب بتائی گرد بہان کی اخلاقی حالت اچھی ظاہر کی۔ بہمانت زیادہ ہے مگر اسلامی عقیدت بھی موجود ہے۔ دو ستر ٹیونسسی نو جوان عالم نے جن کو مایوہ ملاقات ہوئی میان کہا کہ ٹیونس دہمائی افریقہ میں اون سب لوگوں کا مذہب اوزالی تھا۔ تاہم ایک شخص نے لائبریری میں مذہب حنفی جاری کیا۔ اس کو یوہا ایک دن بین سوا اٹھارہ کے تمام ممالک شمالی افریقہ مالکی ہو گئے۔ البتہ ٹیونس میں سنی بھی بکثرت ہیں۔ شیعہ اُسٹریلیا نہیں بلکہ سنیہ مایوہ شاعشریہ

[عراق کو سر اللہ - ہوٹل سرن - اسلامبول]

مسجد یا صوفیہ | آج میں نے مسجد معروف یہ اما صوفیہ دیکھی۔ اس مسجد کی کرسی مطلق بنین حاروں طرف گیلرمان گند سے پوستہ ہیں اور پچ میں مال ہے۔ مگر کیا مال یا دالان اک مسجد میں صاحب کا دالان جس کا حال میں نے اوپر بیان کیا اور اس سے بھی طول میں بہہ ڈلوڈھا اور عرض میں دو گنا ہے اور نہایت بلند بلند ہے۔ جہاں اس میں مع گردے۔ عمارت کے ایک وقت میں رہی برابر ہماری آسکتے ہیں۔

یمن نے کہا حضرت مسالغہ عجم کو جمع ہو کر واعادت سے سخت کرنی چاہیے۔ اوٹھون نے کہا کہ ظراہلس اٹلی لئے لیتا ہے مگر کوئی عام پوشش ترکوں میں نہیں پایا جاتا۔ ملکہ کسچی یعنی روموں میں خوش زیادہ ہے۔ تہرہاں میں لے لیا کہ طہران بن اشاعرے النفس کا تہہ نہیں اور محکو طہران میں ایسے آدمی نہ ملے جو محض خالص نسبت سے خود من ملک کے واسطے کام کرتے ہوں۔ اعلیٰ نزن سے لیکر ادنیٰ ترین تک سب ذاتی غرض میں مشغول ہیں حتیٰ کہ اصلی مشروطہ خواہ وکلایہ مجلس اور وزرا کو اگر بادشاہ سابق تعین دلا دے اور ضمانت دیکر دلوڑھی تنخواہ ملیگی تو یہ سب کل مشروطیت کو سلام کہد بن اور روس کے ہجران بھوہا دین۔ عثمانیہ میں بھی اخلاق فرنگیہ لے گئے ہیں یعنی مسیحا اروپا لیکر ان کی جنگی قوت زبردست ہے۔ آج کے ماس فوٹ جنگ نہیں اور ہر دولت اس طرف توڑ کر رہی ہے۔ کل اوٹھون لے ملاقات کا دماغ کیا۔ اور رات کو لوٹ کر سن نے ہوٹل میں آرام کیا۔

قیمت جہاں خود دی سب سے سستا مقام میں نے اس سفر میں کرنا شانان پایا۔ اسی کے شریب کاٹمن۔ بھر کر بلا۔

بھر کھت۔ طہران ہسپتال گران ہے اور سٹیشن طہران سے بھی گران رہے۔ پختہ گوشت اور کباب بہاں ہسپتال طہران کے بہترین۔ مگر ہاول اور پلاؤ خراب اور سوہ کم ہے۔ صرف کھانے اور ایران میں قریبیت کے ہے سالانہ دو کے لئے بھی اس موسم میں نظر نہیں آتی۔ ایک می میونسٹیٹ و صبح کا کھانا دونوں وقت کھانا چاہتے تو کاٹمن میں دونوں وقت ۵ میں آگئی کھانے سسر ہو سکتا ہے۔ کربلائے معلیٰ میں ۹ میں اور نجف اشرف میں ۸ نزیں۔ طہران میں ۵ میں اور قسطنطنیہ میں ۴ میں۔ یہ ظاہر ہے کہ شہر دن میں کھانا کھانے کا میجر بھی کسی قدر زیادہ ہے یعنی کھانا اس قدر سادہ نہیں ہوتا اور کھانے زیادہ ہے۔ اور قسطنطنیہ کا کھانا تو نہایت عمدہ ہے

عالمات ملک یونیس  
دیوبند و نظریات

ان دونوں ملکوں کی زبان عربی ہے اور وہاں کے آفریقی ماسندوں نے بھی قدم سے نکسر  
عربی زبان اختیار کر رکھی ہے بہاں تک کہ عربی مثالی اور لفظ مغربی صرف لکھتے ہو گئے ہیں

ایک عرب باشعہ یونیس سے جو تین سال سو طرابلس میں ہجرت کو کے آگئے تھے اور ایک ماہ سو اسٹانول میں آئے مجھے یمن ہوٹل میں اتفاق ملاقات ہوا۔

حوتہ صفا کر لیا۔ طہران واکو داؤڈ لہذا اسلامبول میں یکس لئے ہوئے سیٹھا آدمی رہتے ہیں ماگت لگا نے  
 سن اور چکا حوتہ سیاہ مادہ سرنگ کا ہوا دس کو صفا کئے اور او سیر بنا رنگ پھیر کر درست کر دئے ہیں۔ سب  
 سامان اور شیتیاں یکس میں ان کے یاس ہوئی ہیں۔ لظاہر تمام یورپ میں السادستور ہے اس کو آدمی کو نہ خود  
 جو تہ صاف کر تکی رحمت نہ ملازم رکھنے کا بھاری خرچہ اٹھانا پڑتا ہے۔ ہموہ خانے میں ایک شخص آنا اور میرے  
 حوتہ کو جو صابن کے ساہ و سپید سمون کا تھا کبھی دوسری کیا۔ میں نے اس کو ۲ پارہ (ار) دیا جسکو اس نے  
 سیکھ کر لیا ساتھ قبول کیا۔ کونکہ یہ بیان عموماً ۱۰ پارہ کا دستور ہے یعنی ۱۰ پارہ۔ یہ شخص ایرانی تھا اور ترکیکی لیاں پر تھا  
 خطہ وطن آہ میں نے ایک خطے سردار غلام السبطین کے پاس روانہ کیا کہ جھکو ڈاؤڈ خرچہ نیو بارکٹ بھین کیوں کہ کل  
 طاس کوکے دفتر سے معلوم ہوا کہ سب سے فریلا اور بول ولنگن ہو کر ہے لہذا وہاں ہی کے لئے مزید خرچ کی ضرورت  
 ہوگی۔ چونکہ دوبارہ یورپ امریکہ آنا بہت دشوار ہے اسلئے چاہتا ہوں کہ نہ ملک بھی دیکھ لوں ان میں دینی  
 خدمت کر سکوں کل مولانا حانی قبلہ کو بھی خط روانہ کیا۔ نیز اپنے معمر معروہ کالت شیخ صادق علی اور لالہ گلستان سنگھ  
 کو کارڈ بھیجا۔

ایڈیٹر روزنامہ طہرس  
 آقا سید الوافتوح  
 بخت میں روزنامہ شمس من نے دیکھا تھا جو فارسی میں نہایت اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر چھپتا ہے  
 اور تصویریں بھی اس میں ہوتی ہیں اس کے ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ اس اسلامبول ملاو ایرانی  
 ہیں جنہوں نے ایران کی شکل نہیں دکھی لہذا جسٹس ظن رکھتے ہیں۔ ایک لوجوان ابوالفتح طہرانی دفتر میں موجود  
 تھے دو ٹون ترکی لیاں میں تھے۔ میں نے جو کچھ ایران میں کیا اس کا خلاصہ بیان کیا۔ ایچا رسالہ اساس رخاہ  
 ترقی ایران دیا اور ایران کی اصلی حالت کا نقشہ کھینچا۔ ابوالفتوح طہرانی اور ایڈیٹر نے قبول کیا مگر کہا کہ سب لگ  
 مسلمانوں کی یہی حالت ہے اور اگر آپ قسطنطنیہ میں بھی مثل طہران کے ڈیڑھ ماہ صام کریں تو اس سے مدتر گونہ کو  
 بائین کے خود غرضی اور خرابی اور باخلاقیمان بھی ایسی ہی ہے۔ بلکہ سید الوافتوح نے کہا بہت زمانہ ہے۔

اولیہ میں صرف ایک مقام پر ایک بوڑھے روسی کو ایسی میز پر لکھنے کا سامان لگا کر دیکھا تھا مگر یہاں کھڑے ہو کر  
 قہوہ خانے، چائے کے کوزے، ہر جگہ بھیلے ہوئے سین اور کھانے کے مقامات اور سوہ کی دوکانیں بھی ہر  
 جگہ تھیں۔

**وردیان** فوجی وردی - پولیس کی وردی - بحری فوج کی وردیان - مدرسہ کے طلبہ اور کی وردیان مسیحا اور  
 عمہ بہن - جس آج اپنے رمضان سالی (اہلی ایران) کی تلاش کرنے کے لئے محلہ والدہ خان من گیا۔ اسے من  
 جا بجا پولیس سے سترہ درباقٹ کیا اور سب سے بہت گستاخہ پیشانی سے ہتہ بتایا جسکو بہن اشارہ کر سیکھا۔ جو کہ  
 میسر میں نہ کی یہ سب کچھ عیبی عیبی سے لے لوگ مجھ کو عرب سمجھتے ہیں اور بعض لوگ عربی میں جواب دیتے تھے۔

**ملاقاتیں** خان والدہ (محلہ ایرانستان) میں گیا دن جب پیرانیوں کو سکار بیٹھے آیا۔ ایک ٹرک تبریزی  
 دلال جہاز جو راہ میں جہاز سے اترے وقت مجھ کو ملے تھے اور جنہوں نے ہماری سوغات تہمتی ادا کر دی تھی  
 ملاقات کو مہول بن آئے اور میں نے نہ کون کے اخلاق کی تعریف کی تو انہوں نے قبول کیا اور اپنی ایرانی قوم کے  
 متعلق اٹھارہ تاسف کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ نقلی زادہ مشہور لیڈر ڈاکٹر کارٹ فریب مکان میں مقیم ہیں۔ ان کو

ایس سالہ بابت آسٹریا اور فاہ ایران نیز لیکچر جمع انٹرف بھجوا با۔ نیز مشہور مجتہد آقا اسد اللہ کو بھی جو ہزار  
 میں سو میں رواد کیا۔ روزنامہ فنام کے دفتر میں گیا۔ کارڈ چھوڑ کر آیا۔ اڈیٹر مکان پر نہ تھے۔ سہ روز نامہ  
 حامی اتحاد یعنی انجمن اتحاد و ترقی کا آرگن ہے۔ برصلاط دیگر بعض اخبارات کے جو محض سلام خواہ سمجھے جاتے ہیں۔

**قسطنظیہ کے بازار** - والدہ خان سے آتے وقت بہت سے بازاروں گذرا۔ میں نے قسطنظیہ کو بہت سنا اور  
 بارون شہر پایا۔ اہل یورپ کے بینک بھی سمان یکسرت ہیں۔ اٹلی - روس - جرمنی - انگریز - امریکہ ان سب کے  
 بیٹک ڈاک خانے اور سب کے کارخانے بھی ہیں۔ دوکانوں میں بھی مش بمبئی کے بہت کثرت سوا مال بھرا ہوا ہے۔  
 گمرک کا نارا ایک قیمت نہیں کہتے۔ ہندوستان کی طرح قیمت چکانی ضرورت ہے۔ دوکاندار زیادہ تر غیر مسلم  
 نظر آئے۔ اور زیادہ سردت انہیں کی ہر ضلع خواستہ اگر حکومت علی گڑھی اور کٹن مش ہندی شریوں کے مفلسی سچاؤ کے

بھی مثال بن کوئی مسجد اندر سے اس مسجد کی مانند خوب متین اس کی تعمیر میں سر سے نزدیک بہتر ہوں  
 لاکھ روپیہ کم نہ لگے ہوں گے مگر مسجد میں نہ عین ہونہ جوں ہے بلکہ گندوان کا سلسلہ ہے۔ گنبد وسطی کا ستون  
 بطور مدانہ گزلیا اور ایس قدر چڑھا ہے اور سجد کا طول عرض تقریباً سادی ہے۔ کرسی سٹارک سو کوئی ۵  
 گریجویٹ رنگین اور خوبصورت آئینے ہزار دان کی تو راقمین بطور کوثر گنوں کہہ جا رہا ہوں لگے ہیں مائی مسجد  
 سلطان احمد بن۔ اس کو سلطان احمد بنی جامع کہتے ہیں۔ سرکی میں تہی کے سختی یا یادید کے بن سلطان  
 موصوف کی ایک اور مسجد اس محل مائی ہوئی ہے۔ جامع برمان مسجد کہتے ہیں۔ گنبد وسطی میں اسما زبل  
 لکھے ہیں۔ ۱۰۔ اللہ۔ محمد رسول اللہ۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ حسن۔ حسین۔ سب کے نام پر  
 اور حسین کا نام پر رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ دروازے میں داخل ہونے کے بعد ایک عظیم عمارت دروازہ رکھتی ہے  
 ہے یعنی "ما حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ" تمام دیواروں پر ہندو سہد چینی کا کام ہے۔ تیس چالیس آدمی  
 زیادہ سررونی سنتی و ترکستانی مسافر یا حجاج جگہ جگہ بیٹھے تھے۔ متبر اس قدر بلند ہے کہ شاید ۲۰ میٹر بل  
 چڑھنے کے اور خطاب ہر تک پہنچتا ہے۔ گرا لایوں گرسا کہ مناس سڑکوں سے۔ دو گنے بلند اور خوبصورت پائے  
 گئے۔ منیر پرغزقل کا فرش ہے اور سجد میں صاف فرش سینٹل پائلی کے سے لورے کے ہے۔ مسجد کا داخلی  
 اسلامی ستان مٹا بان ہے۔

زیر مسجد پر پابہ کرتب سروں مذہبی کن ہیں بیچتے ہیں جو مذہبی کتب کے مقابل کر دے کے کاغذ تراوید نما  
 دیکھی ہوئی ہیں۔

حجرات کی کثرت مسجد سے ماہر ایک نئی بات دیکھی جو میں نے اتل کہ سن نہیں دیکھی تھی یعنی ڈنٹ میس گریسیان  
 بڑی پختہ جن پر سپر ڈوٹے ڈھانکے ہوئے تھے اور لوگ مٹا کر کرتے تھے کہ آئیے اور حجامت ہوائے منیر بہت  
 لوگ نجون بازمین پر اور ایک دو عہدہ ہندو کرسی پر کاغذ لٹا نے وہاں دفاتر لے بیٹھے تھے تاکہ خط لکھیں یا

آ آں کے بعد سب سے اول رسول کا ذکر ہے اور ان میں سے ہر ایک اس مسجد سے بڑھ کر ہے۔ منہ

۴۰ صحر کے شہروں اور تمام میں بھی یہ خطا لیس کر کسی منیر کثرت نہ آسکے۔ (منہ)

یا قسطنطنیہ یا ایک ملک اسلامی کو منظم کرین مجال ہے،

جسقدر یا تین اونھوں نے بتائیں وہ سب سست اور بچا خود صحیح ہیں اور بچا کو تعیب ہے کہ اسقدر واقعہ اور با علم محمد بنا وقت اس قوم کے لئے شہچ کر رہے ہیں جو انراض ذاتی ہیں اسقدر مبتلا ہے۔ اگر ہمارے ہندوستانی مسلمان کے پاس اسدر کجہ علماء ہوں تو شاید لوگ صحت جلد اصلاح کی طرف آمادہ ہو جاویں۔ اور عالم حضرت شروسے سدا احتیاد لیکر آئے ہیں مگر آسال سو ایران نہیں گئے نہ حالات جدیدہ سے کافی واقف ہیں

ایران کا آئین مذہبیا

ایران کے مذہب آجندہ کے منعلق آن سے گفتگو ہوئی میں نے کہا کہ ایرانی مسلمانانہ مزاج ہیں اونھوں نے قبول کیا اور کہا کہ ان کو لوگ فرس و ماں مشرق کہتے ہیں۔ اونھوں نے بہائیت کی بابت کہا کہ لوگ سکی قبول نہ کریں گے۔ اور کوئی قوم آمادہ نہیں کہ مرد حسین علی بہا کو خدا کا مظہر مانے۔ اور انک خطرہ نزدیک ہے کہ ایران کی تاریخ ٹرہ ٹرہ کر اسرائیلوں میں عرسے اور ضمناً اسلام سے بہادیت پیدا ہو کہ ایران کی شاہزادیاں اور بادشاہزادیاں مدرسہ میں حا کر فروخت ہوں اور چڑھڑاں اور شان دستوکت تاج میں سدا طین عجم کی قبل از اسلام کے زبان کی جانی ہے وہ اتنی سر ہے اور سہ سلطن سعودیہ و دلیل وزیر یا راجا تپ ہو۔ مگر صحت صحت ہے کہا کہ یہ تو خلاف قیاس ہے کہ یہ لوگ بہا ہلنستن کو ترجیح دین اور نہ زرتشتی ہوں ممکن ہے۔ لامحالہ بیچ و ناکھاکر شیعیت ہی میں ہرین گے۔ مگر آد خیالی کے ساتھ تیر لڑاتی خیال بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اگر یہ مانوں کو دیر وہ تمام کر سکا موقع دیا گیا تو لذت کرا ہوں کہ ایک بڑی جماعت نہائی نہ ہو جاوے۔ اور وہ محبت ملن اور محل ایران کے سنانے سے آگے جا کر غار بقیہ جائیں بہ حال ہلا ذاتی فرض یہ ہے کہ اسلام کہ دہر لوں اور لاندہ ہون کی دسبڑ کو کھا دین اور اہل اسلام کو اہل علماء کی لے پروائی اور خود غرضی کا شکار نہ ہونے دین۔

[ قسطنطنیہ درسی جامع ۱۳۱۳ھ = ہر اکبر اللہ علیہ ]

یعنی جامع ایک نہایت عالی اور خوبصورت گنبد جسکے گرد و آرون طرفت خود نما گیند ہاں ہی ہوئی ہیں۔ مسی مسی یعنی جامع ہے۔ اتنا کہ صمد مساجد میں نے دیکھی ہیں جس میں دہلی کی جامع مسجد اور بھومان ظہران کی مساجد

حجۃ الاسلام آقا سید اسد اللہ جوان عمر بہن اور ان کی سیاسی معلومات سید بہن۔ اور انہوں نے ایران کے متعلق بیان کیا کہ وہاں اسلامی فتح کبھی نہ تھی اور علما و دہریہ کے حالات اور عبادات و اخراجات حالیہ دور شوکت مسیحین اور علوم جدید سے تجربتھے اور اب بھی سحر بہن۔ لوگوں میں ظلم کرنے اور ظلم سہنے کی عادت تھی۔ مادتاہ سے لکر وراثت ایک کسی قانون کا کوئی محکم نہ تھا۔ بجز اس کے کہ لوگوں کو مارے۔ لڑے۔ اینا عیب جمائے اور جان و مال و آبرو و قابض ہو۔ نیز ایران کے سردنی دشمن روس وغیرہ حملت نہیں دستے کہ وہ فوجی اور مالی حالت درست کئے۔ اس وجہ سے جو خراسان میں نے بیان کی وہ لاری بہن اور ابگردن ما ایک سال یا چند سال میں اصلاح نہیں ہوتی۔ بہن نے کہا کہ علما و یا احرار ما کوئی کردہ منورہ نہیں کہ اس قوم کی اصلاحی حالت کی دہشتی کی طرف قدم اٹھائے۔

ایشا علی النفس کا یہ تہمس اور روس وغیرہ دشمنان سردنی جو کچھ خرابی کرتے ہیں تو سراطہل ایران کرتے ہیں۔ عینندہ بوضووت نے کہا کہ مثلاً شخص ساری عمر ملاؤ دکھانے کا عادی ہو ایک پلے اوس پر کہا جاوے کہ ماں خشک کھاوے اور بچہ برہمی ہر وقت اہس کہ برینان کرین کہ یلاؤ لاؤ وودہ خشک کھانا کبھی مستورہ کر لگا۔ لہذا موجودہ نسل سے ایسی آمد نہیں نئی نسل کے تو ایران کی حالت درست ہونی چاہیے۔ بہن نے کہا کہ ایران کی مابلات کا یہ حال ہے کہ بکڑے بکڑے ہیں۔ بختیاری۔ قشقائی۔ پنج منجرہ۔ رئیس گرد۔ جون کے یاس فوت ہے وہ آمدنی کا مطالعہ خود رکھتے ہیں کہ ہن فوج کو خواہ دہتے ہیں۔ سہہ فوج خود اول کی ذاتی ہے اور حکومت کی مطیع نہیں تھی۔ اسی طرح طهران میں بوجہ ہن کا سکہ فوج حوا صال دین ستاہ نے روسی انفرنگ کے ماتحت بیقرار کی تھی وہ بھی ایسے آپ کو ماہ جو دیرانی ہونے کے روسی سمجھتے ہیں۔ علمائے دین کا حال یہ ہے کہ دنیا سے اسلام باہر پانچ شیعہ کو ادارہ کرنے (منظم کرنے) کی سائنس نو بچاڑے سے بڑے مجتہد کو اگر کہا جاوے کہ جو چہر خود اوس کے دائرہ عمل میں ہے یعنی فہم خصوصاً شرعیہ (دیوانی و فوجداری کے فیصلے) ایک چھوٹے سے گاؤں کے مفدمات بطور قائم چلے کرے کہ مابو جھگڑا نہ رہے اور ایک گاؤں کے محکمہ عدالت کا کلام قائل طہننان کرنے تو نہیں کر سکے۔

برسون ادن کا فیصلہ قطعی ہوگا اور جھگڑا باقی رہے گا۔ بھران سے یہ امید رکھنا کہ اہل شہر مل نہیں ایران

کی رائیں اور نہایت مفصل حالات مہمان کے اخبارات شائع کیے ہیں۔ مثلاً صباح (خوارزمیوں کا ارگن ہے) اقدام  
 (خوارزمیوں کے) اور تنظیمات وغیرہ ان سب میں مصائب عجیب سے ہیں۔ انگریزی - جرمن اور فرانسیسی میں لیا  
 ہوا لٹریچر صرف دو روزہ اور جمعہ سے ہفتہ میں دو دنہ سابع ہوتا ہے۔ کل کوئی نئی خبر سننے میں نہیں آئی۔ دستہ ہوا  
 تھا کہ اولیٰ میں رنگیہ کے قریب جو بلا تہائی کا سا دستہ ترکہ لے کر چلا ہے۔ اٹلی کے اخبار کہتے ہیں کہ یار برداری  
 کے جہاز ترکہ کہاں کر لائیں گے اور اگر لایا بھی نہ ہوا ہے جسکی جہاز اولوں کو ترقی کر دیں گے۔ ملائیس کے لوگوں میں  
 بھی ٹراپل ہے۔ اٹلی کی حرکت علامہ ڈاکوؤں اور قزاقوں کی مثل ہے یعنی کوئی ہر وہ اول کی نفاذ نہ کارروائی نہیں  
 میں تو ایسا ہونے سے خوش ہوں تاکہ ہماری غافل مسلمان بھائی سمجھن بوسہی۔ ادو اپنی حالت سزا کو بن اور ریلنے  
 کی دستبرد سے بچیں۔ بقول مولانا حالی (ع) دھندلے سے کچھ نشان ہیں ڈر ہے کہ مڑنے جائیں۔

ٹولی درس  
 کر کے کارخانے

میں بازار میں جا رہا تھا کہ ایک ترکہ دکاندار نے آواز دی کہ آمدی ادھر آؤ!۔ میں نے کہا کیا  
 ہے؟ او نے کہا کہ اپنی ٹولی درست کر لو۔ میں نے سمجھا او نے کہا کہ ایک بسی سکے (ر) لوگ  
 نانبے کے بڑے بڑے حارب کھے تھے جن کو اول دکھ کر میں لعوب کرتا تھا کہ ہر کسے برن ہیں۔ نیچے بطور پیشین کے  
 ایک صندوق تھا جس کے مختصر سوراخوں میں ستان صل رہی تھیں۔ او سے ادھر قاری رکھ کر ٹولی کو گرم اور سخت  
 کیا اور اس کا ٹھنڈا کر لے لگے گھرا۔ سہ ٹھنڈا واقعی میرے طور جہاز میں خود میں نے سچ میں ہی دیا تھا۔ پھر  
 او نے اس کو درست کہا۔ میں نے مطالبہ سے زیادہ اس کو دیا جس کو وہ مشکور ہوا۔ ٹولی بڑا ہر بالکل تھی ہوئی  
 درندہ میرا مادہ ٹولی خرید بیکار تھا۔ بڑے بڑے ہٹروں میں اگر چہ اجازت زیادہ بن مگر ایسی سہولت اور کھاتہ  
 بھی میسر ہو سکتی ہے۔

آفاق اصلاحیہ محمد  
 اور ایران کی جمالی کو اس

مطلع اشس کے دفتر میں روز سہ آقا شیخ اسد اللہ مرقائی سے جو معروف مجاہد اور اسلوب  
 میں جناب اخوند کے نائب ہیں ملاقات ہوئی۔ اون سے معلوم ہوا کہ بحفاظت شرف میں جو گفتگو  
 مہر اور آقا سید محمد سہرناسی کا طوطا طہائی کے دربان ہوئی تھی اس کو وہ مان چھاپنے باگ ہے۔



عصر رسالہ میں عثمانی  
اور احادیث کی کثرت  
آج ایک ترک کنستانتین سے ایک اہم مس بین سماں عمدہ انیسویں کل سلاطین عثمانی یعنی عثمان خان  
سے سکھ کر سادگان تک کی ہیں خریدنا۔ اخرا رہبان بھی سکرت لڑکے لئے پھرے میں اور ادنیٰ  
ان اعم نسبت طہران کے زباده ہے۔ لہر وہیں حصے میں مذہبی ماہر ہی نماز وغیرہ کی کم دیکھنے میں آئی طہران  
کا سا نقشہ ہے ملکہ طہران سے بھی کم زیب مرغل ہے۔

قسط علیہ وطہران  
کے کتب خانے  
میں جس حصے میں باطلالی کے قریب ٹھیلہ ہون نہایت کثرت سے کتب خانے یعنی کتب مروستون کی  
۱۰ دوکان ہیں اور بہت آراستہ سینی کی المایاں ہیں جن بن کسان لگائی گئی ہیں۔ عموماً

تاریخ یا شکل اکائی۔ فن تنگ۔ فن طب۔ ناول واقفانے۔ لغات۔ تراجم از لسان فرانسیسی۔ حجازیہ و قضادی  
قانون مال۔ تاریخ مالیہ عثمانیہ سے قسم کی کتابوں پر میری نظر پڑی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اپنے لڑکچہ کو بہت  
ترقی دی ہے۔ اور وہ کتابوں کو مثل لہر ویسے خوشنما کر کے چھاپتے ہیں۔ ایک ہمارا مخلص ملک سے کہ عموماً کتابیں  
بدما جھیتی ہیں۔ ادیر کا کاغذ سیاں ہمیشہ دیز ہوا ہے۔ ایران میں بھی ایسا ہی ہے۔ اکثر جہ قبسم کی کتابوں کی قطع  
یا ڈویمی ہوتی ہے یا ۱۸x۲۲ کے ورق کے آٹھوں حصے کی برابر اور دوسرے لفظوں میں عصر جدید سے کم یا  
جیسے کہ سیرتہ انہی مولفہ مولوی خواجہ غلام حسین صاحب کی قطع۔ ایرلی کتابوں کا بھی ایسا ہی عمل دہنہر کا  
ہوتا ہے مگر مذہبی کتب ستنے اور جہاں کاغذ پر نظر آتے ہیں۔ یہاں ہر جگہ ٹاپ کا چھاپا ہے۔

حیثیون  
جو جوان ترک ہوئی کے کمرے میں ہوا اثر سے ایک کو میں نے ایک کتاب دکھائی جس میں مختلف  
ربانوں کے فقرے اور الفاظ وغیرہ بالمقابل ترکی زبان کے لکھے ہیں۔ اس میں ایک لفظ اپیشٹن (ہلمند نوری)  
انگریزی میں کھاو فرانسہ میں ایلیسون تلفظ رکھتا ہے۔ وہ منعا بلکہ رہا تھا کہ ایسے کالم میں اطلاع نہیں ہی  
لفظ ایسٹرون تلفظ رکھتا ہے۔ سکا ایگ سننے کا بے ایک گھوٹا مارا جیکو بھو جلا۔ مگر اس کے ہنسنے سے میں سمجھا  
کہ اطلاع کی زبانی اور جنگ کے باعث جب وطن کا جوں ظاہر کر رہتے ہیں نے بھی ایک گھوٹا مارا۔ کیونکہ اس میں  
باتیں کرنا ممکن نہ تھا اور کما اطلاع رودا۔ ابھی تک جنگ کی خزن عموماً کم آتی ہیں۔ ایلتہ لہر ویسے اجارون

ہندوستان اور ترکوں کے تعلقات کی بابت درناک کس کا صحیح تاہم میں نے دیا مسلمانوں کی حالت بھی اوس کو سمجھائی۔ آل لہو جوان (احمدیہ و آفندی) نے لہو جوان ترکوں اور انہیں انہی دو زرقی کی سمت تشریح کی اور کہہ کر وہ واقعی اسلامی طور پر کام کرنے نہیں۔ ال لہو و پان کو دیکھ لہو ان میں سے کام کرتے ہیں کہ کوئی یہ لوگوں کو دیکھو وہ میں سے خود نہیں کرتے بلکہ کام اسلام پر جو ان کا عمل کم بہت اوس کا جواب اس سوال کے لئے ہے۔

حکمت ترکی حاشیہ

ایک چھ دیان سے جو طرابلس (جنگ ٹلی طرکی) اری سے اس کی خدمت کر رہے تھے اور اس کا نام ہے۔

ہوئی۔ اول ٹلی نے عمرانی کہا کہ ترکی فوج طرابلس میں رہا ہے اور وہ کم ہماری رہنمائی کے حقوق کا جائز ہے کرتے اس کو ہم لوگوں کو اور ہمارے تجارت کو نقصان پہنچاتا ہے اور اوان کو خود ہے، لہذا فوج اور شمالی علاقے ٹکی نے کہا کہ ہم فوجوں کے ذمہ دار ہیں اور کسی غیر سلطان نے مدد کی اور شکایت نہیں کی اٹلی نے حمایت مارا کہ ہم گھنٹے میں فوج کی پاسی کا علم نہ ہوا تو ہم جنگ سمجھنی چاہیے۔ مدت سے بحرہ روم کو خونیں ملک پیر چوٹی پراٹلی کا دانت ہے اور کہے ترکی فوج دمان طرفنی حالی سے ادرین میں فساد دہا گیا۔ اٹلی کو خود ہوا کہ یہی موقع ملک کے مال لہو جوان کا ہے اور اس وچرین مرا کو میں پھیندے ہوئے ہیں اور شاہان کو بھی درہ ہر وہ سازش کر لی گئی۔ عرض ۲۲ گھنٹے سے بھی قبل اٹلی کے پیر سے نے ترکوں کی دو میرانی اور پوسین تار پڈ کر نشان جو کرا پڈر باناک میں تھیں ڈوبو دت ایک کشتی بچ کر بند گاہ میں آگئی اور پیر چوٹی پراٹلی نے گو لہ لہاڑی شروع کر دی جو ایک جا رہی ہے۔ ترکوں نے بھی کئی ہمارا اٹلی کے ڈوبو دئے اور کچھ گرفتار کر لئے۔ یہ ظاہر ہے کہ اٹلی کی بحری فوج ٹکی کو سہا گئی زیادہ ہے مگر ٹکی معتز کو افسر فور فوج میں لہو چاہتے ہیں اور کوئی وہ نہیں کہ خود لو جو سلطان کے ماتحت ہے یا انگریزی کو پوزیشن منع ہو پینام سمان سے کہا ہے اور مصر کے مقیم افسروں کے حاشیہ احازت بھی آگئی ہے ترکوں نے ہالے نہیں اور رٹنے کے لئے سیارہ ہیں۔ لہو وہیں اتحاد عموا اٹلی کی زیادتی سے معترض ہیں۔ مگر یہ ظاہری اور زبانی باہین ہیں دل میں سچا ہے ہیں کہ ہماری بدنامی کے لئے یہ ملک بھی ابکلیں وہیں طاقت کے ماتھے آج کر تو بیٹھے۔ یہ دوست بھی کہیں نہ منہ میرا اگر حاشیہ کہ سن۔ ان کو کیا کتنا ہا اور کیا کتنا ہا ؟

میں جانتا ہوں یعنی انگریزی - فارسی - ہندی - عربی اور ان سے بالکل نااہل ہے۔ مگر نہایت خلیق ہے۔ لباس قسطنطنیہ کے ترکوں کاٹل ایراسون کے وہ ہے۔ بلا اسلامول میں لو ترکوں کی ہر شے ایرانیوں سے صاف دستھری نظر آتی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ جو ترک حلیم ہوتے ہیں بیچ میٹل عثمانی یا یونیفرم میں۔

**شہر اسلامبول** شہر اسلامبول جب قدر میں آئے آج دیکھا رونق من اور ڈلیہ کلکتہ۔ بمبئی سے کم نہیں۔ تمام راستے آدھوں سے گزرتے ہیں۔ دوکانیں من انداز میں اور سڑک تیسر کی ہے حسین گارڈ مان نے تکلف جلتی ہیں۔ یورپین حصے من خاص کر سال اور عمارت اور تمام شہر دن سے زیادہ شاندار ہیں جو میری نظروں سے گزریں۔ یورپین تاجروں اور بینکوں کے کارخانے اور سفر اسلامولین کی کوٹھیاں ہیں۔ اور اسلامول کے درمیان ٹیل ہے جسکے اندر دو منٹ میں ریل جلتی ہے۔ ٹیل سمندر کے نیچے بنائی گئی ہے۔ ٹیل سے پہلے پل آتا ہے وہ بھی سمندر پر بنا ہوا ہے۔ آں کو غلام کاٹل کہتے ہیں۔

جکو آج روسیہ کی سخت ضرورت تھی۔ اتفاق سے لوزیاشی حاجی علی (جو مدینہ منورہ بھی رہ چکے ہیں اور آج دعوت کے وقت کہتے تھے کہ اہل ہند فضل حمر کے بہت شاہین ہیں۔ یعنی ہمارا مرج کا شوق دینا کو معلوم ہے) حسب علاج ۳۰ بچے سہ ماہی کو نہ بچ سکے۔ ہار بچے کے وقت لوگ کہنی کے بعد ہوجا بیٹھا دیکھا اور خرچ کے لئے بیسہ باقی نہ تھا۔ اس سفر میں جیسے اور اتفاقات حسنہ تو فریق آئی ہو سکتے تھے ہاں کہ جب میں لوزیاشی

موصوف کے انتظار میں ہوٹل کے قہوہ خانے میں بیٹھا ہوا تھا حمان بڑا جمع رہتا ہے اور سونٹل ایک عایشی خانہ رنگی روم کے ہونٹا ہے جس میں خاصی ارزان قیمت پر جامہ قہوہ شہرت۔ سگار وغیرہ مل جاتا ہے۔ میں بھی آج کئی دفعہ جی گھبراؤ تو وہاں جلا گیا۔ ایک سڑک لڑکے نے دوسرے نوجوان سے کہا ایں سو انگریزی میں بات کرؤ انگریزی وال سڑک کے بلنے سے بڑی مدد ملی۔ وہ سیرا ہجکھوٹا اس لوگ کے دفتر میں جو قسطنطنیہ کے دوری طرف ہو گیا۔ لال کا لڑیہ جلتے وقت تو یہ مجبوری اوسنے خود دیا اور متاوی میں میرے پاس جا رہا لی سکتا تھا اوس کے بلنے سے انکار کیا۔ مگر آتے وقت بھی سخت اصرار سے خود کرایہ دیا اور کہا کہ آپ ہمارے جہاں ہیں۔ اس نوجوان نے نہ

رتا تو کیا۔ بلکہ سمجھتا ہے کہ اس ایک ٹل میں بجایا ہے جو سے کھانا کھانا۔ اس کا نام حاجی علی ہے اور یہ لودھانہ کے شہید ہے۔  
 یہ سرکار ہن آنھوں نے بہت سے عربی اخبارات بھی چھوڑے جن سے دُعا کی کچھ حالت معلوم ہوئی اور یہ بھی ہے۔  
 جیلاک ۳-۵ دن سے درمیان تکدن اور اٹلی کے ملبریس انفریب (مری پولی) کے چالے میں حالت جنگ ہے۔ مگر جیسا  
 میں نے ظاہر کیا اور مگر کون نے قبول کیا۔ ٹرکی کے ہاں سمداد و کبریٰ استمد کم ہے کراچی سے ایک اور ٹرکی جنگ  
 نہیں کر سکتے۔ اور یہ جنگ جو کہ متعلق بہتری پولی ہے اسلئے بحری سڑک ہے۔ حاجی علی بوزباسی ہر لینا ہے  
 کہ جنگ کیسے ہوگی۔

تذکرہ کی معاشرت اور اسلامی حالت

ہمان کوئی ماری میں سمجھا۔ عربی میں جس طرح بوسکا من نے کھلائی۔ حاجی علی اور ایک بحری  
 فوج کے ابا میں سے سوال کے جن کا جوابت ملامت میں قوم میں اسلامی عبادت ہے لیکن

جو لوگ برسرِ حکومت میں عموماً طبعی مشرب ہیں اور آزاد و خراب ہیں۔ سزا بہت عادت ہے۔ میں نے یہاں کی  
 بابت پوچھا کہ گاگ کہ وہ بھی اکثر پیتے ہیں ان کے اعط حویلی سے ہے۔ اس کے سوال میں میرے سوال میں  
 کے بابت تھے کہ کجرات دما کہ ترکوں میں ہیں نہیں ہیں (۱) ایسے۔ وہم فی الجہتم۔ ۵۰ جہم میں ہیں (۲) اولیٰ  
 وہم فی الجہتم۔ جنیوں اولے جہم میں جسی ہیں۔ اولیٰ ایسے ان کی حالت ماضی ہے۔ مزمعلوم ہوا کہ اعلیٰ لوگ  
 مغرب۔ زنا۔ اعمال خلاف ذبیح فخری و عبادت میں سلا ہیں۔ اس نے کہا کہ مسلمان دو دستار میں متلا ہیں ایک  
 فقہا جو حالت بہت سے غیر ہیں۔ دوسرے مقلدین لہویہ ہیں اسلامی حرارت نہیں۔ سراسر مفقود ہے کہ ایک سوس  
 گروہ پیدا ہو جو علوم لہویہ واقف ہو اور اسلامی عیسیت یعنی رگ غرت رکھن ہو۔ اونھوں کے ساتھ ایسا کرتے  
 اور تم کو تو متفق دے۔ خود شیخ الاسلام سانب (جو حیدرود قتل تک تھے) کی نسبت عجب جرح کو متناہی گئی کہ  
 وہ بھی آلام مشرب اور شراب سے ہیں مگر امید کرتا ہوں کہ اس ضمن میں سامان ہوگا۔

نامریدان لہویہ سو سے کہتے ہیں آرمی جون ۶ رو بوسے خساہ خمار دارد۔ یہ سراسر  
 میرے ساتھ کرے میں ایک لوجان ترک ہے اہل کی طرز معاشرت بحر لہوی کے بالکل بعینہ ہے۔ اور جو باہر

# شہ قسطنطنیہ

۱۱۔ سوال ۱۳۲۹ھ = ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء

آنحضرتؐ کے من آج قسطنطنیہ یہو سوا ۳ گھنٹے تک سامنے عالی شان کوٹھمان اور فخر جن کی وضع بمبئی کے ملا بارہل اور کمالاہل کے مکانوں کی سی تھی۔ اسلاہمول کی ۶۔ ۷ پہاڑیوں کی تلپٹی ہیں اور بلندی ہر طرف سے آتے تھے اور بعض مساعدا نہایت خوبصورت تھیں۔ قسطنطنیہ کا مندر گاہ واقعی مینظر ہے۔ ہر طرف ہی سواک ایک راستے کے محفوظ ہے۔ بعض مکانات اور قصر اسقدر بڑے تھے کہ میں نے دوسری جگہ نہیں دیکھے۔ غاسا یہ سب سے بڑا مکان دولہہ باغیچہ (سلطانی محل) سمندر کے کنارے ہے۔ ۹ بجے دن کے ایک ٹرک تلوچ محکو کستی بن بچھا کر کسٹم بین لایا جہان ایک ایرانی نے (ہلا کرے دلال بہ ہو) اخلاق سے اس کا معائنہ کرایا۔ اس سے ہر بانی کر کے حالی بین بھی ایک محمدی ادا کردی کہو کہ مبرے میں کچھ نقد تھا۔ اور بین انک طلائی تو مان اون کے پاس اتنا رکھا دیا۔ نام اور ولدت و عمر وغیرہ لکھ کر محرر دفتر نے پاسپورٹس بنا دیان سے ہوٹل مسٹرسٹ بین جس کا بستر سنج حسن گردنے (جو مغرب دوست عمانی کر بلا بن مد اعظہ بین) ستا ماٹھا آما۔ ماچون منزل پر ایک کمرہ میں کوئی اور صاحب بھی ٹرک بی بین مسٹر آیا۔ مگر ہوٹل عالیشان اور صاف ہے اور جگہ جگہ گھنٹیاں لگی ہوئی ہیں اور ٹیلیفون بھی ہیں۔ باعٹ نہ جانتے زبان کے کچھ زیادہ فائدہ آک انتظام سے نہیں ہوا۔

ایران کا مرکز بہان ایک کاروانسرا اور محل ہے جو خان والدہ سلطان کے نام سے مشہور ہے۔ بین بعد وہاں نہیں گیا تاکہ ترکوں کی حالت اور معاشرت کو سمجھ سکوں۔

ہر ہوٹل سے ملا ہوا ایک قبوہ خانہ ہوتا ہے جس میں لوگ بٹھکر خاڑ پڑھتے ہیں۔ رسالہ کا ایک افسر علیہ بارک پہنچے ہوئے بیٹھا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ عربی جانتا ہے۔ اس سے بائیں ہوئیں۔ اس سے ہمارے کی اور پاس کو اس نے کمپنی کا پتہ لگانے کے لئے اور مختلف دفاتر میں میرے ساتھ جانے میں از حد اخلاق و شرافت کا

**سردار غازی** تمام سردگاہوں کی دولت سبب دہلی و بجا ریگی تمام شہروں کی زیادہ بولی ہے حتیٰ کہ یورپین تجارت کے اشرے ایرانی بجا ریگی بارون ہیں۔ اسی طرح بہرگورناری ستاندار سکلار عارضین رکھتا ہے۔ یہ سب ایک جھوٹی سی پہاڑی پر جو میضوی دار سے کے ڈور سے واقع ہے۔ عارضین اور سرورہ ہنگلے جھانڈا واقع ہیں۔ مسکانات اگر زمین کو حجاز سے نظر نہیں آتے۔ ہم لوگ ڈیڑھ دن کا لٹا بیکر چلتے۔ حجاز کے ۳ دن لے لئے۔ ساتھی سخت پکباز اور بامند لہارات و نجاسات میں خزانہ دنیٰ پہنچا تاہم ان کے بڑے بکے بیچ مانی ہو۔ متناہ جتھوں لے آئی کے پاس بیٹھے اور کھائے بیٹے جو ماہانہ ان کے داہہ کا نہ ہو وہ بھی نایا ہے۔ پتوں سے کراچی سٹیشن کو طویل و بکرہ اسے کو کسے پاک سمجھتے ہیں۔ مگر بعض موانع ہر اہل کتا کے ماں پاؤں عہد خریدنے کو جواز سمجھتے ہیں بشرطیکہ مالوہ زمینہ کو پانی کے تربیروں سے پاک کر لیں۔ بہر حال عہد انان پاؤں سرکار اور حجاز سرگند ہے۔ اس پر طلب سحر کی مختلف باد رکھنے کے قابل ہے۔

**کریمیا کے حکم کا اخلاق اور اوس کی محبت** آج تو توں ترک کریمیا نے اگرچہ ہنس کی کہ من بخوانی کتاب میں کچھ حد لکھتا چاہتا ہوں میں نے کہا بخوشی۔ مگر اس کی عمارتوں سمجھ گیا۔ اربعہ من لکھنے کو بہتر ہے انھوں نے کہا ہن مول نہیں جانتا۔ خرمیری لوٹ بک تین ایک ترک کی عمارت لکھی ہے جس کا نام حیدر زین سمجھا ہوں ہے کہ یوں سے اسلاموں چلے وقت مہری ملاقات حواہ عالم الشقلین آمدی سے ہوئی جن کی معلومات بہت وسیع ہے اور وہ بہت دوسان بجاتے ہیں لیکن کچھ سخت اس سے ہے کہ اوس کی رائے میں سمجھ سکتا اور اوس سے ہاتھ نہیں کر سکتا۔

**کریمیا کے مسلمان** ان کا نام خد ظاہی ہے اور ان کی مسلم ہو گیا کریمیا کی آبادی تھوڑی سی لاکھ آدمیوں کے ایک لاکھ کے قریب پادری مسلمان ہن اور اپنے مذہب میں بخیرت ہیں۔ لیکن بعض آدمی روسی عورتوں کے عشق کی وجہ سے کبھی کبھی سیسی ہو جاتے ہیں۔ شگ کے سما کے پورہ لاکھ سے زیادہ مسلمان ملاو عظامہ کو چلے گئے۔ اس کا تار لین کا حکم لگا ہے لیکن جو مدارس میں تعلیم پاتے ہیں اوس کو ایسی لباس پہننا شرط ہے۔

اسا شہنشاہ شہول کرما تھا۔ ایک ماہ بھاگ خان کریمبا زار روس کے مورٹون سے کبھی کبھی خراج وصول کیا کرتا تھا  
 بالحد دولت ماسکو کے سب سے اور تاناری خان کریمبا کو محبوب کر لیا۔ تلتک الابا مر نلا ولہا من الناس  
 زمانہ ہے جسکو ہم دہسوں بن چکر دیتے ہیں۔ بقول میر فی مرحوم

سے اوسکے بگاڑ پر محسباً ! اتفاقات ہن زمانے کے

**بندر دارا** جہاز گیارہ بجے کے قریب بندر دارنا میں پہنچا اور تین ساعست سے کھڑا ہے۔ بندر گاہ قریب ہے  
 اکثر عمارتوں پر جوئے کی سبھی ہے اور دو منزلہ منزلہ ہنگے ہنگے کمرے کی عمارتوں کے طرز میں ہوئی ہیں۔  
 تجارت بھی کافی اور چائی معلوم ہوئی ہے۔ ہم کو کرائے پر چکا نہیں دیا۔ بلکہ یا کاندرا ہے۔ قلموں اور دیگر  
 سببوں آدمیوں کے سروں پر پڑکی ٹوہیاں ہیں۔ ان میں لصف سے زیادہ ہود معلوم ہونے میں اور نصف سے کم  
 ملگیری مسلمان اور ترک مسلمان۔ ہود کی بیچان سے ہے کہ کتھن ایک کپڑا بندھا ہوا ہے اور اکثر کے ہاتھ میں  
 ایک تسبیح جس میں ۴۰۔ ۵۰ دانے سبھا دو موٹے موٹے ہوتے ہیں۔ بلکہ ہار کے آویٹل میں ابھی وہ روٹ نہیں  
 آئی جو آئے ادا مطلق العنان قوم میں ہوتی ہے اور ہم کے اعتبار کو بھی ستانہ زمین میں اس لہجہ اور ان کی بہت  
 کہ وہ روس کی امانت سے مسلمانین آنا دہ گئے اور بھی فال بھوب ہے۔ بندر گاہ ملگر ما کافا صلہ روس کے  
 بڑے بندر گاہ اولڈی سے گوا ۱۳۔ ۱۶ ساعست کا ہے۔ سمان روس آسانی اور اپنی فوج ادا کر سکتا ہے لیکن اس  
 کہ عثمانی بحری طاقت بھی ترقی کرنی جاتی ہے دو لب عثمانی بھی ہر وقت دارنا پر زمانہ جنگ میں خضہ کر سکتی ہے۔

[۱۰ اس سوال ۱۲۷۷ھ = ۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء]

**مقالہ بندر اور غار** ہمارا حمانا یا محس واقع ہوا ہے کہ ہر بندر گاہ ۱۳ گھنٹے قیام کرتا ہے۔ کل نصف شہر  
 بندر دارنا ہی پر پھیلوا۔ آج صبح لوکارا بند ہوئے اور ابھی تک لہاب اٹارنا کبھی شروع نہیں کیا۔ والا لکھ ہم گھنٹے  
 گزر گئے ہیں۔ سنام کو روانہ ہوا تو عابا کل صبح ہم مسطنطہ بین بیادہ ہو سکیں گے اس سفر میں گویا ۳ دن زاید  
 ضائع ہوئے۔

سمجھی اور ہم کو دوسرے باہر ٹھہرا کر باہر پاسورٹ ٹیکٹا لیکر ایک چھ ماہ تک کچھ لکھا اور دیکر کے (۱۰) ماہ میں منصف ہمارے محلے گیا۔ اس انتظار میں ہم سوائے اسکے اور کچھ نہ کر سکے کہہ اسے دیا کریں کہ اس روٹی کے دل میں تم ڈالو کہ مسلمانوں کی طرح ہم کو اذیت نہ دے۔ آخر دعا قبول ہوئی اور ہم جہاز میں سوار ہوئے جس کا نام اختر و الکونڈ ہے۔ جہاز میں سوار ہوتے ہی سڑک شروع ہوا۔ ایک گھنٹے بعد کھا لکھا یا گروہ سب آفریغ میں نکل گیا۔

{ جہاز الکرمدرد - بحر اسود - قریطینا - و شمال مسئلہ = یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء }

تہماز میں لودھ ٹاٹم سمندر میں نام شب گزشتہ اور کل سہ پہر تک از حد تکلیف رہی۔ سڑک چکر بڑت میں درد اور طبیعت زندگی سے بڑا اب ۱۲ گھنٹے کے بعد سڑک سے اٹھا ہون اور کل سہ پہر کا روز نامہ لکھا۔ دو سڑک ٹیجے کی بھی رزادہ پریشان تھی۔ ہمارے ساتھ اوپر کے حصے میں بہت سے بلگری ہیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک دو روپے ہیں۔ لوگ کم رو اور غلبہ میں۔ صرف قومی اتفاق اور شہت گری ڈول پور دیہ کی پور سے ۳۵ سال قبل ملگہر یا آزاد ہو گیا ہے اور اب دو لاکھ توجہ جہاز رکھا ہے اور اس مختصر ریاست کی قوت یا نفع اہل بلکہ علاوہ چین و جاپان و ترکی۔ افریقہ و ایشیا و جزیرہ امریکہ کی ہر کسی حکومت سے زیادہ ہے۔

کریمنیا اور اسلامی حکومت ایک نوجوان جو کریمیا کا ترک ہے جہاز میں سے پائل آبا اور بچھا کہ بھارا زہرہ بیگم ہے آجاتی ہے۔ ۴۔ میں نے کہا لا۔ پھر میں نے کہا اتحاد اسلام۔ وہ بہت خوش ہوا اور ترکی میں اوسنے کچھ کہا جس سے میں سمجھا کہ وہ کہنا ہے کہ مسلمان ایک ہو جائیں تو کوئی اون کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اوس نے دریافت کیا کہ تم ہندوستان میں علوم حاصل کرے ہو۔ ۹۔ اگر یہ حائف ہو میں کہتے ۹۔ میں نے کہا حائف کجا اما کرتے ہیں۔ اس کو نیہ چلا کر دس علوم کی تعلیم میں خارج ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ملک کریمیا کے تاروں نے بھی ترکی کہاں اغنا کر رہا ہے۔ سڑک حرہ ہمارے روس و گلستان کے جنوب میں بحر اسود سمالی کہا ہے۔ ایک جزیرہ نماب۔ اسے میں ہوسال قبل جان کریمیا کی عملداری میں تھا۔ اب بھی ہوسے تاناری اوڈوہ میں نظر آتے ہیں۔ مگر انہوں نے روسی کہاں اختیار کر لیا ہے۔ جان کریمیا ایک حد تک سلاطین و خاندانہ کو



اور اوسے زرخیز ہست کی کہ عامہ سر پر نہ رکھیں۔

اودیسہ [اودیسہ] آج دن کو سمارون کے ادارہ مرکزی کی تلاش میں بہان کے طرے بازارون اور طرکون پر گئے اور رات کو مرقی روشنی کی حالت بھی دیکھی۔ واقعی یہاں کے مارا بزرگی و خوبصورتی اور صفائی میں کلکہ اور مٹی سے کم نہیں بلکہ ہٹلون کی خوبی اور دوکانوں کے استا یعنی من بہرہ ہیں۔ البتہ اودیسہ کی آبادی سا لاکھ سے زیادہ ہے اندازہ میں نہ ہوگی اور سٹرکوں پر بس ڈبلی کے چوم بھی نہیں۔

اکاب ہٹول ہماسی اعلیٰ درجے کا ہٹول سماں میں ہم کو ملا جسکے روسی منخر نے ہمارے ساتھ قبضوں کو کر دیکھا اور کہا کہ دو کرے آپ۔ لیکن کو دو سنا ہون اور ہٹول شخص سے ۸ روز مارون گا۔ واقعی الہا اران ہٹول میں دیکھا گیا گریٹر دور کے لئے انتقال مکان کل سما۔ اور اس عایدان مکان من جانے سے محروم ہے۔

آج کا تمام دن جھگڑے میں گذرا اور جگہ جگہ سبھا لجا۔ ٹرہانا۔ ادنارنا۔ جالون اور گاڑی والون سے معاملہ کرنا۔ دو کوئی کا نیلے و فونی کا انجام دیا۔ ایک تالاق ہودی رعایا کے عثمانی سے عربی میں مباحہ کرنا۔ غرض اسی میں منام ہو گیا۔

[ اودیسہ - ۷ جنوال ۱۹۱۱ء = ۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء ]

اعلاء الد ولاد و مقام اور ظلم سدی کے مصاحفون میں ریچکا ہے جو قہقہے اوسنے سان کے اوس سہاں مشہور سالیں کہ مراد دوسرے کے علی استقامی فوت اور غصہ عظام آتشکار ہوئے۔ ان قصوں کو جو چنم دیدہ ہن اوس سے ہن یہ نتیجہ افکار ہن کہ شخصی حکومت کے زمانے میں اران بن بیدر عظام ہونے تھے۔ کوئی قانون و قاعدہ نہ تھا۔ اور زمانہ منظر الدین سے سے بدلتی۔ مثل و قاک ہاری ہے۔ ہن اس وقت ظلم و زیادتی بے حدتاً ایران میں کم ہے۔ مگر اسے حکومت میں اسے لوگ بنا سیت کم ہن جنجور نے شخصی غرض کو چھوڑ کر منسروطہ قائم کیا ہو۔ طبیعیون میں وہی زبردستی اور جہاں پائی ہے۔ من جو اس وقت رورنا مچ لکھ رہا ہوں۔ سید محمد طبا طبائی کے بھائی (بی بسد محمد رضا طبائی)

سب کے پاسورٹ واپس دینے پر سب سے پہلے خود اوٹھا کر باہر کے پھاٹکوں پر لٹک کر کے یا سب آگے اور حاجی عبدالرحمان انسانی  
جوان نے بطور انہم کے دو سٹین لائے اور مافی لوگوں نے فرضی نام سے لڑا۔ ایک شب کا نصف سنا ہم میں سے  
ہر ایک سے لیا اور جہاں پر روانہ کر دیا اور ہم نے اول کے پختے سے نجات کو عنایت سمجھا۔

اکلے ہی کی چٹائی [آخر ہم جہاں نہ گئے وہاں کہا گیا کہ حکم نہیں ہے۔ ایک اڑنی بد معاش تھاں پیر کہہ کر ساتھ ہوا کہ یہ  
دھوکے باز ہیں۔ ان خبرات کا کارخانہ ڈیڑھ میل ہے وہاں چلو گٹ بجا گیا۔ چنانچہ وہاں لیکیا اسے بھی انکار کیا  
چونکہ ہمارے آپس کے دو ڈھائی گھنٹے کے بعد تک لوگ ٹکٹ خریدتے رہے اور ان میں سا بیس با اور ٹو باسک تک کے  
حاجی نئے ہنٹے چہرے مغلی اور ہنٹی وضع کے ہیں اور سر پر کلاہ ٹری ہے۔ چونکہ ہم کو ٹکٹ نہ مل سکا اسلئے میں سمجھنا  
ہوئے کہ جن آدمی ٹون کے بیچے میں ہم پھنس گئے تھے اور انھوں نے ٹیکسٹون سے کہہ دیا تھا کہ ہم کو ٹکٹ ملے۔ کیونکہ ہم اس  
شکار نہیں بنے اور کہوہر ہمارے من پھلتی تھی کہ دوسرے بھاری مغزوں جاتے تھے وہ بھی ہماری برسی کی جھکا  
بدگمان و مصلحت نہ بن جاویں۔ یہ بھاری لوگ لقمہ چرب تھے اور ہم لقمہ سخت بھر رہے تھے حال ہیجے زد دی میں  
شریک ہٹھا ہم کو ایک ہٹل میں ڈال گیا اور دلائی کے لالچ میں اولن کو کہہ گیا کہ ہم سے چند کراہے لےوے۔ کیونکہ  
وقت تنگ ہو گیا تھا اور شام کو کمین آرام کرنا ضروری تھا۔

ہٹل یا غسل خانہ [حماز سے لڑتے وقت اتنی نے ایک ہٹل کا پتہ بتایا جس کا نام ہٹل بورے جیگا مالک عبا  
عثمانہ حاجی سبیل بتا گیا۔ مگر یہ شخص بعد ایک بیودی نکلا جس نے ایک کمرے کا کرایہ اول مبلغ ہم کے قریب بتایا  
یا وہ جب ہم جھکے باز سے تمام اسباب سمندر پر سننے لاکر مغز کے قریب پہنچے تو مبلغ صد کر رہا مالگا۔ ہٹے انکار کیا  
مگر نہ وقت چاسکا تھا اور نہ سائینوں کا بھاری استیجازت دینا تھا کہ باہر جاویں۔ ہمیں رہے۔ مابن نوور  
معلوم ہوا کہ یہ ہٹل برا سے نام ہے دراصل خانیہ خانیہ ہے اور اکثر کرون میں رہتی اور بیودی عورتوں پر ہم خاندان  
مردوں میں شاہ بعض بچوں مسلمان زیادہ نراری وہ سے یہاں ٹھہرتے ہیں۔ شخص ہم میں سے بعض لوگوں کے  
علا سے دیکھ کر ہاتھ تھا کہ ہم یہاں قیام کریں گا وہیں کی مسکن کی شہرت اور ہونا می دو سرون تک نہ پہنچنے

اسلامسول اور عیسائی ایشیا مول کہتے ہیں یہی اصل تقی نام ہے۔

{ ششہ - ۱۲ شوال ۱۲۲۵ھ = ۱۲۸۸ ستمبر ۱۹۱۱ء } شرح

تکالیف و فریب | رات کو عامی علی اللہ سے جو ایک نئے فیض کا طہرائی فوجان ہے اور ۵ سال ہی بیان مقیم ہے بہت  
 بحث ہوئی اوسنے کہا کہ کوئی کہہنی تم کو نہ لیا و جی اور تھر ڈیکھیں گا کٹ نبرین گے۔ دو شنبہ کو شاید جاگی ممکن ہے  
 میں لے بہت امر ادا کہ کوئی شخص تم کو مجھ نہیں کر سکتا کہ جس جہاز میں جاوین اور سیدھے جڈہ کو روانہ ہوں۔  
 اور میں نیو یارک آتا ہوں۔ مگر اوسنے کوئی شافی جواب نہیں دیا۔ بلکہ پورا پورا ٹیپوٹ لیسے گئے اور اس صبح کو اس وقت  
 کے صحافی کہ تم باہر جا سکتے ہیں جب احاطہ کے دروازے پر جو بہت بڑا ہے پہنچے تو وہی سیاہیوں نے روک دیا۔ میں نے  
 ہتھ مارا کہ میں اس وقت تک کا عازم نہیں ہوں۔ ہمارے ساتھی نے کہا میں تاجر ہوں اور ہمتے کہا کہ دھوکا دیکر  
 بہانے آئے ہیں مگر گیسے قبل نہیں کیا اور نہ ہماری زبان کوئی سمجھا۔ اوس کا حکم ہم سے طلب کیا آخر تیرک کی نہیں  
 تھا۔ ہر ماہ ارادہ ہوا کہ اس سے جھگڑا کریں تاکہ جو طریقے سے جا سکیں۔ مگر ایک ایسی دیکھا ہزار کسی قدر انگریزی بچھن  
 تھا اوسنے کہا تھوڑی دیر توقف کرو۔ جہاں کا پلہ آسٹریا آئی تو میں اوس سے کہوں گا وہ اجہارت دیگا۔ اس میں  
 کوئی شک نہیں کہ یہاں سے جاوین ہی بیان بہت سختی ہے اور اوں سے آدھ وقت جس کے واسطے تقریباً ۷۰۰  
 یعنی ماہ محصے رویدہ لینے ہیں۔ حالانکہ دوسرے جہازوں میں تھر ڈیکھا س میں اگر جاوین اور آزاد ہوں تو ماہ محصے  
 رویدہ سے زیادہ نہیں لے سکتے۔

تعمیر اور تعمیر کو جانی | تھوڑی دیر کے بعد ایک تنازعہ ہو کر کے جاوین کا اس مکان میں داخل ہوا۔ اہل کے بعد تھوڑا دن کو جان  
 کے حالات بالکل بدل گئے۔ ان کو غلطی سے باہرے کر کے برابر جگہ دی گئی۔ اس وقت ایک نے اگر کتنا شروع کیا کہ  
 ہم تم سے ہمدرد و غمخوار ہیں اسبہا جلد جمع کر کے نیچے لچلوا اور زور دیا کہ ہم باہر جاتے ہیں ہم ان سے تقاضا کریں گے  
 کہ اندیشہ بلوہ کا ہے اجازت عطا دیگی۔ سن تو ہم وطن واریالی ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ لڑائی آئے اور پھر

لے آں یہ ہر جہازوں پر دنیا میں تقریباً ہر جگہ تک پہنچ سکتی کی جاتی ہے۔ سچ میں نہیں آتا کیوں؟ - ۶ (۳)

میں آئے۔ یہاں کی ٹریم وے نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے اور ٹرکوں کھلنے اور بستی کی بڑی سڑکوں کی مانند اور  
 مکانات بھی نہایت عالیشان ہیں۔ البتہ مثل باکو کے صفائی نہیں کیونکہ تجارت بہت زیادہ ہے۔ یہاں بھی ایران  
 کی طرح ہل بھی گھوڑوں سے چلاتے ہیں اور بار برداری کی گاڑیاں بھی گھوڑوں کی ہیں۔ چھکڑے بہت بڑے بڑے  
 اور موزوں ہیں ہمارے یہاں کے چھکڑوں کی طرح نہیں بلکہ چھکڑے اس کام کے لئے بنا ہے اوس کے واسطے  
 موزوں ہے۔ جو ڈاک گاڑی (پوسٹ) ایران میں ہے وہ بھی یہاں کی گاڑیوں یعنی چھکڑوں کی نقل ہے بعض  
 جگہ عربین مسلمان کی چڑی گاڑیاں چلاتی نظر آئیں۔ مکانات سڑک کے ہر دو طرف نمایاں لسان ہیں۔ کوئی  
 اگلے درجے کا مکان نہیں۔ اصل آؤڈ لہبہ خاصی بلند ہرٹری پر واقع ہے۔ اس کے ارد گرد آئین اور آئین ٹل  
 دوسرے درجے کو شہروں کے آبادیاں میں جس میں میٹھا کارخانے ہیں۔ محمد علی شاہ مخبر نے اس شہر کو اپنے قیام  
 کے لئے اختیار کیا تھا۔ مگر چند ماہ پہلے اس کی بدبختی اور روسی تجارت کی حرص کہ وہ تخت نشین ہو گا تو روس کا فوج  
 اور اثر اور تجارت ترقی پائے گی۔ یا عہد ہو گا کہ وہ وارد ایران ہو۔ اور غالباً بعد گرفتاری نقل کیا گیا۔  
 چونکہ ہم روسی زبان سے واقف نہیں اخبارات نہ پڑھ سکے۔ معلوم نہیں کہ اس عرصے میں ایران میں کیا واقعات  
 گذر گئے۔

ظلم و دھمکا جس مکان میں ہم ٹھہرے ہیں یہ بھی ایک بڑی دو منزلہ عمارت مثل ہوٹل کے ہے اور اس میں بخار کے ست  
 آٹھ حاجی بھی ٹھہرے ہیں اور کچھ ایرانی سبزوار بھی آئے ہیں۔ یہ مکان سلطنت روس کی طرف سے بنا ہوا ہے اور  
 بقول حاجیوں کے کہ ایک شاندار قید خانہ ہے کہ حاجیوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ کرایہ اور دشمنی کے نام ندارد ہیں لیکن  
 حوالہ میں داخل ہو اس کو ہاں بھاننے کی اجازت نہیں اور لازم ہے کہ ایک ماہ میں کھیتی کے جہاز میں روانہ ہو اور زمانہ  
 کرایہ دینے۔ یہاں منظم چند روسی و ایرانی مسلمان ہیں جو بطور خدایا ہیں۔ صحن وسیع ہے۔ لاراکو س کی یادگار ہے  
 میں تیریا کرا مرکہ جانا چاہتا ہوں اور کل کے حمار ہیں حایک اراہہ تھا معلوم نہیں کہ یہ کیا گذرتی۔ روسیہ  
 بھی فعلاً کافی باقی نہیں ہے۔ اور باقی رہنڈی صرف اسلامبول میں مل سکتا ہے۔ واضح ہو کہ قسطنطنیہ کو حملہ مسلمان

میں روپیہ ایران میں قران اور انگلستان میں پونڈ۔ روبل کی نصف ایک سکہ پہلی سمت ہے اس کے معنی پچاس  
 کے ہیں یعنی روسی پچاس پیسے۔ تانے کے سکہ کو جس میں ایک سو روبل کے مساوی ہونے میں کو کپ کہتے ہیں  
 دو کو کپ ہمارے دو سون کے مانند ہے۔ ایک سو کو کپی بھی تاجے کا سکہ ہوتا ہے اور پچ کو کپ بھی۔ لیکن ۵ کو کپ  
 چاندی کا ہے چھوٹا سکہ بھی مثل ہماری دو آتی کے ہوا ہے اس کو دو گنا دست کو کپ (دو کو کپ) محض چاندی کا  
 سکہ ہے۔ پھر ۱۵ کو کپ اور ۲۰ کو کپ کا نفی سکہ ہے۔

نفی سکہ روبل = ۱۰۰ = قران ایران = ۱۰۰

پہلی سمت = ۱۲ امر ہندوستان (۵۰) سکہ سی روس

دوہن کو کپ = ۱۰۰ = (۲۰) سکہ سی روس

۱۵ کو کپ = ۱۲ (تقریباً) = (۱۵) سکہ سی روس

۱۰ کو کپ = ۱۰ (تقریباً) = (۱۰) سکہ سی روس

پن کو کپ = ۱۰ (تقریباً) = (۵) سکہ سی روس (تانے کا بھی ہوتا ہے)

زی کو کپ = ۳ = سر ہندوستان و شاہی ایران (تانے کا سکہ ہے)

دو کو کپ = ۲ کو کپ = ۱۰ = صد دینار ایران

کو کپ = تقریباً ایک ڈول پیسہ ہندی اور ایک شاہی ایرانی

طلای سکہ ست روبل (۵ روبل) = ۱۰۰ یا نصف لیرا + لیرا روس = ۱۰ روبل

لیکن درحقیقت روسی اشرفی کا بھاؤ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے آج کل ۱۰۰ کو آنی ہے۔ تانے کے سکون بر حال ہر

میں عدد دکھایا ہوتا ہے جس کو معلوم ہوتا ہے کہ تانے پیسے یا کو کپ کے مساوی ہے یا کو کپ اس حساب کو سمجھنا

اوپر بہت وقت اٹھانی پڑیگی۔ لہذا تفصیل مناسبت موم ہوئی۔

عالمستان اولیہ شہر اولیہ کے بہت بڑے حصے کے اندر گذرے ہوئے تقریباً ۱۰ میل راہ طے کر کے ہم سدا

روسی جہوں میں تاتاریوں کا میل فصلاً معلوم ہوتا ہے بعض مسلمان ترک کلاہ والے اور بھی نظر آتے ہیں۔ سما سے  
 ساتھی فصیح سے شام تک بجا شاہ و طہارتا میں غور و فکر و مساجد کرتے ہیں۔ خامکد و ملا جن کا دستکاس زبرد رہے۔  
 روسی دو کا مذاکرہ کرنا اہم مذاکرہ باگئے۔ ہر چیز کی جہت کہتے ہیں وہی لیتے ہیں اور اس سے زیادہ جو کچھ ہم وہاں کر رہے  
 ہیں۔ گورنر ٹول والے۔ ایسے زمین کراؤں پر اطمینان ہو سکے۔ ریل کے عملہ والے خلیق اور بے شکمت ہیں۔ ہزار میں گورنر  
 ہوں تو ڈل کو ۳۰۔ ہم منٹ روک لیتے ہیں۔ اگر نماز کے دیکھنے کے لئے ہجوم ہوتا ہے۔

ترتیب روس میں بھی عراق عرب کی طرح پچھراؤت میں اور بڑے بڑی انبار پر جگہ بانارون میں جو سٹیشن سے ماہر میں پائے  
 حالے میں اور جس کو دیکھنے ایک ترتیب لے جاتا ہے۔ سٹیشن پر ہم نے ایک ترتیب رکھا اور سٹیشن سے ماہر اس سے بہتر  
 کو جہا۔ [اوڈیہ۔ کنارہ کراؤ جمعہ ۱۳۲۹ھ = ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء ع]

روس کی جنٹری روس کی ناخین لہویہ کی دوسری تاریخوں سے دس یا ۱۲ دن کمتر ہیں۔ کیونکہ روس نے چار سال  
 قبل بوس گورنری کی اصلاحی جنٹری اختیار کی تھی اس لئے یہاں کے اخباروں سے صحیح تاریخیں معلوم نہیں ہوتیں  
 روس کی خدمت بہت ہی کی بہانے لے مثال ہے۔

آج صبح ۹ بجے اوڈیہ کے اسٹیشن پر پہنچے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹھکانے یا اور ہمارا اسٹاک ٹھکانہ لایا۔ چند  
 بورو میں عمال عمدہ کپڑے پہنے باغ (یعنی گاڑی سامان) سے ہلا صندوق لائے۔ جس گاڑی میں سامان لادنا  
 اس کا مالک ایک بڑھا اٹنی روسی ہے۔ اس سے اور ہماری دہانچانہ والٹن سے جو ۳۰۔ ہم ترک تھے سخت لڑائی ہوئی  
 اور جنوں نے کہا کہ سامان ہم بہری گاڑی میں نہ لے سکتے تھے۔ وہ ایک لاسامان کو لٹا رہا اور لٹا رہا کہ میری گاڑی سے  
 سامان نہ اوتارو۔ قریب تھا کہ اسی کشمکش میں میرا آہنی صندوق صد مٹھا۔ کیونکہ گاڑی والا بڑی طرح اہم  
 سے پٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک لویس لاسامان اور اس نے اٹنی کے خلاف فیصلہ دیا۔ غرض حاجوں کا یہ عملان لوانو ہمدرد  
 مسلمان ہوتا تمام دگنی اُجر سے ہاتھوں کو دلو کہ ایک عالیساں مکان کی طرف لیگیا۔

روسی سیکے یہاں روسی سکوں کا نصف حساب لکھتا ہوں۔ روس کا تاریخ اوقت سکروٹل ہے جیسے ہندوستان

اس (۹۰) سال کی بیان کی جانی ہے۔ لیکن ہمارے فریق سید محمد رضا سمیع منبہ اور بادشاہ پرست ہیں مگر ذرا ڈر ہے ہوئے۔ ایک ایرانی ان میں استعد نزرسان ہے کہ جہاں یوٹیکس مشروطہ لیڈر مینٹ کا نام آتا ہے تو کہتا ہے ڈیل کن دل کن آغا جانے دو ہم کو ابھی گرفتار کر لیں گے۔ سید محمد رضا مذکور سخت دشمن مشروطہ کے ہیں۔ اسی طرح شریعت مدارس واری کے فرزند غلام زلمی بھی ہیں۔ حاجی خان و حاجی محسن دوسرے دوست تھی مشروطہ مخالفان کے لوگ ہیں۔

شام کو ہم حسب دوری ریل میں سوار ہو تو عرب حمل و ان شب خوابی کا گھٹ نکھا۔ تب خوابی کا گھٹ کی رستہ تانی

پہلے اسکے لئے دینے پڑتے تھے۔ ایک شخص نے علامہ ریلوے میں سے تقاضا کرنا شروع کیا کہ مجھے کچھ دو۔ ہم اوس کے ایک کو نہ سمجھے۔ پھر اوسنے تقاضا شروع کیا اور دوسرے آدمیوں کو ہمارے بیچ بٹھا دیا اور کہا کہ اسقدر جگہ تم نے کیوں لی؟ پھر ہمارے رفیقوں نے اوس کو ایک ویل (عمر) دیا کہ لگا لگا کر اہرام سے سو جاؤ۔ مگر اب کو اوس گاڑی میں کوئی بیٹیس ٹاٹھا آدمیوں کی صحبت گئی (تاکہ اب کوئی بات ہوگی) جسکے سبب ہمارے دلوں میں سکو بیٹھنا پڑا۔

رات ۲ بجے یگانہ تری تسلیم ہو چکے۔ سردی استعد سخت ہے کہ پاؤں بروت ہوئے جاتے ہیں۔ خاص کر اسے اگر گرم حجاب میرے ہاں نہیں کہو کہ ہندوستان سے لیکھ بنگالہ اٹھانا اور طران میں سردی شروع نہ ہوئی تھی۔ دو دن گھنٹے آسمان کے نیچے ایک بیچ پر رام کیا کیونکہ وہ ٹنگ روم کی زمین اور خبیث آدمیوں سے بڑھتے ہیں۔ یہاں ایک نوجوان شکی مسلمان بلا حواظ قرآن ہے اور یہاں مسلمانوں کی سستی میں قرآن شریف رمضان میں پڑھنے کے لئے تیار نہ ہونے سے آیا ہے۔ اوس سے معلوم ہوا کہ بدر گاہ اولیہ یہاں سے ۳۶ گھنٹے کا رستہ ہے اور وہاں سے قسطنطنیہ ۲۴ یا ۲۵ گھنٹے کا۔

[ بیخوفہ ۴ سوال ۲۹ ھ = ۲۶ ستمبر ۱۹۱۱ء ]

یہ اسٹیشن بہت طرے مقام کا ہے کیونکہ صبح سے دو گھنٹے کے اندر ۳۰-۴۰ طہرین مزدوروں کی اور طلباء کی باہر سے آہٹکی ہیں۔ باہر ۲۰-۲۵ کرایہ کی گاڑیاں (جو عموماً ہرانی و کٹور یا گاڑیاں تھیں) اور ۲۰-۳۰ طہریم کار موجود ہیں۔

ہونے ہیں۔ کارخانے ہر جگہ بکثرت ہیں اور اکثر مکانات میں ربا دہ ترک کر دی گئی ہوئی ہے۔ چھینین کمپنیز کی ہیں۔ باکو سے یہاں تک اوس کے مردوں اور عورتوں دونوں کا لباس (غالباً) سمنٹ چاڑے کی دھڑی جو اچھی سی پیمان شروع ہو گیا) بہت قیمتی دیکھنے میں آیا۔ یہاں تک کہ ریل کے حوالوں کے کوٹ بھی عمن سے ملے اور اسے بانات کے ہیں کم درجے کے لباس کا آدمی کہیں کہیں ترکستان کا مسلمان جو بخارا وغیرہ سے آتا ہے۔ ہا کوئی مسلمان کا نظر آتا ہے مایسا ہی یہودی جو وہ پھیر کر نا نہیں چاہتا وہ معمولی خراب لباس پہنتے ہوئے ملے گا۔

تور اسلام اور ایک مسلمان نماز یہودی بزرگ

کچھلی تیب کو جب ہم ۵-۶ گھنٹے تک ریل بدلتے کے لئے پلیٹ فارم پر ٹھہرے رہے ایک شخص جس کی ڈاڑھی لمبی اور سفید اور چہرے کی وضع بالکل مسلمان کی تھی کہ سفید میسے کپڑے پہنتے پھر رہا تھا۔ ٹوپی بھی اوس کی ابرائی نما سز کی تھی۔ بار بار میں چاہتا تھا کہ اوس سے گفتگو کروں اور پوچھوں کہ کہاں کا مسلمان ہے؟ کیونکہ سفر میں زبان دان کامل جانا بہت غنیمت ہے۔ مگر جس چیز کو لوگ تور اسلام کہتے ہیں وہ اوس کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا۔ آخر وہ ریل میں سوار ہوا تو ہمارے برابرانی ساتھیوں سے معلوم ہوا کہ الیشای روس کا یہودی تھا۔

ایک تیسری ٹران

ہمارے ساتھ ایک نوجوان روسی ہے جو بہت کوشش کرتا ہے کہ گفتگو کرے مگر ہماری زبانوں میں کب تک نہیں جانتا اور ہم اوس کی زبان جانتے ہیں۔ پکارہ بہت کوشش کرتا ہے۔ میں چند لفظ فرانسیسی کے جانتا ہوں۔ اور وہ بھی کم کر فرانسیسی جانتا تھا اس کو کبھی کبھی مطلب معلوم ہوجاتا تھا اوس کا امام مبلغ قسیرون ہے۔ روس بھی عجیب ملک ہے جس میں غیر زبان جانتے والے گویا مفقود ہیں۔

چار ادرالی ریتیں

ہمارے ساتھ چار ادرالی ہیں ایک سے لے کے مسائل یاد کرتے اور اہلن کے متعلق بحث کر رہے ہیں۔ اصل میں چار کے گیا سو بائچ جو احکام راج ہیں۔ اب اس ایک صاحب سید محمد رضا مشہور ادرالی محمد کے مراد زادہ ہیں۔ سید محمد پٹیا طائی جو مشروطہ دار لارڈسٹ کے اندائی اور قاضی النیت بائین میں سی ہیں اور پورے عمر سبکی اس باتوں میں پتہ نہ ہو سکتی شہرت اور منزلت بھی عسید اللہ بہرہالی سے کم نہیں ملکہ زیادہ ہے۔ اول کی عمر



میں ایک مرتبہ بھی سے بظاہر تھا۔ بالواسطہ کے پائلن میں ٹھیکہ آیا۔ دوکاندار سے میں نے خرید لیا۔ ایران میں بھی اس کا تباب لایکے آویسوں نے کیا۔ مگر روس میں عام ہجوم تھا۔

راستے کی حالت [ آج صبح سے دوہرتک جہندرز میں کا کیشیا کی آئی وہ بلند پور سطح تھی۔ نہراٹوں میں زمین زرخیز ہے۔ گزر اعدت اور آبادی کم ہے۔ جنگل بھی کہیں کہیں ہے۔ مکانات ہمارے دیہات اور ایران کے دیہات سے کستور بہتر ہیں۔ کیونکہ عموماً دیواروں پر سپیدی ہے۔

روس کی ریل [ دوسرے کے بعد سے زیادہ آبا و اقبال اور شاداب کھیت کیلئے شروع ہوئے۔ گاڑی میں ایک ایک گھنٹے کے فاصلے سے ایک روسی چھانڈو دیتا تھا۔ ششے عموماً سب گاڑیوں کے بندھنے تھے اور گاڑی کے اندر راستہ چلتا رہتا۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ گاڑی میں جوان آواز عورتوں بھی بے تکلف پھرتی رہتی ہیں اور لوگوں سے مذاق کرتی ہیں۔ گاڑی صرت بڑے بڑے اسٹیشنوں پر ٹھہرتی تھی اور وہ بھی کم۔ ایک مقام پر ہم کو خرہوز سے تروڑا نظر آئے جو ایک قفقازی ترک فروخت کر رہا تھا۔ میں زبان نہ سمجھتا تھا ایک بڑا سا تروڑ لیا اور اسے جو قیمت بتائی وہ بھی نہ سمجھا۔ میں نے بطور امتحان ایک چھوٹا سا کدو (سہ ماہہ) کو پک دیا اور اسے غل جپا کر ٹھیکہ دیا اور ہم کو پک لیس دینے چاہے میں نے ایک خرہوزہ اور لیلیا اسپر بھی وہ ایک خرہوزہ اور دیتا تھا۔ مگر میں حلدی سے چلا آیا کہ گاڑی روانہ نہ ہو جائے۔

راستے میں قفقاز کا اسٹیشن بہت بڑا اور نمایاں تھا۔ عموماً ریل کے اسٹیشن ہمارے ایسٹاٹیا کے متوسط اسٹیشنوں سے زیادہ خوش قطع ہیں اور روشنی بھی زیادہ ہے۔ میں یہ روز نامہ پڑھ کر اسٹیشن پر دستک دے لکھ رہا ہوں جہاں سے ایک ریل شمال یعنی جرمین کو جاتی ہے۔ ایک باکو یعنی خلیج کاسپین کے کنارے کو اور ایک جس میں سفر کروں گا اودیسہ کو کنراہ بجر اسود تک ملا دیتی ہے۔ وہاں ہوائی اسٹیشن اور اللہ اسلامیل روانہ ہوئے۔

[ چار شنبہ ۳ ستمبر = ۲۵ ستمبر ۱۹۱۱ء اسٹیشن لگا کر ]

اسٹیک کی تھا بھر راہ [ آج صبح سے سستہ بڑے بڑے شہر اور آبادی آنے لگی۔ اب ہم کو مایور میں روس میں داخل

(مضمون فارسی)

(۴) ایس میدا الوجود و ترشیم و نسل و تعبیر  
و تکلف نہ باشد۔

(۵) میدا نمید سادی و مدت است۔  
چنانچہ جمع اعداد سبق است بہ واحد و واحد  
ما جمع عددے سبقوں نسب کد امبر و الو ذود  
سبقوں نسبت لتے و لتے جمع است و سبقوں است  
بمدا الوجود۔ پس واحد است نہ وعدت حتمہ حتمہ

پس واحد تحقق است و میدا نمید سمعہ است  
عین ذات و از و متفکرت نمود۔ کما قالوا لا الضعف  
الذاتیة اذ اعلمت و حبت نس صحیح است  
کان هم علی ما هو علیہ من الادل الالاد کان  
الله ولم یکن معہ شیء۔ و اکان کما کان۔

ارباد کوہ (ملاساف سہ فرؤنٹ)

(تشریح)

(۴) ایس میدا و دو میں شکل و جسم تم بل  
اور ایک کیفیت سے دوسری کیفیت میں بہا ممکن نہیں۔

(۵) میدا سب کی تعلیم من و مدت الیک  
مال ہے جس طرح سب دن سے آگامی ملے ہے  
اور آگامی سے ملے کوئی عدد نہیں۔ اس طرح میدا و دو  
سے ملے کوئی غیر نہیں ہے اور سب چیزیں میدا و دو  
کے لئے ہیں۔ پس خدا واحد ہے و عدت حتمہ حتمہ سے

ہیں حدایت اور کی کیفیت اور میدا نمید سمعہ  
ہے جو عین ذات ہے اور اس کو حیدر نہیں ہو سکتی جیسا  
کہا گیا کہ سمعت ذاتی علی کاداتی ہونا ثابت ہو گیا  
تو وہ ضروری ہے۔ پس یہ قول صحیح ہے کہ وہ جیسا  
کچھ کہ ہے ازل سے ایک تھا اور نہ تھی اس کے ساتھ

کوئی چیز اور اب بھی ایسا ہی جو خدا کا تھا

در مقام باد کوہ۔ ملامت معروض

۳۱ شنبہ ۱۲ شوال ۱۳۱۲ ہجری = ۲۴ ستمبر ۱۹۹۴ء۔ ریل بس سٹاڈن کا کیسٹ

خوشگامات کا کل جیسے من ماکوس ریل کے دستک دم میں تھا تو میرے چونے کے دیکھنے کے لئے روسی پامیون  
اور افسردوں کا ایک ہجوم آنا تھا اور اس کو ہاتھ سے دیکھتے تھے۔ اٹھاتے تھے رقیقت در تبا کرنے کے اور مثل  
تھے۔ یہ وہ تھوہہ سنیہ اور سماہ جبر کے تھے جن کو مثل جاننا کے جو بیسٹو بنا تھا اور کسی تڑکی افسر نے

## مضمون فارسی

حاضر نمود کہ این موجود است لم موجود باشد۔ حالانکہ  
این موجودات موجود است پس باید مبدء وجود موجود  
باشد ازلی و ابدی و اولیت باشد۔

(۲) و بابد مبدء وجود لامکان باشد کجاست آنکہ  
اگر مکان در وجود مقدم باشد بر مبدء الوجود۔  
این باطل است و خلاف فرض مبداءیت است  
رہا کہ مبدء الوجود آن است کہ از مقدم چیزے  
نباشد و مسبوق بہ غیر نشود۔ پس مکان در وجود متخر  
از مبدء الوجود ہے نشود پس مبدء الوجود بالذات  
لامکان مشود۔ مستغنی از مکان می شود۔

(۳) وہ ہم مبدء الوجود مرکب نہ کہ مرکب  
مبسوط است بہ اجزاء مثل کھنہ یہ سرکہ و انگین۔  
و لے مبدء الوجود ما چیزے مسبوق نیست پس نسبت  
ترکیب بہ او جائز نیست۔ خواہ حقیقت خواہ اعتبار  
چون اور از ترکیب اعتبار نیست بسبب محض مبدء و تجسم  
و تشکل و تفسیر و تبدل ترا و اعداد و ترکیب  
حاصل ہے نشود۔

## (ترجمہ اردو)

تو ہی خرابی لازم آویگی کہ عدم وجود کا منتج نہیں ہو سکتا  
ورنہ یہ نہیں ہو سکتا کہ موجودات عالم موجود ہیں لیکن  
عالم موجود ہے پس لازم ہوا کہ اولیٰ کا مبدء (منبع) ایسا  
وجود موجودی ہوا اور اس سے پہلے کوئی نہ ہو۔

(۲) یہ بھی چاہیے کہ وجود کا مبدء مکان نہ رکھتا ہے  
کیونکہ مبدء الوجود سے اگر مکان مقدم ہو تو یہ باطل  
ہے اور مبدء ہونے کے مفروضہ کے خلاف ہے۔ کہونکہ  
مبدء الوجود وہی ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ ہو۔  
پس مکان کا وجود بعد مبدء الوجود کے ہوا۔ پس  
مبدء الوجود کی ذات لامکان اور مکان سے  
مستغنی ہوئی۔

(۳) نہ مبدء وجود مرکب نہیں ہو سکتا کیونکہ مرکب  
سے پہلے اجزاء کا وجود لازم ہے۔ مثلاً کھنہ سے پہلے  
سرکہ اور تھنہ۔ مگر مبدء الوجود سے پہلے کچھ نہیں ہوتا  
پس اسکو مرکب کہنا غلط ہے وہ محض بسبب ہوتا ہے  
اور تجسم اور تشکل اور تفسیر اجزاء ہاں کہ جات کے تغیر و تبدل  
سے پیدا ہوتا ہے (جیسے اجزاء زمین اور جو بسبب  
اوس میں بہ باتیں نہیں ہو سکتیں۔)

علامتات ایک نہایت باخبر ملامتین کی تعلیم تحت اشرف کی ہے بلکہ دلیل کے دہن والے بہن۔ اسلئے اُٹھ رہے کہ طہرانیوں کی طرح خود عرضی میں مبتلا نہیں اور فلسفہ سے کوئی واقف نہ ہیں۔ باکوہس تجارت کرنے بہن مجھ سے ملاقات کے لئے آئے۔ اوٹھوں نے مذہب کے متعلق یہ خیالات ظاہر کیے کہ اعمال حرام سمیت جین و فریج عقلی انسانوں کی مسود کے لئے ہے اور اخلاق بھی اسی سنباد بہرین۔ علماء نے صرف جزمیت سے مسائل فہم پر نوہم کی ہے اور ایک ایک مسئلہ میں سے بلکہ باج سو مسائل بنائے بہن۔ تمدنِ تعلیم اور اخلاق کو ضروری سمجھا، قرآن شریف اور نوح البلاغہ کو نہ سمجھا جس کو یہ ممالک ہوئی ہے۔ ان کی رائے تھی کہ مکہ معظمہ میں ہر قوم کے میں آدمیوں کی کالفرنس ہوئی چاہیے تاکہ وہ عور کے سے کہ اسلامی اصطلاحوں کی ضرورت ہے۔ مگر یہ سب خطرناک سیات (پالیٹیکس) کو دوسری چیزوں پر مہم سمجھتے ہیں اور یہ مسلک سرخلاف ہیں۔ میں اخلاقی اصلاح کو معدوم سمجھا ہوں آج علامتات نے ہمانچا لے بہن کاغذ کیا ایک تحقیر مضمون متعلق نہ لوجہ تک لکھا دیا اور ان کا مضمون حکیمانہ اور عالمانہ ہے۔ اس لہذا کی عبارت نقل کرتا ہوں۔ اسدلال واقعی غیر مفرود و صحیح ہے۔ اوٹھوں نے نوح البلاغہ کے بعض حصص کی شرح بھی کی ہے جسے چھپوانے کے لئے میں نے ان پر نایک کی۔

## مقالہ علامتات در توجید و ثبوت وجود الہی

(ترجمہ اردو)

(اصل مضمون فارسی)

(۱) جاننا چاہیے کہ معدوم سے وجود اور علامات

پیدا ممکن ہونے اور یہ کلمہ نہ کسی قضا ہے جس

لازم ہے کہ ان موجودات کا مبدا (سبب) ایسا وجود ہو

کہ اس سے پہلے کچھ نہ ہو کہ کوئی کسی وجود سے قبل نہ ہو

وجود اس وقت مانا جاتا ہے کہ معدوم ہونے

کے موجود ہوا ہو۔ اگر وجود کا مبدا معدوم مانا جائے

(۱) بیان کہ معدوم سے وجود ماننے سے اسے موجود

مابدا ہمت میں پیدا آئین وجود اس سے وجود سے

مشروط اور اولت جتانہ زرا کہ اولت اسے خافرض

میشود کہ معدوم شود۔ لہذا ان موجودات کو مانا اور اول

دائند اسے۔ اگر مبدا وجود معدوم فرض نہ ہو، ہمان

معدوم لازم سے آید کہ معدوم سے وجود نمسود پس

حال نے کہا کہ مجھ کو پندرہ روپیہ دو میں ٹکٹ لیکر اسباب بل میں رکھوں گا اور اس بلوڈل کا ہمنے انکار کیا۔ اسپر  
 اوسنے سب حالوں کو سمجھا دیا اور دل کے باہر مزدوروں کو کھینے نہ آنے دیا۔ بہ روں کا ایک چیلہ مازہ ہودی حال  
 سینڈریل کا تھا جس سے کھرا کر نی ٹیری۔ آخر خود اوٹھا کر سامان دوسرے درجے میں لے گئے۔ ہمان ٹکٹ خریدنے  
 کا یہ طریقہ ہے کہ ٹکٹ کے سامنے آدھی گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے سے آکر جمع جاتے ہیں۔ اور لوہیس قطار باندھ دیتی  
 ہے۔ تیرا وہ شخص کھڑا مہمان ہے اور ٹکٹ کے سامنے سے ٹکٹ لیتا ہوا گذرتا ہے۔ اس سے جو ہم نہیں ہوتا اور  
 کمزور آدمی کو وقت نہیں ہوتی۔ جگہ بھی کھڑا ہونا پڑا۔ مگر ایک دوسرے ہمانی نے اس شخص سے پیرالی طا جیون کے لئے ٹکٹ  
 لیے آجاتا۔ وہ مجھ سے اور تھا اس کو روٹے باٹو اسے ٹکٹ لایا اور سہاس کا ٹکٹ بھی حاصل کیا۔ اس صدمے کے  
 عوض انہوں نے نہایت کراہت سے ۸ روپل سلامتی وصول کیا۔

۱۴ گھنٹے کا  
 راستہ ہے اور بڑی چھ گھنٹہ کا۔ وہاں سے امریکانے کے لئے ہمازون گا۔ مگر ہمان کے حالات جب دیکھے کہ  
 لوگ ڈاکو ہیں اور زمانہ نہ جاننے کی وجہ سے ٹوٹنا چاہتے ہیں نوارادہ بدل دیا اور اوڈلسہ کا ٹکٹ لیا تاکہ ان  
 سے سقطنڈہ کو روانہ ہوں۔ ساتھی چند ایرانی ہیں جو مجھ سے نہیں ہیں۔

قواعد کو لہر رہی ہیں  
 روپیہ) دینے پڑے اور لکھ صندوق ساج کے لئے لٹلے روپیہ گاڑی میں ایک درجے سے دوسرے درجے  
 میں راستہ ہے اور دو دو بیچ اوپر نیچے لگے رہتے ہیں۔ جو شخص سونے کے لئے کراہ زیادہ دیتا ہے اس کو لورا  
 نقل جاتا ہے۔ اس بیچ کام کارت یلاس یعنی جائے خواب ہے۔ روسی عمربا ہر خلافت انگریوں کے غلط ہونے  
 ہیں۔ میں نے شایلا ریونیوں کی بابت لکھا ہے کہ ان کے گھردن میں ملکہ بنامیہ سے جو بوظاقوں میں بھی  
 اوگا لران نہیں ہوتا۔ حمان تھو کا حوتی باؤٹ سے بڑا دبا۔ روسیوں کی حالت اس معاملے میں اس سے بھی  
 متروک بھی مگر غنیمت ہے کہ ریل میں قلی رہتے ہیں اور مرا حھاڑو دتے رہتے ہیں۔

## غزل مرزا عبدالحکیم منظر

- (۱) کس نسبت کہ مار غمے از بار باراد | گل نیست کہ ز غمے دل زار ندارد
- (۲) در میکند دیدیم کس از مستی | خرقه ربر انگند و دستار ندارد
- (۳) این زہدربائی بجزا دور ز تقوی است | اے سچیزان ابن سخن انکار ندارد
- (۴) عامی نکرند فہم گرایں مسئلہ نیست | اعلیٰ خبر از لذت دیدار ندارد
- (۵) غیر از تسلیم در عنا ہیچ متاعے | در کوسے خرابا پست خریدار ندارد
- (۶) تا قلب سے منظر شدہ مترامارست | شائشیں جہر روز و شب تار ندارد

اشعار کی گفتگی۔ خیالات کی بلندی اور زمان کی خوبی تشریح سے بالا ہے۔

[ ۲۹ رمضان ۱۳۲۹ھ ]

مرزا علی اکبر آج افسوس ہوا کہ مرزا علی اکبر کو گردانہ ہو گئے۔ مجھ کو حمان تکلفاق ہوا۔ راستبازی درست معاملگی اور لیاقت واقعی میں ان کو میں نے ابراہیموں میں فرمایا۔ دروغگوئی وسیلہ سازی دوسروں کی طرح ان میں دہنجی۔

۲۳ ستمبر ۱۹۱۰ء = یکم شوال ۱۳۲۹ھ ہجری

نورعید اور ملاقات آج عید کا دن ہے۔ نماز میان بھی ہر مسجد میں ہوتی ہے۔ ایک مخصوص مقام میں۔ ماریدہ کیا کونسل ایران کے یہاں گیا۔ وہاں بیٹھارامانی ملاقات کو آئے تھے۔ کونسل کا مکان بہت آراستہ تھا اور تقاری کیا اس میں جو یہاں ہو یا بیٹھنا جگہ آج میں پُر کھٹت بجائے برہنہ کے قابل تہتی جو مستخدم موجود تھے۔ کونسل نے سچ پوچھنے کے ساتھ لوگوں سے ملاقات کی تقریب کی اور یہاں انہوں کی طرف سے میرا شکریہ ادا کیا کہ میں وہاں آنا۔ اون کی ملاقات آئینہ تفریح کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مرزا محمد حسن کے پاس بھی باز دہد کے لئے گیا۔

شہر ہا کے حال | امرا میں کی طرح قضا سازی حال اور اہل شہر بھی مسافروں پر بہرمان نظر آئے۔ مثلاً ریلوے سٹیشن کے

سین کے مسلمان ایک قومیت (سلطنت) کے قیام میں ہیں۔ دوسرے لوگوں کے لئے نہیں ہیں۔  
 فرجی، یون کے قیام میں۔ تاہم بیکار لوگ کم ہیں اور سب لوگ کچھ کچھ کام کرتے ہیں۔ ہندوستان و ایران کی  
 طرح ایک دوسرے پر راضی نہیں ہیں۔ روس کی دولت میں یہ لیس لاکھ مسلمان تھے جو کہ اس مصلحت میں نہیں ہیں اور کوز  
 میں لاکھ مسلمان ہیں اور وہی یون متفقہ تھے۔ اس طرف ممبر ہیں۔ یہ ممبر سر کیٹیا اور دعوت ان سے ہیں  
 اسلام کے لئے متحرک سے کام لیتے ہیں اور جو مارٹینٹ (۱۸۷۱) میں رہا، ان کی میں کئی کئی تھے۔ ایر کے  
 لائیکس کی امت میں سے دریافت کیا گیا اور پھر لے ایک سوالات جو ی کو یوں کی قوم میں۔ یہی کہ ایران کو پہلے  
 البریہ بعض ممبرین راستی۔ دست میں ہیں۔ لیکن ممبر ہیں یا لائیکس میں۔ یون اور ایران میں کے نمبر  
 سے کل ماونگا۔

آئیہ تھیل۔ لے احاطی ایران کے متعلق خلیفہ نے محمد کاظم کی خدمت میں دوسرا جواب دیا۔ ملک میں ہی رہے  
 کیا اور جناب انہ کو لکھا کہ ایک سماجی مٹن کی پرستی جو ہند میں قائم کیا جاوے سے متعلق فرماویں۔

مرزا حسین

میں مدد و معاون لکھ رہا ہوں۔ مرزا حسین صاحب نے بیٹے سے یہ لکھا کہ انی مرگ میں سب  
 شطریہ ایران کے کبھی کبھی تو ختم ہتے اور لیس ملوہ میں مت رکھے۔ باہر میں سے اور یہ  
 ایک معلم مندرجہ ہے اور رہاں فرانسوی (فرانسسی) دینس تو تھیل کی۔ حدیث دیا متہ رہے اور  
 لا ابائی اس میں۔ دامن میں ہی ایک شمشیر انہوں نے لیا ہے۔ وہ باہر سے ہے اور کوز  
 میں اور دامن مل جاتا ہے کئی ما کھ یہ ہیں اور انہوں نے کئی کئی ایسی ما : ایک فرجی میں  
 آس کی کن پت میں کئی بہت ساری۔ میں نے فرجی ادارت ہی آس دیکھی اور پھر وہی آس ہے۔  
 اعتماد کے وہوں میں سے ہیں۔ اول میں ما کہتے تھے ہیں ان کی نون فنی مستادت آس کی ما  
 دار کی کیا کتابت اور میرے مضمون۔ وہی سے ان کی کئی کئی میں بھی فوجی کئی کئی سے۔  
 ملی آس اور فرجی میں۔ یہ کئی کئی سے۔ وہی سے ان کی نون فنی مستادت آس کی ما

ابگتک روسی براہمراجہ کی ساخت کے لئے خریدی اور انڈکسنزی انگریزی سود بھی کی اور عرف ساسی گو مان سکولی  
 دستے میں جس لفظ کی ضرورت ہوگی ڈکسنزی سے اس کو نکال کر طلب اس کو سٹی کو سنتس کران کا۔

آج تار کے ذریعہ طہران سے جہڑی ہے کہ مجملہ ستاہ کو کل رے کے روز قتل کیا گیا۔ یہ کیا مسلمان اجنامات لوم  
 تعظیم جہ بعتہ کو مشایخ میں ہوئے اس واسطے یہ غلامی شایخ نہیں ہوئی۔ یہ سیدانوار کے روز ماہ میں لوم  
 بین آج بہان کی منہ کی روٹی کھانے اور طرب ہوا کیسے سفید بیمار رہا۔ مگر ڈاکٹر علی گہر نے بذریعہ غذا علاج  
 کیا۔ حالت بہتر ہے۔ اس ہوش میں اول بار کجواہیات کا اتفاق ہوا کہ ایک اور ویس (روسی) لڑکی تھا تو دینے  
 اور صفائی کے کام مقرر ہے۔

۳۰ رمضان ۱۲۹۰ھ = ۲۳ ستمبر ۱۹۱۱ء

آج فتح الملک کونسل ایران اور اوان کے ساتھ ہمدی برگ تاجی نادہ ایڈیٹر اخبار کے ارشاد ملاقات  
 انڈیا ارشاد  
 کو آئے کونسل ایران اور ان اشخاص میں سے جن میں نے ۷-۸ میں قتل کیل ایران میں قائم کے  
 تھے آدمی ہمدی اور واقع میں اور اول ملاقات کے لئے ٹرے ٹرے آدھون بہین حالتے بہان کے اکثر مسلمان  
 خونی ہمدی کے انڈیا میں ٹولی بھی لید و میں رکھے ہیں اول ایسی سمجھا کہ ہمدی میگنے وپین ہن کیونکہ کاکیشا کوشمال  
 کا رنگ عام روسیوں سے کئی زیادہ گھلا ہوا ہے۔

مسلمانان کاکیشا کوشمال  
 میں نے ہے مقاصد خلق ہر صلاح تمدن انکو سمجھاؤ نہر سال کی حالت کی مات سوالا  
 کے جواب کا خلاصہ بتلے کہ یہاں مسلمان اتراو تیسای میں ضرور مسلمان اور تراسیے ہیں۔ مگر بالاعمال نہیں سیتے  
 اعمال قوم لوطا بہت کم ہو گئے ہیں۔ یہاں کے مسلمان سید ہیں اور خوشی ہن اور ن سے بھی باہمی اتحاد ہے۔  
 ٹھونٹ کی عادت عدالت سے ماہر کم ہے عدالت میں جھوٹ زمانہ لوٹنے ہیں۔ ماہر پور مسلمانوں میں اتفاق ہے  
 مگر کینہ و انتقام کی عادت زیادہ ہے۔ اور ایک شخص اگر مارا گیا لوٹوں کے بٹلے اس کے قاتلان کے دو شخص کو مار دیتے  
 ہیں اور کمر جہ سلسلہ اس مقام ختم نہیں ہوتا۔



بہت بڑا حصہ مدد تھا۔ کیونکہ جمعہ کارون تھا۔ نصف شہر سے زیادہ، البتہ ان عمارتوں اور بازاؤں میں مسلمانوں کے نام لکھے ہیں۔ اور ہر شخص کے نام کے بعد وقت کا لفظ ہے۔ یہ جمعے کو دوکان میں بند کرنے ہیں۔ اصلاحات بھی مشہور ہوئیں۔ منہن نکلے۔ کیونکہ جمعہ کو غسل تھی۔

محمد علی شاہ کی گرفتاری اور جوڑی کی اجبار سے یہ تھا اوس میں یہ خردیج تھی کہ محمد علی مرزا گرفتار ہو کر حکم دیا اور قیام مارا گیا اور قلم کے طرہ سب لالہ ولد سوکھ گیا ہے اور پارلیمنٹ میں اوس سے مصداحت کا پرچام جاری ہو کر منظور ہو گیا ہے کہ سالار اللہ ولد تمام عساکر کا سردار ماتحت وزیر جنگ مقرر ہو۔ اور ایک لاکھ تو مان لاکھ اوس کو دیئے جاوے۔

اگر دو نون خردیج میں تو ایران خوش فہم ہے۔ کیونکہ مستبد اور مشروط دونوں میں اتفاق ہو جاوے گا اور دونوں طاقتیں کٹی ہو جاوے گی۔ التہ ڈاکارٹ کی طاقت کم ہو جاوے گی۔ اور یہی منشاء انقلاب کو بنتی ہے۔

سید صالح (اعضاد الملک) کی روسی دانی سے بہت مدد ملی۔

[ سنہریاکو - ۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۹ رمضان ۱۳۳۰ھ ]

کتب فروش کی فاری میں ششہرہ تعلیم کے متعلق شمارہ حساب جزو اخبار و طبعیات دا ابتدائی درسیا کی لکھی گئی ہیں۔ میں چونکہ زیادہ وزن بر باعث پوسٹ نہیں لاسکتا تھا لہذا کم کتابیں خریدیں۔ آج ایک کتب خانہ مادو کاں کتب فروش موجود ہے جسنا ایک قفقازی مسلمان ماحر کی دیکھی۔ ترکی کتابیں اوس میں کمزرت سے ہیں اکثر سلطنت عثمانیہ اسلام کی بچی ہوئی اور سبب میں لایا اور عن کاغذ چھپسی عین۔ ہر نمبر یا ہندی کتب کے ماہرہ نقین اسلام کی کئی محضر تاریخین۔ عالم کی کئی تاریخین مثل یورپ کے صحافت چھپسی ہوئی موجود ہیں۔ اخلاق نموی کے متعلق کن میں نقمن۔

بے ربالی اور روسی اگر ہر کئی کئی یہاں فاری زبان کا روح نہیں ہے۔ اسلئے مجھ کو سفر میں نامہ رسد یعنی دقیقہ ہو گئی

ہم آج ان کو اٹھوے میں آگے کر کے رکھا۔ ٹھیکس ہائی ہیں۔ سو، اٹھوے میں آگے کر کے رکھا۔  
 خود بابا سے کہیں وہاں بیٹھ جاتے ہیں۔ سوائے اونہ سے کہیں کوئی اور نہ آئی۔ وہاں سے آگے  
 رفتی رشتی برہمچاری سے شہر ایٹا کے لئے زخمی شہر ان میں شہر ہوئے۔ اس لئے کہ وہاں سے شہر کے  
 خصوصاً اور سماجی ہلکتے کی بار بار سے یازانہ۔ اللہ سہ کی وسعت رہنے فرمائی تھی۔ یہاں سے  
 ارمین ہے۔

ایمان کے لئے عموماً مسلمان ہیں۔ ہم بھی ایک بڑے بڑوں میں ٹھہرے ہیں۔ اسلامی سماج کے لئے ہے۔  
 ایک مثل یہ کہ ہے مگر بعد ازین کا نقشہ مت زیادہ خواہیہ ہے۔ روہوں کی شکل سے۔ یہی ہے  
 عیسیٰ ہم۔ تصویر ان میں دکھی ہے۔ عموماً جوہر چکلا ڈازمی ماضی میں بھی ہوئی ہے۔ تازی اور فرسی میں کابل  
 صاف علوم ہوئے۔ پھر کی پولیس ٹرس ساہ کوٹ اپنے ہوئے ہتے اور ان کے تہ بند سے۔ یہاں سے  
 ہیں کسی قسم کی برائی نہیں دیکھی گئی۔ یعنی مسلمان فقہی ممانت جو اپنے ساس اور قریبوں میں رہتے  
 اور توں مانند ہوئے۔ جس طرح ایران میں انٹو غیر مکار توں تارو سینیہ یوگ سے۔ دیکھتے ہیں  
 تمام امر کے میں ساتھ ان کو صلح دون کا لاکھ شہر کو بھی ضرور دیکھیں کہ وہ یورپ کے شہر کے لئے ہے۔

ایٹین شہر کو  
 اسیٹی مالاب

ہم ایلو سے اسٹیشن ہر گئے کہ ایلو سے گاہ خریدین۔ یہاں داری زمانہ مت کم ہو گاتے ہیں۔ آٹھ ایک  
 سٹیشن کو لکھا اور اسے ہم کو لیا کر ڈیوے ٹرے کا فنگ کے تھکے دکھائے۔ جسے ہم دوستان کیوں سٹیشن سے ہوئے  
 ہمیں سفر میں نکلا۔ دس نہ تھا۔ صرف وقت کی اطلاع تھی وہ بھی اول سے تک کی گزریگی۔ اس سے تیار  
 کہ کھر سے چھپو۔ فخر نزار د تھا۔ اس کے الیک اسراہی ہا ہا ہا من لسا اعا۔ وہاں ایک لوہوں مانہ جاہ اور تھا  
 اس کے مسلمان سہر کے حالت دریافت کئے۔ اس نے کہا کہ ان مسلمان مرد عموماً آوارہ ہیں مگر کوئی عورت نہیں  
 ہے۔ ہوں مسلمانین میں خاصا ہے۔ اس میں ایک دوسرے کے قتل کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ ہاں میں سب دیر  
 آتا ہاں جو لوگ سراب نوشی کرتے ہیں اور جو فرنگی تاپ ہیں اول میں اسلامی حوزہ کے آثار کم ہوتے ہیں۔ اس آج بانا کا

# روزنامہ سپاسِ خواجہ مہم بین

حصہ سوم  
 باکو سے بیرون و مکتبی تک  
 { جس میں قسطنطنیہ کے حالات بھی شامل ہیں }

[ ۳۱ نومبر ۱۹۱۷ء ]

بیرون باکو [ ] رات کو ہوا اُترتی تھی۔ جہاز ہلتا تھا۔ جنکا سامنے کی ہوا تھی اسلئے جہاز کی رفتار قاعدے کے موافق کم ہو گئی تھی۔ بجاری صبح ہو چکے کرائیڈ ہے کہ ۹ بجے کے بعد جہاز باکو پہنچے گا۔ یہ شہر ملک کا کیشیا کا مشہور بندرگاہ ہے اور مقام حکومت بھی ہے۔ بہت سی فوج سلطنت روس کی یہاں رہتی ہے تاکہ جو محار قبائل کو زیر دست رکھے۔ اس پر اسکی عام طور پر اجلاز ہوتا کہ رعایا بدست ہے۔

رات کو مقام سنکران سے کچھ فدی روس کے سپاہی لائے۔ یہ سپاہی اور روس کے باقی لوگ جو کچھ توڑ گئے یا ضیف درجہ ایشیا کی ہیں ایشیا کے لوگوں سے زیادہ علی تکلف اور سادہ و پابند سلوک کرتے ہیں۔

ماد کوہ جاے وقف جہاز سے ہلکوی میں یہ آگ کے شعلے سے ایک بلندی پر نظر پڑے یہ معلوم ہوا کہ مٹی کے پتیل کی ایک کان چل گئی ہے اس کا دھواں اور شعلے دور تک نظر آتے ہیں۔ اگر چہ یہ فروغ کی گئی تو لاگھوں کا انفصالت ہو گا اور عجیب نہیں کہ نہر تک آگ لگی وے۔

شہر ماکو کی مصحافی [ ] باکو بخارا اور آسترون کے ہے جو اس ضلع کے کناسے ایران سرورس نے لے لئے ہیں۔ اور اس ضلع کتاب مشور و لغو سمجھلا پیران نے دید با تھا۔ شہر قدیم اور آراک جو ایران کا دارالحکومت تھا اتک پانی ہے۔ یہ لوگو



فقط

{ ۱۳۱۳ }

(۳) سارخان پیام در	منصف دوشکرون دوروی
(۴) طہالم علی ہاردن دوروی	سرکردہ ذرے مک دوروی
(۵) ستارخان چغوب انوانہ	مکوز سوری نزر حصرانہ
(۶) حکم ایوب حسین خانہ	ظولیری حکمت ستانہ

### ترجمہ راکستار نالہ

(۱) ستارخان کے لیرن حمل ہیں۔ اور اس کا حق حامی کا ہے۔

(۲) ستارخان نے اراکون کی شادی حسین کی۔ بلکہ قوم کے لئے مکوز اسے۔

(۳) ستارخان برآمدہ ہیں ہے۔ اولہ بنی مہنجیں نرائیدہ رکھتا ہے۔

(۴) عجیب گہ سے ایسے مہنجیں کالی ہیں۔ سردار (اسلام کا) ہے مہنجیں کیون نہ کہنے؟

(۵) ستارخان پہل کبسا علسان ہے۔ اس کی نگھیں ہر کسی ہیں۔

(۶) حسن قرآن کو اس نے حکم دیا ہے کہ میدان میں تو باوے۔

آئی بارہمی میں گوتے کی میں خوش سرکاٹے گئے تو بہت ترمیمہ لکھتے تھے اور میں نیوں کی یہ سہاگن کہ ستارخان نے  
 کرنا ہیں۔ عزیز کے گھنے میں شرمکی اور غلط لقل ہوگا اور لیکن ہر کوئی میں رنگ سے، ہفت نہیں تھی مقصد  
 اپنے قلم سے مسے، روزا میں میں تخریل کر دیے تھے۔

ایران کا دورہ اس وقت ہوا کہ اس میں دخل ہوا تھا۔ اس کے بعد کو وہاں بہت سی تبدیلیاں ہوئی تھیں۔  
 ان دنوں بادشاہ نے اپنے ساتھیوں اور بیویوں کو لکھنؤ میں لایا۔ اور یہاں سے ان کے ساتھ ساتھ  
 سے ان کی نانی نین کے بیٹے ان کے بیٹے اور اس کے ساتھ ہی ان کے ساتھ ہی ان کی بیوی پر سر اور  
 میٹر ملی وے بیوی بند رہے ہیں ان کو کہنے پر ست تو ہر ما سکا ہے۔

ان کا قول تھا کہ اس ایران کی غالب بہ نعمت ہوتی ہے سب لفظی اور ظاہری تھے ان کو دیکھ کر اس کے آئینے  
 اپنے منہ سے کہیں لکھی ہے کہ بجاؤں کو آزادی ہے۔ اور بزکری ہے کہ ان کو تاریخ کی اصلاحات ہیں۔ یہ ہے جو سنا  
 سے ؟ اور آزادی بھی اوس وقت اتنی چاہیے جبکہ ملک میں قانون ہو جاوے۔ میں نے کہ یہ سچی ہے کہ  
 کہ کچھ اسلام سے تعلق ہے۔ کہ منہ جو ملتا ہے۔ یا تو ایک ایرانی نے جو نسبت کارہینے وار ہے کہ اسے ستم  
 (- الملک) جو سال تک انگریزی کا گورنر رہا ہے نہ سائی ہے۔ اور نمایاں کو جس تک قابل سہارے ہو گیا  
 ظہر ہو چکا حکم نہیں۔ میں اور ڈاکٹر علی اکبر بھی ایرانی کی باتوں سے سمجھے کہ وہ بنائی ہے۔ ملکیت ہے کہ وہ  
 نوجوان جو کہہ لیا تھا کہ نہائی کثرت سے ہیں اور مجھسا کرتا کہ میرے ساتھی ان حضرات ڈاکٹر کیسے سماج میں  
 حجاب میں فرنے کے بعض عقائد کا ذکر میں نے کیا تو انہیں ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ سب اہتمام ہے۔ میں نے  
 گفتگو کیا کہ یہ بھی اسی گروہ میں سے ہے۔ ۱۱-

ترک میں شمالی ایران کا وطنی گیت

است کو خوار دار ہلی ترکوں کے ایک لڑکے نے کچھ اس بات کی زبان میں نکلے شہر کے بعض  
 عقیدہ تھے اویس الیکل جس میں ستا خان کے کارناموں کا ذکر تھا۔ وقت جنگی تھا۔  
 سنگھ (مورچوں) میں شہر پڑھا کرتے تھے۔ بہ لڑکائی کی جوتیاں ادا ایک کوٹ سے تھیں جو کہ ڈیڑھ  
 سے چھ ماہ تھا جس میں پیش منشا لڑ بھئی بیوند تھے۔ جب یہ لڑکا اسٹاٹوٹھتا تھا لڑکے کا (مانسری) تھا  
 تھا اور تمام روسی مافسران جہاز اور سیاہی اور ایرانی جمع ہو کر کھینچتے تھے۔ میں نے اس لڑکے کو ایک کوٹ یا  
 چھ لڑکے اور سب جرات کسا اور روسی جہاز میں شہر پڑھے تھے۔ میں روسیوں کی لہجی و سنان سننا ان کی  
 عملداری تھی۔ یہ لوگ خوش ہو کر کہنے لگے کہ یہ جرات انجام میں دیا گیا ہے۔

اشعار ترک کی جو اڑ کے لگے

- |     |                        |                        |
|-----|------------------------|------------------------|
| (۱) | ستارخان لون ابوان لاری | کہو ملدن دی قبلان لاری |
| (۲) | سمازخان خور منو        | خدا سے در اعلان لاری   |



کہا کہ کوئی جوہری نہیں ہوئی۔ محض دیوالہ بننے کے لئے بہ تدبیر کی تھی سو ماگر کو شمارہ پہ لیا تھا۔

مجلس اہل فلس

مجھ سے سب سے پہلے تھا اور اب یقین ہو گیا کہ لوگوں کے بیان کرنے سے کہ جس میں ان میں نہرا۔

خوش لباس اور عظیم یافتہ نوجوان اور بڑے باکل مفلس بیکار ہیں۔ معاش کا کوئی ذرا لہہ نہیں کھتے۔ ایران میں

یہ فرض مثل ہندوستان کے بلکہ ہند سے بدتر ہے۔ کونکے زراعت دکار قانون میں ہا ایک شے کے لوگ سویت نہیں۔

سجارت و وفا تر سرکاری ہیں کہان تک ساسکتے ہیں۔ مہر خبال روز بروز فوجی ہوتا جا رہا ہے لافانی اور مالی ترفی

اہل اسلام کے لئے عظیم فدیے کو پیش کرنا اور ایک منظم جاعت قائم کرنا اولین مخالفت ہے۔ فرانس میں سہ ہے۔

اسراہران

میں آج صبح یہ روز نامہ لکچر لکھا گیا تھا کہ ایک ٹائٹل کپتان اگر روسی زبان میں لکھتے تھے کہ "مہر کا بچہ"

ایک شخص نے سمجھا بائیو سے کہا کہ بلکہ وہ بھی اپنی کن ب بین لکھو کہ میں سماز کا ایک فرسوں۔ میرا نام لگا تیر

ہے۔ میں نے ہنسر کہا کہ ضرور دیکھا اور ذکر کر دوں گا۔ یہ ازنی روسی ہے اور روس کا تیر خواہ نہیں۔ کیونکہ ایک

قالبین ازنی مسافر کا ہمارے یہاں ڈال گیا کہ تم اس کو رکھو تاکہ مھسول لگے۔ اسی ازنی ہم وطن کے پس دو لیں

انھے جو قابل وصول تھے اس وقت ڈیڑھ گنٹھ طلوع آفتاب کو گذرے ہیں۔ سدر گاہ اسراہران کا ہے۔ آبادی ہنگامہ

کا مطلقہ منعلقان کے وسیل سے زیادہ ہے۔ اور جہاں ایک نگاہ پہاڑوں پہنچتی ہے سب دونوں سے پوشیدہ ہیں

اور نہایت مرفضا منظر ہیں۔ بنگلے اور کوٹھیاں بھی نظر آتی ہیں۔ پہلی ایران کے اولن ۲-۳ ہر چند وہ گاہوں میں سے

ہے جو بچہ خور کے کنارے رہتی ہیں۔ سابقاً تفریباً وہ تمام علاقہ جو کبیرہ کسب میں (خریب کے تین طرف تھا ایران کے

مستحق تھا۔ معاہدے ترکمانچی کے وقت سے جب جس مرزا فرزند فتح علی شاہ قاجار نے مسعود اور تین شکست

کھائی تو نام کا مینیا میں ۱۹ شہر تھے روس نے لے لئے اور ان قسم کے اہتمامات ایران میں حاصل کیے کہ ایران

کو برقی کی شکل دیکھنی بھرتی ہوئی۔

اسراہران

اسراہران سے متصل اسراہوس ہے کہ وہ بھی دو بل کے قریب ٹول میں ہے اور مرد کے

مردم شاہ کی تاحنا دریاں لکڑی کا ٹول ہے۔ کوٹھیاں اور بنگلے دونوں آبادیوں میں نظر آتے ہیں



سج ہے کہ آخر کار اس کو شکست ہوگی۔ لیکن اسعد عفتلت اور امام کے لئے اور شاہ ہونے سے اسعد رب پرزائی قابلِ حیرت ہے۔

[ ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء = ۲۷ رمضان ۱۳۷۵ھ ]

ماہر الدین تاج محمدی نے مارت سردوٹی سے مگر بڑا بد تکلیف کر گئی۔ مرزا علی اکبر جو میرے ساتھ بین ادون کے والد کی پولیس رکھا کرتے تھے۔

عاجی مرزا ابراہیم خان رمانہ ماہر الدین شاہ مرحوم مین ایران کے انسپکٹر جنرل پولیس تھے۔ ایک سنہ اٹنی کے عمارت کے اور دیا ننداری کی وجہ سے مشہور تھے۔ زمانہ شاہ بین اس وجہ سے اکثر اراء ادون کے خلاف تھے کہ وہ کسی کے ملازم باوا بسنو کو عمارت نہ کرتے تھے ایک بار ایک شخص کو جو لقا ہر عمارت اور شاہ بین سے سن کر تباہ کیا۔ شخص دعا اور عمل کی غرض سے لوگوں کے گھر میں جاتا تھا۔ معر تھا۔ سپیلا اور شاہ ایک اسکویلا تھے۔ اس کی عادت تھی کہ حالات معلوم کیے صندریقوں کو جوڑ دے تھے پتے دہیتا تھا۔ آخر بادشاہ نے کہا کہ اگر میں رگینا بکرا گیا ہے تو حاجی کا ہاتھ کاٹنا اور لگا۔ سخت ابتدا کیے تھے نقد میں نے نہ صرف جوڑی سلم کی بلکہ سب مال نرالا۔ ابکار پولیس اور تو فیانے کے ملازموں میں حگ ہوئی اور بادشاہ کو شکایت کی گئی کہ فوس خانے والوں کو "سارن نے نہت پٹوایا ہے۔ اور داد جی مارے گئے۔ آخر حقیقت کے شاہ نے حکم دیا کہ حاجی ابراہیم کو قتل کر ڈالو۔ مابو مجیب لوم تھا کہ پولیس یا حاجی کی سنگا مہر صحیح و سخی سواست کرد یا اس دن سے نہ تھی۔ نے قسم کھائی کہ ایک موت کی ملازمت نہ کروں گا۔ باوجود سخت اصرار کے ہندہ برس سواست نشین بن چھ۔ یہ بھی دو دفعہ ملاقات کو آئے اور سخت آزاد خیال مگر سچے مسلمان بن۔ طبیعت بھی بن مگر طبیعت اس سے نہیں تھی کہ بدکار سورتوں کی مدد سے بھاس کی ترنی طہران میں بمان کی جاتی ہے۔ حاجی کم رو ہیں ان عورتوں میں ہر دل عزیز نہیں بن۔ (المطہیقا) ایک سوداگر نے ایک صبح کو طہران میں داد و فرسداد شروع کی کہ میرے سامان میں ہزار تومان کا حوری گیا۔ اور درگاہ جلیل العظم میں جا کر بادشاہ ماہر الدین کی گاڑی روک لی کہ حسب تک میل مال یا رو میر نہ بلکہ مین بادشاہ کو جانے ندوں گا۔ یا مچاؤں گا۔ بادشاہ کھڑا ہو گیا اور پولیس طہران کے حاکم کو طلب کیا اور سخت ڈراما۔ ہتہ پھلا۔ آخر حاجی سوہنے نے دوکان کو دکھا اور تباہ

مبارک نے سادہ انکار کیا۔ لیکن پھر ساجھی نے ایک قرآن (دس) زیادہ اوس کو دیا۔

عقرب میں گزر گئے۔ مگر سامان بہت ہلد دکھکر ایرانی عملے نے اسے انازب دی اور کہا کہ یہاں ایک مدرسے اسکے لئے کچھ دو۔ پتے ایرانی قرآن تھی ۵۔ نہ دینا میں ڈالا۔

جہاز کے مالدارانِ خوف روسی جہاز سپریم ہوا جوئے لیج کینی کے اوس جہاز سے ہم چین سے جلیے تھے۔ مگر صاف ہے۔ اور اب تک یعنی شام تک کوئی سختی یا بد اخلاقی روسی لوگوں کی نہیں دکھی۔ ایک ہی نوجوان جو بالکل روسی لباس رکھا اور روسی زبان بولتا تھا اور رکی بھی جانتا تھا اگر سخت مائل تھا۔ جبکہ ہمارے پڑھنے دکھنے سے متوجہ تھے۔ باتیں کرنے لگا۔ من نے پوچھا آپ کا کیا مذہب ہے؟۔ اوسے کلمہ تہنات (نور پورسٹا) پڑھا۔ اور کہا جبکو ہمارا دکھکر از حد خوشی ہوئی۔ ہم سب ایک میں۔ ایرانیوں کی تعریف کرنا تھا کہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ ہم طہران میں اوں کو جس قدر جابین گالساں دین۔ دھککا دین ناراض نہ ہوتے تھے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ کھڈرانے بھی تھا۔ جس جہاز پر (رباں روسی میں پراخور کہے ہیں) ہم سوار ہیں یہ ڈاک کا حمار ہے۔

ایک مختصر ناماری اس نوجوان قفقازی کا میں نے اوپر ذکر لکھا ہے وہ شام کو جہاز پر سے انزلی اتر گیا۔ لونا لوسنت محمود تھا۔ سر کے نئے میں اوسنے طہران میں اور اوں کے مذہب۔ اور اسرائیلی مسافروں کو جو جہاز پر تھے اور ایک مینی کوچو ہمایہ سناختس گالساں دینی شروع کیں۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ گالیان ایرانیوں ہی میں جاری ہیں یا ہندوستانی مسلمانوں کے، ماری لوگوں میں مگر بہت نفاری بھی کچھ کہتا تھا۔ یا ان کی کسی مسجر ہمارے نئے ہی اسکو نہ روکا۔ پچا اوسنے محمد علی ساء کے سخت کی قسمیں کھائیں اور شاہ مخدوم کی تعریف شروع کی اور کہا کہ علیہ السلام اللہ ولہ داخل طہران ہوگا۔ اوسنے براہین کو بھی فحش گالیان دینی شروع کیں۔ سب دم بخود رہ گئے۔ اللہ مرزا علی اکبر کو اس نے اعداؤں کو کس قدر ملامت کی سالانہ ولہ کی ماست بچو بھی لکھنا چاہیے کہ اوسے خالقین سے شکر عارف کی عارضی وجہ سے کیا ہے۔ یعنی سہ علاقہ جو دعائی مسیول لہما ہے دیا کہ ہے اور گورنمنٹ کی جو میں تم میں ہیں۔ یہ

ایک دوسرا دفتر (ادارہ) باہر جانے والا کن مذکورہ کے معاشرہ کا ہے۔ وہاں دو گھنٹے انٹار کے بعد دفتر کھلا۔  
تذکرہ دیباگیا اور سنٹو رکھا گیا۔

حالات انزلی [ انزلی رینٹ سے جو عموماً تقصیر ہے مگر بہت بار وقت ہے۔ ازنی۔ یودی۔ روسی بھی بہت رہتے ہیں  
ملازم عموماً مسلمان ایرانی ہیں۔ اگرچہ انگریزی (روسی) ٹوٹی اکثر کے سربرستی۔ چونکہ بار اوٹھانے وقت ہم نے  
اون کو یا محمد با علی کہتے تھے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ مسلمان ہیں۔

رشت اور انزلی کے وسط میں بعض دیہات دیکھے جس میں لڑکے کے کتب کے جمع تھے۔ اور ۴۴۔ ۴۵ لڑکے  
منازعات پڑھتے تھے یعنی ایک لڑکا سامنے بلدا آواز سے پڑھتا جاتا ہے۔ دوسرے اول کا ساتھ دیتے  
ہیں۔ نماز یاد کرنے کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔ اور نماز جاعت سے زیادہ کوئی چیز اسلامی شوکت اور پابندی بن  
کوئی ہر نہیں کرتی کہتے ہیں کہ طہران کے مکان میں بھی بہ روں ہے۔ جگہ سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہندو غیر  
کے شیعہ علماء (باوین کہتے کہ عام لوگوں کی صحبت لائے) نماز جاعت کے فضائل بیان کرنے پر اکتفا کیا مگر  
اول کو رواج بہت کم دیا ہے اور شرائط مس نمازی بہت سخت ہو گئے ہیں اس سے اس فرقہ کی نمازوں میں  
شان و رونق نہیں۔ مالیتان مساجد میں بھی لوگ الگ الگ نماز پڑھتے نظر آتے ہیں بلکہ بعض اوقات  
ایک مسجد میں مختلف جماعتیں ہوتی ہیں۔

انزلی میں بعض سب سے نہایت گنت سی ہیں یعنی تروڑ و خرآہزہ یہ سب سے سستے بھی ہیں مگر ہندوستان  
سے گویا ڈیوڑھی قہر ہے۔ عمد آٹا روں سے آتا ہے اور مثل مہ سے کے عمل ٹری روٹیاں بانڈا میں لگتی ہیں  
سماں خانے اور عازتیں بھی دینا کی دیگر بندرگا ہوں کے منوں نے پرین نہ کہ مثل برانی عمالتوں کے۔

[ مقام انزلی۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۶ء = ۲۶ ستمبر ۱۹۶۶ء ]

انزلی [ آج تمام دن آبی میں خچ ہوا کہ سامان سفر خرید کیا۔ تذکرہ کا معاشرہ کرایا اور روپیہ بدلا۔ انزلی  
میں روسی جہاد کا ٹکٹ خریدا اور ہوٹل سے باہر آئے۔ ہوٹل والے نے جس قدر قرار پایا تھا اس سے ڈیوڑھا

راستے میں طرہ کے پھول اکثر گلہ مکہ سے تھے۔ گلہ مثل باغ کے نما۔ اور جہاں باغ تھا باز رعیت تھی  
 وہ گلہ سے زیادہ شاندار و پرفضا تھی۔ مغرب کے بعد سمندر کے کنارے سے پہنچے تو اوس وقت ایک جہاز روانہ ہوئی  
 انزلی دریا کے دو بانوں پر آیا وہ ہے۔ ایک مازویریم سپہ تھے تو گاڑی والے نے روسی زبان میں کشتی بان سے کہا  
 کہ ان سے دوسری طرف پہنچانے کا اعام علاوہ کرایہ کے ایک توہمان (سے) روپہ لینا۔ کشتی والے نے جلتا  
 شروع کیا کہ دو مسلح جہاز بھی جاتا ہے جلدی چلے آؤ۔ اور آخر کار دوسرے دن سے چند کرایہ ہم سے لیکر سہ فرزن (۱۵۶) میں  
 بیٹھ بیوی کیا۔ اتفاقاً اعتقاد روسی زبان سمجھتے ہیں۔ اور کھنوں نے کہا تم لوگ کیسے سامان ہو۔ کیوں اس قدر روہ کا  
 بیٹے ہو؟ میں روسی ماٹا ہوں اور پختاری جہاں سمجھوں۔ لیکن حمار جل ٹرانچا اس واسطے لوٹ کر ٹول میں گئے۔  
 یہاں ایک ہوٹل پیر وہ ہے، ایک ہوٹل فرانسسی، اور ایک مہمانخانہ دہول، اسلامی ہے۔ ہم ہوٹل اسلامی  
 میں پہنچے۔ اہل اعرام ہوئی کہ تیس روٹ دیکھنے کے لئے اول لوہس میں حاضر رہے۔ اس جگہ کے دیکھنے کے  
 واسطے اسرمد طہران آیا ہے اور عمدہ انتظام اور سنے کیا ہے، ہم کو افسر اطلاق ہوئی۔ اور تھیف دینے کی مہدیت کی  
 یہاں چونکہ سرحد ہے۔ تھالیعین حکومت ہے۔ یہاں سے کھاگ کر روس میں اور اوس طرف سے آکر ایران میں داخل  
 ہو سکتے ہیں۔ لہذا آمد و رفت کی سخت نگرانی ایراں کی حاکم ہوتی ہے۔ خاصاً آج کل زمانہ جنگ میں۔

ایراں میں اسلام سخت خطرے میں ہے۔ ہند میں۔ روم میں قی پر میں دہان مسلمانوں میں مند ہو جاتے ہیں ایران میں عموماً تو تیس کچن  
 اور جابلوں کو رام کرتی ہیں اور دائرہ اپنا طرہ عالی ہیں۔ ایک زمانہ میں چلیہ خاندان ہو رہی، ادن کا مشہور مہمیں جہاں جاتا تھا اور وہاں  
 مسیحی میں اولکانو زور بہت ہے۔ میری قلمی ہاؤ جو کہ اگر ان کو آشکارا بارادہ کیا تو میں ملک کا تہرہ آزادی دونوں خطر میں ہیں  
 انہیں سے اکثر مثالی دولت علمی کو ماسوس ہیں اور جہاں ہیں کہ ایران میں اسلامی مملداری سے لگے کہ وہ جہاں ہیں اور جہاں ہیں کہ ہم مسلمان  
 ایرانیوں کو خطر میں ہیں اس کو بھی اندر اندر اپنی تعداد ہاقت کو کٹھ ہے ہیں جو ذیق نوی ہوتا ہے اوس کا ساتھ دینے میں میروں کے  
 اگر نہیں مدد دیتے ہیں اور جگہ یقین ہے کہ بالفعل یہ نتیجہ ہر جا ہوتے ہیں۔ بعض صاحبان زراردی اثر گویا ہر میں مگر قتل  
 و طامخ و سزای فروش و دیگر جھوٹے ملتے کے لوگ جس کی زور و فائدہ ان مسلمان ہیں یوشدہ ہیں۔ ۱۲ (م) لوٹ تھرا

تاکے واسطے لیں۔ یہ فاسدہ پانچ سات میل کا ہے۔

رسولِ حقؑ نے فرمایا کہ جو کھانا کھائے وہ بھی اغراض کرے تھے اور ان کا مدد بہت پھیلے دے تھے۔ نہ پانی یا زلی ایک سو

اس میں کار کھتے ہیں یوں اس سے کہندی کا خمیر ہو جیسا کہ غلہ ٹرانا سکا۔ کچھ عرصے کے بعد مرزا حسین نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کا

مسلحہ اور سچ ہوں۔ استدعا ہے جو میری میتیں لکھی کرے آما تھا وہ میں لفظ ہوں یعنی خدا کا کامل ظہور ہوں۔ اس سے اسلام و

قرآنِ مہمیت کو سوج کیا اور یہ لقب ہما والہ لکھو لکھو ایسا سا مدد بہت نہائی ایجاد کیا جس میں باطن خدا سے مدد رکھ کر اللہ

کا ہے۔ خود بخیر کی دولت خدا سے۔ جب وہ کسی انسان میں مذکور ہو جاتا ہے تو غیر مکرملانا ہے اور انسانوں میں قدرتی طور

پر مستحکم طبیعت مدد زیادہ ہوتا ہے اور یہی بڑے اولوالعزم پیغمبر یا خاتم المرسلین ہوجاتے ہیں۔ مالے کو ضرور اودقت

کے اقتضا سے ایک ایسا شخص پیدا ہوجاتا ہے جو کل دونوں کو اپنے میں کھینچ لیتا ہے وہ لفظ کامل اور ظہور الہی وہی ماما اللہ

آں عقدا کے متعلق دونوں مرادوں میں صحیح سرع ہوئی۔ آحرکا۔ ۹۵ پنجمی انہما اللہ کے ساتھ ہونے اور ۵

ازل کے ساتھ رہے۔ مرزا حسین نے اہل لقب صحابہ کا امتیاز کیا تھا۔ مگر مالہ ایک ڈھانچہ سیدہ رحمان بنی وقت

سچ بڑھے ہیں جس کا پہلا فقرہ ہے **اللَّهِمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَانِكَ** **وَكُلُّ كَلِمَةٍ مِّنْهُ تَكُونُ لِي حِجَابًا** **وَاللَّهِمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ**

**بِحَبَابِكَ** **وَكُلُّ حَبَابَةٍ مِّنْكَ حَبَابَةٌ لِّي**۔ اس دھانچہ کو کہتے ہیں اس نے ہمالہ لقب کہا۔ مرزا علی حسن کا ابتدائی

رہانہ معروف ہے کہ شہنشاہِ ایرانی جو انہوں کے بعض صحیحہ حواش میں گذرا تھا **(واللہ اعلم)** اور ایران کے لوگوں نے انہیں کے

دعوے کی ہنسی اڑائی مگر وہ ہامیت پر سیرا شخص تھا۔ سب جگہ ایسے کے مستند بڑھے گئے۔ اور ۱۸۶۳ء میں چولہا

نکلے میں انتقال کیا۔ تو امران وغیر امران میں ایک ٹری جمیعت چھوڑی۔ نماز روزہ کو منسوخ یا مختصر کر دیا۔ کلمہ کو

قدر قرار دیا۔ شرابِ سل کو حلال اور منی کو مالک اور سولے جامدی کے برتنوں میں کھانا مستحب قرار دیا۔ انہیں کا بیٹا

ہے جسکو عدالتوں سے کہتے ہیں اور اب ملک میں ہے۔ ان کا مشن امریکہ رنگوں۔ ہندو سب جگہ ہے اور ایران میں بعض

تعمیرات اور بعض مقامات کے لوگ خفیہ رہا کرتے ہیں۔ یہ لوگ چونکہ منہ من اور نہایت فصیح ہیں اور دن رات مریضوں کے

شعبانے کی فکر میں ہیں اور لٹریٹرسلمان سے ہونے میں آگے لے ان کے خفیہ دور تیرین زبان اور متعین ہونے سے

ہم بعد ازاں اسے براہ ہوئے اور در شاہ نے بھی یہ کہہ کر اپنی جان بچا لی اور اسے

اور محقق موسیٰ نے آبرو کے خیالات اور سادگی، سبب اس میں کوئی کمی نہ تھی۔ مگر انکی صدی جاں نثارانہ ہونے سے

دقت سے پھر فلسفہ روحانی اور متفرق کار و جوا اول کے شاردیند لغت شیعہ اور ان کے شہداء خداوند اقلیہ

ملک اور گندے ہیں اسی سلسلے میں عزیمت ایک سو برس گذرے ایک بڑا لائق حکیم وہ سنسکرتی عملہ ساری کہہ سکتے تھے

اسا عسری کے خیالات کا نفع بدل دیا۔ اس شخص کی لسانی میں علماء امام مدعی نے نہ تو کما حقہ انتہائی ہے اور ہر

اماد میں جس میں ملو ہے اور ان کی فلسفہ تامل سے کی ہیں۔ ٹری شریقی پیران کتابیں لکھی ہیں جس میں فلسفہ

سمت کتا ہے۔ اور ہمارا کونکھ وجود سمیت مانتا ہے اور کوس سالہ کا مدنیو لیر محمدی تامل ہے۔ اور جیسا کہ

حرفوں میں قول اسرار عمل سے یومان کو بھی مانتا ہے۔ اصول میں صرف معجزہ اللہ معجزہ الہی والہ اور وقت حال ہے۔ اور

میں۔ عارف روحانی اور علیٰ روحانی کا قائل ہے۔ اسکے اندر یہ کالم شتی ہے اس کے کوئی کیا۔

ہر لوگ اگر کہتے ہیں اعلیٰ یا یہ یہ کہتے ہیں۔ بہت سی زبان میں نقل ہوئے۔ اور ان تک بھی مشغول ہیں۔ ہر

ماہد نما روزہ اور عابدین اور نقول سبحان مہم شام کے ساری مسلمان ہیں۔

سید کالم کے ساگردوں میں سہلی محمدیاری ایک لہواں تھا اس کے داع میں یہ خیال پیدا ہوا کہ سید مسرتے۔

پوستہ کی گرمی میں آفتاب کے نیچے کھڑا ہونا چاہا۔ داع بگڑ گیا اور دعویٰ کیا کہ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اب اور ارادہ

مہدیاق مدت امامت نبیہ العظیم علیہ السلام علیہ السلام میں امام مدعی کا اب ہیں۔ مالہ سے جو امام مدعی

ہو سکا دعویٰ کیا کہ امامت نبیہ العظیم علیہ السلام علیہ السلام میں امام مدعی کا اب ہیں۔ مالہ سے جو امام مدعی

اور آخر وہ نسل کہا گیا تھا اس کے مستحق مانتے انکے نسل۔ نے۔ اول اول ترقی تمام شاہان ایران نے نویریت کے

خاص عبادت کی گندہ ہر سال کے بعد وہ دوسری سیل کی بھی نسل کر دیا۔ دو لوگوں نے لڑے اس تہہ سے یہ ہے۔

کے اور ترے بھائی مرزا کی تھے دعویٰ کیا کہ میں صلوات کا بہن اور اس لقب سے اول رکھا۔ میرزا محمدی و جس

اس کا وہ دوست ہے جو اسے ساریوں نے اس کو خدا بدل گیا۔ اور ایجاد میں اس کو مقیم ہو۔ گزشتہ حکومت عثمانی انکی دانی

راستے میں ۱۶ چوکولان بدلی گئیں۔ یہاں کا دستو بہت گھوڑے بندے پر دو قرآن کاڑھی داسے کو دیتے ہیں قائد کے  
 من کہیں نہیں لکھا لیکن ایسا کہ تو وہ ابنا دیتا ہے نچ سب بلکہ دینے رہتے ہیں۔

رشت ایک خوشامقام بھرتی سے ۳۰-۴۰ میل کے فاصلے پر ہے اوس کے اندر سرہ وبلغ و عمارات جو شہر کے باہر  
 ہیں کراچی کی طرح ہر وقت ہے۔ معنائی بھی اچھی ہے اور ٹیکن کٹا دہ ہیں۔ اب تک ایسا پرفضا شہر ایران میں نہیں  
 نہیں دکھا۔ جدید شہر عراق اوس کی مثل ہے۔ گزریں ایسی سبز زمین اہل کی آبادی ۳۰۰ ہزار سے کم نہ ہوگی  
 روئینوں کے کاٹنے اور دوکانیں بھی بہت ہیں۔ جس ہٹل میں ٹھہرے اوس کی مالکہ بھی ایک سی میم ہے اسے  
 ایک بارک ہے جس کو بنر میدان کہتے ہیں یہاں کرائی تک جو اسی بندرگاہ ہے بننے جانے کے لئے گاڑی کرایہ  
 پرلی۔ دو رات سے یہ ہے کہ میان سے گاڑی پریم۔ ۵ میل جاوین وہاں سے قلعہ یا شہر میں وہ ایک چھوٹے جہاز  
 پر ہو چکا دے اور چھوٹا جہاز بڑے جہاز پر ہو چکا دے اس طرح نچ کھڑے زیادہ ہے۔

رشت وہی شہر قابل کونت ہے۔ بلکہ رشت سے ۳۰ میل تک تمام میدان کی یہی حالت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہاں  
 برہمائی نہ ہو کے لوگ بقدر زیادہ ہیں اور سیدہ کاظم خلیفہ دیم فرقہ شیخیہ میں کے کہنے والے تھے۔ دیگر بڑے مصنفین  
 بھی گذرے ہیں۔ بعض لوگ جو عالم شریعت ہونے کے مدعی ہیں یہاں شہر نوشی میں بدنام ہیں۔ کشتی جہاز  
 و عمارت کا نتیجہ ہے۔

دوسرا بادشاہ خطا کس و قریب نوش حافظ قرآن کس تہ و منفی بیالیہ نوش

۱۷ فرقہ برہمائی کا مختصر حال فرقہ برہمائی کا ذکر اس سورہ میں کی جگہ آیا ہے اسے مناس معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مختصر حال  
 وہ کروان تاکر لوگ سمجھ سکیں۔ کیونکہ مسعودہ یا ایکس ہیں ان کا دہا ہے اگر یہ سب ایرانی ہی اس بات کو نہیں سمجھ سکتے  
 کہ زیادہ سرا و عھوں نے ایران کی حالت کو تلمیح میں کر لیا ہے۔ نلاسفر سوم کے ہندو دکر دہ ہے ہیں ایک اور دیکھ  
 ماننے والے ایک اعلان کے۔ دو لوس حکمانہ فرعون کا رند ہی عقاید پرگی بیڑتا تھا۔ علامہ سنت حاعت ثمان  
 مشائس یا اسطو اور ظاہری دق کے خیالات ماننے تھے اور کما و صلا سے تیم اعلان کے ٹکر سید قرظی علم ہی

- (ج) جمال قسلا سلام و پاسے سخت عم
- (د) ہر اگہ در لطق تو تمخدا نہ نشست
- (ع) غلامی از تقسیمین اربہام تست لعین
- (ل) لعمریک محمود فصلت از ایران
- (ا) امیرد فارجہاتم کہ سرفراز ستوی
- (م) مراد کترو حاجی ابوالحسن بدرت
- (ش) ثبور و طل کہ ایندم تو میروی ز عراق
- (ق) قدرت بوقوع فر قامب از بجلی گفت
- (ل) لذیذ باد ترا کام زانکہ شہد کلام
- (ی) یزید جنتک فی کل ساعۃ فی القلب
- (ن) نہان کن ابن در مشور رخ سو تو تریب
- تجستی از توفیق من کردہ عرق ناز آمد
- عقمن من ایران روضہ احترا ناز آمد
- تراز جمیع امکان صد امتیاز آمد
- چو نہن صد جو منت بندہ تن ایاز آمد
- لواکے نصر چہ از تو باہ تراز آمد
- لگا کہ کن کہ جیان حالہ ناز آمد
- مگر محبت ایک چون مقصد سبحان آمد
- کہ سر و ماہ شبی اربے ناز آمد
- تراز جام عمل بیش و سرور از آمد
- حیر کہ صاحب علمت نہ امتاز آمد
- کہ ما گوید بخشی سران دراز آمد

بدست این منک کریمک خادم ملت جعفری اسلام و دہا مشر و طمت ایران قلمی سد

اعضاء المللۃ

مرغضی الشریف

(بیرد سخط در فرانسسی)

{ در راہ رشت - ۱۰ ابر ۱۹۱۱ء = ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ }

سر میں رشت کو گیاں رشت سے ۵ میل داین اہد بائیں نہایت اعلیٰ درجے کی اراعت دہاں مرگ روت و اتر شہر کی ہے

اور تمام میدان نہایت اعلیٰ درجے کی اراعت سے لرز ہے۔ ظہر سے قبل ۲۶ گھنٹے سفر کر کے شہر رشت میں پہنچے۔ اور

۱۰ صوف نہیں طیرھا گیا منع شو ہے یا بیع شو ہے ۱۲



بناؤں میں تریک سے اس کی جاگہ ہے۔

کلام اعتقاد الملک

رات کے آخری حصے میں سات سو تین کھانی سے آقا کے بعد صاف دیکھ کر اور صاف نے اسے امر دیکھا اور اسے دیکھ کر ہون۔

- |                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| (۱) مستان رو بہ کدھج اتر خارا     | ساتی دن ارا تہن تر قسین مارا   |
| (۲) مارب بگدایان دیکھ کر رتھے     | سناک نیتیان گتہ خوان عطارا     |
| (۳) لیلی زویشان ازہر زاروے پرچشند | بظلمت ارا ان پیر صہ اکتہ بقارا |
| (۴) بک یوسہ زکواتے بن از فرس جننت | اے محتشم زوینس مرغبان تو گدارا |
| (۵) حال ستہ بران چشمہ جوان بقارول | باسرحتہ زومر غم جع شہارا       |
| (۶) تملیک دیوانہ حسنہ در شہوار    | بخرسلی نشانہ سعلاماتہ قارا     |
| (۷) سرشار زینت مشروطہ حاوہ        | سازند رعایت چو دماے شہدارا     |

پیشاور اور پنجے جو شعر میں ہیں بہ سب میری کاپی میں بعض نادانوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔

اس مانت کرنے کے لئے کہ یہ شاعر جنس کے میں او ہوں نے چلتی گاڑی میں نصف ساعت کے اندر ایک نزل دیکھیں متعلق لکھی جس میں یہ کل صنعت تھی کہ میرے نام خواجہ علامہ نقلمن کا ہر حرف ہر شعر کے تڑپ میں آتا ہے بلکہ ہر حرف ہر شعر میں آتا ہے جس سے معلوم ہو گا کہ ابراہانی نوجوان کس قدر ذہین ہونے میں اشرافی سے ہیں ہلکے لوگ کسی مناسبت رکھتے ہیں۔

ذیل کی نظم میں صنعت توشیح رکھی گئی ہے یعنی میرے نام خواجہ علامہ نقلمن کا ہر حرف تڑپ کے ہر شعر کے شروع میں آتا ہے۔

- |                                      |                                       |
|--------------------------------------|---------------------------------------|
| (خ) خسران ہندہ ایران دو مارہ مار آمد | (پہلان) ہنہر کے جیمہ قدوم نوبانہ زآمد |
| (و) ولانے آل محمد چور نولود مسام     | (چون) خجستہ کو کب بخت تو سر فرز آمد   |

اور حاجی محمد حسن اور اعقدا الملتہ نے اپنے ملک کی حمایت میں جو عداوت محمد سے کئے۔ اولاً کو بی کر دین مترجم کے کہا  
 کہ آگے کے ساتھ جیسا کہ چاہے۔ جہاں نوری کا سلوک نہیں کیا گیا اور نہ بالکل سچ ہے کہ ہمارے اخلاف نہایت خوب ہیں  
 لیکن جیسا آپ نے بعض تقریروں میں کہا ہے جیٹے ہزار برس سے یہی حالت ہے۔ اور یہ نتیجہ استبداد کی حکومت کا ہے  
 مشروطہ کا تصور نہیں۔ اعقدا الملتہ نے کہا کہ جب ناصر الدین متیاہ آخر بادشاہِ گلستان سے آئے اور لوگوں کے اعتراض  
 سے تو کہا کہ اہلکرت پیدا ہوتی جاتی ہے، اس کے شلنے اور بدلنے کی توجہ لازم ہے۔ چاہے چنباں لالہ زار وغیر  
 اور مترجم نے مانگے۔ حاجی محمد حسن بوداقر نے کہا کہ ظہران کے لوگ ایک مہینہ یا قبیلہ نہیں ہیں۔ کوئی کہیں کا ہے  
 اور کوئی کہیں کا کسی محلہ میں دس آدمی بھی ایک جگہ کے نہیں۔ لہذا باہمی لحاظ میں۔ اور ہر لوگ باہمی اور  
 نے عادی بن ہیستہ صرف ہے۔ ہر مہینہ۔ روپیہ بھی امر اور مستندین لوگوں کے خیالات لگاڑنے کی غرض سے اراذل  
 میں نصیب کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لٹ کون کی مادا میں اصلاح ہوگئی ہے اور مشروطہ نے اس کو دیا ہے  
 سالن میں عداوت کے لوگوں سے ٹکنا عمال تھا۔ حور۔ سترانی اور مددگار راہ چلتے وقت سے نکلے۔

میں نے انصافاً یہ سب عداوت نہیں پوری واقفیت سے جان کر کہہ رہا ہوں میرے پاس بڑا بڑا دل ظہران کا یہ ہے اور پٹنہ کا  
 ہم جنگ میں مصروف ہیں دوسری مالوں کی طرف متوجہ ہونا سخت مشکل ہے۔ جو کہ نیکو اس جنگ سے ایسا فلاح نہ  
 تھا اس وقت بھی اور پڑاں سے کہ باقی سیکھنا میں وہ عداوت منقول تھے جن ان دلال کو کافی وقعت نہیں دیکھا  
 اس وقت کاٹنی ہیاڑوں میں جس کے وقت زور سے حرکت کر رہی ہے اور میں نہ اس سبیل سمجھتا اور روک  
 روک کر روز نامہ لکھنے یا بھلے۔ اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ بتا لیا میں اس سدا اب ملک ان پیرارے مسلمانوں کے  
 ہاتھ سے سولہ بچوں کے ہیں۔ نکال انہ اس لئے کہ وہ مستحق ہیں بلکہ اسے لطف و کرم و ان کو مستحق حکومت بننے  
 کی توفیق دے!!

مقام سے کہ میں ہماری گاڑی بھیجی تو امام زادہ ہاشم کے قریب ہے۔ دانی اس سے زیادہ خوبصورت مقام  
 اتک بلحاظ منظر سے نہیں گدرا۔ حلیم ہوا یہاں یا قریب ہی ستیاع السلطنت فرزند مظفر الدین ساہو

دل ستکتے ہو گئے اور لائے ہوئے خیر و برکت اور مسرت بعض علماء و اطباء کا مین بالکل کم و معذبہ ہوں کہ اگر فصل ہی منظور تھا تو ایک نئے صورت مجتہد کو اس طرح مارا غلط تھا۔ جو کہ بین حائل نہیں کہ بعض شخص سر پر سلطان ہوتے ہیں اس لئے خوشی کے ساتھ لکھتا ہوں کہ مجھے معلوم ہو کہ قانون اساسی اہل کی بیہوشی سے لکھی گئی کہ ملک علماء و دین منجملہ (۲۰) مامور دکان مجتہدین سخت کے یا لہجہ بن منتخب کرین اور اس قانون کو وہ خلافت سے کہنے کے وہ منظور نہ ہوگا یہ وہ زمانہ تھا کہ شیخ فضل اللہ مشروطہ کے طرف سے تھے کسی عرض سے ہو یہ حصہ قانون کا اور کماؤں کے عمل میں سہارے صرفوں سے لکھا جاویگا۔

طهران سے رشت تک اور خاں صکر فرزدین تک راستہ اسعد آباد ہے اور حمالا سپہ و دو اسپہ گاڑنی اور کھڑکی اس کڑی سے گذرتے ہیں کہ ہند میں بھی اسی آبادی کے رہنے والے ہیں نے نہیں دیکھے۔ حالانکہ طول (۲۰۰) میل سے زیادہ ہے۔ یہ سب مال روس و یورپ کے آتے اور رکتے ہیں اور اونٹوں۔ خچروں۔ گدھوں پر لے جاتے تھے۔ تقریباً ایک لاکھ کس مٹی کے تیل کے ٹیڑھے ہوئے باجالت حرکت مجھے ملے ہوں گے۔

{ ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء - دہلی کوہ }

طهران سے ماہر اہلست کی کمی آج ہم رات کو عمی ٹولوں پر سے گزرے جو پنجینا (۷) میل تک بہاؤ کے کنارے پر سبے ہیں جس کے نیچے ایک نڈی ہے اس میں آج کل مالی کمی ہے اس لئے ہمارے ساتھ مرزا علی اکبر سفار ڈاکٹر ہیں اور ڈاکٹر کے نام سے منسوب ہیں کئی بیماریاں آئے ہیں اس کے لئے ضروری تصدیق ہوتی ہے کہ ایران میں خاصہ کہ طهران سے ماہر ڈاکٹر بہت کم ہیں اگر بہت سے ہندوستانی طبییٹے آکر اس ملک میں جا کر کام کریں تو لغز و اسٹیشن لیسر کر سکیں گے۔

شعبہ اکثر حصے میں اور اس وقت ہم ہما شاد اہل مرفضا بہار ڈون کے درمیان گذرتے ہیں۔ اور جہاں تک نظر پڑتی ہے سبز درخت اور گھاس پھاڑوں کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ اور یہ سطر اس سے کم نہیں۔ جہاں میں نے کوہ منصور (مسنوی) یا ماہران میں دیکھا تھا۔ درخت بھی قہر کم کے ہیں اور کثرت نمی سے سردی بھی زیادہ ہے۔

عذر آرزو دعا و اہل ایران میں ہم لکھنا قبول گا کہ یہی روایتی طهران سے قبل اور طهران کی روایتی کے بعد مندرجہ نام

اس شعر میں ماستف بھی اور شہید کساد بھی مگر معلوم نہیں کسی استاد کا ہے یا فخر علی سلطمان موصوف کا۔

محمد علی ساہ منقول  
کا شعر اور نصیب کا

محمد علی ساہ کا شعر ٹھہرے طارے تڑسا اور فوسے سے اس شعر کو میر سے سامنے مکرر لڑھا اور کہا کہ میں مہمن  
جاہننا کا اول کا نام مہانی ہے اور مسکائی کسا کھڑا ماہ ہے۔ من لے کہا کہ مردبان مہمان بہ بھی عشق

استعار کی وجہ سے شوہر ہے لیکن شعر کو کوئی نہیں چھپاتا۔ محمد علی ساہ بزمید سے مدتر نہ تھا۔ میر سے فریق لڑا کہا مسک بزمید  
سے بدتر تھا۔ میں نے عامد باکہ کٹھاری قوم کی عیادت میں مسالوہ سج ہے اور اعتدال مطلق نہیں۔ اگر اس سندر بدگمانی  
اور وسا لہ اس نون کی خصلت میں نہ ہوتا تو ایا کل قرین واس بکہ محمد علی مررا سے فرافیس سا ہی کجی ادا کرتا۔

اس میں ہاں تک لکھ چکا تھی اور اس اور ماہے کسان فخران کا ترجمہ سا حبیل کو شتا حکا کجا کہ مرزا علی اکبر معروف۔  
محمد علی وہی شعر محمد علی مرزا کا اپنے حافظے سے لکھا ہوا اسلئے میں تجویسی کے ساتھ اس کو دیکھ کر کہتا ہوں۔ اگرچہ میں  
نے بیٹھ کر لکھا تھا اور انھوں نے سخت شہ کیا کہیں لے بیٹھ کر نہیں لڑھا لڑا کڑا علی باکر کے معاویہ کی داد دینا بھی لازم ہے

کہ یہ شعر اور کئی استعارہ صرف الکا اور گھنٹین کے لہرے سے۔

شب شمع بکھڑی شخ جا مانہ مکھڑی من مکھڑی در اس و پروا مکھڑی

واقعی اپنے طرز میں یہ شعر جواب نہیں رکھتا۔

آزادی کی لہری مدد رانی  
شاہ مصلوٹ کے حق میں

میں نے جب مدد فرمایا کیا محمد علی ساہ کے مخالفین نے اس سندر بد زبانی اور گالی گلوچ کا استعمال سناہ  
مخلوع اور اس کے دربار لوگ حق میں کیا کیا لوگ مشروطہ اور پارلیمنٹ کے دشمن ہو گئے۔ اور اس

دن سرتان ج تک میران خود نمزی اور خرابی میں مبتلا ہے۔ حال ان لطیف مرد حکم سے اعتدال و رعافت انہی شی سے کام کرنا  
گویا میجرانے ہماقت سمجھا جاتا ہے۔

شیخ فضل اللہ توری کا قصہ

شیخ فضل اللہ توری مشہور مددگار اور اس سے قبل نجف اشرف و طهران کے حالات میں آتا ہے۔ شیخ فضل  
کی نسبت میں نے بہت کم ایچھے حالات سنے اور یہ موصوف کی سگدی اور حیت ماہ در زطلعی معروف ہے۔ تاہم میں نے  
طهران میں بار بار ہجر و جال خاہر کہا کہ جس دل با لوگوں نے اسے تالا کو بھیجی یہ بیٹھھا تمام جہان اسلام سرگلان اور

شکر اور دماغی جان سے وضع بالامال تاک جہاں میں اس وقت زنا نہ نکلیے ہا ہوں ملک عثمانیہ اس سے ہم  
 سہانت بلکہ یہاں بلوں پر سے اترے ہیں شکر کی بحیثیت سہاس خوبصورت اور ترکیبے بنا کی گئی ہے۔ دکن اور سندھ  
 میں بھی ایسی شکر نہیں دیکھی گئی مگر یہ سطر کی دس کے ہائے میں ہے اور راستے میں روہین ہر جگہ بیگے اور مکا  
 مار کھے ہیں جن کا کرایہ لیتے ہیں۔ زمین زرخیز ہے مگر چونکہ گروستان کا نامہ حسبہ کم ہیں اسلئے چندان خوش گوار نظر  
 نہیں آتا۔ اس سے بن ڈاک سنگول میں نام سامان مہذب ملک کی طرح موجود دکھا۔ سنا کہ اس قدر تیز و ستر ہوا چلتی  
 شروع ہوئی کہ سچھ گھنٹے تک اسات کو راستے میں ٹھہرے رہے۔

افضل عشقت | امرانیوں کے نھال کے متعلق جہاں میں لکھا ہے وہاں بعض لوگوں سے بات حیت کرنے کے  
 بعد اس باب کا اظہار بھی لازم ہے کہ شعر و سخن کا ذوق اور عشقنازی اور رین دلی اس قوم میں سچ ہے اور مولانا  
 حالی کا یہ شعر ان سرخونی صادق آتا ہے۔ ۵

پھری سب کی دشت کے لوداد سے یان | جسے دیکھے قیس و فرادہ سے یان

و دادی جو مہرے سامنے اپنے تھے میان کر رہے تھے تو فرادہ عجائب یا العت لیلہ کے عشقیہ قصوں کا لطف آتا تھا۔

مقام درہ ملائی | عشقیہ شاعری اگر دروہ بمنزل ہے مگر مذاق سب کا تاغرا ہے۔ میں چند شعر جو مجھ کو آج شام  
 ایلان کے معلوم ہوئے لکھتا ہوں۔ اعتقاد نے بہتر کرتائے ہیں:۔ ۵

شعر ناصر الدین شاہ | دودل از بر حبیت، عاشق و محنوق | عاشق و محنوق بہ کہ یکے با شد  
 یا گلہ خوش نیست دو جور لودمدن | دبدن رویت خوش است علی گلہ با شد۔

شعر ظل السلطان | ایک شعر ظل السلطان پسر اکبر ناصر الدین شاہ کا جو نہایت لالین و عالم منسوب ہے اور اب پیر میں ہے  
 پڑھا گیا۔ یہ شعر اس وقت کا ہے و ناصر الدین شاہ طہران میں قتل کئے گئے اور وزیر اعظم نے تار دیا کہ مظفر الدین  
 ظل السلطان کا چھوٹا بھائی) اب ماوشا ہو گیا۔ جو اتنا دین برید لطف شعر ظل السلطان نے اپنے بھائی کو بھیجا ہے  
 چرا خون نہ گریم سرا خوش نام | کہ در بافسرد و گلو سر آرد

بہتر شرح آجی طہران میں ہیں اور جس کے گزردہ پر شہہ تھا کہ ایسا کام ادا کرنے لگا ہے۔ اوس کی نسبت جیسا خونگنا کار  
 آیا کہ ایک لوجو اس لوم الحی الگ جو ایلان سے ننگا تو اوس کام لیکر اوس کے فاسد غنمک کو بڑا ہر کیا جا دیکھا۔ جن بیوہ کی  
 وقت سے کہ تفریباً سوا سال پہلے زادہ قلاطون ہو کر اسلا سمبول میں مقیم ہے۔ مگر اندرونی طور مراب بھی فرقہ ڈاکراٹ  
 کا لٹری وہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس لوجوان کے دل میں نیامت سلطنت خاں اس بھی نئے۔ اس وجہ سے سردار احمد  
 اوس کے خلاف ہو گئے اور ڈاکراٹ کو لیکل گئے۔ تقی زادہ کا مقدمہ ہے کہ حاکم اوس کا ازمانی ہر اس کی نجاست محال ہے

{ فردین - ۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۳ رمضان ۱۳۲۹ھ }

شہر فردین اور جیو جلیع  
 آج وہ عمر ۲۰ گھنٹے میں قرویں ہو چکے۔ قروین ماروئی شہر ہے۔ سن اوس کی حاسع  
 من نماز ٹریس پڑھتے گیا۔ واقعی سہایب سانا مزیبی ہے اور اوس کم کی لٹری ہے عیسیٰ مسیح سے یہ سالار۔ لاہور کی مسجد تہا  
 کے برابر اوس کی وسعت ہے۔ حارون ٹرف عمد صنویہ کی عمارت بنی ہوئی ہے۔ یہ مسجد رمانہ فتح علی شاہ قاجار  
 درست کی گئی ہے۔ حاسع عالتال کتہ لگا چھا ہے۔ صرف ایک گنبد مسجد کا اس ہے کہ بہر آجی اوس کے نیچے  
 آسانی سے نماز پڑھ سکتے ہیں اور دائیں بائیں مسجد کے دوسری عمارت ہیں جن میں ڈٹھ ڈٹھ ہر ار نمازی  
 سا کے بن عمن کے ایک مقام پر ایک ستر تھا جسرا کہ شخص دھتہ جوانی کر رہا تھا اور ۶۔ ۷ آدمی مرد و عورت سن ٹھوٹو  
 مسجد کے باہر جواتا ہے وہ اوس عمارت میں مسابہ ہے جو گلبرگہ کہ منفرہ بیست جن گسودرا زامانی سن کے منفرہ  
 لوجو علی شاہ فلندرسے باہری ہوئی ہیں۔ ایک عالی شان عمارت بنام ارک دولتی مسجد سے ٹھوٹے فاصلے پر ہے جس میں  
 پلین افراط عین۔ بیسان ہر لوز۔ حر لوزہ کمر ہے۔ اسے ساتھی سے معلوم ہوا کہ بہان گاڈی جانے کے دنا سرین  
 عمر آٹھائی ہیں۔ اور روسی بھی قروین میں رہتے ہیں اور بیرونوں ایسا بول کے خلاف کارروائی کرتے رہتے  
 بہر قروین میں مجاہدین کا ایک تہ ڈاکریٹ یا محمد جمال اسکر کی لکھی میں آتا ہوا ہے۔ بہر وہی جو جس لاک  
 کو سرب پیے قریل لگا۔ حالانکہ کہا جاتا ہے کہ وہ خود شہر سے رہتے نہیں کرتا۔  
 { ۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۴ رمضان ۱۳۲۹ھ }

اسلامی سرگاہ ہے۔ مسیحیت کی جو مگرہا یہ صسوط اور دوطرت چھ بلنڈ مینارین میں روتنی ہوتی ہے۔ اس مسجد کی صحنہ ایک نلکہ کے ہے، یہ پائلمنٹ کے مانع سے ملی ہوئی ہے۔ اسیر آراد لوگوں نے چڑھ کر محمد علی شاہ کے سپاہیوں پر قبضہ کیا تھا اور اس کی مینا سر بارسا ہی فوج نے لڑائی تھی اس بھی سورخ اور شان موجود ہے۔ اس پر مشورہ کر دیا کہ مسجد توڑیں۔ ماریں اس لئے یاد تاحہ کا فر ہو گیا۔

ذبح خارہ ولون الدولہ بباد کو امریکہ کے خط کے لئے لکھا۔ منبر نظام کا سخت تقاضا ہے کہ یہاں آؤر وہیں مگر میری طبیعت یہاں ہی باکھل گئی ہے۔ کیونکہ میں اسٹانفرڈ کو اکلر کیا ہوں۔ استت تک کا لایہ (ملک) روٹیے آج دیدیا۔ مگر حیات اور کرایہ اسباب عام راہ ملکر میزان زیادہ ہوگی۔

[ طہران - ۲۱ رمضان ۱۳۲۹ھ = ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء ]

ماہم علی اس الی علیہ السلام [ آج صبح صحت سے چھوٹے تھیں کے "ساہ میں سہ سہ" ساہ ماکنہ متد" کہتے اور ماہم کرلے گزرے۔ لوفہ نہادت حضرت امیرالمؤمنین تمام با لار بندہ میں کمانے کی تیری بھی عصر سے قبل ہمیں مل سکتیں۔ انقذبان ہمدانی نے کہا آج سیکڑوں دسٹے ماہم کر یوالوں کے بہان میں پھر رہے ہوں گے۔ طہران کی حالت مگر گئی ہے۔ ایسہ آہل بہہ ہے آج سہراؤہ علیہ العظیم بن جمع سے اور وہاں لوگ دھڑے جوالی اند ماہم میں مشرف آوں گے۔ سنہ میں گاڑی اور ٹرکوں سے لفریا باکھالی پھر ہی ہن کو کماہم کا دن ہے۔

جسٹس مراد مختاری (باب در حرج) کی طرف سے اعلان ہوا کہ بیعت آئیں جو خدا و زمین کی گرفتاری کے واسطے بختاری گئے تھے اور جس وعدوں کے دھوکا دیے سے کبھی بگناہ آدمیوں کا مال ماہ ہوگا۔ انکو دیکھا ہے کہ ہٹال واس ہوگا جو ہی حصار ہے آری لے۔

حکمہ درآئین کے لوگ بہت روزوں سے شاکلی سٹے اور بازاروں میں پھرنے تھے آں وہ سے کھنڈری تھی خرمی قوت سے رہا وہ ہے ماہم رائے سے ڈر گئے۔

ایک کریم کو لکھا ہے کہ اس کے آج میں نے ان فوجیوں کو مراد مختاری سے کہا کہ ان کو میں جاتا ہوں اور تم ڈر کر

کہا کہ حمیاد درست کہتا ہے۔ تم لوگوں میں ٹرننگ کا ادسا مانی نہیں پڑھیں بلکہ آپ کا رسوا اور بزرگوں کو فریاد بنا ہی  
 رخصتہ کا ادس مان ماب کا قرا سورد سے کام آجیے، جسے پتیا چچا کی اطاعت نہیں کرنا اور حجاب کی سب ملکہ کیوں نہ سکا  
 کہتے ہو، کہ وہ خضع نہیں دیا۔ سب نے کہا کہ آت من ایک عہد یعنی کشتہ و بوجہ ماقدامت ہرستی کا یہ لو سے۔ سب نے  
 کہا الحمد للہ !

طهران میں شہرت اور رہا بوجی شکایت  
 مراد علی کریم سے ہر سفر ہونیوں میں کہتے تھے کہ آئیے توہن کو نہیں مانتے مگر آس کی تقریروں  
 کی وہ سے تمام اہل طهران میں شہرت ہے۔ گوارا ہی تکلیف کرنے میں کہہ رہے ہیں۔  
 من لے کہا یہاں یوں کی سکایا ہے، مگر جسے سب ان فوں کی - اوقت سے کہ ۱۰ جیسے ایسا دشمن کہتے من۔

سفر کا رتہ مشرعلام محمد امراہیم سے گفتگو ہوئی کہ اسٹا بیل من ہر دہہ سے اور ایسا ہو کہ وہ ان سے عدلے تیر فرطیہ  
 کا جھگڑا ہڑے۔ اور بھونچ دو سراسر امریکہ جانے کہنے لگا۔ یعنی کہتے ۱۰ اس ۲ گھنٹے ٹرنل میں جادو  
 وہ ان سے ٹرن بھر بریس اور ابجد ہمار میں امریکہ اعدا ان کو لے بند شہر سے سلام تو سکا اور کہ سب کے احساس استا  
 راستہ تیریا کر کا کائن ہے۔ اس لہ میں سفر سے نہ بھی انفس کے ذمت سے نہ لگا۔ سہر برٹن و سیم کٹ عینہ کی یہ بھی  
 ملکت ہے۔ میں نے فرط کرین۔ مائل سلطنت کو بھر خط لکھی الام کہ میں ایسہ سام ہر لیسہ دست راستہ جموں و غلامیاد میں

[ ۲۱۲ نمبر ۱۱۱۱ ]



مہر بر سے کہی گئی۔ اگرچہ ہمارے ذہن نے کہی۔

[ ۱۱ ارب شہریہ ۱۹۱۱ء ]

ایرازمین یہ علاقہ عرصوں  
اور ان کی انصاف سدی

تمام دن مرل (مکان) میں رہا۔ جو ہر روز سہ صبح صبح تھا۔ شام کو حید لوگ ملے آئے  
اسرا تہا بن اب ایک دن عجمی ہوئی ہے جس کا آمدمہ کسلے کیس قدر آئید بریلا ہوتی  
ہے یعنی خود اپنے عرصہ صاف تھا سہان کرتے ہیں اور دوسرا بیان کرے تو فرماہیں ملتے۔ چند سال پہلے بہاریات  
مطہ ساق زبھی اور اپنی تعریف دن ماہ کرتے ہنہ تھے ہماری ہندوستان میں انکے عادت ہے کہ کبھی کبھی ہندی  
طرہانے ہن۔ جب لارڈ کروزن لے انکے ذمہ کہہ اہل ہند عموماً اس گفہ ہنہ میں تو غل یگی تھا اس کو وہ حد ہنہ میں  
طران میں ملک لوں کو کہا مگر ان مانوں کو ملک رکھ رہیں ہوئی ناراضی صرف روس سرستون کی تھی مائیکس  
جال بھی۔ ایک دن چند ڈاکر ٹیپ میں ہمدی آغا فرسٹج فضل اللہ لوری بھی تھے جس کو بھانسی دی گئی۔  
(آغا ہمدی بظاہر ہیوڈیونڈ مگر تہمت جواہر ہے اور دعوات میں اس کی تہجمل مہام ہے) میں نے پوچھا کہ بتاؤ  
اسرا میں حالص تو فی ہمدردی اور عوام کو کوا ملک ہو سکا لے کے لئے کسے کام کا ۹۔ ایک جوان سند ہمدرد  
سھون نے ایک بیتم جان بھی فایم کہا ہو اور سرے دوست بھی ہیں ادن کی طرف اشارہ کیا۔ میں انکا کہ میں سعروت آدمیوں  
کو پوچھتا ہوں۔ سرے لہی میں جواب دیا۔ طاقتہ ہی ہے کہ شخص لے حضرت علی بن سیدرو یہ یہ سید را کہا اور کوئی کام  
عرا کے لئے تمہیں کیا۔ سر سید اور وقار الملک کو نا حالی و مولوی ستر الدین دسی غلام محمد اڈہ ٹرولن کا سا ایثار نور کا  
ادن کو نصف سال بھی نہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ قوم ہے۔ خوش دلالے لیخص لوجوان جان سہ کھیلے کو موجود ہو جائیں  
آج ایک لوجوان سید عبد العلی نے شکایت کی کہ مرا حیا بہلان جانے کے لئے فرج نہیں دیتا۔ یہ  
لوجوان کی آرا دی

لوجوان فرانسیسی انگریزی تاریخ حترقیہ السایہاری سہا ناما ہے۔ ۱۸ برس کی عمر ہے اور سکا  
بزرگوں کی اطلاع ہے

جھا مسخ کرتا ہے کہ ترجمہ نظام کے فریب خانے میں نہ جاؤ ورنہ میں مدد نہ کروں گا۔ میں نے نہایت روز شہر سے

لے حسن وقت میں کرتا ہے وارا میں بچو کہو دسوں کیساتھ انسا کر جا یا ہے کہ ہمدی غلام محمد کہہ۔

مُعظم السلطان محس گوی میمن اور اعزازت و کرامت کھائے ہیں اُس سادین نہ سبکدہ دست و چہا اہر ہر مسلمان  
ایک عالم ہے۔ اس کو لعلہ یہ ہو کہ دو سر الیہ جان بھی آموخہ رہا۔ وہ بھی آزادی عہد اور ڈاکر ٹیپے اوس  
سے لے اوجھا کہ من نے محقا را کا قصور کیا ہے (کچھس تو ماہ ہنمن تھا کہ میرے ساتھ اسامیوں تک  
حاوی اور طے ہو گیا تھا) اسبر اوس نے اردن قسین کھانی شروع کین اور کہا کہ جسے کہا اُس سے اور بزرگ  
حاسدین اور کہا آجھے کوئی بیگن کھنڈین گے۔ سہ لوگت حس ہوکا تے ہن۔ بس من آپ کے ساتھ نین  
جاؤن گا۔ سمرچ نظام نے مام سادا۔ اسراوس نے کہا کہ من باجوہ دارا حادوں کا باعظم السلطان کو ماڈاؤن کا  
بالوین لے اوس کو اور لسا کہ ہن سراع اور بھگدا اس بار دین نہ کرنا چاہیے۔ گورگیو و سہ نزارع مانی تھے۔  
اون کے معلی اوستے جھگڑا کہ کر نکا اترا تہ کسا لعد کو سولیم ہوا کہ مسجد سیلا رین جو ناریا علیشان  
سیدرے اور جان شیب کو جمع ہوتا ہے۔ اسنے منم السلطان جھگڑا کسا اور نرونی اٹھائی مگر معاملہ دفع ہو گیا  
صدرالعلماء اور  
میرے خدات

صدرالعلماء اور  
میرے خدات

برائے ملاقات یہ کیا دن کیا۔ گورگور ہوا۔ حال لکھا اوس کا جواب ناما آخر شب کہ صدرالعلماء نے سمرچ نظام کے سامنے  
معدر ہو کر کہا کہ مہضن میں نکل سکتا ہن بہر جو اخط نے رسکا ہن۔ اہن کا خود سائیت مفصل اور عمدہ تھا اور طلب  
یہ بھی جو مایین مدت سے ریخت ہے اور قابل غور ہے۔ ہم حواہر تلام الثقلین کو سہایت بکا مسلمان اور  
تہا بجا رہے ہیں۔ گورگور گورگور سے پورین۔

اس جیسے اور  
معدر ہو کر کہا کہ مہضن میں نکل سکتا ہن بہر جو اخط نے رسکا ہن۔ اہن کا خود سائیت مفصل اور عمدہ تھا اور طلب  
یہ بھی جو مایین مدت سے ریخت ہے اور قابل غور ہے۔ ہم حواہر تلام الثقلین کو سہایت بکا مسلمان اور  
تہا بجا رہے ہیں۔ گورگور گورگور سے پورین۔

ادن کا دفع کرنا لازم ہے۔ اسے اغراض کو بھیجا تے ہیں۔ رسوت کو نواف کتے ہیں اور دل میں نو آدمی ٹرکتے  
 لینا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن سمجھتے ہیں۔ الفرض زمانہ دراز کے بعد اس قوم کی حالت مصیبت کی نگہبندی میں گھمبھنے  
 کے بعد درست ہو سکتی ہے اور اس کے فصل سے بہہ دنوار ہیں۔

[ طہران - ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ء ]

آج کاڑھی دلجان میں جلنے کے لئے کافی ساتھ بیوں کی تلاٹ رہی۔ آخر طے ہوا کہ شیبے شہادت کے بعد یعنی  
 ہفتہ کی صبح کو روانہ ہوں گے۔ دلجان جس میں ۲۴ مسافر جاتے ہیں نہ علی۔ بستہ وہیں جانے کا انتظام کیا۔  
 مستظم السلطان ایک بلند فاسٹ اور جسمہ لوجان ہے جس کو استمداد یعنی بارہنٹ ٹوٹنے کے  
 بعد علی مرزا کے آدمیوں نے سخت اذیت دی۔ اس کی جائداد خراب کر دی گھر لوٹ لیا تھا اور بازار میں  
 مشکس مادہ کے راستے میں خان بابیوں نے جلنے کو ہے کو مردن پھینکا مارا تاکہ اپنی دفاعی کارہا کریں  
 جب پارلیمنٹ رگولہ ملازی ہوئی تو اسے بازار والوں کو جمع کر کے کہا تھا کہ کینتو اتھاری مجلس ٹوٹ گئی  
 اور ہم مسافر دیکھتے ہو یا دار بند کرو۔ ورنہ ڈوب مرو۔ مگر یہ فیصہ معظم کے دوستوں نے ممان کئے۔ دشمن ہتھیار  
 مصلحتاً بیکر طور پر اسے الٹا کر کے تے ہیں۔

مستظم السلطان اور اعتقاد

اب اس کو سفارت گبری اسلامیوں میں ثابت موم کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ مگر مجلس  
 سورا علی ڈاس طرح رائی دی کہ اگر میں نہ موئی۔ یعنی بعض آدمیوں نے بلا دخل پر پے بھیجے

بہر لوجان امیر خاندان ہے اور یہاں فرانس خانہ میں اکثر آتا ہے۔ سیکرٹن گایان ممبران پارلیمنٹ  
 کو دینا ہے کہ ایسے آدمیوں کو گورنر اور حاکم مقرر کرتے ہیں جو شرط کے خلاف ہیں۔ امیر موم گورنر عراق کے  
 خلاف جہان اس کی کچھ راست ماتی جو درخواست دی وہ دشمن ہو گیا۔ ٹیکہ کا باب روپہ نہیں دینا۔ اور نہ  
 ٹیکہ عدالت خاندان منت ہے۔ اس زمین کہ کہ طران جوان ممان خانہ لالہ تار میں آب کو برکت ہے  
 اور اسے ہندوستان کے مکان میں حبیب آئے لوجہ فیضیم و تکریم کے لئے اٹھا اور کہا میں آپکا ادے نخلص ہوں

کو بڑا کہتا ہے اور دوسروں کی ہجو کرتا ہے مگر اس سے ناواقف ہے کہ اوس میں کبھی وہ خراسان موجود ہیں۔ جو مکہ تعلیم یافتہ نوجوان نہیں چاہتے کہ کسی کی اطاعت کریں اور زحمت نہ سہیں اور ٹھائیں اسلئے فرض کر لیتے ہیں کہ ہم سے بڑھکر ہیں یہاں تک کہ ایک ایسے حال اور حجام میران پارلمنٹ بلکہ مائیکل سلطنت کو اسے ملتے جلتے قابلیت پہنچا سکتا ہے۔

ایرانی دور میں اور حالہ فہم نہیں  
اصل یہ ہے کہ اہل ملک اپنی کثرت و کثرت ملکہ نظری کی وجہ سے قریب کی خراسان نہیں دیکھ سکتے دور کی حجابی دیکھے ہیں آج تک سیر خیال میں ایران کے کسی عالم کو کسی انجمن نے سفیدگی سے لوگوں کو اوس کے فرائض کی تعلیم نہیں دی۔ مسلمانان ہندوستان کی حالت بھی کم و بیش مل زمر سیدہ ایسی ہی تھی مگر ہم لوگ چونکہ مجبور تھے کہ اپنی حفاظت دوسری قوموں کے مقابل کریں اس لئے باہمی اطاعت باہمی اعتماد کا اندازہ لازم تھا اور ہم ایسا کرتے رہے۔ یہاں شخصی سلطنت نے تمام فوائد کو منحل کر رکھا تھا۔ اور کوئی نوب دوسروں سے نہ تھا۔ روس اور انگلستان چند ماہ قبل بہت دور نظر آئے تھے۔ العرض ایران میں کم از کم اسی سال تک سخت قانونی حکومت لازم ہے جس کی مستند شخصی سلطنت پر ہو۔ اور لیڈر اسٹینڈاؤم کرے۔ اس سال کے لیے اس قابل ہون گے کہ صحیح انتخاب کریں اور میران پارلمنٹ اس قابل ہوں گے کہ صحیح قانون بنا دیں اور وزیر اس قابل ہوں گے کہ پارلمنٹ کی راہ چل کریں۔

خود غرضی کو اعلیٰ الفاظ میں پوشیدہ کرتے ہیں  
ہر صورت میں لاین حاکون کے ماتحت صوبہ کی انجمنوں کا ہونا لازم ہے۔ سولے قیام لیونا بیون کے کوئی فورم ایسی نہیں حاستندار انتقال ذہنی رکھتی ہے جو خود غرضی کو بلند اور عالی الفاظ میں مثل ایرانیوں کے جمع کر سکتی ہو۔ مثلاً کہیں نام آزادی و حریت کہیں نام ملت کہیں نام سید کہیں نام ہمدی انسانی کہیں نام سید الشہداء۔ گاہے یہ کہہ سکتے ہیں مثل مالکروب (اجزاد امرت) ہیں لہذا اب میری اس رائے میں نئے حالات دیکھ کر کھنڈر فرق ہوگا ہے کیونکہ شخصی حکمے مستحق روس کی حکومت ہیں۔ اگر آزاد شخصی اور سخت حکومت ہوتی تو امید ہو سکتے ہیں۔ (۱۲ ص ۱۳)

اور ڈاکو ڈاکو کو جس سے محبت۔ اول کی مدد کی سطرے سے جمالی۔ بھی اور اس بھی جمالی منہ لوگ کہتے ہیں کہ  
 کما۔ یہی وہ سادہ معاشی کی اور کہتے ہیں۔ سہہ تھانک صحیح ہم ماعلاط مگر یہی اور عمدہ بد کرنے کے لئے کافی ہے  
 سہرت ال مران کی جو مٹی بڑی اسمنت۔ زمانہ ناصر الدین شاہ تک تھی اوائل رماہ مظفر الدین شاہ  
 من وہ تھی یہی تھی اور یہ مراد انقلاب ہے برس سے ہے۔ لیکن پہلے جو روز بروز قرض  
 لے کر ملک میں سیکڑوں جمع ہو کر سلطنت کو ملے۔ ۵۰ اس میں ملے اور بعد ملک کافی ہے وہ محفوظ ہے  
 ملک تباہ ہو گیا ہے۔ ما خود لڑائی کی خود غرضی کے دوسرے علماء و محققین کے مابین سر وسط میں کسی  
 شخص کا پتہ نہیں ملتا۔ جس نے مسودہ کی ملامت کے واسطے کام کیا ہو اور جاہ ظلی ما استقام باجبت زراؤں کے  
 اصلی شکر گت ہوئے ہوں۔

علم بہت کم اور جو کہ ملک کی تباہی میں ہوئی۔ ہیں صدق دل سے یقین کرتا ہوں کہ عمومی ظلم کم ہوتا تھا ہے  
 لوگ آرا دی کے عادی نہیں گلا بیکرا سہہ کھل گیا ہے کہ وہ اب سے مطالعہ کر کر بڑھ کر رہیں اور جوئے  
 صنعت قائم رہے ہیں اس سے تغلت۔ رشوت کی ایک حد تک بند ہو گئی (مالیہ) ہوتی جاتی ہے۔ فرخ کو خواہ  
 یا تین ملتی ہے۔ اگر نہ فصول جمعی تمام صنعتوں میں سہہ ہے جن لوگوں نے رماہ سابق دیکھا ہے وہ اس دن کے  
 کے مسائل جو یہاں کر رہے ہیں اور تیلین میداری ایران کے پڑھنے سے جو ترجمہ ہو مابین کہہ سکتا ہوں کہ واقعی  
 اسانی عزت اور لسانی دولت کا سابق میں کوئی احترام نہ تھا۔ اس ظلم کی مقدار سنا یاد ایک ٹک بھی مانی نہیں  
 خود ملتی ایسا نہ ہونے کی وجہ سے خود بھدی سجد ہے یعنی لظاہر ہر شخص سماعت ظلم ہے دوسرے دن کے ساتھ لوگ  
 کرتا ہے مگر ہر شخص اپنے کو قتل میں اس لہو و اطراف اور تمام مہترین ایران کی مجموعی لیاقت سے نا آسجھا ہے۔

نزرگوں کا ادب باقی نہیں۔ لوگوں میں آرا دی اور خود لیس دی میں سرسارہن ہر شخص اصلان ایران  
 لے یہ میں نے ٹھہران میں اس وقت لکھا تھا صاحب پارلسٹ انی جمعی اگر تہ روس اور رماہ رر روز اس کو  
 کمزور اور مد نام کر کے رکھتے تھے اب تو مطلع صاف ہے اور رسول کار وال گھنڈین میں ہور ماہ ہے ۱۲ (سنہ)

حب ما درسا، لیکن یونہی نہیں لیا کرتا۔ تو تمہارا آج کا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو کئے ہیں۔  
 وہ اعلان پر ہر وعدہ لے کر سکتے ہیں، لیکن ان کے دل میں تو یہ ہے کہ میں نے اس کو کئے ہیں۔  
 گورو نے ان کی روٹ نمویا، چنگی تھی اس لئے کہ یہ اس کے لئے اس وقت میں آگے سے  
 آجکل ایل کیوس میں احسن کارہ ہے۔

ماہورین دولت  
 کی توجہ مستحق

نوٹ: یہ کہہ دیتے ہیں کہ میں نے اس کو کئے ہیں۔  
 ایک دوسرے کو باہمی مارائی کی توجہ ہے۔  
 راہزنی کے، لیکن اس کی طرف سے کہنی اس لئے کہ وہ مریض ہے۔

ڈاکٹر کی انہی  
 و تعلقہ

نوٹ: یہ کہہ دیتے ہیں کہ میں نے اس کو کئے ہیں۔  
 تھی راہزنی کے، لیکن اس کی طرف سے کہنی اس لئے کہ وہ مریض ہے۔  
 گون کے خون سے سرب ہوتا ہے اور اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

انہی کے  
 بنائے ہوئے

لیکن اس کو گون کی توجہ لگائی اور اسے نکھوڑ دیا۔  
 مجال سے اس کو توجہ لگائی اور اسے نکھوڑ دیا۔  
 نہ کہن تھا اور اس نے رُہیں کی ہاؤس کو ڈی سٹریٹ کی۔  
 اعلان حالت سے سب گروہوں کے لیے برہائی کی یا لینکس پر لٹا ہے۔  
 گئے اور یہی مطلب ہے۔  
 انہوں میں مشروطہ میں ملی بخش اور جو ماتھے کے ہونے کو سمجھنے کے بعد وہ لاکھ جاپان کے ملوث تیار ہیں  
 مشروطہ کے حامی ہیں۔  
 کھتیا یون کو لاتے ہیں۔

اگر عات اور سرب اور جنس مثل عائد اور عیاشی اور اعمال خلاف وضع فطری سے دور بن کر طہر و باطن یکساں ہو  
مال و ذر کی محبت امدانہ امدال سے نہ برتر ہے۔ اگر اس مذم کے متعینی بن لو میں نہایت افسوس کے ساتھ کہتا  
ہوں کہ ایران میں نہ اسلام بہت کم ہے۔ بیستک سے سہ ہزار آدمی بھی ہیں مگر سرت گوی اور اخلاقی جڑیں  
کی کمی اور نین بھی ہے۔ اور سب کے اندر گویا کسی میں خیر سے متعلقہ تھے۔

**علماء کی حاس** علمائے دین سے یہاں متزلزل دستا ہاں بعض اوقات بادشاہ سے رتاہ اقتدار رکھنے کئے  
اور حکومت ملامت سے جو فرمایاں سا۔ تو میں سب اہل میں ہو جو بھینس لہجی عیاشی۔ خود فرضی۔ ایندو آتی  
صنعت کو مساتے مامویر ترجیح دتا۔ سسنی۔ محفلت ساہ ظلمی۔ مار سب کے آمار میں ایران کے اکثر علمائے اس  
سرس سز سہ زندک جو سس کی کھی۔ ہر سہ سہ ہا سہ تیر میں جو باؤ سٹ قائم ہوگی وہ علماء درست ہوگی۔ مگر نقشہ  
اس کے عذوق واقع ہوا۔ منہ تہہ کونک ایک مہنہ ہو کر تانہ نہیں ہو گئے۔ اور سحلا کی ناگ اکثر ابالی یا لدا  
یضاں مار۔ سب لوگوں کے نا تہ سیر۔ آگئی۔ نیر ہر ہا سہ۔ اسدش میں علیحدگی پہلے سے خطرناک تھی۔ الغرض مجموعت  
قیقی ساں کہ اسد مسدین سا۔ اس کی طرف ملنا مستقیم نہ تھے نہ اب ہیں۔ البتہ بعض لو جس جو پہلے خیر تھے  
او جو جہ آزادی فی ہر۔ دگئے امل کے شاکی ہیں مگر اہل کلیب صرف یہ ہے کہ ہمالا کافی امتزاج نہیں ہوتا۔ اتحاد و لاہد کی  
کے روکنے کی کوئی عاقلانہ تدبیر نہیں کرنے۔ جن جاگیر دن باواتاف و دشمنانیت یرقا بعض ہیں اون یرقا بعض ہر  
ہی اون کا بالینکس اور فرسودہ ہے۔ اب بھی سوس اوسے آدمی دل سے مسلمان ہیں لیکن اگر اسلامت یہاں ہو  
عقل کئی تو لو کھتے قصور ان دنیا ظلمت علماء کا ہوگا۔

**انگلز برانی کی پہلیت** مس لے جا ایرانی شخصیت کی تہرالی سیاں کی ہے یعنی آتار کا فقدان وہی ایران (بلکہ تمام اسلامی  
دوساں) تمام ملکی جزا۔ ان کی ریشہ بیشتر و غرض علی ہی سیاں ایران نے قائم کیا تھا۔ مگر اوش کی  
سہر سہ سہ سہ حکام اور اہل اسے کہ۔ ان لوگوں لے مسطر اذہر مشا، مرحوم کی وہ سالہ کمزور حکومت میں سہ  
سلم و سلطنت سہر وہ یہ کیا بننا اور پائین سہر کی شخص۔ ان کو خوف تھا کہ محمد علی مرزا و علی سہر جو کس اور طام طبیعت ہے

سے ملاقات ہوئی معلوم ہوا کہ دہلی ہزار سے زیادہ زل و مرد و کھ - سعادت نامہ روس دانستہ اس کا اٹا میں پڑھا ہے  
اور کہ گلیاں ہیں اون میں رہتے ہیں اس خوف سے کہ ان لوگوں پر شبہ کیا جاتا ہے کہ یہ دہلی واسی ہیں اور ان کے ہاتھ میں  
بہر لوگ پڑتے ہیں کیا یہاں سے میلے بادشاہ مد کے یہاں وہ ملکہ ہام قین سل کر دیئے جاویں۔ زندہ ہند  
(مستبد) بختیار یون کے لٹ مار کی سمت شکایت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک طرف تو ترکمان اور دوسری طرف تو  
کینیا ری لوٹتے ہیں سعادت میں جاں ہے۔

مستور ہے کہ پرنس سالار اللہ لے تو کراناہ اور جہاں کے وسط میں ہے اسٹریٹ اور عراق کو یہ ہمہ ہا فون ڈا  
چرا اور دل و شاہ ہند ہے شکست دی۔ بعض کہتے ہیں کہ امیر بدکوٹسمن سے مل گیا امر ایسے عہد کے بعد کی ہر حال  
اب ایک بختیاری لشکر تری کے ساتھ امداد کے لئے بھیجا گیا ہے۔

## اہل ایران کے عباد و اخلاق

جو کچھ میں نے اس روز ناچہ میں لکھا ہے اس سے ایران کے اخلاق و عادات کی نسبت یہی را معلوم ہوئی  
ہوگی لیکن مناسب لوم ہوتا ہے کہ میں ایک حکمہ اپنے خیالات کا ہرگز نہ

اہل ایران سنایت ذہین ہیں سہر کے رہنے والے عموماً علیق اور صواعق بن ان میں علم کا سبق فو پیش تھا۔ حدیث  
کا شریف بھی پڑھتا ہوا ہے عموماً اپنے ملک کی ترقی چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں خوش ہیں کہ ان کے دوسری  
طاقت جکڑ کے۔ اسلامی اصطلاح میں اور لہوا ہر سلام اون میں سنت کے ساتھ را بن اور ان لوگ دل سے  
مسائل میں اہل چاہتے ہیں کہ اسلامیت باقی ہے۔

اخلاق اسلامی  
گویا مقرر ہیں  
کتر ہیں اگر اسلام کا متا ہے کہ کوئی راست مازہون ایک دور سے پر ہے۔ کہ کھن - یہی ہے کہ اس  
اسلام اور عین گرفتار کے لئے جو کچھ میں اور لہوا ہر سلام کرن - اور یہی لعلوں میں اساری انفس  
دن کا صرف ظاہری احرام - ہو ملکہ نقلی عزت ہو - گالی اور خشن - سرہا ہمت سے کس -



کے جاؤں اور شیعوں کی - اور اسلام پھیلانے کے لئے سب لٹروں کو الگ الگ آمادہ کر دیا ہے۔

کچھ اور گفتگو ہوئی - اسکے بعد فرمایا کہ میں خود یہاں بھگ گیا ہوں اور جانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ایران کا

کساحشر ہوگا؟ - فرمایا کہ کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہے گا۔ حالت سے بدتر شاید سمجھا دے۔ سہان لوگ کام کرنے نہیں دیتے۔ شہمیتیں تراشتے رہتے ہیں۔ میں نے کہا یہاں کارخانے اور ملین ٹیمٹس تراشتے کی ہیں جن کا مقصد سواک کے کچے نہیں۔

نائب السلطنت نے مجھ سے کہا کہ ایسا مقصد دینہ ہارہ سے یہاں کر دیا اس کے لئے یا تو یہ سچے ٹائڈ ہو جائیں

کہا کہ یہ طویل اہل ہے اور آئندہ نہیں کہ مارٹنٹ اس کام میں مدد دے۔ یہ میری ہی کام ہے۔ خود آریہ دے سکتے ہیں۔ مگر

بقول جناب آیت اللہ خراسانی حضرت آخوند تاج محمد کا حکم ہے کہ میں نے بھٹا طرف والا حضرت واقف ناصر الملک کی تعریف

کی کرتا ہے نہایت عمل و سمجھ دار ہیں نواہ بخوشی فرمایا تھا "دے اوہم ایرالی است" آہ اوہم ایرالی است میں کس قدر

صداقت و طنز و گلہ خراش درد کھرا ہوا ہے۔ میں اس فقرے کے معنی نہیں سمجھا جب تک ملاقات نہیں ہوئی۔

یعنی دولت ایران پر ایک عیب جیٹھو ناگوار نہیں کر لے گا جو بہت دیا۔ تدار میں۔ مگر شیش ہزار روپیہ ہوا اور کس طرح

کرتے رہتے ہیں حالانکہ جو بھی بہت متمول ہیں۔

سیفیر ایران تیسرا امریکہ کی مابت اٹھنے لگیا کہ میں نے وزارت خارجہ کو اس کا خط بھیجا ہے۔ ۵۰ سال اس لکھی گئے

خطبام حضرت مگر راکر حکومت معلوم ہوا کہ سفر ایران مستقیمہ امریکہ جو تیسرا تہم نہ نہایت ہے۔ اور یہ تیسرا

ناصر الملک

کے موافق دہان تقریر کرنا چاہتا ہوں اور تمام نمونہ کار کرنا۔ یہ وہ ہے۔ لہذا میں سات

کودر ماہ میں دوسرا خط والا حضرت کے پاس کہ وہ بھی لہراں میں آگے اس میں بھیجا کہ یہ کیلہ دینے کی دعوت نہایت

قاعدہ شہدائے اقصان کو مقرر تھی اور شاید روپیہ بھی اس ستمناہد ایرانیوں کے لئے دیا جاتا ہے) اس میں اس کے

میں آفیشیل (اسی) خط سیر کے ماتمیں چاہتا بعض باتیں ایسی سنیں ہیں کہ رسمی حد مفید کجا ہو تو اس

واسطے اگر حضور رہنما دین نوہم رسمی (تیم سرکاری) خط عرض ملاقات یہ ریڈیٹ سلسلتہ - موری امریکہ کی خدمت میں

دین ماتی خدا حافظ ہر سون یہاں سے روانہ ہوتا ہوں۔ شکران سے آئے وقت الگ شہدائے اقصان سے

لاؤگزرن کالج ٹیگلو اور صحت قبل وزیر مال ذریعہ چھوڑ رہے ہیں اور سرس اور راجھی اور ارباب طلب لطفت ہیں  
 گیا برنانه بابا لغی سلطان احمد شاہ بادشاہ ہیں ان کو والا حضرت واقعہ لکھا جاتا ہے۔ آدی دیانت دالوہم فتی  
 اور عن سبج کے ہیں گڈر لوک۔ ہ گھنے تک قریت غروب ہم کو منتظر کرنا پڑا۔ ایران کی عام عادت کے موافق وہ  
 بھی رمضان میں عصر کو بیدار ہوتے ہیں۔ میں نے ان کو صاف کہا کہ میرے خیالات ایران میں آنے سے بگٹے  
 میرے مقصد تھا کہ ایران میں اسلام کی قیام کروں مگر یہاں لوگوں میں دو عیسائی ہیں جن کی وجہ سے کوئی کام نہیں ہو  
 (۱) اول یہ کہ ایشیائے اقصیٰ کے معنی نہیں جلتے۔

(۲) دوسرے یہ کہ ایک دوسرے پر بھروسہ نہیں کرتے۔

دارالاسلام نے کہا کہ سینکڑوں برس سے ایک دوسرے کو دعو کا دیسے میں مصروف ہیں۔ اس وجہ سے اعتبار نہیں  
 صحرا میں نے کہا کہ یہاں اسلام کی رقی اور تہذیب اخلاق کے مقاصد کی کامیابی نہایت مشکل ہے۔ ایک گروہ  
 علماء کا ہے کہ ان کے ذاتی اغراض بہت سے ہیں اور وہ بہت سست اور عاقل ہیں اصلاح حالات کے لئے ان کو کھانا  
 اور امان پر اعتراض کرنا لازم ہوگا۔ وہ فوراً اذیت بانگیز کا فتویٰ دہیں گے جس کی وجہ سے کام ہو نہیں سکتا۔  
 دوسرا گروہ لاندہ لاپ آنا ذخیال آدیوں کلینز بنائیوں کا ہے ان میں جملہ کرو تو کام شروع ہونے سے پہلے وہ سینے  
 میں بتدیق ہار دین گے۔ ماسٹر ملک اس نام سے تک کھڑے تھے۔ اور وہ سوارا سنی اور بختاری و مہدانی اور گاڑی  
 پر پونچنے کا استعارہ کر رہے تھے۔ بھر میں نے کہا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ اسلام کی حد تک لے ہندوستان میں کام  
 کیا جاوے۔ فان لکے علیین شیعہ ۵۹ طین مس جماعت اور ۳۲ طین ہندو اور بت پرست ہیں۔ ایران میں  
 اسلامیت و تبعیت بہت ضعیف ہو گئی ہے (مارا السلطنہ نے فرمایا کہ خود اسلامیت ہر جگہ ضعیف ہے) اس  
 کی تعلق لازم ہے۔ میں امر کہہ جاتا ہوں کہ لکیر وغیرہ دیکر کچھ رو سمجھ کر ان اور ہندو میں امتیاز درست کروں جس کے  
 لئے اپنی زندگی میں بے وقت کر دی ہے۔ اس طور پر کہ ایک شاخ روشن کی تہذیب اخلاق کا کام کرے اور ایک شاخ  
 غیر قومن میں نشر اسلام کرے۔ ہمارے دوست جماعت بھائی اسلام کے پھیلانے اور اصلاح اخلاق کے کام میں آمادہ

جمال بھٹا کے محمد علی شاہ کی فتح قریب آئی تو یہ عادت کر لی۔ کاسک کے پاس ہتھیار بیٹھے تھے جن اور سر بھی اور  
 محل میں ان کی ننداوا بک ابراہیم کے حکمراں میں مختلف جیلوں کے باغچے اور باغوں سے لگے ہیں آج تک ان کے  
 لئے رہنے کے ہیں ان کے ہتھیار لیکر معزول کیا جاوے۔

[ لہران - ۸ ستمبر ۱۹۴۷ء ]

کلیں کو لے کر لہران اور دیگر اصحاب ملاقات کرتے۔ معلوم ہوا کہ آج کل لہران اور  
 امرالوں کی ہمدردی [ لہران کی ہمدردی ] حشمت کیم بھٹا نے اور محمد و ذبیحہ لہران کے واقعہ سے ہمدردی میں ۱۲ ستمبر  
 یعنی بہائیوں کو آزادی دینے کے حلف نامے درود قتل تقریر کی تھی۔ میرے بھائیوں نے اس کی لہران سے  
 ہو گئی ہے جتنا کہ لہران سے یہ تین بھی نہیں لوگوں نے میری تقریروں کی دوسرے ایسی عظمت کا ذکر کیا ہے اس  
 مسہور واعظ پر سخت اعتراض کیا کہ اسے ظالموں کی ہتک تنبیہ کی مگر اسلام کی منک کی کو کو دل سے ہمدردی

روانہ نہ ہوں۔ لہذا اگلے یا برسوں میں کاراورد ہے۔

**عدالت دیوالی و فوجداری** بہان عدالت کا دیوانی و فوجداری شہر طہران کی دیکھیں۔ منکر کسی پراہلاں ہے۔ سچ بھی ہیں۔

عمار تین مثل لکھنؤ کی عدالتوں کے عالیشان الیشائی سرکاماف۔ دالانون اور کروں میں ہیں۔ حکام عموماً ناماخر کار و دکم عمر ہیں۔ فوجداری استخافہ اور دیوالی منفسرین دعویٰ میں بھی ۱۲ کا مکٹ عموماً لگتا ہے۔ ماوا معافی کے اسلے یہ

دستور ہے کہ مختر فارم پراؤں کا مطلب لکھینا ہے اور شاہد کچھ نہیں (۴ یا ۸) لے لینا ہے۔ انتظام عدالتوں کا جدید ہے

**پالیٹیکل سٹینٹ فوری** شام کو مجلس شورا سے ملی من گیا۔ یہاں جلیہ لہنٹ ہفتہ میں دو دفعہ ہوتا ہے۔ اور صرف دو گھنٹے میں

گورنر ہوتا ہے ہمارے دوست مترجم نظام کما سٹیجی سٹینٹس بھالینی علاوہ میں طلبہ کے جو روپ کو بجز سبیل سمجھے گئے ہیں

مترجم کو جن کی عمر ۲۴ سال سے زیادہ ہے بطور ماہ امریکہ بھیجا جاوے۔ سخن بہا حشر ہوا اور اکثر دو ڈالگری ہمارے موافق تھے

مگر ہم ممبران نے مطلق کوئی رای نہیں دی جسے یہاں کہیں نہیں کر رہے ہیں۔ جب بعض نے اعتراض کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ موجودہ

نمبروں میں سے نصف سے زیادہ کی رای موافق نہ تھی اسلے یہ معاملہ ملتوی رہا۔ سن بھی آج تمام کو کوسن کی کھی اور

ممبروں پر قضا کیا کہ وہ مترجم نظام کو کماؤ دین اور کج دو بھائی آزادی ملی میں مار کر گویا ہیں اور وہ خود دو سال کر کو سال

ہیں کیا دہر لادن کو بجز تعلیم نہ بھیجا جاوے۔

**ایک غلط حکایت** ایک عجیب حراج شہر میں مشہور ہوئی کہ شہزادہ عبدالعظیم (جو گویا طہران کا ایک محلہ ہے اور یہاں سے ہم ہیں

اور ایرانی خزانق پر ہے) کو ان ترکمان ہمارا دار ہو گئے ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ انست الدولہ (اسے محمد علی مرزا) اس خیال سے

انگیا کہ ارشدالدہ طہران میں داخل ہو چکا ہے اور جو کہ تارٹوٹا ہوا تھا صحیح جہرا سے اس معلوم نہ ہوئی۔

یہ حال بختیاری سے خبر سے ہی سوارا اور بہادہ تھا اور کھٹے شہزادہ عبدالعظیم کی طرف دوڑے اور توڑتا اور

حمید بن باقاعن آگئیں۔ معلوم ہوا کہ محقق فضیول دیواہ تھی۔ پچاس نمان سوار شہزادہ سے آئے تھے۔ یہ ایرانی قرآن تھے

جو روسی افسروں کے ماتحت ہیں اور جن کو اول طہران خصوصاً آزادی طلبہ سے نفرت رکھتے ہیں کیونکہ انہوں نے مارٹیسٹ

یہ گولہ ملازی کی اور ہندہ شاہ سائق کے موافق تھے۔ اور اب بھی ان کی جوت کی لگائی اور سری تاج کر لی ہے۔ گو کہ

کے فرزند ہیں اسے یہاں دعوت میں ملایا۔ مکان ہنسار، فالشان اور فالیسون وسنتہ آلائسک آراستہ تھا۔ یہاں  
 عموماً جو لوگ مشکل سے گذر کرتے ہیں وہ بھی مکانون کو بوسیدگی اور مزار کھتے ہیں۔ ۲۰-۲۵ نوجوان اور بعض معترض  
 بھی موجود تھے جو بعض ملاقات آئے تھے۔ سمان ایک ستور ہے کہ رمضان میں لوگ سوجی تک بیدار رہتے ہیں اور  
 ماہِ عشر تک سوئے ہیں۔ یہاں نوجوان کئی یار شیوں میں تقسیم تھے۔ بعض گچھ کھیلنے تھے بعض قومی گانے گانے کو اس  
 کاتے تھے۔ محکو و بیکرا اور بخون نے عذریا کا اخلاق اہل ایراں ایسے ہی حراب ہیں۔ لیکن انصاف یہ ہے کہ دو گھنٹہ  
 حین یہاں رہا تو غل اور شور اور بے ہنڈی جو ہندوستان کے مشرق کے لئے مجمع میں نظر آتی اوس سے پوچھا ہی نہیں تھی  
 اور لوگ واقعی مثل بچوں کے زنجیر دل تھے مگر بچوں کی طرح شہرہ نہ تھے۔ کچھ عرصے کے بعد ریفر مشمنٹ ایک سیج بنیا  
 میرا لے گئے یعنی تبروز، خربوزہ، آڑو، چیار (کھیرا) حار، شرت، ایک قسم کے بسکٹ۔ یہ جہل سے بیکر کھانا جو مختلف  
 آدمیوں کے یہاں آخر رمضان تک اسی طرح رہتا ہے۔ ایک سہا لہہ مکروہ بھی یعنی چوپاٹی گننے میں مصروف تھی  
 وہ ماچ شاہی کی شرط کرتی تھی۔ جو مارنا تھا ان میں ہر ایک جیسے ایرالی جیتنے والے کو دیا تھا۔ ان لوگوں نے  
 مجھ سے کہا کہ یہ فغانین بلکہ وقت کاٹنے کے لئے ایک تعین ہے۔ مگر آج ہی اسی قسم کا ایک مجمع میسا پولیس کی اہل چاری  
 ریفریٹ سے معلوم ہوا کہ گرفتار ہوا ہے ۲

دوسرا خط سام  
 اسرائیل سلطنت

والاحصرت اسرائیل سلطنت کو میں نے دوسرا خط لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ یہاں خدمت اسلام  
 سے متعلق ہے کیونکہ دشمنان اسلام جھوٹے تعلیم یافتہ اور مستعدی سے کام لے رہے ہیں۔ دوستانہ  
 اسلام میں نفاق حیات، تشبہی اور عمل ہے اور یہاں انسان جلد ہنسار ہوتا ہے۔ ایراں جبکہ اسلامینت میں  
 ہوتا جا رہے اس نقصان کی تلافی لازم ہے۔ اور ہر دوستانہ میں ایک مشن قائم کرنی چاہیے ہوں خود پھولور کھے۔  
 ایسی صحیح امتحان مسلمانوں اور غیر مسلم لوگوں میں اسلام لہر کرے۔ امید ہے کہ یہ مشن قائم ہوگی اور حضور والا ان کے  
 اوسین مہربانوں میں ہوں گے۔ میں نے اس خط کو سرڈر شطلکے۔ سیرازیراں اور ریڈرٹ ایمیک کے نام جہان میں  
 لکھ دئے مگر علاوہ ہتا ہوں۔ ان کے بیکر ٹری نے جو اس میں لکھا کہ لہر سلقاب رکھٹ (اسرائیل سلطنت) کے میں اس کے



کل سیر کی طرح کبھی صبح سے سام تک لوگ منظر سے کہ قیدی آتے ہیں متفرق تو میں اور سامن آیا مگر قیدی سٹ ہزارہ  
عبدالعلیم سے یہ ہیں اور کہتے ہیں کل جمعہ کو وارد ہوں گے۔

ایک ماہ نظر ارشد الدولہ کی انکس کے متعلق بعض لوگ اپنی حریت کے انہار میں کلمات ناشائستہ استعمال کرتے تھے  
میں نے کئی آدمیوں کو منع کیا۔ ایک دستخون نے مجمع کمر کے سامنے جُت اٹھی کی تقریریں بھی کیں اور

درست کہا مگر جس میں آج زندہ وارد ہوتا (اور ظہران کے گوبادر وادے پر بیوج گیا تھا) لوگوں کے پٹھے دکھانا  
اور تم میں سے اکثر قتل ہو جاتے۔ ایک شخص ان میں بہارا اور اٹھین لقمہ کھتا ہے تو ظہار خوش اس ذخیر گران  
معلوم ہوتا ہے۔ ایسے بہت بلند آواز سے تقریر کی کہ کچھ لوگوں کی چھت پر کئی سٹوقم کے فاصلے سے کچھ لوگ سنائی  
دیتے تھے۔ ماہر شخص جہاں ہم کھڑے تھے آیا۔ ایک شخص نے اس سے سئلہ لیا تھا کہ ارشد الدولہ تسلیم ہے اس کے  
جنارے کو دیکھنے سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں؟۔ تو اس نے ایسا فحش جواب دیا کہ اس کے حال کی محکومیت

ہوتی ہے گا لیکن کی عادی سامان سہایت خرابی عام ہے۔ اور اسے داعظ اور مشروطہ خواہ (عسا میں نے ایک  
ڈاکٹر بٹ ممبر پارلیمنٹ سے ڈاکٹر کا جواب کو معلوم ہوا کہ ساء اور اعلیٰین کا گویا دست بختا) آزادی کو نام کرتے ہیں۔  
ارشد الدولہ کی انکس وقت ظہران کی میگیم کے پڑ کی گئی اور ہزارہ عبدالعلیم کے حارین دہر بیوی۔ اس شخص کی حریت  
کی نسبت سوہ سے کہ بعد ۳ گولیاں کمانے کے بھی وہ بھی کہتا رہا "زندہ باد محمد علی شاہ" اور اس سے دو تیش کیں  
ایک سہ کمری میگیم اختیار سلطنت و خیر ظفر الدین شاہ مرحوم کا تان دنگلین ہے اس کو سنا کہ اس کی حاو سے۔  
دوسری یہ کہ محمد علی مرزا کو میرا پیغام دیا حاو سے کہ میں نے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی مگر موت کے کچھ ملات نہیں۔

[ ہر ستمبر ۱۹۱۳ء ]

دل برداشتی آج سے دل گھر میں رہا۔ نضر لکیر بے اسدنی ایمر کیا جانشینکار اردو کی سقدہ رحیمہ۔ کہہ کہ یہاں کے  
لوگوں کی اعباتی حالت ص کہ راب ایک نوحاں سید عبدالعلی کے سات سے بیہ چلا گیا کہتہ ہے حراسہ۔ اور حاکی  
حایت یا صاحب العسکر کی لوثی ہے کہ یہ حطال بدکاروں اور دوسلوگوں کے باوجود قیام ہے

یہ زنج دیتے۔ یعنی ایسے عظیمہ اور کبھی اسے حیرت تھی۔ دوسری طرف محمد علی شاہ نے پانچ لاکھ ہزار سرکاروں کو جو سرحدوں  
روں و ایران کے باشندے ہیں کچھ روپیہ سرحدوں کے لئے عطا کیا تاکہ وہ اپنے ساتھ لے جائیں۔ اس سلطان ارشد اللہ  
جزیرت ساغر بھی بن راستے میں تھا کہ اس دوران بھر جب کے ساتھ سابق کے ہتھیار کہا۔ جس طرح کہ ان شاہ لغیر جس کے  
جنوب میں قبضے کیل گیا۔ ہمدان میں دو تیس ہزار سپاہی سرکاری فوج کے تھے وہ بھی رند باد محمد علی شاہ کا  
نعرہ لگاتے تھے اور کل اہل کو ان سرور کے ایک جھاڑنی میں رکھا:

۳-۵ سنہ ۱۲۸۱ء میں اور اگر عموماً فتح سلطنت کے لئے کو یہودی اور کھانوں نے کسی جان توڑ کر اپنے طرزیوں  
کا ساتھ دیا۔ شروع سے سنہ ۱۲۸۱ء میں مرزا شاہ سابق کے سلطان معلوم ہوتی تھی اس کے دو بیٹے اور سے گئے  
عام لوگ اگرچہ شاہ پسند تھے مگر محمد علی شاہ کے افعال اعمال و سبب بھدا آدمی ناخوش تھے۔ کوئی اور شاہ ہر ادہ تو  
زیادہ کا میانی ہوتی۔ علاوہ اس کے سرکار کا یہاں محمد علی شاہ امرا ہمنوں کے قتل و شکن بن اور سیموں کو ہرا کھینے میں  
اور ہمنوں نے ایران میں کہ ہر جگہ لوٹنا اور مارا شروع کیا۔ جنوب یعنی ہمدان و کرمانشاہ میں اگرچہ جنگ نہیں ہوئی۔ لیکن شمال  
کی شکستوں سے مزبور و دیگر غیر ہمت مار کر اللہ اولہ کا ساتھ چھوڑ دین گئے۔ اور ان کے اندر لفظاً اس جنگ کا خاتمہ  
ہو جائیگا۔ محمد علی مرزا کو بدقت یہ ہے کہ اس سے مجبور اپنے کو پوٹین رکھا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک لاکھ تو ملن (کم بیش ۱۲۸۱ء)  
کا اتمام تسل یا اسبری کے لئے مقرر ہے۔ دوسری ہندو میں بھنبانوں کی ہمت علی تختیں اور وہ لوگ جان کا خوف  
نہیں کرتے اور نہایت شجاعت اور جوش کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے افسر دارا اس کی اور مصمام السلطنت کا حکم ہے اور  
انہیں جس فوج سے بھی کہ اگر محمد علی مرزا تخت نشین ہو تو اس کے لئے نہایت نحوست کا سامنا ہوگا۔ یہ بھی بڑی بات ہے کہ  
انہیں شرف سے یکسر مشورہ ہے۔ یہ ہے کہ محمد علی مرزا کی کامیابی کا یہاں گویا ایران کی شاہستلی کا  
بے بیست و بیست و دو اور جس سے اوسیت مزید ان اسباب محمد علی مرزا اور سالار الدولہ کا طہران



آئندہ واری بارگشت

آج سے آٹھ ماہ پہلے موجود تھے اور جنہوں نے اس کو کیا کر میں آئندہ بارگشت آئی لیتے تھے اسے  
دین گے۔ مگر اس سمان کے بارے کو پتہ نہیں کیا۔

تمام کمانڈر آدمی جو ہر روز نوجھ سے ملنے آتے تھے، دیکھتے تھے کہ مسجد میں کچھ ٹیبلٹوں کے لیے موزوں  
نظر کی یعنی سٹائون کو مہمان رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے ایک کٹا بھی ہے اور اس کا حاصل منہ لگا کر لکھا۔

سٹائون کی  
تعمیرات

ایک آؤٹنگس کے لیے بھی یہ عرصہ تک سٹائون کے پاس رہا کرتے تھے اور اس میں کچھ عرصہ سٹائون کے لیے  
کی ہیں جن کا حکم دو سٹائون اور بٹمنگ کے بارے میں ہے۔ اس سے اس کو پتہ چلتے ہیں۔  
اور خدمات کھانے کے سٹائون ملتا ہے اس میں امر مالدار ہے جس کو کچھ عرصہ پہلے اس میں کچھ عرصہ کے لیے  
یوٹیل سٹائون کے لیے۔

آئندہ دولت کی  
تعمیرات

آج اس ان نوٹس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے طرف سے تمام عمارتوں اور عمارتوں کے  
ہوا تھا اور اس کو کھلم کھرا کر آئین سے باہر لگائیں تاکہ اس میں کچھ عرصہ کے لیے  
موجود کی ایک چیز اس کے بارے میں ہے کہ اس کا ایک حصہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ سٹائون ہے جس میں  
کے کچھ کے سامنے ایک چھوٹے ہیں اس کی کچھ عمارتوں کے ساتھ ہیں۔ یہ سٹائون ہے جس میں  
لینا جوڑا اور یہ ہے۔ مگر ڈیڑھ سال میں کچھ عمارتوں کے ساتھ ہیں۔ یہ سٹائون ہے جس میں  
ارستو کے علاوہ آج کے دن کے امتحان میں کچھ عمارتوں کے ساتھ ہیں۔ یہ سٹائون ہے جس میں

مذہب سے کہ لوگوں کے اعتقاد کو استفادہ ملتا ہے۔

لوگ بھرتی ہو رہے۔ بہترین لے لیا کہ میرا یہ مسلک ہے کہ باہمی مذہب کے طاہر مومنین تاکر کم کو تباہ مکر میں آتے  
من میں سوال کے مشغولوں نے مسنون کو غائب کر دیا اس لئے یہاں تک توفیق میں سمائی ہم کو برآمد کر دیں۔

رور نامہ مجلس  
کی مخالفت

آج روز نامہ مجلس کاٹوں بالکل ملا تھا۔ اوجہ کا نمونہ کا حصہ ان حد تک ہے مام ماہ کے فصل نام  
کے تھا کہ بہاؤن کا فصل آج کل ملا ہے۔ اور وہ نیلہ سلام ادارہ ان کو برآمد کر رہے ہیں

لازم ہے کہ وہ آواز کے عادیں۔ اس کے خلاف ایک نیا ہیٹ انجمنوں لکھ کر کہا ہے کہ اس کی اس کے تعلق  
تک کہ مخالفوں کو کر کے مضمون سم کا نم کا ہے اور ایک خیر سہی نہوں میں رہنے کی کہ دل سے شخص کو آج نہیں لے تقریر سے  
رد کا۔ اس نے ہمیں نام نہیں سمجھتے ہیں لیکن اس وقت سے یہ ہے کہ میں نے ہمارا کہا کہ آج خیر مومنین تقریر کر دیں۔

ایڈیٹر مجلس کے ہاں پیغام بھیجا کہ تم کل اس سر کی بردہ کر۔ وہ یہ پیغام سے لے کر ایسا ایسا تمام ہو گا۔ اور  
کے نام کو میں نے خود کہا کہ تم سے بہت جھوٹا کہیں کہیں۔ اس سے کہہ کر ہم جرم نہ ماننے کو نہ مان گے۔ کچھ ایسی خبریں تھی۔

ایک نیا ہیٹ  
ملا تھا اور غلط فہمی

آج ایک چارہ شخص (جو عا ہما ہی تھا) اور اس کے عملی سے جھگڑائی سمجھا جانے کے لئے آتا  
اور کہا کہ راز کی گفتگو کروں گا۔ میں نے ہمارا کہی ہمارے تعلق کے کہ میں سخت مسلمان ہوں کہ

کہ عداوت کے آتا ہوں شہدہ مفلس کا ارادہ ہے اور مالہ ماہیہ متورہ جیوں کا۔

[ مہران - مہرستان ۱۹۱۰ء = ۱۳۲۹ھ ]

فتح دولت بزم  
شکستہ اور شہدہ اولم

آج گھر میں رہا۔ سام کو مترجم لسان (مستویں) کے مہل بیوری اور جہاں کاج اوزن کے بی سوں اور مسنونہ محمد  
اور میری علام محمد کی دعوت تھی۔ بہت مری فتح جلو ال سے ۸۔ اس میں واقع ہوئی اور ارشد اللہ علیہ السلام

سنا دیکھو کا جنرل تھا مارا گیا۔ شخص تنگی انیلم حاصل کر چکا تھا اور دست سب اور بطلم تھا اور عجبت سے یہ ہے کہ جن  
سوں بھٹیاریوں نے ہر نام سے جنرل کے دوہرہ ذکر کیا اور ایک ہر ارد ذکر یہاں کو سکت دیں مالہ دانی فیج نے  
کئی سوادھی۔ توہین اور خرابہ گرفتار کیا۔

و ان اوس سے ایک نذر دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ "موجودہ حکم نمبر فلان وزارت داخلہ کمسری پولیس کوارجا  
 محکمہ نظم و انضام ہے کہ تمام علامت نقلیں ہمہدی جو سیاہ میں لفظ متعلق بہ رڈ ادا بان و آزاد می ذہیب سنا بان  
 خلاف اوصاف و مصلحت حالہ کر لے بن اون کو افرار لیا جاوے گا اس قسم کی نعرہ پزیر کریں گے پک

میں سے اس حکم کی نقل لے لی اور پولیس فسر سے کہا جاوے گا تم نے اس نافرمانی ادا کیا۔ اس اسلام کی نرتی اور حفاظت  
 کے مصلحتی سافرمانی ادا کروں گا۔ سنا تکر وہ علائق۔ اوس وقت سے اگلے دن دوپہر تک مترجم نظام مصروف ہوئے  
 کہ یہ لکھائیں۔ ہر تکرارک (رٹیس کا بنم) دریدر داخلہ نے کہا ہرگز اس حکم کو نرتی نہیں ہو اتہم نے کوئی اس کا عذ  
 محکمہ پولیس میں بھیجا۔ افریور پولیس نے اصل حکم مترجم نظام کو نہ دیکھا اور ایک عسری کا غنڈ دکھا۔ مترجم نظام نے کہا کہ  
 اسر دیکھا و زمرے نہیں ہیں۔ لوے بین ملکہ اسکا دکھا، مصحفہ نہیں۔ بطیرہ کا معادلہ مشہور بہ ہما بیتہ اور افسر  
 ارضی ہے۔ سہر حال مترجم نظام نے حال کیا کہ یہ سازش جید نہا سون کی ہے۔

قصہ کو بھی اس حکم کا یہ سہس جلا۔ در در داخلہ دسر من رہے تھے۔ ہمارے دوست کئی بار گئے آخر مترجم نظام آقا حسین  
 نے جا کر پولیس کو دھمکا یا کہ مسلمان عموماً ماریض ہیں اور کہنے ہیں کہ اس محکمہ میں مالی بھرے ہوئے ہیں اسلامی وعظ  
 کے مخالف ہیں۔ اور جنہوں نے فوراً ٹیلی فون دیا کہ فلان شخص کے دعوے کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو۔

غروب و ساعت قبل میرے پاس چند حضرات آئے۔ کہ آج دعوہ ساری لازم ہے تاکہ نفع نہمت ہو نہمت  
 کی تفصیل دینا میں درج ہے۔)۔ چنانچہ میں گیا اور ایک تقریر کی کہ خط سارہ انداز کی تھی اور لوگ آخر تک نہایت متوجہ تھے  
 میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کون سی مات میں نے خلاف قواعد اسلام دایران کی تھی؟

آخری تقریر میں  
 حوصالات ہندوستان میں میرے بھے اوں کو کھلانا اور امران کے متعلق جو خیالات یہاں ہو اوں کا  
 اعادہ کیا اور تیار نہ ملے جو اخلاق عاشور میں تعلیم دینے اوں کو بتایا اور کہا کہ میں ایران کو بھی ایک اسلامک کیسٹا  
 جا ہتا ہوں کہ لوگوں کی عمت بہ ہر کاری۔ صداقت۔ محبت۔ اسلامی خدمت ایک نمونہ ہو۔ اور جو شخص ایشیائے  
 حسن سے۔ عثمانیہ سے ہمدوستان سے۔ امریکہ سے آئے وہ کہیں کہ یہ کہو نہ اسلام کاسے اور اسلام ایسا نمونہ

خوب سان کیا کہتے تھے کہ محمد علی مرزا کا بھل مشورہ اور سماں کے امراء و مغزوں کو خوف کھا کہ وہ بادشاہ ہوگا تو جس قدر  
 نہیں لوگوں نے مسخرف الدین شاہ کے وقت میں کیا سمنا اور سحر سوت اور ظلم سے اس زمانہ میں رویہ یہ لوگوں نے کھر لیا تھا  
 وصول کر لگا۔ بہرہ لوگوں اس دور سے سب سے رابطہ قانون اور پارلیمنٹ کے قوانین تھے کہ ادا کی دولت محفوظ رہے اب  
 صوبہ اور کی ضرورت محفوظ ہو چکی۔ تو انکو ما مستند (شاہ پستہ) ہو گئے ہیں متعلق اس بجزیرے کے و بیرون پارلیمنٹ  
 میں نہیں ہوئی کہنے تھے کہ مجلس بائبل مجبور تھی۔ وزراء نے کہہ دیا تھا کہ ہمارا راجہ اور گرام منظر یہ کہا تو ہم استغناء  
 دیدیں گے اس کو محدود رکھنا عزالتے اور بختیاری جن کارٹیں اس وقت درکار کا فسر ہے الگ ہوتا ہے محمد علی مرزا  
 سے کون جنگ کرتا ؟

قومی نغمہ آج بہان کا سنہورومی ہمہ خفاگ گاتے ہیں از انزاب عارف نامہ لگا یعنی ایک مدرسہ طالب علم کو بنا  
 تھا اوسنے لکھوایا میں نے اس شخص راگ کو کہ واقعی جب دستہ دستہ یا مایہ ریڑھیا جاتا ہے تو عجیب اثر کرتا ہے  
 دوسری جگہ نقل کیا ہے :

اثر کم کم میرے پاس شخص سے ایک چھوٹا سا گروہ مہربان گیا ہے جو جانتا ہے کہ اسلامیت نشاۃ ہو۔ ہنذ میٹ  
 تعالیٰ احلاق عام میں سنی اور کوشش کی جاوے :

[طهران - ۲۰ و ۲۱ شہر ۱۹۱۱ء - ۱۰ اور ۱۱ رمضان ۱۳۲۹ھ]

تقریر چشم و حکم کل جس مسجد تاہن لغرض لیکر نہیں گیا۔ مگر آج مجبوراً لگے۔ میں نے معمول سے زیادہ خوش روئی اور  
 اور امداد ملی سارٹر سے تقریر کی اور اسلامی احلاق کیا ہیں ؟ اس کی تفصیل آج ترقی سماں کی۔ جب میں میرے  
 اول بٹھیا لایم بولیس کا آفسر آنا اور اس نے چپکے سے کہا کہ کچھ کہنا ہے۔ میں نے کہا کہ اوسنے کہا اللہ۔ جب  
 میں تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کے بعد آنا اور اس نے کہا کہ ایک "قطار" ٹولس ہے محکوم بنا یا جاہم رحم نظام اور چند لوگ  
 ساتھ ہوئے۔ آجر کاروہ گھرا۔ سب سیکڑوں آدمی پیچھے پیچھے آئے۔ مسجد سے باہر ایک تین منظر عمارت اور ماہیج اور  
 مدرسہ ہی ہے اس کے لغرض ٹولس میرے خیالات کے موافق ہیں۔ میں نے کہا وہ ان آؤ

کو برادری کے قانون اساسی میں ضروری مضمون کہیں۔ یہ غیر مولیٰ بنیاد ترین بنیادوں اور انگلستان سے دوستی کا ارادہ کیا گیا۔ سب میں مسطور ہو گئیں۔ غالباً فرقہ کی لڑائی کے بیٹروں کو اندر خانہ صنی کر لیا گیا تھا اور ڈاکٹر جوبہرا سید زور و خفہ صلاحت درزا اور وکلاء مجلس کو کہتے ہیں پارلیمنٹ میں نہایت متنازعہ رہا۔ اس سے پیشے سے کھلانے سے اکر نے تمام دس باتوں کو جس میں زیادہ دویم علانیہ ڈاکٹر کے خلاف متنازعہ کی چونکہ ریس الیگزینڈر صاحب سلطنتہ سختیاری اور وغیرہ متناظرین کے شاہ سابق سے سہا پہلے ممکن نہیں اس لئے لوگوں کی خاموشی سمجھ میں آسکتی ہے۔ اس جلسے کا راز اور ان کو سننے کی ہمت اس یا اہل اصولیہ متعلقہ۔ امرال سے معلوم ہوگا کہ عدالت غیر متنازعہ بین عدالت لکھنؤ۔ آج میں نے اپنا مرام نامہ مالک سلطنتہ کے پاس بھیجا ہے اور لکھنؤ کی کونسل کو خط لکھا کہ اگر وہی حکم جاری نہ ہو گا تو منہ کی نہیں دے نہ تو ہر ہے کہ اس پورٹ کی تصدیق کر دین کہ قسطیہ کے رائے سے نوٹ جاؤں

حکم - سہ ماہیہ = ۹۰ روپے سالانہ ۱۹۳۹ء

عاقب آقاؤں شرار سے ملاقات ہوئی۔ کوئی سی تا ئیدہ معاملہ لکھنؤ میں نہ مسئلہ مذکورہ اطلاق میں اور اس سے مل سکی۔ اللہ تعالیٰ ہر متعلقہ اطلاق و ترواح سے پیش آئے ۱۱۔ اور عدالت کا مالک سلطنتہ کی خدمت میں ماسٹر کو جلسے کے بغیر نامہ اور مسئلہ اطلاق کا ریسنگ کر دین میں خود جب تک کوئی مفید کام آئوں معاہدہ لینا نہیں چاہتا۔

عاقب آقا سے ملاقات اور ان کی مجلس

رسالہ استقامت قی درو مجلیس نے میرا رسالہ رفاہ ترقی ایمان ستا لکھ کر شروع کر دیا۔ اگرچہ لفظ دار الفنون جو اصحاب میں لفظ کیا گیا مسلسل چھپ رہی ہے وہ ختم نہیں ہوئی۔

رسالہ استقامت قی اصحاب میں لفظ کیا گیا

تیس لے آج سب سے اچھے وعظ نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ تقریباً (۵) آدمی نفاذ نہیں داریں تھے اور دو تین آدمی رات کو گھر رکھی لٹا کر کرنے آئے کہ میں سلسلہ مواضع بندہ کر دوں۔

آج کے روز منظر ہو گا۔ آزا سید محمد صاحب کو مجلس شوریٰ ملی ملاقات کیا آئے انہوں نے ایک لطیفہ لکھ کر پیش کیا۔

آج کے روز منظر ہو گا۔ آزا

سب لوگوں نے صدا بلدی کی غرض ایک ہزار جنساری دیکھا اور حجاز سے طہرائی نکل چپوہ ڈاک میوں نے اپنی ہوشیاری اور ایقت اور حجاز فری سے آٹھ دس ہزار لنگہ اور طہرائی کے چہرے جتنے کہ جو سہ لکھ تھیں مقلوب کر لیا۔ ماہیہ کہا جا تا ہے کہ وہی آدمی خود کار تھے فوراً تمام دفاتر اور محکمہ بن میں نمونہ تیار کیا۔ اس کے ساتھ جو گئے اور یہی مدد دتی اور جو غرضی سے شروٹہ کو ادھیوں نے مدام کہا اور عدالت کی رہا اور کٹاڑت کوئی تو تہہ۔ کی۔

[۱۳ اگست ۱۹۴۰ء = ۸ رمضان ۱۳۵۹ھ بمطابق]

سالوں سے بین نے آج سے معمول مسجد شاد زکھن من منبر راہبر کی اور تقریروں کا سلسلہ تم کر دیا اصحاب اغلاق کے لئے انہیں برس کرنے پہ چہرہ دما اور باقی دلیوں کا۔ لایہ بیان کہ اور صلوات کہا کہ تو نمائی

سالوں سے  
مسجد شادین

مختار سے درمیان طے ہوئے ہیں اور ان کو آدای دیو تاکہ معلوم ہو کہ دشمن اسمہ ان ہے اور وہ لوگ تو عینا سے درمیان عداوت دیکھ کا ح لوٹے ہیں معلوم ہو جاوین۔ بین نے کہا کہ اس وقت ان مذہب کی لڑائی ہے کہ نہ وہ اسے اصل نہیں مٹانے مٹنی و سندنہ سب کے اصل معلوم ہیں۔ مگر کہہ لوگ ہر مذہب کے سامنے کہنے ہیں کہ ہم پھر سے موافق ہیں۔ صرف اسی در معلوم ہے کہ مرزا حسین علی بہاوالدہ کو وہ ان کا مدیہ ہے۔ یہ ہیں اور قرآن صرفت کہ مسنون۔ اور کہتے ہیں کہ کتاب افعال من اسفند و حارفت ہیں کہ خود بالہذہ قرآن اس کے متغالی نتیجہ ہے۔ ان کی عبادت طویل طول اور معنی ہیں بل بعض عکہ نظر پڑن تو اوں کا کچھ مطلب سمجھیں نہ آتا۔ بین نے سنا کہ اجس جس نے جملہ کو مہری اس نظیر سے ناراضی کر دیا۔ کیونکہ عیب تک میں موجود تھا کسی لے کوئی ناراضی ظاہر نہیں کی تو اس بھی ہتھوڑے ہیں کہ نہ سے سماج تک کسی کو نہیں ہونی کہ ایسی اس زبان سے نکالیں۔

رحمان میں سیر حاجی آغا وکیل تھراڑ سے لمانا کے واسطے آج کے دل کے گیا معلوم ہو کہ میں گئے ہیں رحمان رحمان میں معرکے میں مست نزل سب حمرن دیا کرتے ہیں اور معلوم ہوا کہ ایسی لٹھا کیشا میں ہے

رحمان میں سیر  
تک لٹھا کیشا میں ہے

تمام کو مجلس شورا ملی من گیا۔ رئیس اور راجہ کل۔ مارکو موجود تھے۔ ذرا سے بزم ملی اصحابات چاہے تھے ناکہ کچھ نون اور اول لوگوں کو حتماً تاجی امور میں مداخلت کر لے ہیں (قرقر ڈاکٹر)

تمام کو مجلس شورا ملی من گیا  
رئیس اور راجہ کل۔ مارکو موجود تھے۔

ہر ایک کے پاس (۵۰) عوان تھے۔ عرصہ تین سو آدھی سو گھنٹوں میں حیفہ شلیک اندازی کی مشق کرتے تھے اس وقت  
دو سو آدھی مکان مجلس پر پہنچ گئے۔ اب شہر کے ایک حقہ بہ لوگ قاضی ہو گئے۔ رات اور صبح کو نو بہ ہوا۔ مگر  
دوسری طرف بظاہر لوگ ہٹ گئے تھے لہذا سکرمحمد علی ستا کو غیر بیوہ کی کہ مجاہد بن کاسکر بھیجے ہٹ گیا۔ وہ بہت  
خوش ہوئے اور طہران کی حفاظت چھوڑ کر حملہ کرنے کے لئے اولنیر آگے ٹرھے۔ یہ فیصحت لشکر جو بھیجے ہٹتا  
جاتا تھا رات کو ٹھیکر کھا کر کھینچاریوں کے اگلی صبح کو یکایک طہران من ڈال دیو گیا۔ اور اس کی جمعیت نے  
حسنین کھینچاری اور ازبانی اور مجاہد سنہری و اشکی و فزونی تھے قرآن خانہ یہ جو وسط شہر میں ایک عالیشان خانہ  
عمار ہے، ہلکایا۔ تیس دن تک لڑائی رہی۔ اپنی غلطی یہ واقف ہو کر سناہ سالی کا حوت کنگلی سے پیچھے ہٹ گیا  
تھا طہران میں متواتر ڈال ہونے لگا۔ اور اب بھی سناہی نو عین سنہر و طلب حلا آور دن سے ہو گئی تھیں۔ اس  
عرصے میں سناہی کا سکون کے مقام سدان تو بظاہر ہیجا ہوا اور امنہ جو بیوہ کے گولے لائے تھے اور انھوں نے پھینکے  
شروع کئے جس سے اورن کی عمارت خراب اور وہ خوف زدہ ہو گئے۔ یوسف خان جو ایک (زنی) افسر مجاہدین کا تھا  
اور اس نے روس کی حفیہ کھینچوں میں تقسیم پائی تھی۔ ڈاننا ہٹ کے گولے اس کو سا بھون کے ماس تھے انھوں نے  
کا سکون پر پھینکے مگر شہابی فون کے مفاہ سے حلا آور دن بر شدنیل اپنی تواری گولے نو کے کرتے تھے اور فست  
بھی محمد علی شاہ سے آکر اگر اپنے لشکر کی بہت افزائی کرتے تو فتح کچھ مشکل۔ تھی اہل سنہر و طہ کی حالت مارک  
مخفی۔ لیکن تیس دن معلوم ہوا کہ محمد علی مرزا سعادت روس میں بیٹا گرین ہو گئے۔ اسکا بھی شراعت ہے (جو حد الکھو گیا  
کا سکون کے روسی افسر کربل یا خوف نے لپے کوں فتح کے حوالہ سب ہمدار کرد ما اور طہران فتح ہو گیا۔ اور اس دن سکون  
آدمی جو شاہ کے طرفدار یا حاکم نشین تھے مدوقین باندھے اور دستے لئے ہوئے مجلس کو ماس ہوئے۔ اور  
سناہت متان سے اپنے کو سنہر و طہ کا خرفاہ ظاہر کرنے لگے۔ اولنیر کا کام طہرا مجاہدین جیاد شہر رکھا گیا ہے  
یہ ہوگئے تھے جو فتح کے بعد نمایاں ہوئے۔ ایک غیر معمولی جلسہ کے مکان میں جو اس میں بیٹیں ہزار آدمیوں  
کا مجمع تھا۔ جو لوگ خفیہ لٹرو سمرقند تھے اور انھوں نے لٹرو شہر ماہی طے کر کے کل بلد کا (ردہ ماد سلطان احمد کا

اور دو مزار کے فریب کے قزاقان (کاسک) لہراں میں موجود تھے۔ اول مجاہدین نے جن کی آمد اور صرف  
 کے فریب بانی کسی شہر سے آئے اور ایک نلیر جو پہاڑی کے بیٹے ہے دفعۃً علی کر کے حکم کیا۔ نلیر  
 قبضہ کر کے ایک توپے لی۔ ان کے مخالفین نہیں ہونے کے لئے کہ وہ ایک آڈ میں کرتی تھیں ہٹ گئے۔ ان کے  
 بعد مجاہدین نے جن کی لودار ماخ شوہن گئی تھی لہراں سے ۴-۵ میل باہر محمد علی مراد کے لکڑی تملہ کہا اور  
 سخت حرب کی لڑائی کر کے ملکہ بھیک کر سہاڑے گئے۔ دوسرے دن انھوں نے مناب توش سے ابات  
 بیروخان کی طرف آ رہے تھے۔ ۱۶-۱۷ آئی سرخزی کے مارے گئے کہ ایک معلوم ہے کہ دشمن سے  
 مضابطہ نہیں ملکہ کھنڈا ہی جاتا اور ہینٹ کے حامی بن آئے ہیں۔ بہت بھوک کر کے دونوں دشمن لہراں  
 ہو کر نکلے ملین اور دونوں نے آگے جا کر لکڑی ہی پر تملہ کہا۔ لکڑیوں کے معال باہر ہو کر پہاڑ ہو گئے  
 اور ایک ٹوپی گا بن میں آٹھ سے گاؤں واہن تھی۔ اس کے ساتھ دس ماہ راستہ مانہ ساہی۔ سچا لہراں  
 ہو کر باہر تھ گئے اور اس کو حوت کھٹی۔ تین ماہ میں کھٹی سفارہ اس وقت رسا حال فاتح و مجاہد اور ماخ  
 اجلاں کہا کہ اس کو کرنا چاہئے آخر۔ ہاں کی کیفیت ملکہ یعنی تمنا ماخ سو آدمی ایک معلوم راہ سے  
 آئے۔ آہستہ آہستہ ہماروں میں کولہراں میں داخل ہوئے اور نصف تھپے تھپے۔ جاننا تمام دیکر ایک جا سو گئے  
 تاکہ آہ۔ یہ بات سوچاں آہستہ آہستہ خوردن کی طرح لہراں کی طرف روانہ ہوئے۔ بہار اعظم (دخارج کل  
 مشہور و طلبیوں میں بہت درام ہیں) ان کے افسر تھے۔ انہیں ڈال ہونے ہی اسے ہاتھ سے فراہل کو  
 خوردن سے رہا گوئی سے مار ڈالا۔ اور ان کے ساکنی رہن ماہ سروطہ کہنے ہوئے فوراً ستر میں داخل  
 ہو گئے اور فتنہ چمکنی یا رہن کے مکان سے رہو تھکے۔ اس کو عا سیروں کے ذریعے سے ہر حالوں کو منام بدیا  
 بھاڑا آمدہ ہیں ہماں کھٹی جاہلہ (سبادگار ستہ۔ جمال الدین واہد ہیں کو ساہ مخلوع نے قتل کیا بھٹا)  
 کھٹی ملک (سبادگار ملک المستقیم چھوڑا۔ اس کے تھے) اور وہ بھی یہ سال ہوئے قتل کئے گئے۔ کھٹی  
 لوہان ابراشیان۔ کھٹی بافرخان۔ کھٹی چما کھریاں۔ ہرزہ۔ سی۔ واہد۔ خفقہ کھٹیباں۔ نہیں ان میں سے



پھینچنا سخت مُنہ ہے۔ اتنیک فریسی نکتہ سے کیا نائن ہو اجرا اس کے کہ کچھ ناولن کا ترجمہ ہو گیا۔ جو عجب  
 ابرائون بین بین دی عیب بلکہ زیادہ فرانس میں ہیں۔ مٹا سکا کہ (۳) طلما، جو منظور ہوئے ہیں اور  
 زیادہ اُن بین فرانس جانے والے ہیں اب بھی الگ ناں بھیجے جائیں باجرمن و جاپان و امریکہ۔ پھر میں نے  
 مفصلاً بتایا کہ طلماے علم دین طہران میں ۵ ہزار بتائے جاتے ہیں جن میں سے دو ہزار واقعی طلباء ہیں  
 جو پڑھتے ہیں۔ ان میں دو سیکھن اسلام خواہ اور باقی سب جھارٹ لے جاوین اور سفدر اول کو ملتا ہے  
 اس سے ۱۰ لگنا و ولینہ دیا جاوے۔ سب اپنے شہروں سے و طایقت پائیں۔ اور بعض اس کے اوقات سے  
 لوگوں سے کہا جاوے کہ دو گنا روسہ دو مان دو سطلما، کو ہدایات اور دستور العمل مفصل یا جاوے اور  
 امران کے سہ دن میں لٹری و علم و ہدایت اخلاقی بھیجا جاوے اس طور پر کہ ہر جگہ ایک انجمن سہریب خلاق کے  
 لئے قائم کریں۔ آمدنی اپنی حسیب میں نہ کہیں ملکہ مرکز میں سمجھتے ہیں۔ اس طور رہنمائی آسانی سے ایک نئے کی  
 مٹنا دیکھ سکتی ہے۔ بھر میں نے اپنی تخویر کہ مثل مجازیلو سے کہراہ آجین سینی کس طرح بنائی جاوے مفصل بیان  
 کی اور یہ بھی کہا کہ سب کام ہو سکتا ہے اگر اُسدا و راست عمل کے ساتھ کیا جاوے۔ گھر میں بیٹھنے اور نسلی  
 (عقلت) سے کام نہیں چل سکتا۔

مٹرا غلام محمد ابراہیم ملاقات کے لئے آئے وہ امریکہ جانے براہ راست گئے ہیں۔ میں بھی ہم راضی ہو گیا ہوں  
 بشرطیکہ وہ خود لکھنؤ کا انتظام کرے کی عرض سے ملیں ۛ

فتح طہران کے پہلے سال ۱۱۱۱ دو سال قبل ماہ جولائی کے وسط تقعات میں سر میں کہی ہدی طہران جس کی تعداد ست ہتی  
 ذلیل تھی طہران کس طرح فتح کر لیا۔ اس کی کیفیت بتاؤا۔ ستہ میں شہر عم نظام نے سال کی وہ دیکھ سکتے اور ایک  
 تاریخچی معاملہ ہے اس واسطے راج کیا جاتا ہے۔ سالن یاد تارہ معزل کے یاں تصریاً اس ہزار فوج سارا تھی اور جو  
 راستہ طہران میں آٹکا ہے اور پورا پورا لٹری و دینی چھپا و نیاں ایک ایک ہزار آدمی کی ایک دوسرے کے نیچے پڑی  
 تھیں جس میں یدل سوار توڑھا نہ سکتے۔ اور ۱۶ ہزار آدمی خود تارہ مقلوع کے باں طہران سے فتح پور

منظم نظام حسب بوجہ ہونے لگی اور انہوں نے فوج سے مدد مانگی۔ میں نے کہا کہ مہلک جنگ ہے۔ سہ قہر کچھ تو پسپوں کے یقیناً جنرل کو افسار ہے کہ سہی کو مار ڈالنے کا حکم ہے یعنی جنگ کے وقت کپتال اور پیشوا عمدہ جمع ہو جاتا ہے۔ بس اوزر نے کہا قزوین میں جنگ تھی تب میں نے کہا کہ بلعیاں بڑی ہندیں۔ سرد عدالت ہونا چاہیے۔ کھانا از حد ۸۰ تازہ بننے لگئے چاہئیں۔ مصمص اسلحہ بننے کا کہہ ۸۰ تازہ بننے کی تکرار ہوتا۔ کلاہ۔ حیرم اور دند۔ سیر حال معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکہ لاش کے افسر کو دنار جنگ محزول کرنا مانتی ہے۔ ۵۰ ڈاکہ لاش کی فوج کو بستہ ہمیں کرے۔

آخر میں کل آج کے وقت ملاقات کے لئے مقرر ہوا اور ہم سب نصف شب کو غصہ ہوئے۔ نلتے وقت علاء الدین نے منظم نظام سے ہاتھ ملایا۔ کو بیاض کی خواہش کی۔

ابکے اصلاحی اعلان [آج شام کو اکثر دہاروں پر اعلان تھا کہ جو کہ ٹکڑے ٹکڑے کیس کا مرض ہے کہ اخلاص کی گمانی رکھے لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مستقر فلخانے میں سرسید کی گئے اور جہاں کہیں پہل بند کئے جاویں اور کوئی شخص مارا زمین علانیہ سزا نہ پہنچے پائے۔ اور جو بدست ہوگا گرفتار کیا جاوے گا۔ اس اعلان کو بیکر سترم نظام بھاگے ہوئے آئے اور چلائے "زبدہ ماد حواجہ غلام تغلیں"۔ میں نے پوچھا کہ معاملہ ہے؟ اور انہوں نے کہا آرت کے دہلوں اور کھر بردن کا اثر ہے۔ دنہ اس کو سب سے کبھی ایس نہیں ہوا۔ خصوصاً آج کہ ۶ رمضان ہے اس اعلان کی معنی؟ اگر ان خود اعلان ہے تو شروع رمضان میں دیتے۔ ستر حال یہ کا مینا بی مسلمان کے لئے فوجی کا موجب ہونا چاہئے۔

۱۳۲۹ھ = ۱۹۱۱ء = ۶ رمضان ۱۳۲۹ھ

چشمہ اور [طہران کی آرت ہوا سک مسک، آج سحری کو کسی نے نہ اٹھایا اس لئے صبح سے بیاس تھی۔ بہر حال عمر کو میں نے تقریباً ایک گھنٹہ تک پھر سرتاہ میں باوجود جنگی کے لھر کر کے آج علی مسالاب برورد دیا۔ خلاصہ تقریب یہ تھا کہ فرانس میں بیس کی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہے طلباء کو پان

موجود نہ تھے۔ کس اور اس سے میل جول کیا ایسا۔ اس نے وزیر اعظم سے مصافحہ کیا اور کہا کہ آئیے رمانے میں ترقی  
 عمومی اور رفیع نزع بن المسلمین ہو تو ہمسہ جس ہے۔ اٹھون لے تو تھا (سہارا کا نام لاؤ ہے) کہ آتے پڑتے  
 بیان آئے ہیں؟ میں نے بیان کر دیا۔ اور کھینچنے یہ بھی کہا کہ راج شریف میں ہے مگر معاملات کا دورہ و مکمل ہے۔  
 یہ فصرہ دل کو زخمی کر دینے والا تھا استعمال حدیث مارا یعنی گزار دیا کہ مستحق منہم۔

علاء الدولہ اور  
 مترجم کا ماسہ  
 دار پوسٹہ ہونے والے تھے اور علاء الدولہ نے بحسب الیٰ سنرا زلتنے سے الیٰ کا منہ جبر  
 تار لار کورن پہلے طاقاب کو حینا بطہ رہ آئین اس وجہ سے کوشہر کا اتراملتوی رہا۔

صمصام السلطنت وزیر اعظم ایک بدمعاش اور سیاہی آدمی ہے دیکھ لیا کہ مارا ہے کہ قزوں میں ہوتے  
 مجاہدین ڈاکراٹ کا حاکم تھا اس کے افسر پارچہ جوں نے ابک شخص کو جو سراسر تھے ہوئے تھا۔ گروہ کر سکتے  
 وقت بت روئی دیکھائی اور دو کوسل خانہ روس کے اس سر کھڑا گیا۔ درجہ سے لنگہ کر گئی کہ وہاں  
 اسرہارے دو سب مترجم نظام لے کہا کہ بہت اچھا تھا۔ انوس ہے کہ مرکز ملہاں میں ایسا کہیں نہیں کرتے،  
 یہ سکہ کیلا الدولہ نے منعت عہدہ سے گنگو سہرے کی کلابسی باتیں کہو گے تو باج ہر تادی روس کی جا، میں  
 علیٰ حائین گئے اب ملک کے خانے میں کسانا ترقی کیا ہے۔ تم لوگ کہیں نہیں مہر کرے اور یہ جوتہ۔  
 مترجم نظام لے کہا میرے عہدہ ہے کہ لوگ منہی سے دستا دہری یا ملے اور کین ان کی ہی سر رہے غور  
 خوب بحث ہوئی اور جھگڑا اتر گیا۔ آفرین صمصام السلطنت بھی شریک ہو گئے اور ویسے کہ بیسے ماسہ  
 دکر ونگی شروت ہے۔ ڈاکراٹ چاہتے ہیں کہ اس کو تقسیم کر لیں مگر جب تک حال میں حال ہے ہر مردہ کا  
 اسکے بعد علاء الدولہ نے کہا کہ مثلاً جس سفارت من پہاہ لون تو روس ہر تادی میرے ساتھ ہیں۔ ہتھیار ہی  
 سوائے شیعہ فکلی دیکھائی اسکے کی ہے۔ دیکھ ہو کہ سٹن شیعہ کٹھانی انقلاب کی مد سے ہتھیار دو گے۔  
 شریف کٹھانی رکھے ہیں سمجھتے ہیں کہ حوزہ ترقی کے ساتھ ہی فکلی ترقی کرنی چاہئے۔

پانچواں وعظ  
سجدت اذان

آج بھی اگرچہ میں محکا ہوا تھا اور بہری عمارت ہے کہ لفظی ہے لفظ نہیں کہ سکا اور۔ وجہ درہ  
بانی سینا ممکن نہ تھا۔ نام لفظ سائیک گھنٹہ مسجد ساہ من لفظ کی اور آت دہترن کے رہیں یعنی  
دلائل میں کئے اور عمل تو موطوہ ہرچہ بیان ہے فہنی سولہ بیان کیا عمارت ہے اور کاما ہے کہ اس سے اسے  
اسلامی سوسائٹون دیگر ملکات صکر ہندوستان کے افراد بھی خالی نہیں ہیں کی مناسبت سنسکرت سے من ذمت کی  
اور لوگوں کو غربت دلائی :

ایک مہنی امر کی  
اور اوں کی ہنم

ایک مہنی مہنی علامہ محمد اسماعیل کے تحت ہیں اور ماہیال مہنہ و۔ سال درست ہے  
ملنے آئے۔ ہر امر کہ دایس ملنے ہے ان کا نام مراد ہوا ہے اور ایک ماہی لہران میں  
سکس ہیں۔ ان کی زور ایک سنہ لہران عورت سکناٹ لہران کی ہے۔ ۱۰ سال ستادی کو بوئے۔ ہر سال کوئی  
کھے کہ ہرکس سے زیادہ غمنا اور ستالی شہر میں نے دیکھا کہ ہرے ہرے میں دیکھا۔ اور جن حالات انھوں نے  
میاں کئے کہ وافی اول کا مان کر ما لکھا ملائی شہر ہے۔ اس پر بھی انیسویں کی کہ مہنی سے امرانی عمودا اولیم کے  
لئے دارالعلوم (مہرک) ہی میں کئے ملنے ہیں۔ آدن کے سے سام کو مکان مرادوں کی ملنا نہ کو گیا۔  
ادن کی مہم صاحبہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ تہہ ماہ لہران ڈسٹر۔ گھنٹہ نام مراد مکان آرا۔ ایسے رہے جو دار  
لے رکھا ہے۔ کہ کتے کھے کہ میں اگر امر کہ لہران ہے کہ کی مرتے جاؤں اور ماہ و مان رہیں تو لیکر کی منس کی  
جائزہ بدنی ہو سکتی ہے اور شہرہ دیا کہ فسطیہ سے بسدنا اوکی طرف جلا جاؤں کہ اوس روسیہ سرت نیکو کلام  
ہو سکتی ہے۔ شہرہ و اوں کی مہم ہرے تمام گاہ پر ہی دندہ ملنے آئیں اور میں بھی گیا۔ جن میں لہران لوگ ہیں انھوں نے  
ایک ٹیچر روس میں بنا ہوا تھا۔ ایک سے سی سنریک اور ایک از می نے کل رو بہ ہزارہ سے ہزار ہین کر لیا اور کچھ  
سہواری تہہ ہوئی۔

ذہرہ عظیم سے ملاقات

آج بعد از اعانت ملاقات حسین صاحبہ مرادوں کے دو تین دوستوں کے اوراق ملے  
مردار بہادر کہ بیان نے کئے۔ بہرہ سرٹس اور ذرا سال ہیں۔ وہاں ٹرس اور راہ موجود ہے۔ لیکن ہر بار ہر بار

دھوکا دے تو بہرگز لقمہ نہیں۔ آج ایک گھنٹہ لقمہ بین لگا۔ لوگ منہ جاؤ تیر سٹھے۔ بین ایہا وعظ (بکسر) اس آہستہ شروع کرنا ہوں گا۔ اے اللہ! انہوں نے بڑی تکمیل سے دین پر فتنوں مآتی اللہ لیتو میرے بھائی  
 و یحییٰ بن علی اذ لہ علی المؤمنین اعز علی الکافرین۔“

”اسے مردمان کہ اسمان آور دہ اندر کہے کہ از شاہ اذدیں خود مرید سند۔ پس در زمانہ آئندہ حد ایک قوم باخاہد  
 آور در سرا حواہد بخندم) کہ اسان خدا داد سے دارند و خدا اسان را مریدین مسکس ہر کافرین بر سلسلہ سلوک  
 خواہند بخندد“ { ۲۹ اگست ۱۹۱۱ء = ۵ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ }

ہو تھا وعظ سید صاحب  
 آج عصر کو صحت معمول سی رہا تھا۔ اس وعظ کہا۔ آج لوگ زیادہ تھے اور زیادہ سونہ سے آدل  
 بین لے دہروں کا رد کیا اور پھر کہا کہ اہل ملی لوگ اُسد اور دست سار کے ساتھ کام نہیں کرتے۔ مالوسی قال ہے۔  
 اس واسطے کام چھی طرح ہمیں ہونا۔ پھر میں نے تفصیل بیان کی کسی طرح ایک انجس ہوئی پاپائے حس کی نفس  
 ہر جگہ ہوں اور لوگوں کو ایجا دو اتھاف۔ مرک میکاری ادا جاوین اسد ملی کی طرقت دعوت کرے۔

سرا امرامشاہ ما  
 رسالہ مقاصد قوی  
 شام کو میرا مسافر ماہت ڈال جرتی ایہاں چھپ کر آگ۔ ادس کو کتر ممران۔ ریسٹ میں قسم  
 کہ آج جگہ یا ریسٹ میں ہاں ذرا سے جگہ بق سعاد میں انجیلاب است۔ میں سنا تمام  
 سے طلب کئے تھے مقرر تھا انکا ایک کمپنی ریوٹ کر لگی اور آج اسو سر جبت ہوگی کہنی لے کوئی ریوٹ میں  
 اسلئے اسٹھ اتوار کی رات رک ملتی سوئی ۔

ظلام سے دی  
 کے گھٹنگو  
 آج شام کو یہ بیان کے بعض سادس بی کے کئی طلبہ تھے اور کہ ان ہے۔ سنی عالمی  
 گنگو کہوئی۔ وہ سب بیہاں کی ادا قی نام کی نسب مرسے جوت نہ کھتے تھے یہ سنی تھی جو  
 مصلحت اس میں بیچ مراد میں جن میں دوہا روشنی ہیں۔ انجس کے کہ کوئی کس حد سے۔ تو بہر ہوا  
 سہایت علیہ لور کاروں لاس کر آئین کے جو اس کا پک سے۔ دعوت الیہ صحت است۔ دلہا دعوت  
 { ۳۰ اگست ۱۹۱۱ء = ۶ رمضان ۱۳۳۰ھ }

پھر من نے اول کے دلائل کا رد وغمانہ طریقے سے کیا، پھر من گیا کہ لوگ اسلام لیا صحیح مذہب اور اس کے  
 اخلاق اب سے پاکیزہ بن لو کیا وجہ ہے کہ تمام دنیا میں ہموماً اور جسم میں نسیباً حالت خراب ہے۔ من نے  
 جواب دیا کہ اصل لاعمول اسلام جو آتا رہے یہاں نہیں۔ تو می فائدے اور دہی مدد کے لئے لوگ سے آبرو دیا  
 عصمان گوارا نہیں کرنے۔ یہاں اللہ کو سب مل لوں نے غلط کہا اور اس وقت سے اس بد مذمت قوم نے  
 نامت کہا کہ چند روپیوں اور حکومت کی محبت ان لوگوں کے دلوں میں دین اسلام اور غیرت اور اول رسول  
 و نزرگان امت سے بڑھ کر ہے۔ جب تک سلطان تو لایا ہے تمام جمن اس ملی دہم اسلام سے کھینکے  
 ان کی صلاح کبھی ممکن نہیں۔ تو لایا (مجتب) کے معنی زبالی دعوے کے نہیں ملکہ اس معادس ہونے کی تالیف  
 کرنا۔ ادن سے محبت کرنا اور اپنے دل کو باسازم ادا کرنا ہے کہ محمد رسول دال رسول ادن میں سرسکے  
 غیب سے نہواں اور محبت خدا و نون کجا مع نہیں ہو سکتیں۔ حال ان میں کی زندگی ایتار ہے۔ لوگوں میں  
 ابشار کا پہنہ نہیں۔ ذمہ ای بات پر چھوٹا ہونے کے لئے تار رہنے ہیں۔ ہمس لے ایران کی بدنامی جو چھوٹ  
 ہونے میں ہے۔ بان کی اور کہا کہ سب قوم صرف چھوٹ بولنا چھوٹے میں اٹھنا والا سکتا ہوں کہ دس سال کے  
 اندر دساک سے بڑی قوم ہو جاوے گی تمام زبان اس دہ سے ہیں کہ لوگوں کو ایک دوسرے پر اطمینان  
 نہیں ہر شخص دوسرے کو دردناک اور دردناک ہے۔ ریل نہیں بنا سکتے۔ کہنیاں دست نہیں کر سکے۔ شکر  
 نہیں سنا سکتے۔ پھر من نے زور دیا کہ یہ جہاں پانچ سو آدمی جمع ہیں ان کو لازم ہے کہ اپنے گھر اور دوسروں  
 کو برا بیٹیاں ہی بچا دیں کہ امران کے لوگ ہون کی اس علامت کو اختیار کریں جیسی ایما انصاف کو ادا کر کے  
 بھی سچ بولیں۔ صحابہ امیر نے فرمایا ہے الا ییمان ان تو ترو المصدق حیت یزک علی الکن ب حمت مینعوا  
 اماں یہ ہے کہ لوگ کو ترجیح دے جب صحیح ہونے پر جبکہ وہ متعدد ہو۔ پھر من نے بابا کہ نکتہ کا مفہوم لوگ  
 غلط سمجھتے ہیں۔ تقیہ فصل اس لئے ہے کہ دشمنان خدا سے اپنی جان مالاں سب سے بچائے کہ یہہ حال مال  
 خدا کی ماس ہے اور خدمت دین میں ہر وقت ہونے والے ہیں۔ اگر نیت نیک ہو اور محض اپنے فائدے کے لئے



بلاؤن ہر عرصہ میں کر لے مائرموہرہ۔ دونوں طبع عملت مناسبت بخا۔

بابت نائلسلطنت میں نے سوال کیا۔ کہا بہت لابن اور بڑا آدمی مگر زیادہ مخفا ہا ہر یعنی بہت مطلق کعبت گو

ڈرنے میں اور ڈاکرٹ کے خلاف میں اور پارٹی اعتدال اور مخون کے عام کی ہے۔

نعمی زادہ کی ماس کعبت گو

نعمی زادہ ایک مشہور میرا زمینٹ پہلی پارٹمنٹ میں نمبر بزرگی طرف سے بخا اور شاہ و امراء کے سخت خلاف۔ خلاصہ انقلاب اس نے فرانسویہ کی تاریخ سے اخذ کیے۔ نو جوان اور بہت

فریاد ہے۔ فریاد ڈاکرٹ کا مانی ہے۔ علماء و دس کو مارو یعنی لٹا ہون کے کڑے اور امراء کو غریبا کا خون پیچوٹے

واے ظاہر کرنا ہے اس کے مانے والوں میں جو شبلیہ والنظیر یا محاپرین کا دلے اشارہ سے لوگوں کو قتل کرنے

بین یا ک نہیں کرنے کمرا کم سن نے ناسا ہی سمجھا ہے۔ مگر آدمی باثر آف ہے۔ اخذ نما محمد کا حکم فرما سانی نے فریاد

دماک فاسد العقیدہ ہے اور سال پھر کے قریب ہوا کیسوں سواروں کے ساتھ نعمی زادہ کو ایران سے ماہر کر دیا گیا۔

اب وہ اسلامبول میں مخفم میں اور وقعی رئیس فریاد ڈاکرٹ ہے۔ ایک سلسلہ اس فرد کا یعنی روحانی اور ماسک

حما عتوں میں کر لیکھ دو ہو گیا ہو۔ علامہ سوا اللہ و عیسیٰ آمدی کے عقاید سے لگا ہے۔ تصویر سے

تقی زادہ مشجع و بلند نظر دماہتمس معلوم ہوتا ہے۔ سن نے نعمی زادہ کی مایت کو نسل سے پوچھا تو انھوں نے

کہا کہ میں نے سوائے حملائی اور کی باہن کچھ نہیں سنا میں نے کہا کہ میں نے صرف جبرائی سنی ہے اور بعض

لوگ کہتے ہیں کہ نسل کا ابجا تقی زادہ ہی نے کیا ہے اس سے پہلے یہ بات بھی اور سید اللہ سبانی کے قتل ہر مشہور کیا ہے

کو نسل نے کہا یہ عبدالبرہمہانی کے قتل کا حکم تقی زادہ نے نہیں دیا۔ غائلاً ایسا ہوا۔ جسا ہنری دویم شاہ انگلستان

نے کہا تھا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جیکو اس ماس سے بنائے اور جا آدسوں لے ایک بکچہ لڑا لائیں لگا کہ ڈاکرٹ کی نسبت

ان میرا خیال تھا کہ ڈاکرٹ یا وحد الملک کی ماس سے متاثر ہو کر نائلسلطنت کے خلاف کو نسل نے گفتگو کی مگرا مزید تیر

کے لہذا نہیں سمجھتا ہوں کہ واقعاً نائلسلطنت نے فریاد ڈاکرٹ کو گرانے کے لئے بعض تجا و برصہ ملک کو اختیار کیا اور

ملک کو جو لوقتات اُن سے تھے اور کو تاریخ کر دیا۔ (سنہ)



عجیب نہیں کہ وزیر استغفا دسے باروں میں مداخلت کیے۔

{ طہران - ۲۶ مارچ ۱۹۱۱ء = ۲۲ رمضان ۱۳۲۹ھ }

دور کا استغفا  
دو ہاؤسمنٹ

آج خضر مشہور ہے کہ در را نے استغفا دیا۔ مگر عاوم بہ ہوا کہ صرف استغفا کی دھمکی دی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دس کے متعلق استجازات وغیرہ کا مسئلہ سمن بلکہ اندرون ملک میں انتظام قائم کرنے کے لئے وزیر کو عمر معمرلی اختارات دینے سے مجلس خاصہ کو ڈاکرات اس واسطے ڈرتے ہیں کہ ہم جو پختہ و تفریر کرتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری زبان و قلم کو کا بہرہ (مجلس) وزیر کو دے۔ اور ملک کی آبادی میں غفلت ڈالے۔

{ طہران - ۲۷ مارچ ۱۹۱۱ء = ۲۳ رمضان ۱۳۲۹ھ }

ملاقات ما  
کونسل انگلینڈ

صبح ہی سمران واسطے ملاقات کونسل انگلستان گیا۔ پہاڑ پہاڑ ایک وسیع مکتوا جس میں کس ہندوستانی سوار دن کا مجمع بطور کارڈ ہے اور ایک بیغ میں غیر انگلستان و کونسل کے مکانات ہیں۔ ایران نے دولت

انگلستان کو یہ رمانہ ناصر الدین شاہ قاجار بطور طہراد دتی دے رکھا تھا۔ یہ وہی مقام ہے جہاں ۷-۸ ہزار ایرانی مظفر الدین شاہ کے آخرا نے بن پناہ گزین ہوئے تھے۔ ایک کچے کچے مختصر مگر خوشنما بنگلے بن کر نسل

مستقیم ہیں۔ ملاقاتی کارڈ جانے پڑا رنگ روم میں چٹھا یا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان آدمی ۷-۸ سال کی عمر کا آیا۔ اس نے میرا ہاس پورٹ بغرض اجازت سفارت میں پہنچا دیا ہے۔ اب تک منظوری نہیں آئی۔ وزیر ملک

تو کچل مگر مجلس شور سے ملی ہیں فارسی میں اولن کا اور طہریر دن کا شاکر دے۔ یہ لائسنس کونسل فارسی کم کا نام ہے۔ بہت خلعت اور سخت ڈاکراٹ ہے۔ کونسل نے پوچھا طہران کی کیا حالت ہے؟ میں نے اپنے خط اللت ظاہر کیے۔

کسا علما کے خلاف ایران میں قتل ہے یا نہیں؟ میں نے کہا اگر علما نے اپنی حالت درست کیے فایرت اختیار کی تو فہما اور نہالہتہ لوگوں کو جو بیورڈین گے۔ ڈاکراٹ کی نسبت اس کونسل کو تسلیم کرنا پڑا کہ وہ جلد بادی کرتے ہیں۔ میں نے

کہا کہ اس وقت روس اُن کے خلاف ہے مگر اولن کے خلاف ہیں۔ اُمیر اور اشراف اولن کے خلاف ہیں کونسل نے کہا کہ میں بھی اولن سے کہا کرتا ہوں کہ تم غلطی کرتے ہو کہ ایک بار تم نے دونوں قوتوں کی مخالفت شروع کی یعنی

پارلیمنٹ کا اجلاس  
اور وزیر اعلیٰ حاکم قری

رمضان میں عشا کے دو مجلس ٹوڑے تھے منعقد ہوتی ہے وہاں گہا۔ جیسا ڈون بن علاوہ شمعون کے  
برقی بنان بھی مقبول میں لگی تھیں اور مال کا نظارہ بہت خوبصورت تھا۔ بخت دلچسپ تھی کہ مختلف

خانہ بدوش اقوام (ایلات) اور چھوٹے ذرا ب (مثلاً موسائی۔ عسائی۔ جیوسی) کو کسٹروم برٹے عاون۔  
یہ شہر اول (یعنی فٹ رڈنگ) قانون کا تھا۔ گرسخت تعجب ہوا کہ بختیارون کو صرف ایک کول دبا گیا حالانکہ  
اونھوں نے مشروطیت قائم کی اور انھیں کی مدد سے اب بھی محمد علی مشاہ خلیع سے جنگ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ  
آنھوں نے اعتراف کیا تھا کہ ہمارے دور میں مجلس بن ہوئے چاہئیں۔ اسی وجہ سے اونھوں نے ایک آدمی بھی پس  
عس میں نہ بھیجا۔ برخلاف اس کے امانت کو بجا سے اہل کے دور میں لئے جانے پوزیر کر گئے۔ اور ایک چھوٹا سا فرقہ گلڈ انون  
کا ہے جس کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں۔ روس کو ایک مہر چلا۔ بعض مہر و نئے اعراض کیا کہ گلڈ انی سیمون کی ایک  
شاخ ہے اولن کو امانت کے ساتھ ملانا چاہیے۔ حساب کی رو سے امانت کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے اولن کے لئے  
دور میں بہت ہیں (ہیان یہ اصول ہے کہ لاکھ آدمیوں کی جماعت کو ایک کول دیا جاوے) اسپرست بخت جو تھی کہ  
تعداد و کلا کتنی ہو بعض لوگ کہتے تھے کہ ۱۲ ہے اس پارلیمنٹ میں تو صرف ۷۰) جگہ سے لوگ منتخب ہوئے تھے۔ یہ پس  
منگناست کوئی انتخاب ہی نہیں ہو۔ لیکن اس سوڈہ میں کل ۱۴۵ امیر بختوز کر گئے ہیں۔ مجلس میں آج سب وزراء آئے  
تھے اور ایک بختوز لائے تھے جس کی تفصیل معلوم ہوئی۔ فضاء عیا ہتے تھے کہ مسئلہ ضروری ہے (غالباً روس نے کچھ  
امتیازات طلب کئے ہیں) آج ہی بخت ہو۔ مجلس نے اکان کیا۔ آخر کار ہ مرون کی کمیشن کے سپرد کیا گیا کہ اولن وہ  
ریورٹ کیے۔ ما بعد مجلس رکاوے۔ وزیر اور بظاہر ناراض ہو کر مجلس سے اٹھ گئے۔ کھوڑی دیر کے بعد دیگر مہر حث  
ہوئے تھے۔ وزیر بختوز ہے۔ برقی روئی کبھی ٹھنٹی تھی اور پھر فوراً روشن ہو جاتی تھی۔ آخر رئیس نے مجلس کو  
ختم کر دیا۔ اسپرست لوگ ہر چلے آئے۔ بعض مہر ان کبھی پتے گھر چلے گئے۔ کوئی گاڑی میں ٹھیکر اور کوئی سہل  
۲۔ ۳۔ منٹ کے بعد معلوم نہیں کیا وجہ ہوئی۔ فراش اور ملازم دوڑے تاکہ کول ہس بلائیں ہم نے نصف گھنٹہ  
امتیاز کیا کوئی وجہ معلوم نہ ہوئی۔ مہر بعض ساتھی مرہ گئے کہ خبر منگوائیں گے۔ ظاہر معاملہ بناست نازک ہے

اہران سے کہنا ہے کہ بین محمد علی کو سمجھا لیا گیا۔ نمرعل و غیرہ کے امنبازاں لٹھکے) مجھ کو درد لانا ہر اہران سے

منشورہ کر لگا ۶ [۲۳ اگست ۱۹۱۱ء = ۳۰ شعبان ۱۳۳۰ھ] ]

سخت تکلیف رہی رات بھر بخار و درد جسم و تشنگی کا غلغلہ تھا۔ میں نے بد پیریزی یہ کی کہ ایک دن میں کئی بیسویں  
زبرد و انگور کٹی دفعہ کھائے۔ انگور زمان اسقدر سے ہیں کہ ایک دو بیسے کے انگور دو آدمی کھل سکتے  
ہیں صبح کو نرسرت ہفتہ و عنایت شہر میں تلاش کیا۔ نہ ملا ۶

طهران کی صبح [سہان ایک نہایت بدمنا دستور ہے کہ گوباج ڈیڑھ دو گھنٹے دن چڑھے تک سوتے ہیں اور اس  
پہلے دوکان میں ایک بندر بنی ہیں۔ طیم نہیں چلتی۔ صوفت کہیں کہیں جانے والے وہ بھی دیر میں آتے ہیں۔ یہ بھی  
حزقی مناسب کا وہ حصہ ہے جو طهران نے سیکھا ہے لیکن رمضان میں تو اگر کھربک نہیں تو ظہر کے بعد تک ضرور  
یا کھل خواب بخلت کا سامنا ہوتا ہے ۶

{ ۲۵ اگست ۱۹۱۱ء = یکم رمضان ۱۳۳۰ھ }

بہلا و علاء شاہ بن [عسکری وقت مترجم واقعاتی منظم السلطان محمد علی کے کہ سجدہ ستاہ میں بڑھ چکے ہیں ہندیا لفظ  
کے متعلق تقریر کروں۔ ایک سبر کہیں سے لاکر صحن میں نصب کر دیا۔ میں نے کوئی ڈیڑھ یا دو ساعت تک فائز  
میں لغزبکی اصول دین کی تشریح کی۔ ہم سرت تک۔ میر عدل کے دل میں مقام اخلاق اور اہران کی موجود  
خرابی پر نہایت جوش و خروش سے اعتراض کیا کہ لوگ نہایت متعجب ہوئے۔ سنلر۔ چاندو۔ علی جوہر لوط۔ اسرار۔  
عیاسی۔ فارمازی۔ تالانقی۔ اس میں سے ہر جز کو بنایا کہ اہران کو خراب دینا نا کر ہے ہیں اور نہ سماجی دوس  
صفویہ کے آخری دہانے سے بہت جلد جلد بڑھ رہی ہے۔

نایب ہمدانی ایران [آج ایک عربی کتاب تاریخ الاسباء کا ایک حصہ دیکھا ہے جو ہمدانی نے لکھا ہے اور اس کا ایک حصہ  
جسے محمد علی شاہ نے اصل کیا تھا پڑھا۔ اس کو سال قبل کے دیکھ اور عبرت انگیز واقعات سے روشنی پڑتی ہے  
اور اس کا ہمدانی ہمدانی میں نظر آتا ہے ۶

درد و زلزلہ داروں کا بستہ دمومہ  
 روزنامہ استفلال بوجہ کمی فنڈ کے بند ہو گیا ہے۔ اخباران نوآں و جہ سے بند ہو گیا کہ اس نے روس  
 بہادر روس کے بھنگ عہدہ داروں پر سخت حملہ کیا تھا۔ یہاں گویا باوجود پارلیمنٹ اور مشروطہ کے  
 بہرہ و جنگ کے ہندوستان سے کم آزادی ہے۔ اخباروں کی مالی حالت بھی غریب ہے۔ گریٹرٹیان اینے اپنے فنڈ  
 سے اخباروں کے نقصان کو ایک حد تک بھرتی ہیں۔

طهران - ۲۳ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۹ شعبان ۱۳۲۹ھ

اگر سارا کی تصنیف  
 آج دن بھر ایک سلسلہ سیمپلٹ کے لکھنے میں مصروف رہا۔ جس میں مختصر طور پر میرے کل خیالات  
 مابت اصلاح ایران تھے پیشہ یار کے صفحے نوٹ پیپر کے لکھے ہیں۔

(۱) اصلاح و تہذیب اخلاق (۲) مسئلہ بیابان و مسلمانان (۳) مسئلہ ڈاکراٹ و انقلاب  
 (۴) مسئلہ مسیخیزم و منروطہ (۵) اتحاد باعثمانہ (۶) انقلاب فرانسہ (۷) روح سٹائرا سلام (۸) دستری  
 قنون (فوج) برنوٹ لکھے ہیں

حمان حاتم لالہ نادر  
 ستام کو ہمان حاتم لالہ راز میں گیا۔ واقعی اس بار اولیٰ مقام کھا کھانے کا ہند میں نہیں مل سکتا  
 باع و برنی روشنی و صاف مہر و بیچ و تپائیان اور آب جلدی۔ ایک شخص ایک کمرے میں ہا رہنوم بھی بجا تھا۔  
 وادی دانگریزی دونوں قسم کے راگ تھے۔ ایک حب الوطنی کا راگ مصنفہ عارف بہت موثر تھا یعنی  
 انھوں نے جو اتان وطن لادہ ہے۔ اس کو جیتھ ریوٹل سے بڑھیں کم ہے

ڈاکراٹ و  
 ہائی سلطنت  
 آج معلوم ہوا کہ ڈاکراٹ واقعی نائب سلطنت جہا ناصر الملک کے عہدت نہیں رکھنے اور  
 کتبہ ہیں کہ ناصر الملک سے ہمارے حامی ہیں مگر وہ خوف غلامانہ ظاہر نہیں کرتے

جنگ باردران  
 دو کوس کی جلال  
 یہ جنگ نازندران کے ساتھ ملین عدلی ہے اور ۲-۳ دن سے کوئی خاص خبر نہیں آئی۔ مگر معلوم  
 ہوتا ہے کہ واقعی محمد علی شاہ کے پاس ہمت رٹنے والے ہیں۔ روس کو بہر حال اس واسطے کی ہے  
 کہ ایران نے جو فزہ لسا اور دس ہزار بندوبست اس کے درجے خریدیں وہ ختم ہو جاوے۔ چنانچہ اسبابی ہوا۔ اب

یرلینڈ پارلیمنٹ  
سے ملاقات و گفتگو

آج صبح جناب میٹرن الیکٹکس مجلس سے ملاقات ہوئی۔ وہ عمارت پارلیمنٹ میں اپنے دفتر میں تھے۔ آدمی بہت ہنسپٹ۔ سادہ مزاج مینین اور باوقار تین جس قدر میرے خیالات

سمجھتے کہ کئی امر اسلام کو طہران اور دیگر شہروں میں رواج دیا جاوے۔ نماز جمعہ میں روزار و بادشاہ سے لیکر سپاہی تک حاضر ہوں۔ وعظ کئے ماوین۔ باہر شہروں میں بھی ایسا ہی ہو۔ مثل جازیلوے کے مسند بریکو بنائی جاوے۔ اصلاح اخلاف و تمدن کے لئے سعی کی جاوے۔ دولت عثمانیہ سے اتفاق کیا جاوے۔ ان سب باتوں کو اونھوں نے قبول کیا کہ نہایت عمدہ ہیں۔ مگر کہا کہ ریلوے کہاں سے شروع ہو؟ میں نے کہا مسند مصلحت سے اونھوں نے مال اور زمین کے پودے بننے کے امکانات سنا۔ اس کو میں نے قبول کیا اور بالکلاس سے بہتر طریقہ دیکھا کہ کسی بندرگاہ سے نہر تک شروع ہو۔ اونھوں نے یہ بھی کہا کہ ایران میں مہلی عمو کر کے لے کر لائے کم ہوں اور زیادہ تر نقل کرنے لائے ہوں۔

آج میں دکر کر رہا تھا کہ بعض لوگ سناراجاعت افواج وغیرہ کے مخالف ہیں اولن میں ایک ہندی بھی ہیں۔ ایک لائالی نوجوان نے بیروائی سے بولا کہ اس نماز کے بکافانہ جسے میں صرف اونٹھا بٹھنا ہے۔ میں تو دل میں نماز پڑھتا ہوں۔ مترجم نظام نے انکو اون کے سامنے سے اونٹھائے لے لائیل میں انکو رکھا تو اس قسم کی چند خوبیاں نوجوان نے اور کہیں۔ میں نے کہا فصول مائین نہ کو جس نماز کا پیغمبر نے حکم دیا ہے اس کی افضل اقدار تالی تضحکحت جاوے و دتی ہے۔ اگر کم دہر یہ بھی ہو تو ہندوستانی مسلمانوں کو طہران میں مرہام نہ کرڈ لائے یہی کی رہو جگہ جاری ہے البتہ اس ہندی نوجوان نے مذکر اور میری فییب میں لوگوں سے میری بہت تعریف کی کہ ان شخص میں ہی اسلامی جوئل ہے بلکہ مطلب اس قصہ کے جان سے یہ ہے کہ کیسی ہی آزاد خیال مسلمان ہو اگر کوئی مستحق سلام مرد در دیوے اور سمجھا ڈاؤ وہ مناظر ضرور ہوگا۔ البتہ جن لوگوں کو وہ اپنے سے کہ لیا نیت سمجھتا ہے

لوہ نخواست اذن کا کہنا نہ مایگا نہ ہندی مستن اور کام میں تو تعلیم یافتہ لوگوں کی شرکت لازم ہے۔  
آج پھر میرے دادا انصوں کے لیکر کا وہ حصہ روزانہ مجلس میں سانچے ہوا جو شراکتہ تباکو کے متعلق تھا۔

اسلام اور ہستی | مات کو ایک صاحب بحث ہوئی تو بولے اسلام کفایت سیاست تمدن اور اداوارن کا نام ہے۔ روئے زمین  
 اس میں مستقل نہیں۔ میں نے کہا کہا کہتے ہو۔ ردہا نہتے کے منغلن آبات و اعدایت بہان کن۔ بیسے کر و تہ  
 سے مراد رہا نہت ہے۔ میں نے کہا کہ ردہا نہت بزد اور انسان کے تعلق کا نام ہے اور یہ ردہا نہت اسلام نے جگہ  
 جگہ سکھائی ہے۔ شخص قرآن و حدیث و تاریخ ماہر ہے بہت دانت ہما اور وہی سید ہمیں ہما جو تہ و ن کے  
 اثر پھیلنے سے قافلت ہما ۔

ایران و عرب | اس آدہ میں بھی بحث ہوئی کہ ایران کے عادات و اعلان یہ وہن خصوصاً عرب کے لئے سے ہو گیا  
 میں نے کہا کہ تاریخ ٹر ہو موم کے عادات اسلام سے پہلے مستقر نہیں سے آیا کھل سے بھی کستقد رتہ شلم اور عرب  
 بجد تھا۔ بعیش بجد تھا۔ کھج میں مٹی اور ہن تک مثال تقمین اسلام نے عرب کے اعلان کو بہتر کر دیا۔ کہ بدتر۔  
 لکہ بر خلاف اس کے عم نے عربیوں کے رولنے ہن عرب کے افلاں کا سنتا تا اس کر دیا جس تا عاقبت انڈیا پرالی  
 نے عرب کے خلاف روزانہ جنگ لہر ان ہن لکہا تھا وہ ایران و سامہ دونوں کا دشمن تھا خالوات کو بیجان  
 میں لانا تھا۔ اس منہل کی وجہ سے جو مرزا آقا خان نے لکھا تھا روزانہ حمل المتون کو مجلس شوروی نے مذکر دیا تھا  
 اس میں ہن نہایت جو ملی جبار میں تیا تھا کہ تمدن عرب نے ایران کو تباہ کر دیا اور صفا کہہ کے عرب کی حسب نیرین  
 بڑی ہن۔ مرزا آقا خان ایک بردست منہنی تھا جس کو تدب ہوئی بھاشی دی گئی تھی ۔

ایک بڑی کی قوی | ایک لڑکا حسین لے لہم علی نامی ملازم رکھا تھا آج شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ علاوہ دونوں  
 کے توڑ خیر نے کئے وہ میری ایک بڑی دی کوک لہبڈ سنز کی جو بیکن کے نام بھی خراے گیا۔ (۱۰) دن کا ذکر  
 ہے۔ چور مول نوہ کر سکتا تھا۔ لیکن چھوچ میں ضرورت ہوئی تو سخت کھل پھرتی۔ خیر پولس میں رلوٹ کرنے کی  
 دھکی دی۔ اس کا باکسی قدر علاقہ اس آدمی معلوم ہوا اور اپنے سے کو خوش ہزارہ عبدالحکم کہا تھا اور اس کا  
 مفسد قرار ہوتا تھا کہ کہہ دی لے آبا ۔

نہیں کہیں گے۔ مارک موقع پر یا بہت ابران کے دونوں فرعون نے اذن کو حیا بردہ مارا جو جاہن سوکرن۔  
 کہا دم کہ و ذرا کو تیار سے کھو کر نہ پھینک دین۔ مطلب تھا کہ کسی گروہ کے جنڈیا اکثر آدمیوں کی بددلتی سے  
 اہل خیز جیکے وہ نام سپواہن مگر نہیں جانتی تھیں۔ کہا تھا فوج کو بھی درست کرو۔ اوس کے اخلاق بہتر کئے  
 جاویں۔ حکما نماز اذن کو بڑھائی جاوے۔ اگر ایسا کام کرو گے تو روس کا مقابلہ ممکن ہے ورنہ سب تباہ و برباد  
 ہو رہے۔ خطرہ اجابت قرب نظر آ رہے ہے۔

مسٹر شوستر اور ایک جبار نوبار کتسہ مرالڈیا۔ مسٹر شوستر دو ماہ سے سماں مشیر خزانہ ہوئے ہیں اور عیسا امریکہ کے  
 اکثر اخباروں کی عادت جھوٹ اور سائنس کی ہے اور انھوں نے اس نوجوان کی تعریف میں ترس

آسمان کے نلابے بلائے شروع کئے کہ تمام طہران اور درازا میں تہ تک اور وہ بھی اسنو سترنے اذن کی ہمت  
 بڑھائی اور نقشہ جنگ کے لئے جبار کہا اور ایران کو بچایا اور آدھ گھنٹے میں اہل شایع کر دیا اور دلائل و ثبوتوں کو  
 طلب کیا اس میں شک نہیں کہ مسٹر شوستر کی خدمات خاصہ روس کی مالی تدبیرات کم کرنے اور ایرانوں کی مادہ  
 کے خلاف روس سے نہ دے میں بہت کچھ لائق تعریف ہیں۔ لیکن یہ مضمون اسکا لاکھ اعزازت ایرانی کو نہ کہ  
 معلوم ہونا چاہئے تھا جبکہ سب کو خائف اور زول اور فن جنگ سے ماواخت بیان کیا گیا۔ حالانکہ یہ غلط ہے  
 مگر یہ لوگ نو سرسری ہیں اسقدر عرق ہیں کہ میں نے بہت سمجھا یا کلاس مضمون کا ترجمہ سرکاری گزٹ میں شائع  
 ہونا مناسب ہیں لیکن ان کی سمجھ میں نہ آتا۔ میں نے کہا کہ دفاع سے تم لوگ نجات کر رہے ہو کہ تم جن خود سر  
 حکومت کرنا مادہ نہیں اور روس کو حق ہے کہ تمہرے حکومت کے۔ میری اسدلی بیعت لفاعضا ہمیں کرنی کہ اس  
 مضمون کے ترجمے میں مدد دون۔ اگر یہ مسٹر شوستر کا میں بچہ بناؤں گوں۔ مگر تم دوسروں کا سہانا ڈھونڈنے کی  
 جگہ بنے یاؤں پر کھڑا ہونا سیکھو!

۱۰ اس میں سمجھتا ہوں کہ رادر واقعہ تھے اور محمد علی مراد کے آئے ہے نا تھ یا دل ڈھیلے تھے بلکہ تھے کیا یا نہیں کہ  
 کہہ کرنے اور مارا کر کا زور توڑنے کے لئے جان اکثر اتر اور اسکی سراسر شاہ کے ساتھ تھی بلکہ اس کے اسادہ ہر جگہ تھے۔

جی تھا، اصلاح تمدن میں مصروف رہتے۔ کوئی سراہم نہ ہوگا۔ من لے اس کام کو بہتے راق کے موافق مانا اور کہا اگر ایسا  
 طریقے سے محکومہا دن کا حاد سے تو فائدہ ہو گا۔ جا ہی آتے ہیں عقل و دماغ کے کھنڈے ہیں اور انہوں نے کھسکا  
 کہ محمد علی مرزا کو روس نے سٹے بھیجا تھا کہ جو یہ بیہمتے قرض لیا، اور جو مندرجہ ذیلین عربی من دہنم ہو گا اور ہر سر۔

جمہوری و سٹرٹ  
 کے متعلق بحث

آج دن ہم مختلف ماحول میں گزارا۔ اول مترجم نظام نے کہا کہ ایران کے لئے جمہوری سلطنت  
 لازم ہے۔ من لے کہا کہ ناخالص اور بیکار جسٹ سے فائدہ نہیں خشک روس۔ انگلستان و

بختاری و قفقای کر و ورسنہ سوان شمع حجرہ مستحق نہ ہیں حکومت جمہوری کا ہونا ممکن نہیں۔ ایک صاحب جو  
 رور نامہ ستغلال کے آرٹیکل نوہیں تھے اور مجھ سے ملے آئے تھے اول کی انجیم بھی تھی ہے۔ بولے کہ مرنے والے  
 عقلا کی ضرورت ہے، کہ ایک جگہ ٹھکرتے مشورہ کرن اور ایک سرگرم بناؤ جس طرح ایک بے ناد نے ایران کو اور کئی  
 ملکوں کو فتح کیا اور جینا انگریز یہ فوجت عقل بند پر فایض من اس طرح چند آدمی جو تھیل سے کام کریں جمہوری بنا سکتے  
 ہیں من لے کہا اب بھی نابالغی ساہ میں جمہوری حکومت ہے۔ اگر آسمان سے فرستے آگے اور انہوں نے مدد کی تو ہم  
 جمہوری کا شایع ہو گا۔ ان لوگوں کے ہوائی خیالات سے تعجب ہوتا ہے آج کی خرابی کی خبر سنیں اور وہ سو برس  
 کے جواب دہ تھے ہیں۔

مخبر اسلام کی حکمت  
 حمان خانہ لارڈاؤن حدادی مٹھے بھلائی کی حرائی میں لے کورہتس کی کہ اس تو سی ہیں  
 سنا سب سے کہ ایرانی نماز جماعت جمعہ کو رسمت من اور منسل اسلام نائل المسلمت روز راوا فخران نوج۔ پولیس اید  
 تمام درکن دروازے وغیرہ نماز میں حاضر ہوں اور ایک عمدہ و منظم منظر ہے، اصلاق دما حاد سے سے اور صاحبکار  
 جو نیلے بزرگ مفسد السلطنہ نے کہا کہ نہایہ اہم اور سردی کورہتس اور لوگوں کو جذب کرنے اور مددگاری دور کرنے  
 کے لئے بھی بہرے مگر ایک حصے نے مخالفت کی کہ مہرے جمال میں نہ مہرے ہے۔ ملاؤن کا مزین طرحیادینگا اس سے  
 خطرہ ہے۔ من لے کہا کہ اگر مہرے ملاؤن کے سوخ ٹرہنے اور اسلام چھوڑ دینے میں لوگوں کی شی اسرار کرے  
 لے کہ ملاؤن کے سوخ ٹرہنے کو مگر بعض خاصوں نے۔ مہرے میں نے کہا کہ دروازے نماز میں من لے کہا کہ اس



اورادھیلتے تھے کہ فخر علی مراد فخر ہو کر آتا تو سولی پر لٹکا ماہاٹے گا۔ تماشا ستر لگایا۔ محکومہ اسے تماشے پر لے کر  
 اور نہ پہلے مید ہے کہ گرفتاری ہو۔ فخری بافضل مادہ قرن قما س ہے۔ مہر دولت ایران اسقدر خائف ہے کہ پانچ  
 قصاع میں لے سکتی۔ [ ۲۱ رگسٹ ۱۴۱۳ ع = ۲۷ سبجان ۱۳۵۳ھ ]

حاجی آقا سزواً اعتدال ہو گیا تھا اور ایران کے یا لٹیکل حضرات

آج صبح آما دہیل شیراز سے مذاقات ہوئی۔ ڈیڑھ گھنٹے تک یہاں کے لٹیکس  
 کے متعلق باتیں رہیں۔ اوکھوں نے کہا اسان سٹوگب یریشیان اور طاہر جی مین مستدا  
 ہیں اور حزب اعتدالین ماکارہ اور انی کزرت ریلان ہے کہ جب طیمون کا ڈاکراٹ کو پر باکرہ دون گا۔ ٹو مارٹ  
 کے خوف سے آمر اور مملو ہر دو مرکن رہن اور مشروط سے ڈرنے لگے ہیں۔ فخری ڈاکراٹ کو اپنے سے جدا کر کے  
 من مٹھا کا خوف ہے، نہ جان لسنے میں یا تمہ لگانے میں پاک۔ اراستہ سٹوگب ہیں اور تو اعدہ سکھے ہیں۔ ایک دن  
 ان سے اور ڈاکراٹ سے خوب چٹکی گئی کہ تو تکہ دونوں ابا نعدو جاتے ہیں کہ تمام دنیا تزار حکمین یرٹا لخص ہو جاوین  
 اراستہ بھی کاسٹوں میں مالکد سہم دولت کام کرن گے اور مدعی ہون گے۔ من نے کہا کہ کیٹ دکا مین اور  
 فخری مین سے تھا تو کس وجہ سے ہام حکمین میں ڈاکراٹ بھڑے۔ اوکھوں نے جواب دیا کہ خیران کی فتح کے  
 بعد ہی اوکھوں نے جہادی سے اپنے آب کو کھرا اور قبول نے ماطر لیل کہ یہاں کے کا مند ڈاکراٹ (القداب) ۱۳۵۳ھ  
 تک ماو سنے بھی مدد کی ہے۔

آرامہ سے خوف کی ابا ہیں کہا یہ مسئلہ فوری نہیں۔ روس کی بابت من نے کہا کہ بہتہ خوف ہے حاجی نے  
 سلیم کہا۔ من نے کہا کہ خدمت اسلامی یعنی اصلاح کدن نقیہ مشہد ریلو سٹانے اور انجن مینا کونے نے کھلے  
 سندرد کا قیام ایران میں کافی نہیں۔ اس سوال پر کہ من اگر سمٹ گیری سے یعنی انگریزی رحیت ہونے سے تھیک  
 سردست پیر ہے استعفا دونوں مجلس سورا جوتی میں انتخاب ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اوکھوں نے کہا کہ ذرہ آمیز  
 سخت توش اور لڑائی کا ہوگا۔ اعدالی و ڈاکراٹ میں سخت کتنس ہوگی اس دودھ میں کمن میں کہ دوسرا کام  
 آپ کر سکیں اس لٹو ہتر ہے کہ ایک سببہ اعلیٰ متعلق مواوت قائم کیا جاوے اور آب اس میں تڑھوں حضرت

آفرین ستارخان نے جہلانگریہ ادا کیا کہ اس تہنائی میں اوس کی طلعت مہلائے سن ہم نے مدد کی - ہم نے  
کھر ملاقات کا دعویٰ کیا اور واپس آئے ۔

ولادت سناہ احمد بررا کی عمر

آج شام کو بومہ ولادت شاہ (سلطان احمد مرزا) سہان کی سرکاری عمارتوں میں سناہ امیر تیل کے  
ایران - پستمانہ - محکمہ پولیس پھران وغیرہ پر جہان مان سنے اور سلیمانہ کے ساتھ رو سنی تھی چونکہ  
سہان ہر جگہ برقی روشنی سے لوجرانغ نہ ہا کر لے کی ضرورت نہیں عمارتوں کے گرد نالہ نالہ بانا ہا ہا ہے - اور لمب  
اور پینٹوں کی دوکان میں کزنٹ سے ہن وہا کے بے بیٹنگ لے ہا نے ہن - اب کہ ملک بن حانہ جنگی اور افسر کی ہے  
اسلئے روشنی عام طور پر نہ تھی - سلطان احمد سناہ کی ولادت کی خوشی گو با مٹر و طہ کی حمایت کا اظہار ہے سیک  
ٹری روشنی دارالشورائے ملی (پارلمنٹ) کے اندر بھی جہان خاص آدموں کو اندر جاکر اجازت تھی - ہم کو اندر تھے  
کی جگہ تھی - سناہ بیوی کے رنگا گھر اجازت دہی بشرطیکہ حنفدرگر سہان خالی میں اوسی قدر آدمی جادین میں بیٹھ  
گیا - تھوڑی دیر کے بعد جب اوس کے قریب کی کرسی خالی ہوئی تو وہاں حاکر تین الملکے بس مجلس سہ ملاقات  
کی اور ملاقات کا دن مقرر کیا اور جس خوبی سے وہ پارلمنٹ کا کام کرتے ہن کہ ایک منٹ بھی صحابہ ہونے نہیں پاتا  
اوس کی داد دی - ہندوستان میں بھی ایسی باقاعدگی نہیں - سناہ پر سٹیٹ بجا رے اسے صیغہ تھی کہ  
لفول حاجی آغا پارلمنٹ ایران بچوں کا مکتب معلوم ہوتی تھی - میں نے مجلس میں دیگر ممبران پارلمنٹ سے بھی ملاقات  
کی تھیں نے عمری تقریر کی جو مجلس میں چھپ ہی ہو تعریف کی - مصداق السلطنت وزیر اعظم کو بھی آج دیکھا  
مندانہ مسافر و مضبوط اور سادہ لباس شخص ہن ۔

سناہ سناہ کی مصوری کی جہ

آج قبلہ مرثیہ ہو رہا کہ رپورٹران اخبار کو وزارت نے جان ملا ہا گیا - کوئی عمدہ شعر ہے باجو کو  
معلوم ہوا کہ خیر یہ ہے اور کل سبب غمغولی صبیحہ (انعام فوق العادہ) کے ذریعہ سے سناہ  
ہوگی کہ ساری دارالحکومت مازندراتی کو لے کے بعد جس مقام (طلحہ) میں سناہ سابق محمد علی مرزا محصور ہن  
دوہں طرف سے دو لک (گوگومنٹ پھران) کی فوجوں نے اوس کا محاصرہ کر رکھا ہے - لوجوان بہت خوش تھے

گوئیے متعلق کسکے غیر سے مہینہ اور قریب لین کر لے ہن -

امرت کوئی نہی  
فرقی فرستے

اور کس کا کیوہ رہنا سچج ماسے تہاں نے کئی کرا مران قومی فرج سے کام لرا سکتا  
صدا من فرج کچھ من - میں نے مہیہ کہا کہ ملک کو مار کر د گمراہا - مجھ سے کچھ نہیں

تہاں سے رہتا ہوں جس سے کسی شہت بہت ہوا کہ میں مسکا جی کہس تو جو عمر کمن ہے کہ وہ  
یہی سکا آتے ہیں سہ سے عقیقت نہیں کہ صرف عدد کہ بہت ملک سے ہوا رہتا ہے جو سم  
تہاں سے کرا میں نے کہا اسے کر دیتے ہیں کہ سادہ مددہ (سرا دیتا نہ مچلیج) وہیں سے آتے وقت کرا شاہ  
تہاں سے کرا سے سارا رہی استمال سے یہاں ہے - ستہاں نے کہا سادات چہ ہے

تہاں سے رہتا ہے - تہاں سے سادہ کا کچھ ملی مر کے ساتھ پور دیتے ہیں رہنا من سب میں اوس کو یہاں بلالو  
مترتہ اوس کے مت کر دے سے قبول کرا اور کما کما لکھتے ہیں لے اہل دیا - وہ رہتا تک آ - یہاں کو موانعت  
ہوئی اوسے مجھے اقمہ مدی میں زور سے کہا کہ تم لے کہ کہ اور مچلیج جو لیا کرا - انشہ دوسری نقشہ ہی لکھتے  
رہتا کرا - جہاں ہوسنے اس ہی کرا - انشہ دوسرے ارادہ کرا آیا ہے اور لوگوں کو یہاں مار دکھا ہے -

ستہاں تہاں انشا دہ فرج ہے امر نادسا میں شاہ وہ سادگی نہیں عیسیٰ علیہ سے پارہٹٹا سکو چار سو ہواں  
بجی تو رہ گیا یہ پور لوہیہ وہاں خیم کے لئے دتی ہے - اور وہی جس شخص کی عراب اور تلوار نے پارہٹٹا قیلم کی اور  
آقرما تہاں ہی ٹہری لڑائیوں میں محمد علی شاہ کے لکڑ کو تہاں میں شکت دی اور دوس کو بڑھنے نہ دیا اوس کے لئے  
یہ سادہ زیادہ منمن - جو تہاں سے ستہاں کے گروہ کو طہران میں خساد کہا کرتے تھے اور لوگوں کو تمام عبادت پر  
وہاں کرتے تھے سادہ اسد کی کوشش سے جو بہت متفرج ہو گئے - سلاج نے لئے گئے - مگر انہوں نے گھنٹے تک سلطنت  
سے بہت جگت کی ستہاں نے انہوں کو گنگلیہ میں کہا کہ تمام زوراؤں جو سن سید ہے بشروط کو عربت میں لوگ  
ماتے ہیں یہ تمام سلطنت کجا رہی (اب نہیں الیذا ہے) اور انہوں نے سلطنت اور دیکھا لوٹ -

ستہاں اول ناری سہم کہ جاننے تھاب لہو اور سمجھتے ہیں - سہاں چلا کر آئے باجانی اور ان کے ساتھ

نا نمان اور پائیس | باب الالباس گفتگو ہوئی اور حرکت سے ہر کے منغلن اور کھوں نے چند فیصے سماں کئے کہ اس وقت  
 ہوا ایسے کہ رے مس سے ڈرنے ہیں۔ بہرے ہاں روں کا کونسل حمل تیریزین آیا تھا کہ ہم اس کا رٹی کس  
 آہستہوں کا ٹرینا پہناتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اسان جو می فوج میں کسکی مجال نہیں کہ ہم کو گزندہ ہو کاسکے اور  
 نہ میں شہادہ کا آریا اور بن نوین شماس کرنا ہوں کہ میں اون کا مقابلہ کروں گا اور اون کو معلوب کروں گا۔  
 کہ جو کوئی۔ یہ بیٹھا راتا آسا من وعدہ کرنا ہوں کہ اس کو بدن پہانک کپڑا باقی نہ رہیگا اور تمام ہتھیاروں سے  
 نام نہ اور اس کو یہ ہتھیاروں نہ گا۔ حالیکہ دست مکے کونسل حمل خاموس ہے۔ جس طہران فتح ہوا اور سیر  
 ہاں کہتے اعذہ لے آیا۔ جو کہ وہ سے دیکھ کا حکم تھا اور طہران میں عمل کا اور کچھ گسا بھا۔ میں نے مجبوراً اپنی  
 کی اور کوس کا کا نہ سے نہ سن بڑھکسا۔ بلکہ ہر کوس کی نوع دائل تر ہر ہو گئی ساجان کا یہ خیال ناگلی صحیح بھا۔ اگر کین  
 رو اول ہستی دفعہ بستنے کے بعد کوس طہراں کو کوس ہی سے ہتھیاروں سے دانگتتال یا دوسا اور زیادہ تر بھا  
 دمانی ہیں اور ہتے ہتے ہی تن و سار ہر سکا اور ہر دست کا اور کھٹے گا اور وہ بائین گی۔ ہمان تک کہ تک کی  
 آراوی کو بھم کر جاؤں گے۔ گوارا طرح کہ سہ سے تعلیم کجس دن اس کی آراوی سلب ہوگی۔ میں نے کہا کہ اسار شل اسمن  
 من کچھ حصہ قس من نے ساج ہی تھی کہ قومی فوج ہر جگہ ہر مار کجاوے اور سارخان کو افسر کیا جاوے  
 کہ فرما کہ میں اس کا اثر ہب اعماسے سے گا۔ تارخان لکھا کہ میں نے کا بہ (جلیس دررا) کس

سہاراں کی  
 کچھ حصہ قس من نے ساج ہی تھی کہ قومی فوج ہر جگہ ہر مار کجاوے اور سارخان کو افسر کیا جاوے

آخر تک معطلہ کرتا رہا۔ اس سے ایران کو ہمت ہوئی اور حکمرانوں نے مع سہ ماہی کے طہران فتح کیا۔ ستارخان کا نام مارا ڈبوس اور مدب دسا من سہور ہے :

ستارخان کے لہجے سا ہیون اور بس دیگر میاں کے منہ سے نکالنے والے طہران پر عرفیہ لہجے کا اور شہر میں بیچھے سال جنگ کے وقت لے گئے اور بھاگ گئے ان لوگوں نے ستارخان کو بھی ایسے پاس سے چھوڑا اور ستارخان کو سر دتی رو کے رکھا اسان مک کہ اس کی ٹائیپ زخمی ہو گئی ۔

ستارخان کی ستارخان کی گفتگو اور باری مکان ایک علیتال مکان میں ساکن ہو جس کا کرایہ ہمارے بچے میں ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ ہے مکان دوسرا درفرنس سگ مہر نماخت کا ہے ان کے ملازم ہیں۔

بین اور ترجمہ نظام اور ایک جوان سبھی حاجی ناظران راقن کی رضداری کو درستان میں ہے اور رہمان وہ سبھی ڈاکٹر ہیں شہر ہوئے ہیں) ہم تہیں لے گئے۔ سری طرف سے اطلاع دی گئی کہ ایک ہندی مشناری ملاقات ہیں۔ ہم یہو کے۔ لصا دیو اجا مولن میں چھپی ہیں اور سزور سے مشاہدہ ایک شخص مہودا با گیا۔ ادھر کی منزل میں لکڑیاں سے بنیوں کے لئے برابر رکھی ہیں۔ زمین میں بستر کھچا تھا۔ ہم بھی برابر بٹھا فرمش بر لود سلام سنت سلام کے بیٹھ گئے۔ مختصر طور پر چائے کے کاراموں کی لطف کی رسد اور ستارخان ایک نواہی مختص ہے مگر مداعلہ رکھتا ہے۔ سردار نے ہمارے واسطے عا و مگائی۔ ایران کے یاٹلس کس کس معین نہایت کی بنیے کہ فنڈارے نام کا خراج دیا ہے۔ تنگ بین اس کی مدعا کو خوش کیا۔ مجھے بہ العام دبا کہ سری ٹاگ زخمی کیا۔ میں نے کہا کہ مسلمانوں کو آپ کی ضرورت ہے آپ کو دل کے ہنوا ہائے رتبہ ستارخان لے کہا کہ مجھ سے ماٹلسٹ نے کہا تھا "لو لو بہ نمھارے ساتھ کیا ہے" میں نے جواب بالائیران کے فٹاہ کے واسطے اگلا لگ میں تکی ماندھکر شہر میں قہم کرنے اور اور تیر باٹھ لائے سب بھی میں خوش تھا۔ مگر ملک کی عسائی کے لئے کوچہ کرتے ۔

ستارخان کی نیجنت راقم کو ایشے گھنگو میں مجھ سے کہا کہ اگر تم کچھ کام خدمت ملک کے لئے کرو گے تو تم کو مدعا کر کے قید یافتہ کر دیں گے :

کہ محض تعلیم دینی اخلاق کے لئے گویا بیکار ہے۔ تملہ ساٹھ سال سے جب طہران میں مدرسہ اراکین میں تعلیم ہو رہی تھی تو ایک ماہ کے لئے ایک یورپین معلم کم و بیش طہران میں ہے اور ونگسان میں بھی لوگ تعلیم کے لئے جاتے ہیں مگر اہلاق صحیح یعنی نزلہ خواری و زبک کنسی۔ فوشس وغیرہ میں کمی واقع ہوئی ہے۔ مارمادی ۶ لون کو ماننا پڑا کی نہیں ہوئی۔ پھر اونھوں نے کہا ملک میں امنیت نہیں۔ میں نے تسلیم کیا۔ مگر کہا کہ امنیت نہ ہونے کے باوجود سب کام ہونے میں لگائے لیکن وہ تفری اس کام کے لئے کون سی نہیں کرے۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

اس آئین کی تعداد طہران میں تقریباً اس بارہ ہزار ہے۔ ان کے سرسبز ٹھکانے و مال موجود رکھے۔ سب لوگ

کہتے تھے کہ ہم کو آپ کے ملاقات کا سبب اسحاق عرفا ہے

[۲۰ رگسب ۱۳۲۵ھ = ۲۶ سمان ۱۳۲۵ھ]

آج میرے لیکن کچھ ایک حقہ روزانہ مجلس میں چھپا ہے جس میں عمر قوموں سے سروس لینے اور حضانہ صحت کی طرف توجہ کر لے اور سب کو نوسہ کے خلاف تقریر کا حقہ درج ہوا ہے۔ سہ ماہیہ در مجلس میں ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

ملاقات سے تاجران  
سردار پٹی  
صبح کو ایک گاڑی بڑھی کر کے ایک ہندی ٹریس راہ اور ترم نظام کے ساتھ تاجران سے ملاقات کے لئے گیا۔ تاجران نے اس میں سے اول آزادی کی جنگ کا جوشہ المکرم لیا۔ اور ترم پٹی کی

آزادی دو لاکھ سے تیرہ لاکھ شہراؤں کے ساتھ تھا اور ہم مخالفت۔ گلاس جہاد میں سے دس ہزار  
لشکر اس نے سار کیا۔ کل سہ ہر خدمتہ کیا اور ۶ ماہ کشاہ سال محمد علی مراد سے جنگ کی اور ماہ چھٹ کو سنس کے  
لے ساتھ پتہ مکتبہ تاریخی مھولہ چاہیے کہ بے اندازہ کو مشمول کر رہی ہے کہ سرحد رو میں فاد کسی ہی سہلا ہو کہ وہ دار گھو لے  
اور بے مشروط قتل ہوا وہاں اس نے فوراً تیر کے ہر وہیں مسجدین اور ان کی احوال بجالی مطلب ہ تھا کہ اگر بیاد ستاہ کا تسلط  
تر ترم پٹی کی تو اس ملک ماکل طبع ہوا۔ اس کو موصوہ ماحلت کا نہ دہنگا۔ دو لون بیٹے برابر رہے چاہئیں۔ (ترمنہ)

مرازا اس میں سحر تہ نہ نختی یک عمر	ہر شد کہ میں ہرستہ جت استم
سول کرد ز من مارت ار بر مردون	وف ایہ ددی و من ماجرہ ہر ہر ہر

ایک شعر ہے جس میں محمد علی مس : ہر ماوس کے استمداد سے غیر کے زمانے میں حملہ کیا ہے سحر محمد نے تھا۔ یہ اس زمانہ کا ہے جب محمد علی مرزا نے چند احرار کو قتل کیا اور یہی کسی دی گئی۔ اور صدر انعمیہ اور آقہ سہاسات آٹھے آدمی سفرات سے بخوبی آئے ہیں یہاں تک کہ یہ ہے۔ -

زلزلت شرح ہیچون قمر نقاب اہخت	نفتان کہ نامہ بر خسار آفتاب اہخت
بناک نایک مرگان آگہ سینہ ما	نت ذکر دو بر او تیر سجیاب اہخت
بر نامہ کرد دل از زلف تو دہا استبداد	گرفت و گشت تو ہر طرفی من اہخت
ارت زمان کہ زخت رسید ہمہ جواب	قسم ہمیشہم تو عمر مرا بجا اہخت
سراہ ما دیہ عشق عارفی میگفت	بہوش آگہ سپرہ یار در شب اہخت

ترغیب کی کہ ہے۔ یہ سن سہا یہ تر سے لکھے اور ہمدردی جو ان میں گئے اور ترغیب لینے کی بات ہے یہ علی گڑھ کے نہایت کمرے۔ یہ کے خلیفہ میں بھی نہیں نہ ہوگی۔ یہ نہیں کہ مخلص ہیں بلکہ ہمیشہ انہی بات بہت رکھے ہیں۔ یہ ان ترغیب کا کسی اتفاق نہ کیا دوسرے سے نہ گئے۔ یہ کہ نہیں دوسرے سے دستگردال ترغیب لیکر دیا لیتے رقت واپس کا ارادہ ہر روز ہوتا ہوگا ہر ٹکڑا یاد ہے۔ اگر دینے والا مانگے میں غیرت کے تو جس جگہ ہر ہوا چکا تو میں ایک خوش مخلص آدمی سے واقف ہوں کہ میں نے ترغیب کے نام لگا دیا ہے کہ نیت سے ابوں کو ایک ترغیب کھانا خریدنے کے لئے یہ تھا کہ میں اور سے ان کے ہتھ لگا گا اور وہ ہر جگہ اصرار سے دیکھا ہے۔

سکڑی ترقی مع اتفاق و ترقی میں گیا۔ یہ سگی سام کو متسہا کرات کے جس ہوتے ہیں۔ گنہگاروں کے ترقی سے ملتا ہے۔ سکڑی کو ایسے مقام سے سمجھئے اور کہا کہ جب تک اطلاق مردم درست نہ ہوگی مع اتفاق کہ میں ہے ترقی۔ یہ اسلام کی صحیح تعلیم ہونی چاہیے۔ اور بھون لے کہ انہی ترقی کی ضرورت ہے۔ میں نے یہ سنا ہے

منستے گوت اراحاک وطن ہمس بسرگن  
 اور جلوے میر عمد مسند سرگن

از رسک ہمد روسے رمن دیروز سرگن  
 عمرت کن داند یسہ آیام سرگن

کہ کج رفتاری سے جہجہ کہ بہ کرداری سے جہجہ  
 سرگن داری سے جہجہ - مدون داری سے آئیں داری سے جہجہ

اندلس ہر آگس کند از حرکت مرد ہمس  
 مردوبت الزہمت ہمین وقت نرد است

ار دست عدد و مالہ سن ار سہ در دست  
 جان باری عشاق نہ چون ماری سرد است

کہ کج رفتاری سے جہجہ یہ بہ کرداری سے جہجہ  
 سرگن داری سے جہجہ - نہ دس داری سے آئیں داری سے جہجہ

تر عام بہ کس دست جو حمام نہ داد است  
 صد زندگی مگس نہ مک نام نہ داد است

عارف زارل مکہ نہ آتام نہ داد است  
 دل نحر نہ سر زلف - لالام نہ داد است

کہ کج رفتاری سے جہجہ کہ بہ کرداری سے جہجہ  
 سرگن داری سے جہجہ - نہ دس داری سے آئیں داری سے جہجہ

پیار کی نسبت کہے ہیں کہ ایسی عاصمہ غزلوں کی وجہ سے نایح السلطان دھڑسا ہا مہ الدین کو اس کے محو و کما  
 کہ دوستی و آمد و رفت بیدار کرے۔ اس کی ایک غزل جو اس بارہ میں بہت لیلیٰ ہے درج کرتا ہوں۔ ایرانی یاد رہے کہ  
 مطاقی بدرتجویہ خیلے قشنگ گفت۔

خدا خراب کند جانہ ات غمناک م  
 مسان مسکن مں از تجالت آپندم  
 رہا ہے تا سرد سیر تا با سحاب م  
 کہ در عدا و شہیدان او حساب م

بیرستم چشم تو بے ماسن از سر استم  
 مردخت حرقہ تیج آتسن میجو است  
 رحب سر روی کو لرر کہہ ام حسہ کم  
 اگر جہ خون مرا میگنہ بر سب تو ستم



نظم قومی ہے ۔۔۔

سام دو نیم از سہرے فروش آمد	سوس مادہ کہ مک مائے سوس آمد
بچائش جو صدا جاہست معصی گردد	سکندراز بے تحریب داریوش آمد

کھر قومی حاساں محافل ان کا ذکر ہے حکواؤں کے دوڑے خوف سے ظاہر نہیں کیا۔ آخرین کہنا ہے ۔۔۔

وطن فروشی ارت است دین تعجب سیا | چرا کہ آدم از اول وطن فروش آمد

عارف کا نغمہ قومی (ورد انگیز)

ہم گام ملی و فصل گل و گشت جین ست	ارما د بہاری تو بہ از رخ و زغن ست
از ابر کرم خود نہ رے رشک جین ست	دل تنگ جو من مرغ نفس بہ وطن ست

یہ کج رفتاری اے چرخ چہ بد کرداری اے چرخ  
 سر کین داری اے چرخ۔ نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

حوا بست و کیلان و خرابانہ و زمران	بردند بسیرت ہمہ سیم و زرازا ایران
مارانہ گرانندہ مک خانہ ویران	باربستان داد و قضران زامیران

یہ کج رفتاری اے چرخ چہ بد کرداری اے چرخ  
 سر کین داری اے چرخ۔ نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

از خون عثمان و جن لالہ دمیدہ	وز ماتم سر و قدستان کرو خمیدہ
در سایہ گل بسیل ازین غصہ خرمید	انگل بسر جو من در غم شان جا کہ بریدہ

چرخ رفتاری اے چرخ چہ بد کرداری اے چرخ  
 سر کین داری اے چرخ۔ نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

لے ایک قدیم بادشاہ عم کا نام ہے جو بیک لول گذر رہے اور دارا سیک آج تھا۔ مر

فلاس غلط ہو۔

قوام السلطنت کے علاوہ و بربر عدلیہ مشر الدولہ سے بھی ملنا بھیانک اور اس وقت جلسہ وزراء میں نہ تھے۔

عارف شاعر طہران طہران میں ایک عرافت فریدی ہے۔ اس کی ذمہ داری ۱۳ سال کی ہے سزا سبب بینا ہے اور جاہل بھی۔ لیکن حساب بد و چھوڑ دیا ہے اس وقت سزا اس میں سودا و مت کا زور ہے اور طبیعت سرستان رکھتا ہے۔ قومیات میں بھی کہنا ہے اور غزل بھی۔ ایک عرب سے لعل رکھا تھا وہ اس سے بڑی طرح مسخ آتی تھی۔ ایک جلسہ میں وہ آئی اسی وقت باہر جا کر ایک عمل کی اور ماہ آئے کے بعد لوگوں کے سامنے ٹیڑھی اور سبکو سنت وقت میں لایا۔ سہا کی یہ یس من آتی ہے اور لوگ اس کی بہت دکر کرتے ہیں مگر کسی سے ایک نہیں لینا۔ یہ فلسفہ ذیل غزل تک دوست کو مانی یا تھی واقعی نہایت موثر اور شیریں ہے۔

لے خوار سکر کوے نو سفر خواہم کرد	ہم آفاق ز جو رہنبر خواہم کرد
قتلہ جسم تو اے رہزن دل ماہی سہرا	ہر کجا ہے نہم سننہ و نہ فر خواہم کرد
گلہ رلف نوبار و ز سہ خواہم گفت	صبح محشر شب سحر تو سحر خواہم کرد
وقت بد اگلا دینج خونبار کنم	سننہ خاک کے زغم بار سہ خواہم کرد

بھراقل کو محال ہے کہ کما ہے۔

گعبہ لودم ہر عتیق تو دل خوش دارم	یہ جسم کشت و سکر دار خواہم کرد
تیر خرگان تو روز سے زکماں گر گزرد	اولین بار سننہ سپہ خواہم کرد
جلن گو سننہ کہ ارا کوہ معسوں مرو	گر رود سرمن ازان کو پو گد ز خواہم کرد

اب اس سے عمداً کہا ہے کہ سابقہ شعر نہ کہوں گا۔ صرف ذوق شعر کہا ہے۔ جیسا کہ کل تمام شعرا و قومات

اور وسطا میں مناہیں اور کوئی بریضا را سا سننہ ہوا جس میں ادما کے عنوان سے ذوق نہیں اور زور نہیں ہوتے۔ بہت سے ذوقی راگ بھی لوگوں نے بنائے ہیں جن کو مناسب موزن بھی میں پڑھتے ہیں۔ عارف کی ایک

کرائی آئی۔ ہوشوں نے اپنے رئیس کامیہ ر سسٹن سٹنٹ دوسرا مستشار سلطان کو حکم دیا کہ میری معمر فی وزیر  
 داخلہ و سرحدیہ سے کریں۔ حالانکہ حکومت کوئی خاص کام درپردہ لینے تھا۔ سہر حال کل ملوں گا۔ دربار کچھری کی عمارتوں کو  
 کہتے ہیں۔ نونا عمارتیں شاہ کے سامنے ہوئیں۔ جن میں سے ایک کے بیرون حصے میں تہ عیان صوفیوں میں انگریزی ماہرین  
 بیج کی تھی۔ تھی عمارتیں ہیں جسے برالی دتی و لکھنؤ کے مکانات ہیں لیکن یہ بہت بڑے بڑے ہیں۔

[۱۹ اراگس ۱۹۱۰ء = ۴۴ ہجرت ۱۳۲۹ھ]

**تعلیم برالی**

ان میں بول چال میں سہ سکت اور اخلاق کا بیج ہے جس کے کچھ مورتے ہیں کچھ کچھ ہیں۔ بیس ماہ  
 بلاتل میں تو سہا ل کرتے ہیں اور وہ ہے متلاوت ملاقات کہیں گے "حضرت مالی زلید دیا" نصت ستار یاد۔  
 سایہ عالی کم لہ (یا) سایہ شام کشود۔ جب کہ کو کولہ میں گئے تو لڑکھ سچا نہیں تو کہیگا (تول) بیسی ماہ میری جان اتنے  
 کیا کہ ۹۰۔ قرمانہ نرم۔ قدایت ترم۔ سام اعلا ہیں۔ جس میں سسٹنٹس دارالاسواری سے ملاخین سے رزوت علمی  
 سے ان کر دیا تھا۔ لود بخن سے فرمایا ان "اللہ امر کارملق ت حاکم کر"۔ جب دناں کہتے یا کوئی کلمہ اخلاق کے  
 ان سب کیے تو وہ کہیں گے "تہہ کارقاہہ سہم"۔ جس کی آک کوئی انکا رکافقر کہن زورب با برالی کہیں گے "سہم اللہ"۔  
 برورد سے سہا

آج اس پیر کا مینہ مائے السلطنت میں گیا اور بیس کا مینہ مستشار السلطان نے جس کے لہو در در داخلہ  
 قوام السلطنت سے ڈیا۔ ایک حیدر جوان انگریزی کرے جیسے سٹھہ تھے۔ دس بارہ آدمی اور مختصر کروں میں تھے۔  
 اس وقت میں اپنے حق میں تھیں۔ کو سا تو کیسے بیان کر سکتا تھا۔ اور انہوں نے پوچھا کہ گمان کے بہنے والے ہو؟  
 میں حور اپنے خاندان میں لے سے قی حرج۔ اور حکم سہا ہے کہ وہ حرجا یہاں کاروانہ اخبار مجلس جس میں برابر  
 میرا ذکر سے باخبر نہیں کرتے گا۔ اپنے خیالات مات اصلاح احاطہ مردم اور باہت سہا ریلو میں گز۔ اول الذکر کے  
 متعلق۔ یہ مجلس مور ۱۲۱۲ شعلان دیاس میں رستور العمل لرج ہے۔ اور باہت ریلو انہوں نے کہا ہے خاندان کھلم  
 دیکھئے۔ جہاں کچھ اپنی پر ۱۳۱۳۔ ۱۲۱۴ دفعت میں لکھیں۔ میں حیدر منٹ وہاں ہٹا رہا۔ اس وقت میں نے وقت کا  
 طریقہ ماہر سہا ہے۔ گویہ رو کچھ زیادہ زمین یا معاملات بر خود کرے والا نظر آیا لیکن کہہ کہ ان حقیقتات میں میرا

(۱) والا حضرت نائیب السلطنہ -

(۲) جناب سید محمد امین الملک میں دارالانشورائے بلی -

(۳) سبب الدولہ وزیر عدلیہ -

(۴) جناب قاضی فیضانِ رکن مجلس عسکریہ فرقہ اہل سنت -

(۵) حاجی سید احمد ظرافت -

(۶) جناب بایا تہجد ماری رکن مجلس شورائی -

(۷) حاجی شہزادہ سلیمان مرزا میں فرقہ اہل سنت -

(۸) مشہور ستر ستر خزانہ امریکائی -

**ایرانی قرضہ برائے** ایران میں دماندار ادریح صحیح آدمیوں کا لورڈ ہو اور قیام حکومت برائے اٹھمان کافی ہو جاوے تو فوراً ایرانی کمی کر دو پلینٹی گورنمنٹ کو آسانی سے قرض سے کچھ بہن لگ کر اللعنت العارکہ سمایت طیمان سے دوسری ہمسایہ سلطنتوں سے قرض لے چلے جائے بہن اور ہمسایہ مہاتر خوبی سے ترس دیتا ہے اور دونوں میں جو سناہ ہوئے والا ہی وہی غالب کا یہ شعر بھول جاتا ہے :-

قرض کی پتے تھے لے لیکن سمجھتے تھے کہاں :- رنگ لاسکی ہماری طاقتہ سنہی انک دن

ایران کی حالت بالکل ایک عاقبت اندیش فتنوں خیرہ نوعوان کی ہے کہ انک دعوہ وہ ٹھوڑی سی رقم لے لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ کوئی سی ٹری مات ہے ہی اسے جہاں ادریح سزا دکر دوں گا۔ مگر یہ تو اس کی ایسی گویا بات میں منکر اور تضحیک کہ ڈکیر کے قیمت لارڈ کی طرح وہ محض قرض میں مشغول ہو جاتا ہے سمان تک کہ جہاں توں ہو کر سلام کے نزلے تک پہنچ جاتا ہے۔ پہلے ستر قرضہ ۱۸۹۶ء سے ۱۹۱۱ء تک آدھ سال میں آتا ہے :-

آج روز نامہ مجلس لے لیگہ جو مردہ سنا اللہ المران کے عشقوں سے بچھا چھاپنا شروع کیا ہے :-

**عالمی اخبار** سید بہرہ کو رمار میں نائیب سلطنت سے ملے گا۔ وہاں معلوم ہوگا کہ اسے کاغذ (دفتر) میں ہیں۔ اطلاع

جیسا کہ میں کہا جاتا ہے ۔

طهران اور لندن کی کھتا [سلسلہ زیارت حضرت سیدہ عائشہ العظیمہ میں مکمل و مختصر لکھا جا رہا ہے کہ طهران کی حالتیں عموماً سو سے اوپر

برقع کے ذریعہ لاس و طرز کی مقلد ہیں۔ صرف ایک قدم تک عورت کا لباس زربرقع دیکھنے کا افاق ہوا تھا۔ مابعداً عموماً برقع برطرف کر دیا تھا۔ سناست خوشنما لباس ہوتا ہے۔ سال عورتیں ہوا جوڑی کو ماغون میں (تھرہ پر متحہ ڈال کر) جاتی ہیں۔ مٹھنا کی کسی سلسلے نے یہی صورتیں کس حوالہ سے سامنے رکھی ہیں۔

”برقع مٹھنا انگلہ دروازہ غش ، تا گھب گل بخت آیدہ دعش“

اور چونکہ ایک عین اور بد چلن عورت میں فرق نہیں لہذا عموماً ان کے اخلاق خراب اور خاسد سہواریں جس میں سالوہ عزوہ ہوگا۔ مگر جیسا کہ لوگ اس قدر زور سے شاکی ہیں تو بہ ادن کی بدنامی ملاوٹ اور محض تہمت نہیں امران کے دوسرے شہروں میں یہ اخلاقی حرالی کمتر بیان کی جاتی ہے ۔

[ہفتہ۔ طهران۔ ۸ اراگست ۱۹۱۷ء = ۲۳ رجبیہ ۱۳۲۵ھ ہجری]

چند خورد مرد [میں نے طهران میں مشہور آدمیوں میں دریافت کیا کہ تلاش کیا گیا کہ خرابے آدمی کون ہیں جس پر ویسے کے معاملے میں اطمینان ہو سکے۔ ایک شخص کو اسل عمانامی جو خود تاجر ہے کہنے ہیں کہ اس نے بس لے لے مار لوگوں سے قومی برک حواہ امداد متوسطہ کے نام سے ایک کھ تو مان سے زیادہ جمع کیا تھا۔ اس طور پر عورتوں نے اپنا زبرد تک دیا تھا اس خوش بین کہ قومی بینکے گا اور ملک کی رفاہ ہوگی۔ گویا اُمید بیخ تس بر آست ہوئیں۔ کوئی صحیح اور سچا حساب اسے نہیں دیا۔ یہاں تک کہ کئی کمیشن مار میٹ کی سٹیٹس اور کئی وزیروں نے حساب لیا۔ دو کمیٹیوں نے حساب کا غلط اور جدید ذرا ہر حکم کے مال نے صحیح بتایا۔ مستار ویسے بھی کھا گئے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جن اخباروں نے زیادہ اعتراض کیا اور کونجی دیا گیا اور بعض امور بدترین کو دبا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ معاملہ دبا گیا۔ لیکن قومی جیندوں کا اعتبار درمیان سے اٹھ گیا۔ روسیہ کے مقابلے میں راہ آہن حسی کے واسطے جو ہل گیا اور امراتہ مقرر کئے اور یہ کہس کو ڈالتے ہوئے مفصلہ دین صحیح آدمی ایران میں مظلوم ہوئے اور بین بخشی ادن کے نام درج کر دیا جاتا ہوں۔

اول کے زمانے میں ایران کی ترقی میں ملاحاصل تھے اور روس ناصر الدین شاہ کے خلاف بہت سخت سازش پزیر علماء کے کب کرنا سما اور ملا اول کو رسوت دسنا تھا۔ اول کا وزیر علی اصغر خان امین السلطان مہام کاموں کو دیکھا گیا اور روس کی جالیوں پر کام کرتا تھا۔ اس وقت میں خود ناصر الدین شاہ کی دانت پر زیادہ الزام عائد نہیں کر سکتا مگر وہ زمانہ اسامیہ کہ روس بظاہر قسری سم کی مداخلت معاملات میں نہ کرنا تھا۔ ملکہ ترمجی سے۔ رشوت سے دھوکے سے کام نہ لانا تھا۔ ایک کھلم کھلا جھگی۔ لے تہذیبی اور ضعیف سازش و رشوت جاری ہیں \*

**ڈاکار سے بچ** آج کی ڈاکار سے بچت ہوئی اور میں لے اون کو سمجھا با کہ تم علماء کے خلاف جو کچھ کر لے ہو وہ بالکل غلط اور مضہ ہے۔ تمہارا یہ اصول کہ قوا سے روحانی و سیاسی کا انکساک کیا جاوے ایسا ہے کہ سلطنت ایران کا کوئی مدد مافی نہ رہے۔ ڈاکار اسے خنالات بن بہت لعنتی تھے ہیں۔ ایک دو آدمی اپنے خنالات بن کیسے تہتر لڑا لے ہوتے ہیں ۔

**مرزا ہاشم ڈاکار** آج مرزا ہاشم اصغر مافی شکیب لے گئے۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے ڈاکار کو سمجھا کہ تم مستقبہ آدموں کو نکال دو ماکہ بنائے ہو اور وہ معروف ہیں کہ اسنی بارٹی کو عاصت کرن۔ اگر ایسا ہوتا تو تیرے مگر سر سے نزدیک جب تک بنائیوں کو آزادی کال نہ ملے اون کے شکر محفوظ رہتا ہے۔

**مرزا کی دولت آزادی** خود کو مجلس تھے اور تہم بہ یا سبت ہیں (ازلیت لچی مرزا صبح ازلی و علی محمد مابک مہرب نہ کہ ہما اللہ کے خود کہ منظر قدامی کا دعویٰ کرتا تھا) اول کی نسبت سند محمد رضا در مات کس۔ اون کا جمال ہو کہ اوس کا کوئی خاص نہیں اور عینین میں ایک تعلیم مافدا اور لے مرخص ہے۔ سبب بن آقا حسین نے اون کو معروف بہ مامیت بیان کسنا۔ مگر بہت لوگ اون کو با خود با سبت ایچا کہتے ہیں۔ میرا بھی یہ خیال ہے کہ لاپسے دن و عقائد کی حفاظت کرنے کے باوجود معاملات و تعلقات میں صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ غلام شخص کس ہے۔ اوس کا رناؤ۔ عادات۔ اخلاق۔ معروف تہمیت کس درجہ کی ہے؟۔ اگر اس کو ٹٹی بر وہ ٹھیک اور ترے کو بعض خاص عفتا یہ کی وجہ سے نفرت کی کوئی وجہ نہیں اور سند رضا جو بہت کئے مسلمان ہیں اول کی آخرت ہو چکو اطمینان ہو ماکہ مرزا سبھی اس قدر خطرناک شخص نہیں

کہ متعلق خراب ہاسی اہل لڑنے بہا یونان اور متحد ریپبلک لکھنؤوی۔ کل جہد العلماء سے اور آج تک اور وہ کل عمومی پری  
 ریاست کی ایک کوی شخص بہا یونان کی اندازی تعداد بھی میان نہیں کر سکا۔ اور صدر العلماء خراسانی نے کہا کہ ہم ممبروں کے  
 داخل کرنے میں ہر جفا طاکر نے ہیں کہ ڈراما رتہ بین بہا یونانی مسائل نہ بھجاؤں۔ سید محمد رضا کا خیال ہے کہ بہا یونان کی  
 وجہ سے یہی خرابیاں ہیں۔ اگر وہ ان کو آزادی دیا دے تو ہر خرابیاں دور ہو جائیں گی۔ کیونکہ اس وقت معلوم  
 ہو جاوے گا اور سہ لاکھ لاکھ لگائے جاویں گے۔ مگر سبک مار لیمنٹ بنام کتریگی کہ انھوں نے بہا یونان کو آزاد کر دیا ہے  
 اس خوف سے مجلس آزادی نہیں دے گی۔ مگر مائی خود آزادی میں جاہنے۔ اور کا قائمہ ایچی ایسٹیو رہنے میں ہے۔

دکا دہرادہ آج سہراہہ عبدالعظیم کی زیارت کو گیا۔ عمارت نہایت عالی شان اور جماعت صحیح ہیں۔ ہزاروں آدمی  
 عبدالعظیم محمد کو نذر حق ریاریت اور پیشمار عورتیں طہران سے جالی ہیں۔ ریل میں حکم ملتی بہت مشکل ہوتی ہے۔

شہزادہ عبدالعظیم میں مارا زخمی بہت بڑا ہے۔ جا اور قہوہ اور سرت کی مسند دیکھا کہ میں صحیح ہیں۔ عمارت کے اندر  
 مثل فیم کے فحشہت کیتے لگے ہوئے ہیں جن میں دھان ہیں۔ چاروں طرف ٹرے ٹرے آؤسوں کے مقررے ہیں۔

ناصر الدین شاہ جہان قتل ہوئے وہاں سہراہہ عبدالعظیم کے رار شاہ موصوف کا لکھ بہت بڑا مفرہ بنا ہوا ہے  
 حسن منہنات جو بصورت شیئے کا کام ہے اور ایک جو لیتوڑ سنگ مرمر کے اندر جو قبر لگا ہے ناصر الدین شاہ کی  
 تصویر لگی ہوئی ہے۔ سہراہہ عبدالعظیم میں جانے اور آنے وقت ریلوں میں جگہ نہیں رہتی۔ اور وہاں آٹھ خوش  
 لہیٹا آؤسوں کا ہر جمعرات کی شب کو بیچ بچھیں ہزار تک صرد صحیح ہو جا تا ہے یہ سب موضوع ہیں اور چاروں طرف آبادی  
 اور ماغات میں پھیل جاتے ہیں۔

ناصر الدین شاہ نے سہراہہ عبدالعظیم کا طلائی گنبد بنایا اور عالی شان مناروں کو بھی۔ اسی طرح شاہ موصوف نے  
 تم اور سمرہ کا بھی بنا ہے۔ طہران کو بھی ناصر الدین شاہ نے سیر و لٹ اور ترقی دی۔ ناصر الدین شاہ کی نسبت  
 سمان کے سہروہ کے خلاف سب خراب ہیں۔ اول کی خورد میں تین سوار آٹھ سو کے درمیان سان کی جاتی ہیں  
 اور ملک کی کسی عورت کو اول سیر بردہ کی اجازت نہ تھی۔ مگر یہ حال ناصر الدین شاہ مذہب میں سکتہ تھا۔ بد قسمی سے

اس وقت... سر اڈسٹیرا بنی تھی۔ اس وقت کس نام سے اس وقت کے زمانہ کا نام...  
 رئیس الوند کے لئے (بیلنگٹن گروہ) اور ان کے والد کے لئے...  
 بھی نہیں لیتے۔ کمرے میں سے جو حال معلوم ہوا...  
 پہلے تو وہ اول کی امانت اپنے ہاتھ سے لے کر آئے۔

ملائے تھی نہیں  
 ڈیکریٹ میں مانا

تاکہ کوئی شہری خالق کو اسے اس میں ملتا ہے...  
 میں نے ملنے سے اس کے پاس...  
 دینا ایک مہر پر فرقہ مالک کا ہے۔...  
 اندر ایک ایک سپردہ ہاں ملک ایک آہ...  
 میں سمجھ رہا ہوں کہ میں ہاں...  
 سامنے سامان لگی رہتی ہیں...  
 او علی غلظت مالک کا ہوا ہے...  
 نکس پر کڑوی ہیں اکثر لوگ اس فرج کے...  
 شاید مفید ہے۔ غلط اس میں...  
 امت اول کو منصف ہوئی...  
 میں کہ مرتبہ مکررات تک کہ یہ ہے...

[ ۱۴ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ ]

آج صبح کو کولمبیا ہاؤس میں...  
 مرشدہ و مفید بن جا سکوں اور...  
 دہرہ ماڈرن گیزری کونسل کو...  
 آقا سید...  
 اول...  
 آقا سید...  
 اول...



حسے استیذان و انہم - خیلے نو سید و رستم - میں نے کہا حدیث عیسیٰ کا مستدرک میں کہ مجھے موندنا یا - حساب ملی  
یہاں بہت ہی جیدہ النظر اہل سلطنت کے لئے ہے اپنے سے بڑا کرو کہنے میں - لکن میں مجبوراً سر مندی ہوئی -  
میں نے فار حضرت کے لئے استعقل کیا - اوہم چونے کہا کہ آپ کی تعریفیں عکوبہم لکھی سے ہیں نے کہا کہ ایسے  
خباہت میں نے لکھ کر زیدی میوزن میں بان عدل اور جس کے ہیں - کہنے اور تیروں - اوہم چونے فرمایا اللہ تعالیٰ  
منعش میکنم امروز خیلے رفیقاً بہت تم - اس چیز پر قراہم جاؤ - میں نے اپنی عمیر متعقل - نسبت انا ان - میں ت  
وہا اور خواہس کی ریت کا کراؤں کو اور انگریزی ہیغلیٹ معلق سے ایران کو میر تین - اوہم چونے کو کہا کہ میں لکا  
انگریزی ہیغلیٹ پڑھ جاؤ (میں نے ان کو اپنے ماہ قیل ایران کے پسے سچی تھا گو یہ نور و ستم سے)  
یہ عہد اورت موسیٰ و زنا لکھی ظہران میں مکن سما ہی میں استلال موندت کا و مدد کیا - میں حدیہ - اس لکھت  
میں نے انچر کہاں کہا ہے خاصے و حمیدہ بلند ہمت - میں اور عورت صق سمی ہیں - ایزران میں مشہور ہے کہ  
بھی عام مدرسین میں عالم کامل ہیں - اس اس اور وہیں رکھتے ہیں - مگر سہری اور ٹیل برائی ہے -

[۶ اس کے شائع = اسے اس کے شائع ہجری ]

**اکتلاط** آج حرمایت کرہ ہے کہ - دیکھتے - آری ہے کہ محمدی سادہ مجلس کو ایک قافلے نے ان - وہ  
مگلوہ میں سرخس - کل حوش ثابت ہوئی آری کی نیر - یہ معلوم ہوئی کہ - گوان - کسی - کہ - میں - یہ  
کہ محمد علی مرزا مارے گئے امریکا کے کو اس چلے - اس مشنوں کا تعین مستعد - ٹھہرے - یہاں یہ خبر  
ہوئی کہ اسے حالے کی جزائی ہے - بل عرف اسے معلوم ہوئی ہے کہ جو مجھ سے مرزا اور ان کے کہیں ہو  
اویں کے سر نے امر فرار کی خبر ان و غیر اس سہو کر کے ہیں - تاکہ تو قبے کے لئے ہو کے تین ہیں -

**ہرچیز ظاہر** آج ایک آوی روت و اسے کہ جس در سے میں نمونہ - تو اس سے جسے معمول کا ہے -  
**اور میں مجلس** جلسوں میں حضور مجلس اسی مرتبہ اللہ کی بقول اسے کہنی و اسے ان کی کہ  
منظرفی نہیں ہونے جبکہ مگر مجلس اور لکھت سے وہاں کہیں عہد کر کے - رہنے -

ہے اور باغ کے مغال بہت چھٹی بے بیباغ اور کٹھی سپہ سالار عظیم کی ٹکائی سے جو کبھی حال بن دزد عالم تھے۔ اور اب ہمارے  
 ہن۔ یہاں کثرت سے ان کی کوچیاں ہیں۔ ناصر الملک کا اصلی مکان سہرتین ہے اور وطن ہمدان ہیں۔ ایک سو  
 سو اور سادہ وہاں ہر وہاں رہتے ہیں اور کارڈ بیلڈ لارڈ ہوتا ہے یعنی دو ہاڈمی رہتے ہیں۔ تقریباً ایک سو آدمی  
 یعنی ایک کمپنی اب بھی حاضر ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک السلطنت کو جفا ظنت کی ضرورت ہے۔ من ابک  
 منصف دار یعنی فوجی افسر کے خیمے میں ٹھہر گیا۔ کمونڈو معلوم ہوا کہ مارٹن سلطنت آرام رہے ہیں۔ دو گھنٹہ پہلے  
 رہا۔ معمولی خیمہ تھا۔ لیکن فرش قابلین تھا اور قابین بھی نہاب عمدی۔ اس عرصے میں ہمارے خیمے سے باہر چھ آدمی

ادسی گاڑو (اسٹریٹس) کا مشہور آدمی کا تھوڑی حد میں حیران شروع ہو گیا کہ وہ ہے اور واقعی اسے بہت  
 خدما بھی کی ہیں اور ایک عجیب فوج سائی ہے یعنی سو سو لوگوں کا حال آنا اور دشمن کے نئے باہر ٹھہرا ہوا دن کو  
 مار نہیں ہوا۔ بھر جان ایک چھوٹے بدل کا آدمی سے جس کا فذو سراسر اور چہرہ معمولی انہی پولیس اور سپاہیوں  
 سے خوب کام لیا ہے۔ آج کل سر ویٹاوس کے مداح ہیں۔ گورنر نے انہیں خان سروں کا خیر خواہ سمجھا۔ لوگوں کے  
 خلافت سے کھانا لان پھلا رہے ہیں کہ وہ الامتہ کو قیام سکھانا اور ان کی ایک چھٹی ہی دیکھنا مانا جا رہا ہے  
 بعد میں ایک شخص نے اگر کچھ کہا کہ جب تک آمانہ بلا من آتے ہیں نہ ماہین۔ اور معمولی جا رکھی لا باجوہ دہری ہے۔  
 قطب الدولہ شہر سے آگئے اور نیک سلطنت کے یہاں سے مدار کے لئے مختصر فلسفی سرف اور جانا انہوں نے

میکوئی۔ تاہم اس وقت سے بعض ایرانی اہمیت کی مدارات اور عہدہ جوئی بہت طرز کا کر رہے ہیں۔  
 کمال سے من جریاب، احمد کے فرزند آگئے مجھے لعنت فریب بلا باگسا۔ ناصر الملک کے سخت ایران اگرچہ  
 خود کو مثل سامان اور دیکھنے طرفدار نظر کر رہے ہیں۔ لیکن درپردہ معاملات سرخوب گران ہیں ابک  
 اگر سی پرنزل بلا میں بیٹھے تھے۔ سانسے ایک نبائی سرکرت کے ساتھ رہتے ہوئے نرلوز۔ حرلوزہ۔ اگور وغیرہ

ایاتہ سنا  
 نیک سلطنت

کچھ نئے قتل و زانیہ وغیرہ سامنے آئے تھے۔ محکوم و محکول نے اس سے سامنے دیکھ کر ساری  
 نے نیم حمد ناداں سام کیا۔ میرے بیٹے کے ساتھ ہی انہوں نے کہا۔ بمقام سام

سندھ میں - نرلوڑ - نرژہ - روٹی جو سب کے آگے رکھی تھی اوس کے کھانپن مصروف ہونے لگے۔ یہ انجمن مرکزی جنینت کہتی ہے۔ ننگہ جگہ سے محمد علی مرزا کے خلاف اور مشروطیہ کے موافق انارکس زانین رواہ کئے جس میں سے ۵ شہروں کے خراب بھی آئے جو ٹرے گئے۔ وہاں کے علماء انجمن مرکزی طران و اطاعت و اتفاق کا اہتمام کیا۔ انجمن بنیاد دیکھے۔ بین ایسی ہی موافق اور ما سزا و تہ میں اسی قدر جاندار ہے جسے مسلمانان ہند کی مفذد انجمن جن کی ہر جگہ پیش آئیں ہونی بہن اور جن کے نام دوسرے کی ضرورت نہیں یعنی ہرونی نام نہاد اور اندر چیخ میسٹر مجلس صاحب ساجی آغا نے جو ہارمنٹ من ازجامک شہر ازوکیل بہن بہت تعریفی الفاظ میں لہر کی اور اس نے بھی کوئی ۵۔ ۶ منٹ فی البدیہہ فارسی میں تقریر کی کہ لہران کو بہانوں کی مذہبی اور ذول کی بائٹل سازش نے خراب کیا ایک طرف اسناد اور کوس کا خوف ہے دوسری طرف اتحاد اور سائین کا اتحاد اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے اسراں کو ہمیں چھوڑنے کا آرام ہے۔ بین نے کہا کہ آپ لوگوں کا مرض ہے کہ اصلاح کی درسی اور اتفاق باہمی کے لئے انجمن قائم کریں۔ اور آج ایسا نہ کیا تو بہہ کام ضرور ہوگا۔ مگر عمر مذہبی طریقے سے جس کو مذہب کو صبر یہی بچنے کا اور جسکے باعث علماء کی وقعت بہن اضافہ ہوگا۔ سہنا جاتے ہیں کہ ہیں۔ سرسری کی! مسند اصلاح دی کر علماء، مگر سرمایہ جمع کریں۔ سہ سب علماء اور بہرے خالات کے خوش معلوم ہوئے تھے مگر قول اور گزب "نافع از قلوب لک و کتب"

شمران آج سہ یہ کو واسطے ملاقات والا حضرت اقدس نائب سلطنت کے سہراں گیا۔ جو بیان سہ ۴۔ ۵ میل ہے اور کوئی ۱۲ میل تک چڑھائی ہو گی جگہ کو بھیمان اور مانگ کوہ دماوند سے اول رتوی سفارتخانہ آتا ہے جسکے گاڑین سے ہم ۵۔ ۶ فراق ملے ان کا بس اُون کا ایرانی قزاقوں کا سا مگر بہت گورے جیتے اور وجیہ جو ان میں محتاج کیے بلانے گئے بہن۔ راستے میں چند فرسودہ چائے بھی بہن

مضافت مکان  
ماری سلطنت  
جاری بہن ایک دوسرے کو کٹی ہونے جو ہر نائینس فاصیاب لہر کو لدا کی کوٹھی سے کوئی چوتھی

تھے۔ ان کا ڈوگا عکس بھی صیغہ ماضی کے گروپ میں میری پاس ہوا۔ ان کے بال سپید ہو گئے۔ مردان اربن خراب عادات و اخلاق کے شاکھی تھے۔ اربن میں گروہ ڈاکرا کو خرب ملک اور منفرد بتاے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ کبھی کاہیا نہیں ہو سکتے۔ ملک میں عینی رکھنے کے بہرہ اور ہونے ایک طبیعت کہی لڑی راہہ یعنی آچھیا ہوا بالی ہے اور کہہ لکھی زاوہ سے میلے بالکل زود سے ایران میں سل گیا۔ اتنی راہہ نے ان کو زبان دیا۔ بلکہ وہ تو اس قدر کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ایسی کے جو پہلے ایران میں نہ تھے۔ یہ کہے مکرم سے اور بانی ملک میں لے کہا کہ اس سلسلے جا کہ ان نئی زاوہ متا بد وغیرہ کی ماس سے ما مت کہ ان کا ۰

**مرزا کی دو آبا دی** تنکا نرس میں الا قومی پیر و س میں اتنا سہ ایران کے اول کہ یہ کبھی اتھیرا کہا بالی ستا تھے۔ اس کے ازلی بالی ہونے کے اور لوگ بھی متفقین۔ من و اکت لے کے میں ایک ج سون ست مہٹا جمن و س میں عکسی تصویر مرزا جی دو سن آادی کی آوزان ہے۔ سکل سے سمت ملائم مران اسد سزاوت معلوم ہے۔ ایک ڈاؤم مشنری سپرٹ اس کے چہرے سے عمان ہے ۰

**ملافا با صد العلماء** صدر العلماء سے ملا معرفت ساعدہ مسٹے گیا۔ او میں سے سب صحابہ اس طرح تمدن و اخلاق اور مشہد خاتین کے صورت ہم را ئی ظاہر کی بلکہ کہا کہ ان خود اس خیال میں ہوں کہ اعمال ان ذوق کے لڑنے اور کوشش کریں بگڑے کوئی مشتتا ہے درویدہ دیا ہے۔ صدر العلماء و یہاں رئیس بھی ہیں اور خاندانی علماء سے بھی ہیں۔ سیریز بے بھی مقول مشاہیر تھے۔ ملا بعد از حضور نے امر کہ کہ اس بوزہ علمدہ آسن علماء و مجتہدین لمیران کے علیہ من شریک ہون۔ بجا بجا ایک سب ڈوگا ۰

**حورہ علمدہ لمیران** چنانچہ ۳۰-۳۵ علماء و مجتہدین جمع ہوئے۔ ایک سکت کٹھی ۱۲-۱۳ آدموں کی سونب ہوئی کہ کا رعبا لعنہ جتن شہرت اسلام انجام دن حاجی مر آغا شیرازی کول محسوران علماء کے حج زمان سقے اور مار مارا تھا مفام رکھنے کے لئے اپنی کلوا می رسیدیں۔ آرزو سے سقے سے کچان کا جمع ہوتا ہے۔ یہ راہ

لے بعد حلقہات با نئی راہہ و قریظینہ محکوم اس ماس کے باور کہ میں بہت متا مل ہے (مرتب)

بہرحال میں خرہے کہ محمد علی مرزا (شاہ مظفر) کا ستہ نہیں۔ دونوں خیرین صحیح ہیں۔ بہر حال تک گویا نصف لاکھ

لہران کی ہے اور بہان ۶۵ دن کا رسہ ہے۔ وہاں کا سکرا بھی بیکھا لکے نہیں بلکہ مگر سارے نہیں ہزار فوج

موجود ہے اور اس میں نین ہراد (محمد علی ساہ رسہ ماد) کا لغو لگا چکی ہے۔ اس فریق اس فوج کی علیحدہ جیھاؤنی رکھتا ہے

اور ماہیہ مجلس میں میرا ایک خط تالیف ہو کہ نائب السلطنت سے لکرا فرماتے ہیں کہ ہر ایک کو ایک ایک

سری جو مرتبہ  
صحیح حکم

ماہ کی ہوا جمع جنگ کے واسطے دی جاہیے تاکہ تیس لاکھ تیاں (۹ لاکھ روپیہ) کو کم از کم جمع ہو۔ حیرت

سخت شراط پیرا جانب سے مرض لگا گیا ہے اور اس کو منع کرنا ٹھیک نہیں۔ زبانی دعویٰ آزادی خواہی اور شرط طلبی

کا کبھی طرح موثر و مفید نہیں۔ اگر قوم اس کے نوم (دانا) میں کس بھی سفر جمع من سے منع دول گا۔

میں مجلس شورائے ملی میں گیا۔ مسمر قانون احتجاجیے میں منحرف کیے۔ آج دفعہ احتجاجیے بہت

بارہ میٹا ہیرا  
میں شرکت

رہو اور سے ہوگا۔ اگر یہ سید بجاوت بعض عداقتی عمل میں آدیاگا۔ یہ لفظ نہ من مومن الملک لہ

ابک سنت عساکر ہونے نہیں کے کام لینے ہیں۔ اور واقعی قابل تعریف اور قابل نمونہ۔ سب مجلس میں

را سے رتی نوجوانان شام کو اس قدر ات جانے میں ۸۔۱۰۔ آج پتیلے اجراء کا جمع تھا کہ سالار اور ولہداں تک خست لگا

را سے رتی نوجوانان

کہا کرنا چاہیے؛ کسی نے کہا ہمدان اور یہاں۔ من حاکم عام کر کے سب کو والٹیر سانا چاہیے۔ کوی لولا کہ مجلس

شورائے ملی اور روز کو عرضی دی جاہیے کہ پوری کوشش کریں۔ بعض کہتا کہ معلوم ہوئی کہ کوئی خطیر نہیں

نہ سالار والد و لادہ ساہ سالق بہان ذلتی وارد ہو سکتے ہیں۔

سہام کو دفترین ملاقات رضی قلیخان لٹیر دروہ اعتدال دستار خان کے کہنے وقت کا یہ لگا کہ یہاں یہ زمین

ملاقات کیے کے لئے مرزا محمد نام صفا منی سوداگر و دراستا کے بن عہد ملی محمدان کے کہنے میں لکھنؤ

مرزا ہاشم علی  
دیرالی یا لشکر

کے دف سے پیری ملاقات ہے اور ہمارے صیغہ صلح ہمدان کے آج سے ساریں سب سے ہمدان

میں محمد مرزا ہمدان واقعات کو لکرا اور خود درج کر کے سودا یا مجلس شدت اور شاہی اور روس کی

ملاقات کے جیسا کہ ہے بن اول کو سہ ماہ ہدا کے صمیمہ میں درج کر دوں گا۔ (دستا

مارمٹ میں نذر لیا ایک شجر کے اللہ تعالیٰ کے حصول کا اہلکار اور دیگر غلام کو مختلف معاملاً ہر تار سے ب

ملازم کی حیثیٰ آج صبح معلوم ہوا کہ ملازم احمد (جو صرف ہسپتال کی ہڑکانہ جوال بھنا اور اس کا اہم عہدہ ہے) سے

میں ہے اور مجھ بندہ کے منقرضوں میں کہا جاتا ہے) اس کو سنہ گزشتہ میں لے کر حاضر فرمایا۔ فریٹ ہی اور کر کے کر

جھوٹ بولے یہ خوفناک کر دیا بھاسری عجمی من سدوق میں سے دو لڑکے مچھلے انڈین کے جو نما کر کے

رکھے مجھے کالکریٹ کیا گیا۔ اس کو مانے کہا کہ شیطان و فرعون ہے۔ میں کیا کروں؟ اس کی عادت زنجی اور زور

یہ لڑکا سرگینتہ سے کہہ چکا تھا کہ من منٹ نکلتا ہے پتا تھا کیا کروں شیطان بھلا اور غلاما ہے۔ نہ منتہ

سریف نما سکارا آدمیوں ہر جرم کر رہا ہے اسے دور وریک ٹھہرنا نہ کسا تھا کہ اس کو ملازم رکھیں۔ نام میں

مسمون ہوا کہ میرے سارے لڑکے نہ لگیں

شب کو نما حانہ خبابان لالہ زار میں گئے اس من عالسان عمار میں امر مچے اور صفا مقام

بھی ہیں۔ تفریباً ایک آہ میں رت کی قلمی (تسری) اور مستقر قیمت میں گلاس فالدہ ملتا ہے

ایک شخص جو خادم بھنا اس کو ایک کاغذ پارے سا بھی لے دیا کہ لو۔ وہ سمجھا کہ کوئی اعلان نامیہ مشروط میں ہے۔

لو کہ میں مشروط تھا اس سے ٹھہرنا مسد ہوں مرے خیر مشروط کے واسطے مارے گئے۔ مہل تمام

مال تباہ ہو گیا۔ اس میں اس کو کوری پر مجبور ہوں میں حاصد و نمنند بھنا اس ہ ہو گیا۔

تعمیل حوایرا ہوں میں ہے کہ درہی تھکے ہے گھر کرداد و فر باد کرنے لگے ہیں اور بعد کا میالی کے اول لوگوں سے

پے پروائی رستے ہیں جن کی مدد کرنی کی ہے دونوں مادیں مہر ہیں۔ ہلمہ مروجہ خوشی ہے کہ آخر کار بھی اٹھیں

شور و آوازیں اول لوگوں کو جنہوں نے مدد کی ہیں ماوں کے درما کو اٹھ آئے۔ اولوں دل روٹہ ہوا سنہیں دکہی ہے

یہنا ہر عموماً حاروں طرف سے سفار میں آ رہی ہیں -

[ طہران - ۱۲ مارچ ۱۹۱۱ء = ۹ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ ]

سال ۱۱۱۱ء - آج جہر شہر ہوئی کہ ہمدان نو تازہ ہزارہ سال لالہ ولد نے لے لیا یعنی اولوں آدمی داخل ہو گئے

من امام جبکہ بڑا دریدہ سمجھا جاتا ہے۔ اور چونکہ شیخ فضل اللہ کو مرزا حسین مرزا خلیل مجتہد بزرگ سخت شہرت تھی جن کی عمر سوال کی تھی ایک ماہینہ کے لحاظ سے تعبیر کرتا تھا اور قرآن سرایت میں مفید کی سزا ملے ہے اس دلیل شیخ کو قتل کر گیا۔ شیخ فضل اللہ ایسے ہی زہد و تقویٰ اور دوسمندی میں مشہور تھے اور زبردست مولایا عالم کئے یعنی مسائل کو سمجھتے اور استنباط کرنا بظاہر المکدر کھتے تھے اور قایا اوت کے حکم سے آج سے تیس سال قبل تہ محزون نے جید آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ شیخ فضل اللہ کی خاکی زندگی یرین نے سگیں اعتراف مقنا سے اور وہ علا بھی نہ تھے۔ کیونکہ اوں کے دوستوں کو ان الزامات کا انکار نہ تھا۔ اوں کی زطلمی اور عیسیت ہی کا انکار کیا گیا۔ لیکن حص حریت طلبہ عسروں علماء اچھی ایسے ماہر رجالات رکھتے تھے۔ (حالی) ۵

سلائی کو وہ ان قاضوں کی درگذشت میں ، حمان ہو رہا جن میں خلیں رہے ایک ایک

سید عبداللہ مجتہد میں لے ایک نوجوان ملقبہ معظم السلطان (ڈاکارٹ) سے دریافت کیا کہ سید عبداللہ سہمائی بہرہ سہالی کا قاتل جو مشہور مجتہد تھے اول کو کس نے قتل کیا؟۔ اونہوں نے کہا کہ میرا نام لکھ لو کہ اول کو ملا اعازت انجمن مرکزی ڈاکارٹ کے بعض مقصد ڈاکارٹ نے قتل کیا۔ اس پر جو لوگ موجود تھے اون میں ہنگامہ ہوا غلطی ہو کر فرما سے کل سہ ماہت ہوا کہ یہ بات صحیح ہے۔ سچ ہے کہ قاتل ایک مُغذہ مجاہدوں کو علاقہ قنصاریہ کا رہنے والا تھا اور ماہ مارک انک میں اسی بہت سے باقی مجاہدین سے جو عموماً اعدالی تھے لڑائی ہو کر پھیرا بھی لے لئے گئے۔ مگر یہ وقت ایک حد تک درہ ڈاکارٹ کے ایک گروہ پر بانی رہمگا۔ نوجوان معظم السلطان جو بہت ہی ضعیف نوجوان ہے اور بالکل غلطیہ میں سفر کر کے سوئم مددگاری کے لئے کو تیس کر رہا ہے۔ ڈاکارٹ کے متعلق انصاف العالمت بھی کہے کہ وہ آزادی کے معنی بہر سمجھتے ہیں کہ عیسے احوال شینوہ چاہن کریں۔ مگر اس خیال بہت نیچوڑے گروہ کا ہے ۔

ڈاکارٹ کا اعلان آج درہ ڈاکارٹ کی طرف سے ایک خط مشیلا اسلایا علی ہوا کہ لوگ جنگ و جداد کو رواہ ہوں۔ اعداؤں نے اسلایا علی نہیں کیا۔ گیارہ کے متوج کی خبریں آئے گی جن لڑائی رحمانیکے سنوں ٹرہتا جاتا ہے۔ علماء نظر کرنے

کی مجروحہ رمل کی اہانت میں نے کہا کہ حضرت اباہیٰ سلطنت و محبت میں پہنچتے تھے اہل کربلا اور رمل تاکہ اس سے پوچھ سے بنا کر انکے واسطے زنی درقاہ اسلام کے صحیح ہوا اور ان کی شکرگاہ بنی ہو۔ اور انہوں نے کہا کہ بہت مشکل نہیں مگر قیامت و طمان اور کاہے۔ حاجی آمانے یہ بھی کہا کہ اہل کربلا کی سلسلہ میں حضرت اور ہانت زیادہ ہے۔ تہا یہ خوش سے ایک کام کو مشرف کرتے ہیں لیکن جلد تک پہنچتے ہیں اور کچھ اور کام سے سہرا ہو جانے میں۔ بلکہ یہ حال ہے کہ کئی عیش سستی کا فیہ ہے۔

تھان فرات حانہ میں آج میں نے اکھا مآ آلا سنکرہ سما بان مامہ اس کرانہ پر لیا۔ دظن ان عادت جو لوگوں کی عادت زبردستی سے اور ہر شخص دو مردوں کی حوان کا دوست نہ ہو جو کرتا ہے۔ اور اس کی طرف بترین ثبات و خیالات منیب کر نیکی انہر عادت ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں بھی یہ عیب میں اور عظیم بافتہ بھی آں ہو خالی نہیں مگر یہاں آجکل زیادہ ہے۔

آج لکھنے جو ان آقا سہرہ صبا جو انکا عمر کے سٹے ہیں اور سخت ڈیما کراٹ مگر یہ سہی اور تین شخص مجھ کا آخری قوس

ہن اور لشورنا کیل ہر کاری ممدوہ فتح فضل اللہ میں کام کرتے رہتے ہیں۔ اولیٰ معلوم ہو کہ فتح فضل اللہ آخر تک تہا یہ حرات اور بے پروائی سے اپنی عداوت سے لگو کئے ہیں۔

اور یہ جو مشہور ہے کہ اسے اپنی مہر کو حق قرار دیا۔ جیسا لوگوں نے کہا تھا "نشان دلا بد و گفت نیک جزاے من کہ دن طایرینا فرور نم" غلط ہے۔ تہر برفہر سپورن نے نایح انقلابیہ بران مطوہ سہہ حال میں جو لکھا ہے کہ شیخ نے کہا کہ "لوگوں! رہ میں مستبد تھا اور نہ سد عبداللہ سہماتی مسروطہ ہم دونوں ایک دوسرے پہ قویت کیجا اہا ہتے تھے" یہ بھی غلط ہے اور شامی ہے۔ کم از کم یہاں سے کہ وہ اس نہیں کہا اپنے یہاں سے دسنے والوں کو۔ کہا کہ "حصا سلت جگو مارڈاؤ" باہ کہ "اے کمجو تم سہ یا پی ہو گئے ہو"۔

جس عدالت نے ممدوہ کہا اس میں ۱۰۰ رکن تھے اور ان میں سے بھی سرک تھے۔ سماں علماء کلری





مقام فتح فوج ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو نیا نیا فوج کے ۲۵۔۔ ۳۰ ہزار آدمی لڑنے کے لیے جمع کر سکتا ہے۔ شیخ  
محمّد کے تعلقات دولت انگلیشیہ سے دوستانہ ہیں اور اوس کو خطاب جی جی سی اس ملاحظہ سے شیخ کا ۱۰ ماہ قبلہ منزل  
ہے شیخ موصوف لفظ ہر مشروطہ کا دوست ہے مگر گوگٹ انگلزی سٹیج ہنسنے بین کشنغ محف مسبد ہے۔ بہر حال  
اون کا انتظام اہل علاقہ میں بہت اچھا ہے اور ایران کی مکتی اور شیر خواہی سے بڑی برادری نے کبھی انکار نہیں کیا  
جناب شیخ اور شیخ عبداللہ باندہ رالی کا خود کو معتمد ظاہر کرنا ہے اور منور رہتے۔

[ظہران - ۸ ابرہمان ۱۳۲۷ھ = ۳۳ مارچ ۱۹۱۰ء]

محبت آباد کی جمادانی [آن ستر آقا حسین کے ساتھ بھٹ آباد کے اردو (جمادانی) میں لگا۔ جملان ارمانہ اور  
مسلمان مجاہد جمع ہیں۔ شہر سے ۲۔ ۳ میل ہے۔ جمادانی کے اندر عیاشی کا نعت ہے۔ ایک شہر کے کما آدمی جنگ کے  
رفقاء رفقاء، موسے ہیں آج بھی روانہ ہوں گے۔ پوچھا کہاں؟ تو اوسے کہتا نہیں بتایا جاتا۔ تکریری ہدایات  
دی جاتی ہیں۔ لوگ سب طبع کے ہیں اس لئے لڑنے کے محسنے اور جہان کے معبود کرنے میں جو اہمیت لکھی جاتی ہے وہاں  
سری طاقت کو آج کی آدمی آئے۔ مرزا علی تہزہری جو کھلی ماہیت ایران میں رکن مجلس تھے  
اور اعتدال کی وجہ سے منام ہوئے۔ مجاہد لک جو جہان محمدین سے ہیں اون کے مابست

بعض ملہرالی ہو گوں  
کا ملاقات کو آتا

مطہر و طلب تھے

تہہ دونوں ہر اسی ڈاکرا کے مسلک اور پر درگرم کے اسعد شاکی تھے جس قدر اوس کے لڑنے کے کہ نہ لگ  
کہ وہ منام کرتے ہیں اور علماء و فقیہ سے کام نکال کر چاہتے ہیں کہ اختیار ہمارے ہاتھ میں رہے۔ کسی کو کہتے ہیں کہ اسے  
روس کو رحمت ملی ہے اور فلان نے انگلستان سے نیز بہ فخر و درجہ ہے سرکار کم کہتا ہے۔ علماء میں صرف ایک آئے  
نیز جانی اور دوسرا ایک اور شخص زمرہ علماء سے درجہ دوم میں آئے گا کسانچہ پارلیمنٹ (مجلس) میں ہیں۔ میں نے ان  
حضرات کے بہت سے خیالات کی تائید کی اور کہا کہ وقتی لغز اعاد علماء و امراء کے ایران کا کام نہیں چل سکتا سب  
ہیں نے درالغون کے لیکر میں بھی بیان کیا ہے ان کے معلوم ہوا کہ ڈاکریٹ کا کوئی اور سیر نہ نہیں۔ بلکہ تو ان



ہے اس کا ایک ٹکڑا حصہ ختم ہو گیا ہے۔ رشید السلطان بتجارت اور بہادری میں مشہور تھا۔ اور ایک عندالی رئیس سردار مٹی نے اس کو شکست دی ہے

[۱۰ اکتوبر ۱۳۲۹ء = ۱۲ اگست ۱۹۱۰ء عیسوی]

ایڈیٹر ابرار لودھی کا ایک ایڈیٹر کا ڈاکرٹ ہے اس سے ملاقات ہوئی اپنا بیگز بھیجنے کے لئے دیا۔ لیکن اس کو اعدال آمیز خیالات پسند نہیں آئے لہذا کچھ تھا سے میں اس نے ہر پیش کی گئے میں جو درجہ اعلیٰ نہ کروایا گیا۔

جلد پندرہ سنی مجلس نوری بن دو مارہا۔ مجلس الملک رئیس (ہر سٹیٹ مجلس) سے کسری ملاقات کی اور سنیہ لکھنؤ میں ملاقات معرکہ اسی طرح محمد لیس اور ڈاکرٹ کے لئے دونوں کو بھی ملاقات کی۔

شہزاد شیخ رئیس سے جو ماہ الدین سے ناچار کے ابن عم اور سہوہ راعیہ اور شہزادہ طلب میں ملاقات ہوئی کل مجلس شہزادہ بنی میں بھی نفسی ملاقات کا وہ تھا۔ ٹائٹ ورتھ جیسا، اور وہ جلا اور بربان اور بربان پڑھتے مجلس سے ملاقات کی وہاں ایک مختصر ہول پتھیں بن۔ منہ چاہا، لہذا وہ درجہ اعلیٰ طلب ہے وہاں کھانے کے لئے مثل لہذا دو عراں کے لئے لوگ تھا چھ سرفہن ملاقات سے جس سے آتی رصہ تکس کی رہی ہے۔

مجلس میں بھی تھا چھ سرفہن ہول سے بدیا ہے مجلس نوری بنی میں آج جس سے بڑھتی سنی اور منظور یا ناہی بڑھ رہی ہیں۔ سگ کے لئے غیر معمولی اور جملہ اخراجات کی غرض سے سالانہ نو ماہ اکتھینا ساڑھے آٹھ لاکھ روپے منظور ہوئے۔ ایک کیشی ہاں غرض سے سہر زوی کئی روز اور مجلس میں اتحاد قائم ہے اس کے لئے سنیہ لکھنؤ اور دہلی میں جو کئی کی کوئی مشہور ہاں میں اور مجلس سے فی الحال نہیں دو درجہ سے کوئی خرافات ہے بعض جمہور کے لئے کارٹ سے وقت میں کین لینے میں توجہ مہمن گورنر دن لے۔ مانا بعض دہلیہ جو بہران ہوئے سنیہ کی مجال پر ان کا احارہ بغرض آبادی دنا منظور ہوا۔ بعض جمہور کے کئی حالات کئے کہ یہ معاملہ دزار سے متعلق ہے۔ مگر چونکہ کئی ہاں اثر ہوتا تھا اس لئے مجلس نوری میں پیش کیا گیا۔

۱۰ اکتوبر ۱۳۲۹ء = ۱۲ اگست ۱۹۱۰ء عیسوی

۱۰ اکتوبر ۱۳۲۹ء = ۱۲ اگست ۱۹۱۰ء عیسوی

دل سے مدد ملی مشاہدہ کے باعث اس وقت سے نہیں سمجھتا جس جہاں سے پہلے ایک گہر تر ویس کے ہونگے اور توجہ  
 میں بھی کامل نہیں رکھیں گے۔ لیکن ہرگز نہیں نکلتا کہ حال کو سوائے ڈاکٹرانے کے ہتھیاروں کی کوئی گروہ سابق مشاہدہ  
 کا مقصد نہ کرے گا۔ مگر کہا جاتا ہے کہ کھیلے، اوس کے جو کچھ سارے عہدے معدوم ہوتے ہیں جس کے حاویوں سے ہرگز نہیں اس  
 لئے یوم جیلے میں دقتیں واقع ہوتی ہیں۔ علاوہ اس کے ایک نئے دست گروہ ہے جس کو طرز اسکا نہیں کہتے  
 ہیں یعنی زر طلب اسکا جس روٹی میں ایرانی لوٹ کو کہتے ہیں۔ یہ فرقد ہر گاہ کہ بہت توجہ اور فہم با افذار ہے  
 ایران پر موقوف ہیں۔

**ارتجاعی** ایک ایسے گروہ ہے جکا بہت زور بتانا جاتا ہے یعنی وہ لوگ جو پہلے مشروط اور آزادی طلب تھے مگر حالت  
 عراض کی سبب کھینچے یا ان ہٹ گئے ہیں ان کو ارتجاعی کہتے ہیں یعنی اپنی رائے اور نظریات نے بدل دی ہے۔ یہی طریقہ  
 سردار ابراہیم کو غلطی اس گروہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ گھیر و طرہ جس سے لافض ہوئے ہیں اس کو ارتجاعی کہتے ہیں۔

**ہمایونی** یا **ہمایون** لی جہاں تک معلوم ہوا اسکی قدر ظاہر ہونے لگے ہیں۔ گریب لوگ کو کوٹا پسند کرتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ روسی کو نسلی نہ ہیں اور جنگی علم میں جہاں علم کے لوگ ہیں اکثر ذات میں بھی لوگ بھرے ہوئے ہیں  
**فتح مشروطہ و گرفتاری** مشرع شام کو سر کے لئے جہاں نامہ میں گیا۔ بہت چوہا کھلا تھا مازا ہے جسکے دونوں  
**رشید السلطان** طرف مشامداد کو کہتے ہیں۔ ممان حالے اور ہٹلے ہیں۔ آج اکثر لوگ ایک دوسرے سے کور کھینچتے

دے رہے تھے اور مشروطہ لوگ بھی خوش تھے اور حکم جمع ہوتے تھے اس کا سبب بھی محض تھا۔ اس وقت میں تو ہیں  
 برخلاف ظہران جنگ کر رہی ہیں جو تین سو اسی کے ماتحت ہیں۔ ایک مازندران میں ماتحت محمد علی مرزا شاہ محمود -  
 دوسرے کوہ اوند کو ظہران کے شمال میں ہے اس سے نیچے ماتحت رشید السلطان کے خواجگان تھے جو نے پہلے کانفرس  
 ہے اور کوہ نمک ظہران کی طرف کسکی گلگور زور مقرر ہوا تھا۔ مگر باقی ہو کر از طرف مشاہدہ سالیان جنگ نے لگا کر  
 ہم گروہ مستال میں زور سالار ملطہ ہے۔ خجراتی ہے کہ رشید السلطان جمعی ہو کر گرفتار ہو گیا اور دو ایک دن میں  
 گرفتار ہو کر لگانے والے ہے اور اس کے لشکر کے (۸۰) آدمی مارے گئے ہیں۔ گویا جو سخت کام ان لوگوں کے لگی

اختیارات چھل ہین اور رعایا کی نظر لے کر ہر جگہ اور ہر آنے رسوم و انتظام فی زمین وہ مسجد کھلائے ہین۔  
**مسردوط** وہ لوگ ہین جو چاہے ہین کلا جباراں مادساہ اور سپرہس کے اک مسادی قانون کے ذریعے سے حکم

قانون اسامی کہتے ہین محدود ہو جاوین تاکہ شخص اس امر کو سمجھ جاوے۔

**اعتدالی** شخص سپرہ چاہے کہ ایران کے اعتداع مد لے ہین احتیاط اور اعتدال سے کام چھو جایاے۔ اور  
 بڑی حد تک امر اور نیک کی موافقت لازم ہے۔ اور سن کو سنرو میو کے ہن اسی باو و سنرینیل کے طرز کو مستان لینے

کے سب قانون کو آٹ پلٹ کر یا نہیں چاہتے۔۔۔ فرہ اپے آب کو اعتدالی کہتا ہے اور روس اور انگریز سے اکدم  
 لگا کر نے کو شرا سمجھا ہے ڈاکرات کے دھال دو انہ سنرود میں۔ اور تو کو کھنڈالیوں میں بہت سے منسبہ ہنساہ  
 چھپے ہئے ہین اس کو احرا دان سب کو چھپے ہوئے مسجد کہتے ہین۔

**ڈاکرات** طران ہن ڈاکرات کی تعداد معدل سے کم نہیں یعنی جو لوگ یا لینکس ہن دن سے ہن اد میں

ڈاکرات نصف سے زیادہ اور سدوں ہن بلتر شا اک جو سنی ہین کے۔۔۔ نوٹ ہتے ہین کہ مساوات قائم کریں۔  
 اسروٹ اور علماء کا دور تو روڈ ہن اور سٹل اور وکے سرنیا سٹ کے مدورون اور کاسون کے حقوق میں ترقی دن

ان کا غرض انہی زادہ اک حری اور خیر و خیر ہن ہے آجکل تسلط منہ ہن رہا۔ ان لوگوں نے وانی حد ہو جا  
 ہن ٹری غلطی کی ہے کہ ان کے حالات کو اعتدالی لوگ سنسا سنس ماہتے۔ معمولی مسردوط ہن ملے ہتے نو ملک

سہت جانے بیو سچا کہتے ہتے۔ حاکم مسدالین کو مسردوط کا بھردر رکھنے۔ گراہ علم اور وزرا و وغرہ سلین کے  
 خلاف ہن۔ بہ لوگ روس کی مخالفت میں بہت سخت ہین اور اعتدالی روس سے کبھی کبھی جاہ لیا کرتے ہتے

ان کا نہ جان انگریزوں کی طرف ہے۔ اگرچہ روس والکھت کے صحابہ سننہ عہ سے حکم دونوں ملکوں کے کچھونہ  
 کیا ہن ڈاکرات کا مھر و الکلٹاں پہنیں رہا۔ لیکن طہران کے سعادت قانون میں اک حد تک رعایت جاری

ہے۔ چنانچہ موجودہ کینٹ ورا کی خود ہتے سے نئی ہے۔ اور جو ڈاکرات کہی جاتی ہے اس کے ہن نے ہین  
 انگریزی سنہر کی شرکت ہیاں کی جاتی ہے اور جو اس خبر لے سئے لوجتے ہو گا کہ مرفلا روس کے انگریزی تویم



لیکن جب تک اندرونی امن نہ ہو پس سارجی دشمن کے مقابلے میں کام نہیں آسکتی اور دیکھو اس کی تو آواز اس کی  
سے فاضی دو لاکھ آسکتی ہے =

علاوہ اس ساٹھ ہزار فوج کے ایل قشغاری ایل بخاری ایل ساہو دون - کرد - شامزہ پندرہ اگر دولہا حکم تسلیم  
کریں اور در ایک لاکھ چالیس ہزار مسلح آدمی ہمدان میں لاسکتے ہیں۔ اگر کسی روزنی دشمن سے مقابلہ ہو تو کم و بیش  
اس بڑی حالت میں بھی لیٹر کنٹینر شمشیر اور ۸۰ لاکھ فوج لاسکتا ہے۔ اس میں باقاعدہ اور بیقاعدہ دو لاکھ شامل  
ہوگی جس طرح دولت عثمانیہ ماہ لاکھ اور سلطنت برساتیہ ساٹھ تین لاکھ فوج ہند میں لاکھی ہے۔ گویا ایران کے پاس  
روایتی طور پر نہیں اس لئے اس کی طاقت بیکار ہے اور کبھی ایک مرکز پر توجہ نہیں ہو سکتی کیونکہ حج جنگ جگ  
تین ہے =

بیکجوارالدیول [تج نام کو دارالغنون میں ضروریات حاصلہ مراں پر فارسی میں لکھی دیا۔ تقریباً سو ڈیڑھ سو آدمی تھے  
آج کل کی ساخت، اعجاز ایرینیون پر سفارہ کسی نے بالموادہ دار دن کا نچا۔ تقریباً نصف تھی اور میرے تلفظ کا  
اسی مادہ سے سری الاما لکھتے کہ یہ لوگ عادی ہیں۔ حاضر حاضر لوگ سب تعریف کیے تھے کہ یہ جلد بولنے کے  
سزا کی تھے۔ یہ تقریر بیان کا اشاروں میں دی جاو گی، اگر کسی ہدی کو اس سفر نامہ میں مضمون بھی سنا لے کر ان کا  
بہ تقریر اگرچہ ایران کی تمدنی اور اخلاقی صورتوں کے متعلق ہے، مگر یہ ہے کہ اول کا نصف ملکہ نصف سے زیادہ  
بصورت ہندوستان اور بیرون ہند کے عام مسلمانوں کی اصلی کیفیت ہے =

مات کو بہائی تہ ماہر بین حاکم علی شان عمارت و باغچہ سے فالودہ کہلایا۔ فالودہ جس میں کٹی ہوئی  
سرف مل ہو رہے لڑنا اور عن ہوتا ہے۔ ہاں ہی طرح شام کہ مہا نجات میں میں باغ و بیرون میر و کرسی برقی  
رکھتی مادر سب نامان اگر اس دست بیوتے ہیں تو ہم کے لوگ جمع ہوا کرتے ہیں اور ہر پارٹی یا حیثیت کے آدمی  
اپنے اپنے مذاق کے مراں حالوان میں جاتے ہیں =



نگراؤں کے چہرے سے بھی ان لوگوں کی طرح اُداسی اور پریشانی بڑھتی ہی تھی کسی نے تبصرہ طرہاً وہ بھی کچھ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ مگر یہ کہ بادشاہ سائے صدی ہوا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ شاہ کی لکھنؤ سے تھی کہ خدا کا سکر ہے کہ عن ولادت امام سے اوسنے ہم کو متوفی کیا اور تیسرے کہ خلافت کو دشمنانِ داخلی و خارجی سے بھی نجات دینا۔  
 ظاہر ہے کہ یہ تقریر بامصلحت یا دوزار کی ساختہ تھی۔ اس کے بعد تمام فوج کی واپسی ایک دنے واپس سے ہوئی اس موقع پرین نے فوج کو چھٹی طرح سے دیکھا اور چھی حالت میں آیا۔ مگر گورنر شاہ ایران کو میرا لے سپاہیوں اظہار نہیں اس لئے نئے مجاہد اور بختیاری محمد علی شاہ کی جنگ کے لئے بھیجے ہیں۔

ناصر الدین شاہ کا فرزند جو بزرگ محکوم اور رے گئے تھے اور انھوں نے ایک شخص کو جو بیچ میں غالباً لفظ طکارہ رکھا تھا سلام کیا اور بتایا کہ میرا ناصر الدین شاہ قاچار کا بیٹا ہے اور قلات فوج میں ہے۔ دریافت کیا کہ اس کا فرس ہے؟

کہا نہیں! چونکہ اس کی مذمت سے میرے اس شخص سے چند سیما ہیون کا فرس ہے۔ میں نے بھی دیکھا تھا اور وہ جوان کی شکل ناصر الدین شاہ سے جیسا مشابہ تھی۔ چونکہ ناصر الدین شاہ کی حرمین بہت بچپن غالباً اولاد سے لڑا بھی ہے۔

اسرائیلی فوج کا تختینا جہاں تک انکار ہونا ہے اس وقت قسریہ کی فوج اور ملطری پولیس ملا کر ہزاروں افراد ان آدمی طرح میں موجود ہیں یہ سب سح عمدہ سلاح اور دروین کے ہیں اور اسی قدر ماہر بھیجے ہوئے ہیں گے۔ اندازہ یہ کہ ہزار فوج موٹیہ فارس میں ہے جہاں کی بلاستی نظام السلطنت گورنر نے دور کی ہے اور دو تین روز ہوئے اس کی موفقی ہونے والی تھی مگر تاریر و اسی بلتوی کی گئی کیونکہ لوگوں نے بہت فریاد کی۔ صورتہ آذربائیجان میں بھی اس ہزار فوج کے قریب ملکر موجود ہو گی۔ اور موہ عراق و بلاد حرمین کی روٹوں کی تنبیہ کے لئے خوف فوج بھیجی گئی چہ ہزار ہوگی۔ صورتہ یہاں میں دو تین ہزار فوج ہے اور صورتہ حراسان میں ۳-۴ ہزار فوج باسٹلڈ کچھ زیادہ ہو۔ مافی صوبوں میں مشاہیرہ یاب فوج کی تعداد اگر سیلا۔ ۱۴ ہزار سمجھی جاوے تو یہاں کے یا اس وقت قابل جنگ ساٹھ ہزار مرد تہ فوج ہے۔

۱۵۔ ناصر الدین شاہ کا فرزند اور ناصر الدین شاہ کا فرزند علی متاہ کا فرزند ہو گیا اور روس اس کا سرپرست بنا۔ آج کہیں یہ سطرین لکھ رہا ہوں بعد خوب ہونے کے اوسنے نہ تا ئیدر دس تہ زہرہ قہضہ کر لیا۔

- (۴) بلغارم سولہ گنہ کا امام ہے جو مدیٹر لٹلے سے دست کی گئی ہے۔ اسکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہوگی۔
- (۵) قدم سپاہی ناسنجہ کی ٹوسمان بستے۔ مہرانے زمانے کی یادگار تقریباً تیس چالیس سپاہی تھے جن کے سروں پر نوونما ٹوسان بھٹن۔ جو مکہ گرمی میں تکلیف دہی میں اسلئے باقی فوج کے سروں سے تلوں سے مسخ ہیں۔
- (۶) فوجی پولیس ماجہ ڈاری سہ پٹی ایک ہزار سے کچھ کم ہوں گے۔

سلطان ہند شاہ کل فوج دو سو تین ہزار اور درباری عادیوں کے۔ سلطان احمد مرزا کو ہم نے فرات مانے سے نکھا مرزا اس عمار کی راسے تھی کتاوار کا ہوا ری عزت یہ ہم لوگ کھڑے انہوں کی تینا بادشاہ ہند اور اپنے باب کا سرخا ہے اور تہو ہے کہ جہد ہفتہ سل روس کے سمارتھا میں سماگے والا تھا۔ گلوک لگا اور تھراں مسجد مانگا لیکن سرسٹ لار کسا کہ تعظیم کرنی چاہئے۔ احمد شاہ نصوRON کر صدر کم عمر معلوم ہوا سما دکنے بن ایسا مہین۔

جہم ہست فرہ ہے اور دربار میں۔ اے ولس بالکل سادہ یعنی سدر چھوٹا کوٹ اور سپر سدیلون اور لیرانی ٹولی سے نما۔ ستہ حصوم دربار میں جلی جوجی لباس اور کٹی دار نواح نما ٹولی ہے ہوئے نظر آتا۔ اوس کے چہرے سے جو ساری اور عند کی علامات نما مان ہیں۔ اوس کی تعلیم کی طرف بہت توجہ کی جاتی ہے۔ لیکن اہلی حال معلوم نہیں کہ واقعہ ہاتھ لایا اور محنت رکھنا ہو مہین۔

تمام لوگ سوائے مائے السلطنت اور بعض ساہزادوں کے منجملہ اوس کے مطہران منشاہ کا ایک فرزند بھی سمجھا۔ خوراک و م سے صحیح من اور نائیل سلطنت اور صف میں لوگ مع بعض خدام اور کمرہ ڈرائنگ کے م میں کھڑے تھے۔ اس ڈرائنگ کے م کی تمام صفات مشنوں اور قانونوں سے معری تھی۔ سزاہ میں صرف شاہ بیٹھا تھا اور بالسلطنت ان کے سراسر کھڑے تھے۔

ستاہ لے ای زبان سے کچھ کہا مگر ایسی جھوٹی آواز سے کہ میں خالق ہے ۲۵ قدم کے فاصلے پر تھانہ سن سکا پھر سب لے سلائی ادا کی اور فوج نے اور خطبے نے خطہ عربی پڑھا۔ جناب سالتت حضرت لمرالمو سبتیں با امام مہدی کا حمان نام آتا تھا اوستاہ سے لیکر خدام تک سب کھجکالے تھے۔ ستاہ اور وہیں جوجی لباس میں تھا

[مہراں - ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء]

مجلس سہاہی میں  
۱۵ اگست ۱۹۱۱ء کو جوبھی

آج صبح عمدتاً (ولادت جمیع العصر کی جوبھی من) انوار کی سلامتی نئی نزل کے اور وہی تھے  
میں جانے کی مانع تھی مگر آقا سرمد جس مدرسہ (سکڑی) قرآن خانہ نے ایک مہر نزل کے سے جو

انگریزی میں اسراٹنی ٹوپی پہنے تھے میرے کچھ لڑکے اور امرا سہاہی نے گئے۔ مہاراجا ہاں کے تاملن میں ہیں  
بہتر سے سمجھتے اور علموں کے اندر گر کر عمل کے اندر گئے۔ محفل کا جس ایک عظیم الشان بیچ سے جس میں سہاہی کا فرش  
جو حضور کے کنارے پر ہے اور حضور کے اندر فور سے لگے ہیں اور نرسر حضور میں جاری ہیں ان جو حضور میں  
چاروں طرف سے پانی اُگنا رہنا ہے اور ٹرے بڑے ساہ دار عالیشان درخت دور تک دونوں طرف چلے  
جانے ہیں۔ صحن کے ایک طرف محفل درباری خود میں کوئی تین چار سو عوام ساہاہ اور جنس اور سنگ لہاس  
پیسے موجود تھے۔ مائے السلطنت مامر الملک بھی گھر سے تھی۔ عموماً آجی میں آئی۔ فرہ اہام بلند فاس  
ابکا فائوش اور میں تنہا ہیں۔ دارو بھی ہے مگر تھوٹی عمر ۶۰ سال کی کچھ کم ہے اس کا لباس انگریزی۔ تھا۔  
ملکہ خاندان کی عمارتوں کے سچے ایک لگن فاسھی صحن کے چاروں طرف دو عین مع اپنی سیدھا و علم اول  
کے سلامی کی غرض سے کھڑی صحن درواں سکیٹی اور اعلیٰ درجے کی عین اور جمال تک میں نے دکھا معصلا  
ذیل قسم کے سہاہی ہے۔

(۱) کاسک یا قزاق جس کا فسر روسی میں اور جس سے دو لکھ روپے کو بھروسہ نہیں کسکا دو سال قبل انگریزی  
بادشاہ مخلوع کی طرف سے سخت جگ کی تھی اس کی ٹوسیاں بھی روسی وضع کی ہیں۔ ان سماہیں نئی اونٹ  
کم تھی اور سلاح بھی اون کے پاس گویا نہ تھے۔ منجملہ کئی ہزار کے ایک سو موجود ہوں گے۔

(۲) کیرٹ یعنی جوبھی افسروں کے مدرسے کے لڑائیوں میں تھے۔

(۳) مدرسہ جرت سے کے طلباء انہماک میں اور جنس لہاس میں بہت عمدہ طریقے سے چلے تھے۔ سہاہی ایک سما

دستہ بھرتی کیا گیا ہے کوئی ایک صد ہوں گے۔

ہندوستان سے بہت کم ہے ۛ

گورنر اہل علم، اعیانہ و عیب اور عمدہ سرور میں گوشت اہر سے بچ کر آتا ہے۔ نہایت فرہ دہ ماہک آس کی کہاں  
 نکلے ہوئی جسمانی اجزاء، عسر و حزن یا سنہ زمر لگی ہوئی ہے۔ ماہر سے سکڑوں آتے ہیں اور دکھاویں میں لٹکے ہوتے ہیں آبی  
 امن سے عیب نہیں ہر مدار کثرت کرنے ہیں تو مرنے میں ہماں ہنگامہ ہے اور ہمارے یہاں کے حساب سے ۱۵ یا ۱۶ ہر  
 ہذا ہے گورنر ان سے بہت مضر ہے۔ ماہر سے عموماً بچ کر وٹلی اور کھانا پارا سے لئے ہیں۔ مضر میں مضر و حزن  
 دعوے گورنر کے لئے ہیں بعض ماہر کے وہی نفا سے مالمال ہیں اور ایوں ہیں سرتاری ہے گئے لئے ہیں۔ سرتاری  
 کھنٹی ہوئی ہیں۔ لوگ و ان کے کھانا کھاتے ہیں۔ سار یا عد و مہن اس ایک و فاعلی در سے کھانا کھاسکتی  
 خلق ہند۔ گورنر سے بچنے سے ہلے ہیں۔ قرابین نما۔ قدر سے سما۔ نسلے خوش کھتی ہیں کہ ماہر مہم ہجرت  
 قریب مانی۔ ماہر مہم حاصلے دوسرے دارم حجاز میں اور دمسلمین ہندرا۔ بعض عام و تر سے احباب و تیار  
 کے ہیں حوزہ آری سے من آئیوں نے مہر سے تختا برتے ہیں ۛ

الہامی ہندو کی پوجا میں ایک انتہائی سنگین ہندوئی مسلمان لیون جوان حوا نگلہ میں بھی رہ چکا ہے سزا دہنمان نا دھوا سکے  
 حال اس نے عرب میں چھوڑا راتہ رات ٹری کراہل سزاں سربطہ کروں کہ مسلمان ہند کی یا لسی ہو سکا انگلستان کے  
 یا لیکن موافق ہے۔ اگر وہ لوگ گونا اور آردی طلبی جو صا اس یا لسی سے بھر گئے ہیں اور مسلمان ہند کو برکتے ہیں  
 مگر تباری ضرور لوں سے ناوا رفت ہیں ۛ

ۛ۔ بحیثیت مسلمان مگر صحیح واقحاب لکھے جائیں کہ یہ راہراں کے ماہر لڑکے حرکت مہری سکلی ہے کہ جو ہنستان ہند سے  
 مسلمانوں کو منی لغت نہ مہا بیئے ملکی الفاں اعلیٰ حضرت خارج سیم اور دال حضرت امامان کی بھی مصلح ہے۔ بعض لوگ  
 جس کی نظر ہندو کی کلاری کی اور قانون گوئی کی تعداد ہندی اور اردو کے رسم خط سے آگے نہیں ٹری ہی ہند  
 کے علامہ بیجا ای میں اور بعض تنگ نظر آدمیوں نے ہند و احار و اہل علم اپنے طرز عمل سے ایک ماہ ہندوئی چاہنا ان کو دیتے  
 ہیں اور ہندوستان کے مستقل کھیتروں میں آتے ہیں گروہ و دوسے ڈور تیں کیلئے لہے ہندو کی کالیج دہلی میں کم ہو۔ سہ

جس کی سائین ہر جگہ من +

اگل چند ایک خرم خرم لکھا ہے جو کچھ پر سوج ہے اس کو بجل کی قادی نویسی کا مومنہ معلوم ہو سکتا ہے۔

[ طہران - ۱۴ ستمبر ۱۹۲۵ء ]

آج احزاب میں سخت بیر لٹانی معلوم ہوتی ہے۔ لوگ ذکی الخس اور سلوٹن ہیں۔ ذرا سی خیر سے نکل فرمایا سولن کے سخت پریشان یا ارنہ خوش ہو جاتے ہیں۔ کوئی خیر سکت کی آئی ہے جس کو قضا طہ پر ظاہر نہیں کر لے۔

[ ک ] سرت کو سماں کج کہتے ہیں اور طہران جیسے بڑے شہر میں بھی اس قدر اڑان ہے کہ ایک کتا ہی میں دس آہیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ خود یانی بھی سرد ہو رہا ہے۔ یہاں لوگ کھانا پڑھنے سے کاٹ کر بکے پڑے پڑے تھوڑے مثل میزوں کے گھونسلے آتے ہیں سردی میں سرف ہر گز جوڑ گئی ہے۔ یہاں سیکل کوئی سخت کھی جاتی ہے۔ مگر

لہ " [ حیرت مند ] حساب مجال علماء ہر عالم میں مدین خواہ علامہ المتکلمین ہمدی ہمدور سے تو دیکھو طہران اڑا جانقصی دکرا نشانان در عراق رود مرودہ بس ارتوتی حیدر و خیاں حرکت ہر سمک ہر اسال در یارب رودہ اقدس رضوی علیہ السلام والصلوٰہ و الراددہ +

ان داخل علیہ را ریارت کردہ سحر سے سماں اور المداد و افاق یا عظیم یا عیسے سزادو حوتے سرون ار عدد راترتی اسلامان دہندیہ نفوس تکمیل علاقہ در حجان و ادلی مسلمین و مقالات معصلہ بزبان انگلکس و ہندی و فارسی در ہر سہ کمال فن دارا دارند۔ نویسنہ و نقشنہ کما سخن عالی را تریم و چاند و نظمان اسای آن را ہم رو سے کاغذ آوردہ اند کہ سہ فہم علوی خیاں ایشان ایک فرمان کافی است امرہ نزل کا ایشان را در حصوں سخن فوق بشر میدہیم و در نگرہ آئینہ شرح زندگالی ایشان را در ج و ہ لظہر فارغین غلام خود می بریک ماں لاکہ داراے یک مقدمہ بسیار مفصل و عالی است کہ کوا سلا صیق و معات اردو تر صرت نظر کردیم۔ نقطہ شرح تشکیل قلم را اینجا سرتے مائیم و ہمدیہ امں حیرت عالم اسلامیت را عظیم قلبتہ بریکے گوئیم۔"

(روزنامہ مجلس طہران - مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۵ء)



ہرچہ روز نائٹس کا دبا معلوم ہوا کہ ماہِ وجود بکہ ہارٹلی کی طرف سے دو صد نو مان ماہِ طہ (سارٹھے ہاگہور وہہ) اسل انجبار کوکتا ہے۔ تہا ہی آمدنی سے خرچ ہست زیادہ ہے اور نقصان رہتا ہے۔ سمان تک کہ ایک بلانی نے مالک سال کو جو بیسے نص ہتا کلارک تہا امانیہ ٹیر عفا اخرا و غنت دہ با۔ میلہ ہبار کو لو جو آرٹ ہونے کے سمان دفتر میں کوئی نہیں سمجھتا۔ گٹر لڈ ٹر نے کہا کہ بن اسلامی استقامت رکھنے کے لئے تدار کو سرقرار رکھتا ہوں۔

یہ تہین کے عراق کو جوان طائب سلم سے ملاقات ہوئی مولطا ہر زمانے بن و خوش فہم اربعی آرٹیکل ٹوس ہے اس کا نام سہ عبد العلی ہے مگر عام اہل انیوں کی سستی اور سہمی عالی ہے۔ ہمدان کا تعلیم ہے سمان اور وپ نپا کے لئے دھانٹ لہنے کی غرض سے آتا تھا۔ گرسٹی و سفارٹ کی کمی ہوگا مہانت ہوگا۔ اس نے مکر ایران کے خوش و عوام کے کچے حال سمان کے جیکے سنے سے سخن استورہ وا اوس نے۔ تا انکہ عموماً دماست و رضوت خواہ بن اور بوجہ فضول حرمی جا کر ما جسا لڑتیں طہ طے روسہ ہبول کہ لے کے لئے تہا رہنے بن۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[ مہران - ۱۴ شنبان ۱۳۵۵ھ = ۹ اگست ۱۹۳۶ء ]

ویشان کی روشنی آج مات کو یہ سبجاں اور اولاد امام ہندی کی توتھی ہوتی ہے۔ گلہ گلہ لڈون نے لمبہ روشن کر کے تھے۔ ہم مل مادتا ہی کے سچوم ہین ہینہ سچے۔ گٹر ٹری سٹل سے گلہ لڈی س۔ ہنہ خرا آدمی اور دتیں ہرار سہا ہی موجود تھے۔

حبو ج روٹی محل قدم کے سامنے تھی اور سٹین بچتا تھا اور سیاہی جو سہ من میں قمار مانڈھے کھڑے تھے۔ کہتے ہین آتشاری اسال کم ہیر ٹی گئی کہتہ کہ ریشانی و عاتہ ٹگی ہے۔ اور ادا تا ہ نامب لست دونوں ماہر سٹران مین موجود ہین۔ گرا گے سچھے دور ہر آتشاری کے کھڑے ہینو لئے ہیرے تھے۔ اور ہزار ہیرے سے زیادہ کی آتشاری ہوگی۔

مجلس تقریباً دو سال سے ہے۔ اکثر ممبران جوان ہیں بعض بالکل ملامت معلوم ہوتے ہیں تقریریں عموماً مختصر اور فصیح تھیں موقوف  
 کھی گئی کے اجلاس کا بھی ایسی اصلی بحث تھی صرف تفسیلی مضامین پر گفتگو تھی۔ بلکہ دفعہ قائلین انتخاب کا  
 پڑھا جاتا ہے اس بات پر بحث ہوتی ہے کہ جس حلقہ کا ممبر ماہ تک بلا وجہ غیر حاضر ہو مجلس اس کی جگہ دوسرا  
 آدمی مقرر کرے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خود اہل منہاج انتخاب کریں۔ کوئی کہنا تھا کہ ممبر غیر حاضر ہیں پوچھیں گروہ  
 یا قریب کا ہے اسی درجے میں منتخب ہوا ایک شخص کہنا تھا ممبر کو مجلس کیسے موقوف کر سکتی ہے قوم نے انتخاب  
 کیا ہے اسے اختیار ہے کہ جسے آدمی کو چاہے انتخاب کیے خواہ وہ حاضر ہو یا نہ ہو ہم کو کیا مطلب۔ قائم منہاج  
 بانا رہے نہ براخلد جسکے صدمہ کا سہوہ تھا اس کی آواز بھی تھی وہ اعتراضوں کا مختصر جواب دیتا تھا۔ بچوں کے  
 سامنے یاد دلانے کی طرف ملامت مہرتے رہتے ہیں جو ممبر گیت کو کرنا چاہے اس نام لکھا کہ ان خادموں کو دیتا ہے۔ وہ  
 ہر ایڈیٹنگ کو دیتے ہیں۔ سر ایڈیٹنگ سلسلہ وار اس لوگوں کو نام لکھ کر لکھ کر ان خادموں کو دیتا ہے۔ مثلاً آجائے زبانی سب  
 ۵۰ نمبر کر رہے ہیں۔ بعض لوگ شروع کارروائی میں اطلاع دیتے ہیں کہ ہم فلاں فلاں فقہ کے متعلق بحث  
 کریں گے۔ مسودہ موافق ہونے والا ہونے کا موادہ موقع نہیں دیا جاتا۔ اور یہ بھی بات ہے کہ جب مسودہ  
 کی مخالفت ہوتی ہے سب جواب دے دے بھی تقریر کرتے ہیں۔

میں اخبار کو پڑھنے سے مجلس دارالاشیاء ملی کی لیافت و دانش کا جملہ نذرہ سمجھنا تھا اس سے دو پیڑ  
 پایا۔ لاکن زبردست لیڈر یا مقرر نظر نہ آتا تھا محض متوسط لوگ تھے جن پر غائب آجانا اور جن کا لیڈر بن جانا  
 مشکل نہیں ہے

آج روز نماز مجلس کے دفتر میں نسخہ محمد کشانی کے پاس گیا اور انھوں نے ملاقات کے لئے نہ آئیگی  
 محضرت کی۔ میسر و ملازمت اخبار کا بیگٹ جہاں میں آتا ہے۔ اونھوں نے سیکٹ اور ایک

ملاقات ایسے ہی  
 کاشانی ایڈیٹر مجلس

۱۳۱۳ء میں معلوم ہوئی کہ جو نذرہ سرانجام فرما سقاہد میں بخا حمان ڈاکراست نہ ہادہ آتے ہیں اسلئے ہر شخص اور کسی اور سے  
 سے نہ آسکے۔ بعض صحیفہ کرتے تھے ۱۲۔ منہ



ماوجود اپنے نقاب کے اٹھان میں کسی حد پہنچ گئی ہے۔ کیونکہ دو سال قبل لوٹ کر مزویٰ شاہ سابق ایران کے مہر  
 کو آمد لسکر ۸-۱۰ ہزار سے زیادہ نمہا۔ مگر کاغذ برابری کا استکر عہد سے اگلا کہ سمجھا جاتا تھا۔ بہت سے کنجیاں کی کسار  
 مسئلے کو گرنے سے بندوبست آج سے نئے ہم لوگ سے افسر شملہ کے پورے مطبوع ہیں اور ان کو اور پھر رانی اولیٰ لیزون  
 کو بھی رکھتے ہیں۔ نوٹ جگا کے لئے محاسبہ مدد داران بڑا امتیاز ساہ سانس اور کرمانشاہ سرفلاں سالار الدولہ  
 وار ہے ہیں ۵

[طهران - ۸ اگست ۱۹۱۹ء = ۱۳۳۹ شمسی ۱۳۲۹ھ]

پارٹ ایران  
 کی کیفیت

آج مجلس وزارت سے میں گیا۔ ملٹ (ملٹ) مل گیا تھا۔ اوسیر لکھا تھا کہ چھ ماہ سے تھے نہ ہوں۔  
 مجلس کے مالیتاں مکان کے دروازے پر سہاڑی کھڑے تھے اور پھر بھی ہتھیاروں کو دریاقت کیا۔ اندر ایک بیٹے  
 سے گئے حسرت نامت قیمتی قالین لگے تھے۔ دو طرف منزل مالا سرا اور ایک طرف منزل مرمرن ہر جہان تھامنا بیوں کی کڑی  
 گئی تین دن اور مال میں (حوی گڑھ کا) جہد کے سٹریجی ہال سے دو گنا لہا اور دو گنا چوٹا تھا) سماں عمدہ  
 قالین کھے تھے۔ ممبران کے لئے بیچ تھے جن کے آگے درج تحریر کرنے لگے ہوئے تھے جو وقت تقریر باآدہ ورف ہر گتے  
 تھے۔ ملندی برباک ملٹ فارم پر بجا اسپرٹون الملک پریسیڈنٹ تو ایک خود دار شخص ہے بہت متناہب سے  
 مٹھا ہوا اور ذرا سی سرگوتسی اور سعادت کی پگھٹی بچا تھا۔ بھون کے اوپر لو کر لگانے کی جگہ مرشل یا ریمینٹ کی چون  
 کے عمدہ گدے لگے ہوئے تھے۔ سہ بیچ سلسلہ دار چل جاتے تھے اور ملیٹ فارم پر پریسیڈنٹ سے نیچے بچے نصف دار  
 کے طرف سے پریسیڈنٹ کے سامنے لگے ہوئے تھے پریسیڈنٹ کی مین کے پاس دو ماہل میزوں پر  
 کچھ لوگ یا ریمینٹ کا عملہ یا سحت عمدہ دار بیٹھے تھے اور سب سرکاری رلورڈ تھے اور ایک خاص گنبدی میں رلورڈ اراچ  
 تھے جس میں روس کے اخبار تو دی ورمسا کا ایک ایرانی رلورڈ بھی تھا۔ اس کو دکھیکو ہمارے رفیق آغا سید حسین نے  
 کہا کہ یہ ایک بے حسرت ایرانی ہے کہ روس کی خدمت کر رہا ہے۔ سخت قانون ان کا بے متعلق تھی جو ہر ماہ لے کر پھیرا  
 لے کر آیا کرتی تھا تھی والا ہر ہٹا ہر ماہ رلورڈی ملدیں اور رلورڈی معاملہ میں ملکر کچھ نہیں یاد (آ) قریح لکھتے ان ساقی ماہر پکا

میں اس وقت سے کہ وہ اپنے آپ سے کہتا ہے کہ وہ ایک ایسی شخصیت ہے جو کہ اس وقت سے کہتا ہے کہ وہ ایک ایسی شخصیت ہے

سرتیاجا ہے اگر یہ سب سے بھی بے اعمال ثنارتہ فرقیہ ہوتے تھے +

آج روز ماچہ مجلس سے معلوم ہوا کہ سندھ سٹڈس میں جن آدمیوں نے ہر اجازت کا سہہ سنا۔ اون کو گرفتار کر لے گئے اور اونہوں نے ایک سپاہی کو مار ڈالا بعد ازاں آدھوں کو بھیسی دی گئی۔ اسما فرانس ڈیٹ کے کہتے تھے "سندھ میں ماہر اردو" اسی صدائوں سے اسما فرانس سے بچانے میں ۔

دارالعلوم [ ] آج میں دارالعلوم جامعہ اسلامیہ اور دارالعلوم علامہ اسلامیہ اور سر کے نام سے انکوئی کوئی نہ تھا ایک کمرے میں بنگلہ کا سردار دست واد سے تار تار بہت ہنسا اور ابھی بھی ہمیں دو منزلہ کوئی ہوئی ہے مرد بہتر۔ مثالی تھی۔ یہ ہمے رہا۔ رہے۔ جبکہ عینہ قلبی ہلی حوالہ کے لوٹس و بزان ہی کہ انہ رہا اجازت داخل ہوں اور دست صالح نہ کریں۔ - طیلوں سے لگے تھے کئے۔ ایک طرف سرکاری طبع بھی تھا۔ ۲۰۰۰ صحن سرے سا بننے تہن کی دوست وگ سے مانتہ ہیشا نے بے عزت ایک کہہ کھنڈہ اس میں ایک کبیٹی سے جو رہی تھی اور دسر لکھا ہوا "فلاحت لسان روی"۔ اس کمرے میں زبان ردی اور فن رہا ہرحالے کی جامعہ شجائی عالی ہیں۔ طہران کی تعلیم وائی کا بھی تعلیم نہیں ملکہ کا لکھنؤ سکول کی تعلیم سمجھتی جاہتے۔ اگر یہ سب سے بہت عام ہے

دوران کی تعلیمات [ ] ایمان حقہ اور دو سب کو دو عام تعلیم ہیں۔ دہریہ واد و اوقات میں کا فوسر اس عمارت میں بہت سا ماسد ہنہ ہیں۔ تحریر علیہ تاج اوسے ساہا جامعہ پنجم لندن گئے جوئے تھے بد نہیں۔ [ ] کل میدان ہونا کہ جنوبی طرف جس طہران کی پولیس کا ادارہ ایک خوشنما اور بلند عمارت ہے وہاں اہل پولیس تھیں اور سہا کی وردی یعنی کوٹ ہنوں پہننے جمع تھے۔ ہزار سے زیادہ جوان ہونگے اون کو فوسر کچھ بنا ہے پٹھے۔ غار لرات کا واجرڈ (حرفہ شان) تھا۔ خاص طہران میں پولیس کا انتظام برا نہیں اور لنگری ہر جگہ نظر آتا ہے۔ سہا اٹھے اور وردی سننے ہونے ہیں۔ اگر کل لنگر جوہں وقت دولت ایران کہ ہیں تجاؤ سے جس کی تعداد کار زیادہ ملاکر غار لرا پچاس ہزار ہے ایسا ہی ہوں سن سمجھوں گا کہ تروٹ

[ طہران - ۷ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ ہجری ]

حضرت حاتم و طینیہ اور آقا مرزا محمود جاہل اور قزاقی واقعیت وسیع اور جلالت عالی تھے ملاقات ہوئی۔ یہ صاحب بہان کے دفتر تارک اور بہن اور عیب کھئی قومی اور ملی کام ہونا ہے یہاں بیرون جاتے ہیں اون کے دولہ کے مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ انگریزی بھی جانتے ہیں۔ من لے ایران کی تاریخ اور حقایق ہیں اون کا انتقال ہوا۔ ایرانی سرنام کے لڑکے عموماً سماں کی پسنند زیادہ سودیب و درمدیب معلوم ہوتے ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ بہان میں جو صیغہ گورمنٹ کی گئی اس کے کچھ کام ہیں کہا اس وجہ سے کہ فسر پروردہ سالارالدولہ کا حامی ہے۔ ایران کی حالت آج محسوس ہے سمجھنا مازک بیان کی من لے دریافت کیا کہ خرنیہ کہا جھکا؟ کہا کوئی دست نمک اس کو پکارا ہے۔

ورنہ سچے کی کوئی صورت نہیں ہے

خدا بے مونس الملک رئیس مجلس سے ملاقات کے لئے روضہ لکھا گروہ شعران لکھے ہوئے تھے۔

سردار محمد علی خرمی خرمی اور مفضل لنگو ستم حسین اور دیگر اس سے ہوئی وہ کہتے ہیں کہ اہل مشروطہ سہ ماہیت و طاعت کی محض ایک نمائندگی جو دہا م کرنے کے لئے گھڑی گئی ہے

سراپ بھلے ملک میں راجح تھی اور جیہ تھی اب مستعمل لگا دیا ہے کہ سنی فروغ نہ ہو و موس و فریجینے والے ہیں کوئی مسلمان علانہ نہ لی سکتا ہے نہ فروخت کر سکتا ہے نہ خرید سکتا ہے۔ میں نے کجا کجا تہ کے نہ سہی نہیں نہ مشروطہ کے کہ جس شخص کا حویلیا ہے کہتے بلکہ سب لارم ہے کہ تاؤن کے دائرہ کے اندر میں کن اور جو کہ ملکی قانون اس گلہ اسلام ہے سب کے سب کی علانیہ فروغ کا منع کرنا عین منہ زبطہ اور یا مدعی تو وہ ہے۔ جنہی قانون (فواہش قانون) کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے مگر سب لوگ کہتے ہیں کہ ایسے مکان اور سب عہد میں شہر میں حکومت کے وقت میں بھی ہندہ جس۔ اب پولیس گولی کرتی ہے کہ دوسرے اون مکانوں میں دلوہ اور جھگڑا نہ کریں اور کچھ نہیں لیتے ہیں مگر واقعی اب ان ہونہ اور کیس قدر

اوسے کیوں ڈرتے تھو دن؟

اس قرآنِ خاتمہ کا معلق کسی سرب (بارہٹی) سے نہیں اس لئے رافق بہت سمجھنا مستحسن یا اوس کے بس  
تخریب دیتے اور اوس کا انتقام کرنے ہیں۔

**قومی کاموں میں دیتا** جو کچھ میں لکھنا ہوں وہ ہرگز بیسے دوسرے کی ماس نہیں چاہتے۔ تو کبھی لایا ہوا نہ مملکت  
پارلیمنٹ کے حالات دیکھا کیا مان ہی رائے دیا ہوں جس ارالی چکے معاملے میں قابل اعلیٰ رافقین رونجیہ  
ذمہ دار کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اوسکتے ہیں کہ امداد نہیں دی۔ اسی وقت تک یہ ایک ایسے برس ہر برس میں کرنے۔  
جناب مولانا محمد اسلم انڈیا ہلالتن نے ایک جگہ ہے احادیث لکھا تھا کہ اوس ارالی دیکھے۔ جاتے ہیں سو دیکھے  
قالنا یمن اگرچہ ۱۰۰ اوس عربی ہوں" میں امید کرتا ہوں کہ یہ سیر کا سال اعلیٰ امن ہوگی۔

**ہندوستانی کمپوں کی ترقی** اے اس موقع پر ماس سے ہم کا اگر میں ہمدون کی اسلامی آئینوں اور مدارس کی دیت کے متعلق  
توجہ دیتے اے لکھنؤ جمہوری آئین حقیقہ عرف آرمیوں کے ماتھے میں میں اعلیٰ کی دیا مت پر موما کو رو دیتے کہ ہے اللہ  
بڑی آئین ہندو اور متول آرمیوں کے ہاتھ میں ہیں یا علیم ہا ہن جو تھرا آف میں ان کی سب لکھا کر و ملے کر انا تھا کہ  
کسا وہ ہے کہ لعل آدمی سوہون کو کاموں میں خا دینے دے میں جس ملک دائمی مارت کرتے ہیں اور جہ ٹھیکے اور کام  
ایک ہی مشترکہ یا ان کے مابین ہندو میں محدود ہونے ہیں تو یہ سب لکھنؤ کے قریب میں جاتا ہے کہ اے کے اوس  
ماس سنتہ سی تاہم اپنی نفسی ماحب قومی کی کی سوزہ کاموں کو مالانق اور ماقان ممتاز آدمیوں کے ہاتھ میں دیکھیں  
ایسے توجہ کو سب کسی مانتوں کی چہری یا میں لکھنؤ میں اور اوس کو چھپا ہون اور جو لوگ ایسے میں ظاہر کرتے ہیں اور کئی دیکھ  
قوم کو مکمل رصف مملوں کرنے لگتے ہیں دولت اور جہ را اور مائل جو عیب و راسی سہرا ہے ساتھ لکھنؤ اسٹوڈیو  
ہیں براہمن کے جہ کا ذکر کرتا ہوں ان ہندوستان کے قومی اور اسلامی نام لیا کو کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا لاکھوں روپیہ  
موصول کر کے ہمدون کی تخریب کرنے ہیں اگرچہ اردو کا ادارہ ٹھیکے تو اذرنوی منظر کچھ زیادہ خوشنما نظر آوے۔

ہندو ملک کے ہندو کیوں کا حال مجھے معلوم نہیں مگر قومی روسہ کو اس طرح خراج کرنا کہ اوس کو بہتر مانڈا ہوا کی حد تک یہ کہ

اسلامی آئینوں کی ترقی میں کسی بھی طرح کی توجہ دینا چاہیے۔

انگاریزی جانتا ہے جس میں چند ماہ کی بھی رہا ہے۔ اپنا لقب ایچ بی کے مترجم نظام رکھا ہے۔ عمر ۲۲-۲۶ سال تک  
ترجمہ چنگی اور کمالیک بھائی لہران میں مشرف کی مشرف کی بی بی میں مارگا اور دیو پسران تم شاہ سابق سرپرست نے  
کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ دو ہفتے ہی (یعنی ایک بجلی اور ایک مہینے) امریکہ سے آئے تھے تھے۔ فرقہ انڈیا میں  
ایٹن مہاشی تھا اور جڑی تو اسداس نے سیکھ لی تھی۔ یہ بیٹے مشرق سے فوجی لیکس پونہ محمد علی مرزا سے لڑنے کے لئے روانہ  
ہوئے تھے۔ لیکن ترجمہ نظام میں کام بنام پاپا مشرف کی مشرف کا قیام بھی اسی قزاق خانہ میں تھا۔ مترجم نظام ظاہر دیا لہذا  
نفس کے سخت مخالفت میں کہتے ہیں کہ ہمارے تمام دفاتر میں روس کا ہاتھ ہے اور وہ لوگوں دس سے ڈرتے ہیں۔  
رہتے ہیں۔ سچی زمین روس کو میک کا رویہ پھیلا رہا ہے۔ "فتح لہران کے موقع پر ہم نے کہا تھا کہ میں آریوں  
کو پھانسی دے دوں گا۔ پھر روس کے آریوں ہیں اور لہران کا اسکے کمال دو تب انقلاب کابل ہوا اور کنگا کے مانتوں نے مرحوم نے  
نہ مانا اور چرچا آریوں کے پھانسی دینے پر نا محمد اور اسلاماء کی عداوت کی۔ یہ سچی کہتا تھا کہ عداوت اور مرزا  
محمد علی اور یعنی احمد علی قزاق کے لوگ) انقلاب کی ٹیل کے خلاف تھے۔ یہ نہ یہ سب جھگڑے ہوئے تھے  
کہا کہ وزیر عازر جو سابق حسین علی خان لغمانی کے بیٹے ہیں آپ اور جو ضرور تھیں  
قزاق خانہ میں قزاق خانہ نے من جب گیا تو میں تمام کہتے ہوئے تھے۔ یہ عجیب تھی ہے کہ میان ایک نرسہ بھرت  
تو رہا ہے کہ ٹیپی ایرانی چہنوارہ کو سزا عامہ پہنچنے کو۔ میں ملاحظہ میں کبھی ٹیپی اور کبھی عمامہ من لینا ہوں۔ مگر  
لہران میں ٹیپی والوں کا زیادہ زور معلوم ہوتا ہے۔  
آس نو بیدان سے میں نے ایران کے عادات و اخلاق کی خرابی کا ذکر کیا تو وہ نے تسلیم کیا۔ آج سبہ ہضم ہو  
کہا کہ تم نے ماہ میں چرچہ غوثی العادۃ میرے ہاتھ میں دیکھا کہ پڑھنے کے لئے مانگا اس میں نونے  
بھرت کا چرچہ تھا اور پڑھ کر نہ دلفریک لوگا دیا اور کہا کہ "یہ اثر نازدک۔" میں نے کہا مارا حکم آمان آستان  
جب میں نے قزاق خانہ میں یہ حکم سے کہا تو وہ اچیل بڑا اور کہا مجھے جہہ بنائیے میں اس کو لوں  
کے شہر کو لیتا ہوں وہ ضرور مستبد (شاہ پسند) تھا۔ میں نے کہا اگر گیسر کا مجھے کس معلوم کیوں کھا میں

ہالی کہ جسے بہن ورنہ خضعتہ تسلیم کی کہ حج عقامارستہ ہیں ۔

[۶۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰ = ارسحمان مسکت ۳۲۹ اپریلی]

آج دوپہر لنگہ تھا لہذا ہر سو سے نئی دہستے کسی قدر آراستہ ۔ وہی علائق کہا کہ شہر میں عیشہ باہی مانی من ملا کہ سپا اور نزل پڑھیں کہ آیا ۔ کہ انہ اور سرارت دور ہوئی عمادا اسلام مرزا محمد علی کے ہمان گما وہ مکان پر نہ ملے ایک لڑکا چلا تا جا تھا کہ حکم نہ تھی یعنی مرزا شاہ سالن کے معاملے میں مجاہد میں سخت استروک کچم ۔ توفی الحادہ بڑھ بھا حواک سہا سی (۱۰۰) کو بچھا ہوا ۔ خرمدا ۔ اوس کی عجا رب خودی سے حالی ہمن سال نقل کرتا ہمن ۔

توفی الحادہ لمدن حکم حکمہ ریا ت اللہ بخت

قدم عمدہ آقمان علم را اعلام وامراء رؤسا عشا و کلمہ غیر مردان اسلام اندہم التتلا بصرہ برا تانہ آمن سلطنت قدم ایران و کجوار اسلام محمد علی مرزا بہ ایران فرستادہ ستدہ است در این موقع خطر ناک کہ در جمعہ معاملہ لکھنؤ اسلام است اگر خدا نخواستہ نعلتے شود کفر در ایران عوبدا آقا ز سید اسلام بیکلی نخر وہ شواہد سہ ہر تمام ہالی یا جمبت وامراء عظام و سر عدالان و سنجہاں سمدتن واجب کہ ما قدم تائب و عزم را سخ در دفاع اس دشمن نذل جان و مال مستانہ نظر میند و رفیع این علما اردو خانہ مسلم فالونی دانسہ ہر گاہ خدا کی سہ اندے لعل شود فقیلہ الاسلام سلام اللہ بزم سم سامت را ایک گد فر سو دہ ہر و گداری نظر میند

سابقہ ہر سحمان محمد کاظم الخراسانی - عبد اللہ زاندرانی

نعمتے کہ طہران میں گوشتا س کوش سے لڑکے اور لڑکوں کے مدرسے ہیں مگر خاوردن کے رتہ تک ہم سہ کم من آج دریا دک کرے سے فرات خانہ خبا بان ناصر کا پتہ چلا۔

ایگزے کہ کرب اور ہائیکس سپر کا

یہاں کی اصطلاح میں جو بار چھپا ہوا ہے اور اس کو بانار کہتے ہیں اور جو کھلا ہوا ہے جوڑی سہم کہ گاش میں ہمہ نہ در خون کی نظارین ہوتی ہیں اس کو جیا بان کہتے ہیں ۔ منوسط میں مکر سے نکلے ایک خوبصورت لوجوان لوہو میں وضع اور رونی لیٹی اوٹھے ہنچا تھا اول اعدان کو ٹھما اور وزیر مہرنگا با معلوم ہوا اس کا نام جس میں بہدانی ہے ۔

ان کا خیال ہی نہیں اور آخر نے بتایا کہ واقعی ایسی ہی ضرورت ہے مگر سلطانین باہدین کہ جبرئیل فرمے ہو  
 بھی اطمینان کے ساتھ کام کرنے دین اگر وہ ایران کے جانے کی کوشش کرے :-

محمد علی شاہ  
 مازندران میں بیٹھنے

اخباروں میں نہیں چھپا مگر مجلس اور دیگر ذرائع سے معلوم ہوا کہ شاہ مخلوع مازندران میں  
 پہنچ گئے اور آج ایک سخت مضمون روزنامہ مجلس میں شاہ اور ارون کے دربار سالار الدولہ

کی حرکات کے متعلق شائع ہوا حوا و کھنوں نے اپنے رمانہ اختیار میں کی نہیں :-

عالمین مرکزی اور  
 گورنمنٹ کی سستی

ان لوگوں کی سستی اس سرتا ہے کہ دو مہینے قبل کہا گیا تھا کہ بالکل خالی اور سالار الدولہ  
 فیول کے لئے بالکل تیار تھا۔ مگر سالار الدولہ داخل ہوا نہ گورنمنٹ طہران نے اس کو فتح

کیا۔ کہ شاہ مناسبت مناظرت اور عمدہ مقام ہے مگر آج بھی سالار الدولہ اس میں دخل نہیں ہوا۔ گورنمنٹ کے  
 بہاڑوں کو سسٹم سمجھ کر وہیں مقیم ہے۔ جیت حالت ہو تو ذرا مشکل ہے کہ یہ لوگ طہران فتح کر سکیں۔ بہہ ظاہر ہے  
 کہ جسکے ہاتھ میں طہران ہے گورنمنٹ اس کے ہاتھ میں ہے۔ تارا اور خاک اور پریس اور فرج اور خزانہ اور دفاتر  
 اور جواہرات وغیرہ اور فارسی لفظیات کے ساتھ ہیں۔ اکثر عوام ملامت ضرور بادشاہ کے ساتھ  
 ہیں اور اس میں ولایتی اور بلدی اور تاجر اور وہ مغز لوگ جنہوں نے بادشاہ کو سستی آنا سب گورنمنٹ کے  
 ہمراہی ہیں تار زار دیتے ہیں جو روز اخباروں میں چھپتے ہیں۔ عوام پر اس سے بہتر اثر ہونا ہے کہ سب ملک  
 بادشاہ سابق کے خلاف ہے۔ مگر واقعی صرف وہی لوگ خلاف ہیں جو مار لکھتے یا سزا میں دج کرتے اور شائع  
 کرتے یا جو بیادین لڑنے کے لئے جا رہے ہیں :-

آقا شیخ محمد راد رانی  
 دکن کی موجودگی

آج آقا شیخ محمد صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ عام ہنرت بولا اسلامہ سے ملاقات با یون اور  
 یہاں یون اور محمدون اور طبعین (سچے لوگوں) کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں کہاں تک سچ ہے۔

اور واقعی عقیدتاً اہل طہران و اہل شہر صحیح مسلمان اور ناسخری میں یا نہیں؟۔ اونہوں نے کہا یہ بھی لوگوں کی  
 بدکھی ہے کہ جو کوئی انتہا پر دست کرنا اور ماماعتی و فرقہ پرستی کرنا چاہے اور قانون پر اصرار کرے اور لانا نہ لے لیت

بے غیر ہوتا کہے لگا کر اوس وقت اولن کی شکل ہندیوں کی سی ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ تم نے ہندیوں کی کھس میں  
 تریاکشی (حدیث پینے) کے داستان کسی جگہ دیکھے؟۔ کہنے لگا کہ چہرے سیاہ ہو جائے ہیں۔ باوجود حسامیری طہران میں  
 شہرت ہوئی تو ایک دن اونہوں نے اگر معافی چاہی۔

ملاقات بائبر مجلس جناب مرزا محمد حسن سے میں نے اجازت مجلس اور استعمال کے ایڈیٹروں سے ملاقات کے لئے خطوط لکھے تھے

اولن کے دفتر میں بھیجا دئے۔ ایڈیٹر مجلس سے ملا اور اپنے حالات مختصر لکھ کر لکھے اور نوخریابان اصلاح امران  
 سنائی آؤں نے بچہ لعلیت کی اور اوس کے چہرے سے رہنمائی مانا ہوئی۔ ششمنس تقریباً ۱۰ سال عمر رکھتا  
 اور بی نقاہ ایران ہے اور معتدل فریق کا عامی ہے۔ بیشتر مشی اور ایڈیٹر ہے۔ مجالس کے ہیں کہ فتاں تریاکشی  
 کا اوس حرصاف ہویدا ہے۔ ان کا ماشی محمدی کا سنالی ہے اور مایع میداری ایران کے پیرتھے سے معلوم ہوا کہ  
 کہ اولن کے بعض کارہنمایان حرصاف طہبی میں نزادہ مظہر الدس ساہ ہوئے تھے۔ یہ لہ خراج مجلس گویا نیم سرکاری اجارہ  
 اونہوں نے کہا کہ میں اجرا مجلس میں آں کا صہم کسی قدر سلیس کر کے جھانوں گا اور کس کردوں گا اور آیکے پاس  
 آؤں گا اور کوشش کروں گا کہ آں کے آئے سے طہران کو فائدہ ملے اٹھائے۔

ایک نوجوان عرب شیخ احمدی جیسا خاندان روحانی اور اصلاً امرانی ہے اور خود کو علما کا سرور دہاں  
 کرتا ہے اور سفر میں عراق سے ساتھ لکھا آؤں کے امرار سے آج ایک قرآن روزانہ بیوکرہ لکھا۔ بہ عربی و فارسی  
 دونوں میں کچھ کچھ لکھ کر لکھتا ہے۔

جناب شیخ محمد انبازانی صاحب شیخ محمد بہت بے تکلف اور مدع آدمی ہیں۔ قانون محکمہ میر کے متعلق اداہوں نے

ابک کتاب بھی لکھی ہے منکبہ عبدالمنان بن عبدالستامیل کے بیوکرانی کے ایک حکمہ ہے جس کا کام ہے کہ  
 قانونی غلطی پر مضمون کے اور شیخ صدیقہ مصلے کے لئے دالیں کر دے۔ وہ کہتے تھے کہ ایران کو ایک فخر الملک  
 (سرسالار جنگ مروج) کی ضرورت ہے جو مجلس کی طرف سے مجاز ہو اور زبردستی انظام کو جاری کرے جس طرح  
 ایس کی درسی کے لئے وگرتانی ۱۲ میری کئی پر ہے میں کوئی آدمی کل انظام ملک کے لئے دستاویز چاہیے



نے رسمی سے اس کو پارلیمنٹ پر گولڈن ہارنڈی کرنے کے بعد مار ڈالا تھا۔ مرحوم ایک ملاک اس وقتان منشی منہویٹ  
 نوجوان اور ماقبت انڈین قدارٹن تھا :-

[ ۵ مارچ ۱۹۰۶ء = ۱۰ شنبان ۱۳۲۵ھ ]

ملاقات نامہ  
 محمد حسن احمد اسلام

من آج صبح کو مرزا محمد حسن صاحب الاسلام داماد جناب آقا بہتہ عبداللہ صاحبانی سے ملا۔ سعید اللہ  
 بہسالی پڑ سے کتے ٹھٹھے کے آدمی اور ایران کے مشروطہ کے زبردست حامی اور سقمزدی اترتھے کہ محمد علی شاہ کا پند  
 بھا کہ وہ ایران کو جہوی کر کے خود پر بسطوط منن چاہتے ہیں۔ سال گذشتہ خضر عثمان نے اون کو مار ڈالا۔  
 مختلف گروہوں پر پڑ بہ ہے۔ میں ان کے نام فرزند جناب خوند کاظم منجانب خونہ بختیاری ملاقات لانا تھا۔  
 نہایت شائق و تپاک سے ملے اور نائب السلطنت سے ملاقات کیلئے کہا کہ مارشد بگواس کا بندوبست کروں گا  
 اتنے میں اکیلے انی میٹروپولیٹن مرڈا۔ بہ سال عمر درجہ آہ اولاد سے چھکے چیکے بائین کین۔ معلوم ہوا کہ  
 صحابہ قطب الملک ہیں اور انھیں کے ذریعے سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بہ نائب السلطنت کے اس  
 میں ہیں۔ میں چونکہ باقاعدگی لیس میں نہ تھا اور میں نے عمادہ مفتی بہت صلاح حالت ایران لکھی تھی وہ بھی  
 صحتاً نہ ہوئی تھی اس لئے قطب الملک کا بہ کہنا لائی وقت مکان دربار "میں ملاقات ممکن ہے" میں لانا مارا

حساب شیخ محمد حسین صاحب  
 اداوت کے ایک عزیز کی امری

آقا شیخ محمد حسین صاحب نے کہا کہ گما وہ آپ کے تھے عام طور پر ہندوں سے ملکر خوش ہوتے  
 ہیں۔ چونکہ بہ ہندوستان اور حیدرآباد کن میں بہت رہے ہیں میں نے اون کو  
 بہ سال قبل کتبہ حیدرآباد کن میں دیکھا تھا اب اون کے کال سفید ہو گئے ہیں۔ بہ لانا شیلی سوار  
 اون سے سب ملاقات رہی تھی میں سوچتا کہ وہ خیالات صرفیہ نہ رکھتے ہیں۔ محض فقیہہ بہ ہیں۔ میری خیالات  
 عمود بارہ اصلاح ایران تھے اون کو مادہ قابل عمل اونہوں کے صورت موجودہ میں نہ پایا۔ اردو میں بھی مائتین  
 کرتے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ ایسے خیالات اور ریہمت ایران میں نہیں۔ میں نے جو ایراتوں کی بہت  
 کہا کہ وہ اجماع میں مبتلا ہیں اور حیدرآباد سے پہنچتا ہے تو جناب شیخ حسین کا فرزند جو موجود تھا اور ذرا بیباک اور

نہی کر دیا۔ خطبہ ملتین اور وہ میر حنفی ہونے سے دو اڑے دست کے لئے ذخیرہ بن گیا اور اس کا مفاد و حسن کوئی برائی نہیں۔ لیکن مستند دستہ نے کہ وہ امام کو یہ آئینہ کے واسطے رکے گا وہاں کے کسٹریپر ہے

[ ۴ گز گز ۱۱ سائز = ۱۵۰۰ مربع سائز ]

**کراہ کا مکان** ایک منزل پانچ نو ماں ماہرہ کراہ لی۔ اس میں دیگر بندی انعام کوگی ملدی۔ ایسا مکان بہت بڑے کمرے میں مشابہ ٹھیکہ میں ہی کراہ مشابہ سے بیٹھا اس میں زمین بہت بڑے کمرے میں سپید ہے اگرچہ مکان بہت بڑے گھر سے کراہ بیٹھتا ہے۔ ایک ماہ سے قبل خریدیں تو وہ تو ان (ملنے والا) دہا ہوا اور کراہ کے بعد وہ تو ان (ایسی) ماہرہ کراہ ہوا۔

آج سفر کو یا ہم ہوا اور سخت مانگی اور نکلن محسوس ہوئی۔ اس کے بغیر مستند حسین نے ہرمانی کے مکان لیکر دیا کیونکہ وہ یہ مکان چھوڑ چکے تھے اور چلنے والے تھے اس لئے زیادہ احسان رکھ کر زیادہ کراہ بیٹھا دیا۔ ہم کراہ سے اس میں سے تھکے تھے کیونکہ ان لوگ ہال سے انتقال تو ہوتے۔ دوسرا لوگ بھی جو کراہ میں آج کو بیٹھا گیا اس کا اپنے امر اور اس کا کتب کو بنا دے۔

**جہان ماہرہ** آج میدان تھکا کے سمرقند قہقہہ (جہان ماہرہ) کو دکھا۔ صحت ستانہ عازت اور وہ کس دو دنوں طرف ہیں۔ ذرا ان سارے حیاط میدانہ ذرا ڈاکٹر۔ کتب علم ان میں زیادہ ہیں۔ جو کون کو ہم نے آج کوئی کارٹون میں کھینچے ہیں وہ دکھا۔ مگر قہقہہ سے نہیں اور یہ تو تین مگر سبہ تھیں +

**ارن اور کلاسن** سال بہت سے لوگ مشیر کلاسن کا اور بیرون معلوم ہوئے۔ انگریزی ٹیوی اور اس سے بہت ہوتے ہیں لیکن وہ ٹیوی ماسٹر ہیں۔ مسلمان عموماً خوش لباس ہیں اور اس کو کون کا زیادہ تر کس اس سے بھی کوٹ۔ نیلون ایسالی ٹیوی اور عمارت اور پانچا۔ اور نظامہ اور گھر بندی۔ دوسرا ہالے فیشن کلاسن ہے۔

تھیں جو ہال مکان ہے اس کے متصل ایک مدرسہ ہے انگریزان کے نام سے۔ یہ نوجوان عموماً سڑیل کا ٹیڈر تھا اور ۲۲ سال کی عمر میں لودھ سفٹ چھٹی کمرے کے شاہ ساتھی محمد علی مرزا نے (سنان سناہ کنجی) سے

کھی گڈڑو۔ دروغگو سب اور جنہوں نے صبح کچھ حساب کے ذمے باقی تھا بعض چیزیں لانے کو کہا اوس نے کہا  
 چشمہ۔ اوس کے بعد دو ستر آدمی کا کام کرنے چلا گیا۔ اور جب صبح کا باگ تو بولا کہ کل من نے چند کام کئے تھے  
 عوض من بہ بغا بار کھریا۔ ٹوکری متلو نہیں۔ امرانی لڑا کون کا یہ ہسلنا بچہ ہے۔ دوسرا ایک خراسانی کم عمر  
 لڑکا جو نہایت ہوشیار اور چالنا ہوا (زندنگ) ہے۔ مگر سب لڑکے اگر ایک دوسرے کی ہی بیان کرتے ہیں۔  
 یہ لڑکا واقعی اچھا کارگزار ہے لیکن سردار میں پڑھنا ہے۔ اوس کے باپ نے دو دن بعد اوس کو کوکری کو بلا لیا۔  
 ٹریم سے [سہرین ٹریم ہے مگر ضرورت کے کم۔ اتنا عجم ہوتا ہے کہ لوگ عموماً کھڑے ہوتے ہیں۔ کلکٹ فرانسسی حرون  
 من چھپتے ہیں۔ باج شاہی (ایک آند) فی آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیتے ہیں۔ ٹریم بنانے  
 والی کمپنی بلجیم کی ہے۔ سلطنت کا حق جو اوس میں تھا وہ معلوم ہوا کہ کسی قرضے میں کمپنی کے ماتھے پک چکا ہے۔  
 مجلس اور ابران نو [جرین ایران نے سپہدار کو بڑا کہا تھا۔ ۵-۶ دن سے موقوف ہو گیا۔ جرمین مجلس میں نے خریزا  
 اس اخبار اور اخبار استقلال دونوں میں ایک سلسلہ عتا نہ تاریخ کا چھپ چکا ہے اور یہ دونوں اخبار مشروطہ کے  
 موافق ہیں۔ لیون لو طهران میں کوئی اخبار سلطنت شخصی کے موافق علائکہ ایک لفظ نہیں چھاپ سکتا اور جو  
 خبر چھپا پتے ہیں اوس میں مشروطہ ہی کا فائدہ ہوتا ہے خلاف خبروں کو دبا دیتے ہیں۔ ٹرے ٹرے سے ورق  
 شائع ہونے ہیں اور ہم سنا ہی یعنی ایک آند کو ایک بچہ آتا ہے۔ ان دو ستر آدمیوں میں بھی باہمی اتفاق اور ٹرگی  
 کے متعلق مضامین تھے۔ ایک خط محترم السلطنت سابق وزیر خارجہ کا تھا جسے لوگوں نے بہہ الزام لگایا تھا  
 کہ اوس کو شاہ سائق کٹانے کی اطلاع تھی مگر محترم السلطنت نے ناروغز بنائی نہیں۔ محترم السلطنت جو ایک  
 زمانے میں کونسل جنرل ممبئی تھے اس کی تکذیب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ہر فرد کے لئے حاضر ہوں  
 میں نے جن مصائب کو بردھتا دیا ہے وہ والا حضرت نامیہ السلطنت کو جادے ہیں اور جن کل خبریں باسلطنت  
 کو بتا دینا تھا۔ کوئی ایسا ماترہا جو میں نے دبا دیا ہوا اخبار مجلس نے بھی ان کی تائید کی ہے۔ یہ قصہ جس نے  
 اسے لکھا کہ زبان اخباروں کی کسی وقعت اور قوت ہے۔ ایک باایوت محترم السلطنت بہت خوب لکھی ہے

سے ماہر تھا۔ یہ کتاب سے ڈیڑھ سو سر قبل لکھی گئی تھی اور اس کا انقلاب فلسفہ انیس کی بائیسوں ہر تراشہ ہوتا تھا۔

**بازار و خیابان** آج جس حصے سے گزرتا ہوا وہ ان کے بازاروں کو زیادہ عرصے میں نے دیکھا۔ انہی میدان کو چکانہ کا بازار۔ بازار میدان سبزان کی قطعاً آباد کے سردی دیکھنے کے سڑکوں کی چوڑائی اور دوکانوں سے جس وقت ملتی ہے اور یہ سردی حصہ کلکتہ اور بمبئی کے پور پور حصہ کا تو نہیں لیکن ایسی آبادی کا مرقا ہے کہ یہ کتابتہ دونوں ہر فارسی و فرسیسی زبان نام لکھا ہے۔ مثلاً کتابتہ نہ لکھتے۔ کتابتہ نہ لکھتے۔ کتابتہ نہ لکھتے۔ کتابتہ نہ لکھتے۔ ان سے مراد صرف کتب فریڈلن کی دوکانیں ہیں۔ کتابتوں کو سلیپ سے لکھا گیا تھا جیسا انگریزی کتب فریڈلن کا قاعدہ ہے۔ ایک کتاب بچوں کی تھی جس میں مصنفین کے نام و حالات و نصاب ۱۸۰۱ء میں ہر تھے اس کو میں نے خریدا اور پھر صرف دو قرن لکھی تھی۔ کتب فریڈلن نے قرآن مانگا اور پھر ایک قرآن لیا۔ کتاب کی قیمت کا سمیتیں دہونا میر کی بات ہے مگر ہندوستان میں بھی یہی باری ہے۔ بل کاٹنے کے بعد بھی سنا ہے جو ہر کہ یہاں کی خاتون ہے۔ بال کٹانے کے لئے ہیں۔ خیالی کی دمندار دوکانوں کی بہت گھڑت ہے اور قابلین وغیرہ دیگر فریڈلن کی کثرت سے لکھا ہے۔

**مرکز پولیس ضلع** ایک محبت عالیسان مکان ہے تو تمام ملک کی پولیس (امینڈا) کا ادارہ مگر یہی ہوتا ہے۔ اس کا دروازہ مثلاً ایک ٹبری درگاہ کے پیشے کے کام سے آراستہ ہے۔ یہ گویا نیکلر جنرل پولیس ضلع کا دفتر ہے اور یہاں کی خوش نما عاتون میں ہے۔

**قواعد فوج** صبح کو میدان توڑنے کے سامنے ایک میدان میں ہے اس میں ذرا دیر میں پہنچتے۔ میدان بہت وسیع ہے اور اکثر فوج باہر گئی ہوئی ہے۔ پھر بھی مختلف جگہ کوئی دس ہندہ مختلف کسٹیمان قواعد کر رہی تھیں۔ فارسی زبان میں اون کی صدادی حالی ہے۔ قواعد اچھی تھی اور لباس بھی فاسکرنیلا خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ مگر یہی قواعد و نہ تھے یہ متوسط القامت اور چھپرہ سے بدکن گئے۔

**ملازم مشرف کچیر** ایک لڑکے کو جو بظاہر نیک جلن تھا کل میں نے ملازم رکھا تھا اور اس کے پاس شرط کی

عالمی سونا نمسکا ہونے کی دھرم سے لوگوں نے اون کو پہگھلا کر سونا بنا لیا ہے۔ اللہ ابک لوہا کے نوٹ جسکو اسکے اس کتے بن بیتک سا ہنشا ہی ابران بکترت چاری کرتا ہے۔ مارا میں خرد و فروخت اس طرح ہوتی ہے مسئلہ گاڑی کا گریہ میداں نونجانہ سے ٹخن ریزہ ڈنگیا ہے؟ حباب۔ دو ہزار دینار۔ نہا آدمی ایک دم گھبراوے لگے گھرانے کی بات نہیں۔ مطلب ہمارے کڑن ۹ رہے۔ جگو سے دل سہت تعجب ہوا تھا چہ

پولیس [ پولیس یا ایسہ طہران میں کئی ہزار ہے لیکن اکثر کم عمر لڑکے ہیں۔ نہیں معلوم ہیں کیا مصلحت ہے۔ اور ان لڑکوں کا غب لوگوں پر کیا ہو سکتا ہے؟

فوج کے لوگ بھی پھرتے ہیں۔ پولیس اور فوج دونوں کی در دیاں اچھی ہیں۔ مگر تین بہت سے لگوں میں اخم و چاٹو کے صفات نشاں پاتا ہوں جن سے چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے؟

یہاں طہران میں لینڈ وادرو کٹورہ بہت گاڑ باں نظر آتی ہیں۔ بعض کے پیچھے سادھی ہوتے ہیں سنہرے پن کا ل میں ہے۔ [ طہران - ۳۱۳ راگ کلوع = ۲۸ سربان مصلحام ]

آج روز ناچ کا انداز سے معاملہ کر کے معلوم ہوا کہ کئی دن کیس تھا تو کبھی گئے کیونکہ آج مورعہ ہر جادوی نایع ہے۔ جو میں نے اوپر لکھی ہے۔

نہرو شجاع بن القاب [ آت آقا شجاع محمد رئیس بک تمبر کے مکان پر گیا۔ وہ نہ نئے۔ شیخ حسین حصا مجتہد کربلا کے فرزند موجود تھے۔ سیرت فاصل اون کو شیخ محمد رضا لکھدا تھا۔ ان کے چچا ستران گئے تھے جو ایک میاوی آبادی طہران سے ۵۔۷ میل پر ہے۔ وہاں گرمی میں سیرت کو گھلے جاتے ہیں۔

اس مکان میں بڑگ عموماً خودہ گورنمنٹ کے حلا وئے۔ ایک دوکان جو سو سے بڑا کے باقی کلاس دھندا فرنگی منٹن لکھتا تھا اور دوسرا المائیکس کا محض تھا کہنا تھا کہ لوگ حکومت موجودہ کے بہت فٹان ہیں محمد علی شاہ کو کبھی پسند نہیں کرے۔ اگر کوئی اور ہوتا تو اس کو فوراً کامیالی ہو جاتی۔ اس کے ہاتھ میں مشہور مہدآن اور عرقن ملک طرائس مویشکو کی کتاب سیرٹ دی لا (مشا قانون) تھی۔ اور دراپسینان

آئینہ نشین۔ ان سے یہ خبر بھی معلوم ہوئی تھی اور شخص کسی مارا دل میں کہتے ہیں کہ شاہ سائق ایران سے کھاگے گئے  
وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مجلس نے اون کے سپر ایک لاکھ تومان (تقریباً ۳ لاکھ روپیہ) کا اسٹہار دیا ہے  
اور روپیہ ہبک میں داخل کر دیا ہے۔ شاہ کو کسی پر بھروسہ نہ رہا اس لئے جلد سیٹے ۶

اندر استقلال (جو فرقہ الفاق دترتی کا ہے) میں نے اون میں یہ خبر نہیں رکھی۔ کل ہفتہ خاد میں نے ار  
کو خردا ٹریمبوے پر فوجا عبد فریش لٹکلائے ہیں۔ اوسے لکھا ہے کہ علی مرار کا آنا موجب برکت تابن ہوا  
کہ مختلف فرقوں میں اتفاق ہو گیا۔ اور انڈسٹری سب بلکہ شاہ سلطنت سے جنگ کر کے ہیں ۶

اخبار آئینہ نشین  
ایک لاکھ اچھا آئینہ نشین صفتی کا اور بیچ ہفتہ وار طهران سے لیتھو میں چھپا کر نکلتا ہے اس کے

چھ پرچے میں نے لئے جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک تصویر سپہدار۔ نافرمانک۔ سردار سعد سلطان احمد مرزا  
انوند ملا محمد کاظم کی تھی اور ان سب کی تعلیق تھی۔ اخبار الفاق کی خوبان اور منبہ دن کی برائیاں کر کے اور  
اون کی کھڑکی تصویرین عجیب طرف سے چھاپنے کے لئے مخصوص ہے اور آفر کالم ہر ایک میں لکھی جاتیں ہوتی ہیں۔  
ایرانی سگے میں میان ایرانی سکوں کی تحصیل لکھتا ہوں سب سے اول ایک فرس سکے دیا ہوتا ہے جو بازار میں

نہیں ملتا ہماری دوسری بھی کم ہے۔

۵۰ دینار = ۱ شاہی یعنی تقریباً ہندوستان کا ایک پیسہ ۲۴ ساہی = ۱ عای (صرف سالی کہتے ہیں)

۲۰ شاہی = ایک سنار (یعنی صد دینار) ۵ شاہی = ربع قران (سکہ لفظ مگر کامیاب)

۱۰ شاہی = نیم قران (سکہ لفظ)

۲۰ شاہی = ایک قران۔ تقریباً سکہ جس میں حساب ہوتے ہیں اور اس کو ایک ہزار دینار کہتے ہیں۔

دو دران = یاد و ہزار سکے لکھو جو کہ سیکے چلنا ہے۔

ایک دران ہندوستان کے ۵ روپے بھی کم اور کبھی مساوی ہوتا ہے۔

۱۰ قران = ایک تومان یہ بھی محض خیالی سکے ہیں۔ بہت کم طلائی تومان نظر آئے ہیں۔ مگر موجود ہیں۔

# طهران

آج طهران میں دو گھنٹہ دن چڑھے دہل ہوئے۔ سترادہ عبدالعظیم سے طهران تک جو سفر ہے، وہ کئی اور نمایاں  
 لغوی ہے۔ سترادہ عبدالعظیم کا راجہ بڑا اور بیرون ہے۔ ہم ہم سے کہا ہند میں گئے۔ گلاب بڑے بے باغ میں طلائی گچھا کاڑھی  
 کے کام کے عاملشان مبرا اور ستادار دروازہ نظر آتا تھا ۴

حال طهران سے ماہرہاں تک آئے مکانیہ بیادیں کے بہت بڑے بڑے۔ مثلاً مدرسہ سعادت مدرسہ  
 شریعت۔ کتبچا سبجان کتبچا بہت۔ مکتبچا حجتیہ اس قسم کے نام مجھے جن سے معلوم ہوا ہے کہ طهران میں تعلیم  
 کا حصار ہے۔ اگرچہ یہ تعلیم ابتدائی یا اوسط درجے کی ہے۔ نہ صرف اس زمانہ تہذیب میں بلکہ بہت پہلے  
 میں ہی غلطی اور اوسطا ہے اپنے زمانہ کی معقول و مفوق العلیم حاصل کرتا رہا ہے۔

نام میں خاکے کہتے ہیں اور آرام کرنے کے بعد ایک گاڑی میں فرانس کی طرح صرف دلا دسیوں کی  
 نسبت سے، اور میں جو بھرتو مجھ کی سیٹھ سے تخت و تہذیب ۲ فران میں کراہے کی تاکہ زمانہ باقر شیری تہذیب سے  
 جن کے نام خط ملاقات تھا بلون راستے میں مسدان تو چنانچہ ملاس کی بابت ملاحظہ کروں گا اور ۳۰۔ ۳۱  
 بارادریگیان اور مکانات کے لئے بہت بڑے مکان کا ہونا لگا۔ ملاحظہ ہو کوئی ۳۵ برس کے جوان  
 اور تہذیب آدمی میں آنکھوں نے بہت خاطر کی ابران اور انگلستان کی رعایت درمیان جو خدمات ہوں بہت  
 اس میں پہچان نہ لے سکا۔ ہونے میں اوں کا خوشامکان ہے۔ حالات موجود سے متفرق ہے۔ خصوصاً اس بار  
 کارکان مجلس کے خیالات مذہبی نہیں ہیں۔ میں نے کہا اچھے آدمی کون تہذیب میں کرتے تو انھوں نے کہا  
 کہ لوگ جانتے ہیں۔ یہیں کی نامزدگی ہو جانی ہے۔ عمل رائے لوری جو مشروطہ کی مخالفت کی وہ جو یہاں  
 چلے گئے اوں کے مانع کے سامنے اس عالم کا مکان ہے۔ مگر سچ لوری کے مانع کے نام کو ہے اور چھوٹی کسی نے پہچان  
 کہ بہت سچ لوری کا مکان جانتے ہیں۔ گویا اس شیخ کو بالکل بھول گئے ۵

ان محتمد نے کہا کہ اب کو بہت سے ہوں مستبد ہیں ہوں مگر مجھے جیسا اللہ کے ظہور ہے ایران کی اصلاح

تسری ماوت نہیں کلاس طرح دلو اور دن رکھوں لیکن یہاں پہلی دفعہ میں نے ایراسون کے لئے سجاتا نام  
 اگر قہر سمیت دیوار بردار ایسی خود غرضی - محنت زر - دروغ لکوی - شراب سترا یک - قحاش - مشتام - نالائق  
 دردی - کار ملک شراب کر دند

رات کو ایک منزل من آباد میں ہوئے وہاں نمونہ خانہ تھا۔ اس عزم تخمیناً ۱۳ میل پر قہوہ خانہ ہے  
 جہاں ایک نمایب مختصر سادہ حاکمی اسکان باہشتی کا آدمہ آئے لیا جاتا ہے اگر نمونہ خانہ سے سنایہ گران  
 معمولی خوردنی چیزیں ملین اور رات بھر اور دن بھر جھلکا اور ٹیٹھ کر کر ۲۲ میل طے کئے اور علی الصبح قصبہ  
 سنزادہ علیہ العظیم پر پہنچے جو طہران سے ۱۳ میل ہے۔ اس مقام سے نزل اب کو ۳۰ بجھتا رہی سٹاروں کا گردہ ملا۔  
 [بختاری] بختاری ایران کی ایک قدیم قوم ہے اور نزل فریدون کے جوی اور نشانہ باز ہے۔ اور جبکہ سردار اسعد و  
 سہدار نے طہران فتح کیا۔ یہ لوگ سردوٹ کے حامی سمجھے جاتے ہیں۔ گردون کا رنگ تو کھلا ہوا ہے ان کا رنگ تاریک  
 رسالہ ہے۔ اگر یہ اون کی ناک مثل گردون کے ٹہری اور ما سما جوڑا ہے لیکن حساست کم ہے چوری اور ڈک کے من  
 کجی کسی حد در بنام ہیں اور ہم نسلان سام نزل سا کر لیا ہوا ہے وقت میں زائرین کو انھوں نے ٹوٹا ہوا تھا۔ ان سے  
 سے ہمارے ایک ساتھی جس حباب سے کا سارا رو بہا دن کے کس بن بختا سخت ڈر رہے تھے۔ سہ لوگ طہران سے ۱۳ میل پر ایک  
 قبوہ خانے رکھنے اور وہی مولیٰ نفع یعنی دھسے کی جالی کا آدھا تہہ رہے تھے اور کوئی تعویذ نہ کرنے نئے لکھوی  
 ساتھی کو قریباً نفع بان ہو گیا کہ اس باوٹس گئے گویا انھوں نے تو قہر نے کی نوٹھوں نے سو با کر ذہنہ کی رستی  
 کی وہ سے ڈرے ہیں۔ گاڑی آگے چلیگی تو ضرور ٹوٹیں گے۔ مگر بچنے پر دانہ کی اور گاڑی جلوادی۔ چنانچہ بختاریت  
 روز طہران آگئے۔

[۳۱ جولائی ۱۹۱۱ء ع]

لے نہیں یہ تھی نادرست نہیں کہ خود ہمارے ہندوستان کی حوالی کی امتیاز اس کے جوی۔ دیکھا میرے کہ جو دو  
 ایران کو ساری گئی وہ اس وقت تو نہیں ملی جب وطن لا علاج ہو گیا تھا ۱۲ - سنہ



کلمہ کی لکھی یادگار بن تمام ملاق عرب ابران وغیرہ میں لوگ پھرتے ہیں وہ ٹھہرے کے مکان پر کولے۔ قلم ماہی سے

ایسا نام اور ست لکھتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں "نادگار قلان بن قلان" ہندوستان میں بھی دیاروں  
 بحرِ عرب وغیرہ پر نام لکھے کا دستور ہے۔ منزل حسین آباد پر جو طبران سے ۵۰ میل ہے تو لکھو سائنسی وضع کے پتے  
 اور قلعہ خمارت سے کوٹلی کے بنی ہوئی ہے۔ اس راستے میں علی عسکر ترک مرزی رعنا سے روس کی ہاکہ کشا  
 کا یلغور کا ہے۔ اس شخص کی ڈاک گاڑی تمام ایران میں طبعی ہے اور آفتاب ہزار سے زیادہ گھوڑے لکھتے  
 سے مشہد تک پہنچے ہر گھوڑا صرف دو سو پچاس کار کا تھا جو گھوڑوں کی قیمت ڈھائی لاکھ روپے ہوئی۔ گراڑ کا  
 ۴۰ لوگوں کو بہت مدد فرماتا ہے اور چھوٹے مٹکاروگ اور کے ماٹھوں میں بہت بچے ہیں اس دور میں بعض مٹکاری  
 میں نہ بہت مالک گاڑی خانہ پر لکھتے ہیں لکھی ہے مگر شخص اسپر لکھتے تھے اور یہی لکھتے لکھی ہے یہ  
 دہتر تین بیچ مٹکاری لکھتے ہیں لکھی ہے مگر شخص اسپر لکھتے تھے اور یہی لکھتے لکھی ہے یہ  
 لکھتے ہیں لکھی ہے مگر شخص اسپر لکھتے تھے اور یہی لکھتے لکھی ہے یہ

خلعہ محمد علی خان مسئلہ کی عسکر تک کو طبران میں لکھا جاتا ہے مٹکارو گاڑی مالوں کی سمولی اہل انکاری اور اس جملہ سے  
 کہ گاڑیوں میں سرکاری مال ملے ہر ان وغیرہ کو جو جگہ جاتا ہے اور گھوڑے بھکے ہوئے ہیں ہر جگہ دیر ہوئی۔

ظہر سے نسل نسل محمد علی خان میں بیوی بچے جہاں ایک بہت بڑا مکان مثل قلعہ کے بنا ہوا ہے قلم سے طبران تک آبادی  
 ہے مگر کم ہے نالے اور حسیہ بہنا ہے کم اور جو میں وہ سو رہانی کے ہیں۔ پینے کے لئے حمان ظاہر اور گاڑی مالوں  
 سے شہر میں پانی کے حرسے سے ہوتے ہیں حمان میں لکھی ہے۔ وہاں سویانی لایا گیا۔ قلعہ محمد علی خان میں لوگوں  
 نہایت کٹر سے تیریں لکھ رکھی ہیں۔ بعض لوگوں میں مشا "میں مدبریں کو مطلع کرتا ہوں کہ انہوں نے اس شخص کو  
 کی جائیاری لکھتے ہوئے ہیں۔ وہ کام ہوتا ہے۔" ایک جگہ ہنجر و عمارت لکھی تھی جس کا ایک لفظ میں نے  
 چھوڑ دیا کوئی لکھ گیا۔ دیدی کہ جان غور دلہ اندر۔ خود عوط : مکہ تیز دستہ ادو بک نہ ہر شہر

طہران کی نازخہ خیرئیں شہین کہ چلا دلہ اور نبرہ لہ ولہ دامارہ لفظ اللہ بن سنانہ کی گزشتہ ای واقع ہوئی ۛ

**نہ کی آبادی** ہم کی آبادی طول بین دوئیل ہوگی۔ بعض مکانات نئی وضع کئے بھی ہیں اور عام طور پر بقیہ آٹ بیانی لوگوں کے بہان کے بارے میں مجلس نہیں معلوم ہوتے ہماری بہان کا سنسکا رکن بن جاٹ اور زمین سلطنت برقیانہ کے انتظام کو جو سے سولہ بن سید تری کہہ رہے ہیں۔ غزوات ہک کے باہو دز بین کے نہایت اعلیٰ ہونے کے قدرعی ایسا با لیے ہر کہ کرا اور بہان زیادہ دیوتنہ زمین پائے جاتے۔ لوگ کم قوم اور زود بیخ زمین۔ اس وقت مرض میں کہ مشروطہ نے عا دو سے چیزوں کو دو سال میں درست کہوں نہ کر دیا۔ لہذا مشروطہ مری چیز ہے اور وہی چیز ہی ہے جس کو مشروطہ میں ستر بہان سید اٹھیں یعنی وہی جہاں اور شخصی حکومت سے لوگوں کی طباعت کو خراب کئے اور ان سے اپنے نیک و بد سمجھنے کا ملکہ بحال لیا جاتا ۛ

**نہ کی** ہم کے وسط میں پل ہے اور اس کے نیچے کل بہت خفیف پانی کسی چشمے کا آتا ہے مگر ٹھوڑا ہے۔ بین اور کے کنارے جا کر بنایا ۛ

مردم و طہران سینہ دیہانتہ۔ ۳۰ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ۳۰ جولائی ۱۹۰۷ء۔

**نیانم** کل مہر کو ہم سے روانہ ہوئے کرانے میں ماسہرہ اور اس کی وضع ایسی تھی جہاں ہمارے بیان دہلی۔ لہ پور وغیرہ سے باہر صدر ہوتا ہے۔ لیکن چوٹی اور مضا اور مکانات خوش طبع تھے۔ بہیات نادہنی چاہیے کہ تمام ابران میں جہاں جہاں میں گیا ہوں کم از کم: ۹۵ فیصدی مکانات مٹی کے ہوئے ہیں اور ان پر بٹنڈل پھل ہوتا ہے اور پختہ اینٹوں کے مکانوں کا ایک حصہ بھی کچا ہونا ہے جسے نئے فنش کے مکانات کا روانہ سر اور فرہ مستثنیٰ ہیں۔ ہم مری طہران تک جبکہ مکانات راستے میں آخر ملکہ تم سے پہلے بھی سب پر ٹھوسے اور مٹی کے خوبصورت گنڈے تھے اور چونکہ مسئلہ ملک بردہ کے بہان بھی یادش بہت کم پہلے سے تمام مکانات بہت عرصہ تک قائم رہے ہیں۔ ہم سے آگے تر فرار برقی وضع کے بہان خانے جو کچھ کو کھلی رہتا تھے اور بیخ کچی جسے شکرین درست کی ہیں ان کو بھی کچی نے بنا ہے۔ عام طور پر یہ سب کچھ کہ سرما کہ نہیں لکھی مری قوم ایسی سلیکن نہ مائے ۛ

سے نکلا ہوا ہوتے۔ مجموعاً ۶۵۹ مکہ ہرات میں قید رکھا گیا کہ تو رہا گیا ہے اور میرے اور ایران کھاگ کر ماتا ہے سہرا اس  
 نہ آونگا اور میرے ڈیڑھ ہزار روپے لے۔ لیکن میں نے کہا کہ رعایا کے انگلیس ہوں اور کم و بیش کا ہونے والا ہوں  
 نب عرصہ کے بعد چھوڑا۔ میں نے اچھا کہ تم کے آدمی کبے بن لو اور سنے تعریف کی۔

صحن ہن سما عا ئین اور برقع پہنے ہوئے عوژن اور بعض مرد جمع ہیں اور ایک بیڑھا عطر و صندل خالی کرنا  
 کھا۔ میں نے شہزادوں اور سرداروں کو چاہی ورد بان پہنے دیکھے جو لوہس کے حکم سے مسلح ہن ہن  
 پھر بے تھے اور جن کی وضع عثمانیہ سے کمتر مگر ہندوستانی لوہس کو در سے زیادہ خوشنما تھی۔ یا ت یہ ہے کہ  
 سر کی اور ایران نے اپنی لوہس کی وردی کم و بیش لوہس کے نمونہ پر بنالی ہے ہندوستان نے ایسے نہیں کیا۔  
 ادارہ گاڑی خانے میں بھی گاڑیاں ضمنوں سے بھری کھڑی ہیں اور راستے میں بھی ملین۔ عاملان سفر فرج  
 کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔ بہمان افسر چھوٹے ضمنوں میں رہتے ہیں جس کو باور کہتے ہیں اور سپاہی زبر آسمان  
 رسیہ کرتے ہیں ۛ

**لصاہر** میں نے حضرت محسن کے حلقہ نصیران لنگی ہوئی دیکھی جن کو حاکم میر اور جن اور دیگر بھی اپنے جات سر اور  
 رسول کی لٹا اور برسیان کا جانا ہے۔ مجھ کو ان ماڈن سے قدر لگ رہی ہے کہ تو کہ نصیران علط میں خوشنما ہن  
 ہن اون کی لٹا نہ کجا دے تو انہما سب سے اور کجا دے لگتے ہے۔ شمشہ کا جانا بھی خواہیے اور جانا بھی نا جا ستر  
 اور مرغلات اور جہاں شمشہ اندیشہ ہے کہ لٹا نہ کرنے لگے۔ مگر خدا کا سکر ہے کہ اوہر کے طبقہ علماء نے جمعہ کو سکر  
 خالاب بہت سلجھے ہوئے ہن اور وہ درپردہ ایسی حرکات کو روکے رہتے ہن تاکہ اسلام کی باگ عوام کے ہاتھ  
 میں آکر دینی خطر سے واقع نہ ہوں اور وہ علائقہ خلیفوں پرستی نہ کرنے لگے۔ خلیفوں پرستی کے لئے ہر ملک ہر مذہب  
 کے عوام اور عورتیں ہمیشہ تیار رہتی ہن اور آسانی سے تیار ہو سکتی ہن کیونکہ ہا لہذا خلیفوں پرستی کا کام ہے عبتاً  
 میں ایسی تمنا کو ہن کہ میں ہن مگر اس قدر کم کہ مجھے یاد ہن میں ڈیرا کہ کسان دیکھی ہن اور کس قدر بہمان بعض  
 نصا در شاہان صفویہ اولوں کے دربار کی بھی مصلحت ہن ۛ

ہر کسی ہر ایک کا وہی ملک (ع) کراہے جتنے ہیں اور داروں کے اس کو کم کر سیدل سو کچھ نہیں لینے، تو فی ہر ملک خرم ہے  
 بے ساق حاتم بھی مطر ایچ کی کمپنی نے منویا ہے۔ ایک دو ہر کر کے کارا یہ ۵ قران ماٹھ کر کھاسا رادہ تہن ماتی تہن  
 فریج کر کے کروان کا دو قران اور کر لہ ہے

[ مقام خم - دو شنبہ - ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء - ۲۷ شعبان ۱۳۹۹ھ ]

آج صبح کو قہم کے بازار کا ایک خط لکھا۔ بیوہ بہان بکثرت اور ازان ہے۔ فالینین خوجبان اور نواری خوجبان  
 بہت عمدہ کتی ہیں۔ گلہ سے اور صرحا جان اور طعی کے بزن جنہر سیر و سونگ اور کام ہونا ہے بہت عمدہ اور ازان  
 ہیں راستے کے لوجہ کی وجہ سے خرید ماہر بکار تھا۔ البتہ ۲۲ قران کو ان کا فالینینی خوجری تہن میں میرا اسما و بستہ علا  
 بکس کے سب گیا۔ بہان بزن سب گہہ سے رادہ ازان ہے۔ ایک ڈلاس - ۴ سر کا ایک شخص لے ہو کر لکھا  
 کہ ایک شہی (ایک بسہ برانی) دو تو حضرت سہاٹس کے ام کی سیدل کر دوں۔ یہاں کو گن عبادت و زین میں مشہور ہیں  
 مگر جو کچھ حاجت کا کافی مرفع نہیں ولا

مزید یہ کہ  
 بہان حضرت فاطمہ خوجراہ ام علی بن موسی الرضا اور دختر ام موسی کاظم علیہ السلام جو زہد و ورع اور عوی بہن  
 بینظیر و جہ کوی تھیں جن بہن اہل کا گن طلای اور دینار کاٹی کے کام کا علی دوسے کا ماہر الدین شاہ فاجار کا سایا  
 ہوا ہے جو ان اہل اندر عمارت میں شیشے کا کام اور صفائی وغیر اھی ہے مجموعی حبیب سے صفائی وغیر شہائی کر لیا  
 معنی سے خیال اور خوج ساف کمر ہے۔ اندر رنگ مہر کافر ہے اور نماز کے لئے جاہن جا بجا کھے جوئے ہیں  
 یہ کہ وہ بہن نہایت خوب آستہ ہے کہ کھڑوں میں نہ جنتان لگی ہیں جن میں دماہن اور فرکان کی موتوں لکھی ہیں  
 جیسے ازان عمدہ سنہین ہر بڑی گونہ ہے بہان بھی محرابین پر اور قبے کے اندر توی و میری حضرتوں بڑے  
 عکاکہ کام کا ہر ایچ، بہن نہایت کھار کے دروازے بہر بہانست جو لہور ہے میں نے بہر شہی بات دیکھی کہ انہا بہن  
 اور علم و علی نا پیمانہ شہری مہرون میں کندہ تھا۔ اندر ایک لہن ساکن علاقہ کریم کا ملہ وہ کہنا سنا کہ سہان

لے ایران میں اکثر سے مکہ اس کے دروازوں میں بہر بہن لکھی جاتی ہے ۱۲

اور اون لوگوں کا جو سفر میں مسافروں پر گزرنے کو کہتے ہیں۔ ان کی سائیکری ملک کے اخلاق کی نسبت راقی نام کرنا یقیناً ظلم ہے۔ لیکن ان لوگوں کی عادت میں جھوٹے لوٹا تل سچ بولنے کے قابل نہ ہوتے ہیں۔ جانڈرو اور انیم کا استعمال (اور لوگ کہتے ہیں شراب کا بھی) اکثریت سے محض گوی صبح سے تمام تک بھاری سے اور کم کھانا ایک کھیل ہے ان کے عادت و اخلاف و طریقہ مدارات پیشینہ صورتوں کے وحیثانہ اور فائل نغز ہیں۔ بعض اوقات سوال کا جواب دینے سے بھی کارہ ہیں۔ مگر بات یہ ہے کہ جس چیز کو سہ لوگ معمولی سمجھتے ہیں وہ ہمارے نزدیک سخت کھٹائی ہے کیونکہ ان کے طریقہ دوسرے ہیں اور ہمارے ہندوستان کے اسی طبع کے آدمی ان کے مقابل عینت ہیں۔ دنان دوکا مدار مسافروں کو اسعد یا نڈانہ دن گئے۔ پھڈیا ر سٹے لالھی ہوں گے ان ہوں میں زیادہ باعث افلاس کا بھی ہے کہ جمیو ٹھنڈا آیر تجارب کم ہے۔ سہرے کے لوگ پھر بھی غنمت میں اور بڑے کھسے لوگ خوب سبق معلوم ہوئے ہیں ۛ

جس راستے سے ہم بچھلے دو دن میں گزرے وہ اسعد رشا داب نہیں اور پائی بھی کم ہے۔ لیکن جہاں پائی ہے وہاں سستی بھی ضرور ہے اور بڑے بڑے گاؤں ہیں ۛ

غلام گھڑے کا بہتر نظرقہ ایک کلمہ میں نے فن زراعت میں ان لوگوں کو ہندوستان کی مرادہ مہمان یا ہمارے یہاں جو غلام گاہنے ہیں اوس کا طریقہ یہ ہے کہ لان کو زمین میں ڈالتے ہیں۔ ہیلوں کو اوپر رکھتے ہیں۔ یہاں کے دیکھا ایک شخص ٹالکتا جاتا ہے۔ یہاں سیلون کے سچھے ایک کھوٹا سا لگا ہوا ہے اور یہ سچھ کر آدمی ٹالکتا ہے جس سے آدمی کھسکا نہیں اور ہیلوں کا لوجھ بھی کیسے قدر زیادہ زمین پر پڑتا ہوگا ۛ

سنگلین تم سے باہر حاد فرسح یریم کو سرے سنگلین مالک مقام بلاد ماں بہرہ سے کہہ دے اور نہ زور سے ہونا جو یہاں کھاسے گران تھا۔ مگر ہندوستان کے رخ کے برابر تھا۔ یہاں بیخہ سترائی نہ تھی ہے اور آرام کرنے کے لئے جگہ ہے۔ رات کو قوم میں بیونچے۔ مہان خانہ کا اک کمرہ جو دروازہ نہایت ان عمارت ہے اگر سچے روز کے لئے کر لیا اور آرام کیا جو پھر کے سراق ہو مہران کے سے اس کو ایک انگریزی کہی نے درست کہا ہے اور



اور تائبہ سلطنت نے بھی آروملا کو دعوت دی جس میں رانکے طور پر ایک تفسیر بھی کی ۔

اسی انداز سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سردار احمد نے فرانس سے مار ڈیا کہ بختیاری مسترد ہو گیا کہہ کرنے میں سخت کوشش کرتی ہوئی تارکے سے یہ سردار دوبارہ ذرا عظیم اور مصمم الدولہ وزیر جگہ گئے اور دما کلاب و معنہ میں الف تارکے ہوا۔ باقر خان نے خط بھیجا کہ خدمت کو حاضر ہوں۔ سہ بھی افزا ہے کہ ۲۱ بڑے سردار بھی انھوں سے گئے۔  
 رخصتیا میں بھی کہنا احرار مسترد ہو گیا کیونکہ وہ سے منہ دین گرفتار ہوئے ۔

**سمرقند کی دوق** جمع کے وقت ہم عراق سے روانہ ہوئے۔ یہاں کا بازار واقعی ستارا اور کیمہ اور بعض کچا تلوکی سے سہروں سے متاثر ہے گنچ ٹرے بڑے اور نلندار سے ہوئی بین اور برف ۴ ماہی کا اسفند آتا کہ ۴-۵ گیندے ہیں۔ بازار کی حیثیت بخت ہے۔ سمرقند ایک تو شمال سے آتا ہوا ہے۔ یہ بیخیزین ہندوستان سے زیادہ گران ہیں مگر دواؤں (جو ایک عمدہ میوہ ہے) اور انگوڑی بہت سے ہن۔ سن نے دو بیسین لہو کو ابڑے کر۔  
 (۳ قران) کو لہا۔ ہمارے یہاں سے ریس میں بہت مرادہ ہیں ۔

سمر سے روانہ ہو کر ہم دوسری منزل پر پہنچے تو گھوڑے نہ بنے اور ماہو دستخط اور تفتاحی کے داروغہ نے پھینکے ٹوٹوں کو جن سے ہم آئے تھے ۱۲ بجے سب کے بعد (دوبی ۵ بجے) گاڑی میں لگایا۔ پھر گلی منزل براہیم آباد جو سمرقند سے ۴ فرسخ ہے وہاں آکر تین گھنٹے ٹھہر گئے اور صبح تک چروان اور ڈاکوؤں کے خوف سے پڑے رہے ۔

۲۶ جولائی ۱۹۱۷ء = ۳۰ ستمبر ۱۳۳۵ھ

**قوم ترک کی واقعہ کستی** کل راہ میں قوم کر سے دو منزل تک بہت خوف تھا۔ اس کا وہیوں نے تو یہ حضرت عباس علیہ السلام کے چچکے کے کہنا شروع کیا۔ اور ایک شخص جہان پڑھائی ہوتی تھی اس قتلہ پڑھ کر جھانکتا تھا کہ قوم کر کے چوراہہ ڈاکو لو زمین اور استول کا ذرا کرنا جاتا تھا۔ مگر کوئی شخص غائب نہیں ہوا۔ ۲۱ ماہ میں منزل میں گاڑی ایسی بری ہو چکی کہ گولی اترنے لگی۔ مگر ایک بی بی ڈاکو قوم ہے جو ناہم اہل اسلام سے سوائے ڈاکوئی کوئی کام نہیں کرتی صوبہ عراق کے ایک میرزا سہاؤن کے ایک گوشے میں یہ قوم آباد ہے۔ اور سکڑوں دہلے سنگرتی ہوئی اور ہنسا کر مارا بھی گئے





متفرک وقت منزل حسین آباد میں بیوی بچے۔ دودھ کھل سی بیستر آیا جس میں روٹی ڈال کر کھائی خود دولت آباد  
میں خریدی بچی ایک کو ٹھہری ملی اوس میں بٹھکر درنا مچ لکھا :

[۲۹ جولائی ۱۹۰۶ء]

سرل نوار [ آج حسین آباد سے لوار تک کفر سآ (۱۰) فرسخ نہایت تھے۔ اور راستے میں طہرا ہوں کی کئی گاڑیاں

ملیں معلوم ہوا کہ ہلال کے راستے سے چند ہزار فوج جلاگری (معاملہ) سالارالدولہ کی نواسیہ و سفیاء کے لئے  
رطہ ہوئی ہے۔ ایک گاڑی کارنوٹوں کی بھی ملی فوج کا ایک کنتان ما افسر بھی تھا اوس نے کہا کہ ساہ  
سابق اور اعلیٰ سلطان کے آنے اور فوج روس کو داخل ہونے کی سبب خیرن جمی ہوئی ہیں۔ دوپہر کو ایک منزل سارو  
میں ایک تھوہ خانے میں ٹھہرے لوگ نہایت واضح اور حلاق سے میں آئے۔ یہاں کئی تھکی مسلمانت و اولاد  
کی کثرت پائی جانی ہے ہمارے ساتھی سردو طہران و شہد جا رہے ہیں اوس سالار کا کہ نہ خیر کوشمیری اصل  
لگر بلا کی میرا نس ہے اوسنے کئی دفعہ کونین میں مہرہ ڈھویا۔ آج بھرتوں میں تکبیر ہوئی۔ یاد جو دنیا لفس کے  
اوسنے امرار کہا کہ گوان ناما کہ نہیں ہو سکتا۔ عرب کے عام آدمیوں کی یہی حالت ہے کہ شرعی یا کی کے سامنے صحت  
اور ماک کی کچھ برافہتہ کرتے۔ تشری یا کی کا محظوظ بھی مذہبی مفسر لوگ کہنے ہیں ۔

آج ہم ستم عراق سے ایک منزل پر سے اتر گئے۔ کیونکہ گاڑی والے نے ٹالے ٹالے سننا کر دی۔ سامان ہم  
جس کو ٹھہری میں اترے وہ ایک مردور کی بچی حوا ہر سے سامان اندر لایا تھا صبح کو میں نے کو ٹھہری کے مالک کے  
نیم فران اوس کی پوسٹ کو ٹھہری کا کارہ دیا۔ مگر اوسنے بچکل منظور کیا اور کہا کہ میں نے تو کارہ ہر نہ دی تھی۔  
یہ ایک لڑکا عرصی بھی تھا جب عرصی کی نہ میری مثال ملی ۔

لہ ماہد و جو طہران میں معلوم ہوا کہ سہ فوج میل ہل ہلان کو عرب کرنے کے لئے سہرین گردش کر رہی تھی لہذا اوس کے  
سبا ہسون نے زندہ باجھ علی شاہ کے حورے ملند گئے اور اولوں کو ماہر حیا دلی میں لے آئے اور ماہد اوس کا فرخہ  
سالارالدولہ سے مل گیا۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۲

لوگوں کو ڈر کر سالار اللہ کو کا ذکر لو۔ چہتے ہیں یعنی وہ جانے والا ہے کہمان ہے، معلوم ہونا ہے کہ حکومت کی جو بہانہ  
 کچھ زیادہ ہے ایک لڑکا جو بچا اور دکھلا گیا تھا اوس سراسے میں معلوم ہوا کہ نصف لوگ مشروطہ اور عدالت  
 خواہ ہیں اور نصف حلقہ ہیں۔ لڑکا جو ایک حبشی اور جو راہ ڈاکو قوم زمانہ ساساتان سے چلی آتی ہے وہ بھی قریب ہی  
 رہی ہے اور یہاں کے غریب لوگوں کو بہت مستالی ہے اور وہ کو بادشاہ پسند بنا کر کرتی ہے۔ حالانکہ بادشاہی  
 زمانے میں بھی ہی کام کرتی تھی۔ کھانہ کو کون کو سلطنت سے لڑنے اور رعایا کو ٹوٹنے کا اچھا بیڑا بن گیا ہے  
 گو نرین صوبہ کا امیر فتح من ہر راجہ لکھنویہ لڑکا انظام کرنے اور ان کے سراسے گیا ہوا ہے۔ بہر گو نرین  
 ساتی گو نرین لالین آدمی معلوم ہوا ہے۔ سہرے باہر حشر کے ہر دی طرف جدید درجہ نو سنہاظر لطف سے دور  
 لگائے گئے ہیں اور شہر واقعی قابل دید ہے۔ یہاں ایسی مرواں لستی اسراہوں کا سلطنت ہاں کرتی ہے انکی کو بہتر ہے  
 یہاں سے روانہ ہو کر کس کے وقت ہم اسے مقام برہمنے جہاں کھوٹے مدے لے جانے ہیں سہ جہاں اولی ہے۔  
 میں نے دو دن آبادین کو نسل جنرل بران منجھ لیا اور کا حکم دکھا ما اور انرا کہ کب سہرا حرام کیا جاوے یعنی میرے کہنے پر  
 مال (گھوڑے) باندھ کر ڈی کو نرین آواز دانا کسا جاوے۔ نائے نعل کی اور کہا کہ "جینم"۔ دوسری جگہ بھی کچھ  
 انعام کا لالچ دیا کہ جو نرین آواز دانا ہوئے۔ ایک سہرہ سواروں کا جھنڈا ہے بہاڑوں بریڈیہ کارڈ کام کرنا ہے  
 وہ کارڈی کے ساتھ ہوا اوس کو چا اور خوری کا بول یعنی ایک آتہ بطور انعام دیا گیا اور سڑک کے نیچے کھڑے سواروں  
 کو ساتھ کیا۔ معلوم ہوا کہ سہرہ سواروں جن کو نلہ نومان ماہجاری بہ سوار کو واسطہ عیسہ روپیا ہورے ملتے ہیں  
 اوکو لڑنے کا خچہ بھی اسی میں ہے۔ اس کی گھاہ ہے کہ افسر زیادہ لستا ہوگا۔ ان لوگوں کو اس ٹیلے کی حفاظت  
 کے لئے رکھا گیا ہے کہ چونکہ یہاں سے قوم لڑکی آمد معلوم ہوتی ہے اور سہرا کا ہے۔

یہ یہ تختیاری تیس گواہ سناہ بہت تھا اور محمد علی شاہ کی طرف سے خوب لڑا تھا۔ اس کے پس سات آٹھ ہر درجہ طہران کی حکومت  
 نے جمع کر دی تھی اور وہ بھی دما تھا کہ سالار اللہ در سے لڑے۔ جب میں طہران میں تھا وہ سب فوج لیکر باقی سہرا سے  
 چلا گیا۔ طہران کے اخباروں نے اس خبر کو چھپایا تھا۔ گروانی موٹو ناک ہر گیا تھا۔ ۱۲۔ سنہ

آجر شکر کے آدھیل مار دے کہشن آباد نامی ایک گاؤں میں جسے ملا جس کا نامی کہ کھنا اور منع پر بھی بہت سی بھوٹی  
 بچھلان بھمن دمان سردیالی بیا۔ اگلی منزل یعنی دولت آباد روانہ ہوا وہ ۳۰ میل تک اتنا فک سے گلن آباد کے  
 سوڑیر دے فسنر ہوگا جتنا اور رت بھی بھولا ہوا تھا ہماری گاڑی پہنچ گئی۔ سوڑیر کو روک دیا اور قریب آبا دیوہ پہنچے  
**شہر دولت آباد** دولت آباد کی سترکین بھسا ہن ادمر ادمر غلامت نہیں ہے۔ بازار نماشا اندار اور سترکلف  
 سامان بھرا ہوا اور وٹن میں لہراد کے اچھے بازاروں کے مقابلہ کرتا ہے۔ اگر یہ آبادی لہراد سے بہت کم ہے۔  
 یہاں محمودینہ درج کا گزر رہا ہے اسی ولایت میں درج کے بعض حصے کے متعلق دولت عثمانیہ اور ایران میں پیشہ  
 سیاقی رہتی ہے کیونکہ حکومت عثمانی کا نیر درج کے ایک حصے پر دعویٰ ہے۔ اصل بات سمہ معلوم ہوتی ہے کہ حکومت  
 عثمانی کے جہنوجی جلعون میں آمدورفت کا سلسلہ اوس وقت کا صاف نہیں ہو سکا جس کا نیر درج کے  
 صولے کے کچھ سہاڑ اور پنچے کا علاقہ آدن کے پاس۔ ہوان فوجوں میں آمدورفت جاری ہونے سے روس کو مقابلہ میں  
 عمانہ کو آسانی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے چند سال سے وہ آہستہ آہستہ دھر کی زمین کزتی رہتی ہے۔ یہاں سو پٹھی  
 مکی ہے جسے نہر کے کار سے رفع حاجت یا کپڑے و سرن دھولے یا ہانے کی حالت کر رکھی ہے۔ مدلیہ  
 بھی ہے جس سے یہاں کے عام آدمی ناخوش ہیں۔ وہ پیرلے رملے کا موٹا لٹا جاتے ہیں۔ لٹمبہ یا پولیس مکی  
 ہے اس سے ہی لوگ شکی ہیں کہ وہ باہون کے ماکھ میں ہے اور بٹوت کے شخص نے سہہ دیا کہ اکیبار عیاس ہندی  
 بسر ہوا و اللہ (ہداے سہاسان) کو ماکھ میں سر بار مارا کہ لٹا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ لیا کہ کوئی گالی دے گا  
 حق نہیں رکھنا۔ بلوہ کا اندلشہ ہے اور اب آزادی ہے کسی مذہب کے پیشوا کو بڑا نہ کہو من نے کہا کہ ستارہ  
 ہندوب کی وجہ سے حالت کردی ہو شایہ عیاس ہندی کو سر بازار محشر گالیان دیتا جو سہری نے کہا  
 ہنہن ریا نہیں ہوا۔ سراقیاں بہت ہے کہ اوس نے عیاس کو میران مشروط طلب کیا کہ گالی دی ہوگی لٹھی تھا!  
 یہ عیاس ایسے جس کو گوارا کیا گیا۔

بہر حال یہاں چند باہلی ضرور ہیں جنہیں حای نے چر گنڈہ جم کو ٹھہرنے کی جگہ دی اور ان کے سی لا کر دی۔ یہاں



کاوی سلیمان (ساتھ) روہیہ کی بھی مگر ٹوٹ گئی تھی۔ ان لوگوں سے معلوم ہوا کہ پھر ان میں بالکل اس سے اور بائبل سلطنت موجود ہے۔ کروون میں جو خرن مشہور ہیں چھوٹی ہیں۔ بین لاون کی صلاح دی کہ خود کو رے میں شرط ظاہر کریں صرف زرا کہیں زوار کو نہیں پھرتے اور کھون نے ہنس کر کہا کہ ہم زوار شرط نہیں بلکہ زوار محض ہیں بلکہ زوار سندھی مستعمل زوار ہیں؟

**فحش قصہ گوئی** سال ہموہا کے سامنے ہم کو پانچ گھنٹے عوامانگی تے کر کے۔ دعوپ بن ڈالے رکھا۔ عداوت کے ہمیں ملکہ بے سری و جمال سے اور اندر قصہ خوانی ہو رہی تھی جس میں ایک نہایت فحش قصہ کے شخص جو معلوم ہوا گاٹریا ہے سان کر چاہا ہے کسی بادشاہ کا قصہ تھا۔ اور پانچ بن کسا جاتا تھا جسے ہمارے بہانہ روضہ خوان اور واعظ کہتے ہیں کہ ٹرھو صلونہ فحش فیصے تموہ مانون میں کہنا یاد ولت کی ہجو کرنا سخت ممنوع ہونا چاہئے۔ اس قصہ میں حکومت سروط کی جو بھی تھی ؟

ایک جگہ گاڈ سان بلا جسے ہے اب کو فخر رعبا سے پڑا طور روس بتا ہوا تھا کہ کونیکا کاسیا کا رہنے والا تھا۔ سکل سے معلوم ہوا کہ جانڈو سا ہے، ہمارے فتنے سب تو خرن حصا لے دھیا کہ مجھے کھن بہت ہے۔ منزل پر جانڈو کی دوکان میں بھی بن اوسے کہا کہ عابد و گرسا بو جھنے ہوا اب جہت قسمت ہو گئی ہے کہ ونگہ محصول زیادہ لگایا گیا ہے سہ بھی سید ظہور خرن حصا سے معلوم ہوا کہ کرنا شان میں بھی سینما لوگ نکل نہ حصے میں انہوں نے پیسے ہیں اور شیشے کی سیالیاں اس کے لئے مخصوص ہیں ؟

**کروون کی مرد و عورتیں** اس دن دن میں جہان ہم ٹھہرے وہاں بھی کروون کی عورتوں میں اسٹیشن پر ۵۰ تھا۔ سب کو لگتا ہے زراعت بہتہ ان کے پچوں اور عورتوں کا رنگ کس نمبر لون بلکہ فرگیوں سے بھی زیادہ سرخ و سبب بہت ہونا ہے۔ عورتیں فحش وضع ہیں مگر خرتوں کا لفظ اچھا نہیں ہوتا۔ مردوں کا ہم اچھا ہے اور رنگ تازت آفتاب سے گندی ہو گیا ہے۔ عورتیں مٹل گوں کے ایک لباس کو زینت پہنے جتنی ہیں جو عموماً سرخ ہوتا ہے۔

**راہنے کی حالت** یہ موسم زرد آلوکا ہے آج کل یہاں راستے میں نکل کر ملے ہے۔ ڈھائی ماہ قبل میں

و نضا ملک ہے مگر جیسا جان سب گہبے سے اندر صفائی پھر نہیں جہتہ و عرف کے مکانات اماموں میں جن کے  
شاہری نظر خوش ما نہیں جو لے نصیب ہارے دہاک و ننگ ہیں حالانکہ قدم قدم جہتہ ہے اور ذہن جاری ہیں  
دو دن دن بین ۵-۶ پہاڑوں پہ سے اترے اور ٹرے اور خدا ان میں آئے ۲

حکایت منجھنڈہ محمد بن ایک گرو کے لڑکے سے من لے پتہ آیا لوگو کو ہے ۹-۱۰ اس نے نبوت سنا ہو کر یہ کہ یہ حال  
کہوں کیا ۹-۱۰ من لے کہا گرو دھماں نر ز اور زور کے خاطر کرنے لے میں لے یا لے گویا دو دن کو لڑنے اور اون کے  
کان کرتے ہو گویا مرنان 'اسرائیلی محارہ لوگ ان کو نہ مانا جو نکالے کے منے میں سنبھل رہا ہے اور اس کے  
بارہاں چلا جانے سے میرے سالی رات کو بخوف کرتے رہے کہ یہ تیار ہو کر بٹھا جو ت سے متحد رہا چارہ  
دو دن کو سہ کل گائی اور ماہر علی لے بھی پرسانی میں ڈال رکھتے اس نے سر کا دن میں تھی مرین گائی ہے  
حاجہ دوسا ہی (۵ ہائی) من ہم لے کوئی دھڑک سہر پرت خرابی ۴

دو دن ہم اوس ماستے میں کہ رے جہاں گرو دن کا زور ہے اور یہ مسرہ کے خلاف ہیں۔ اگرچہ  
طران کی باقاعدگی مکی ہمیں ہی اور گری حکومت عریہ سے سعید تھی ہم ابھی بیک حکو مسکا کھو چٹا  
نہیں مگر تا کھل سہا پن کہ کسی دوسرے کی حکومت میں کہیں اسے من گرو دن کے بہت سے پہلے جہتہ  
اجہی کل کے اور ندرت گویا کھل جاہل اور بے غیرت ہیں۔ اوسیں ہو رہے کہ میرے لوگ جو یہ بد علی ایس وقت دو  
حکاکو لے میں ۲ . [۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ سنہ]

مقام پتھر آج دن بھر صرف آہ فرخ سفر ہوا۔ منزل جبل پایا دن بہ پہنچے لڑیک گھوڑا کم تھا کئی دن پہلے اوس کے  
کوئی لگ گئی تھی جا رکھنے پڑے ہے اور باوجود امر اور دھمکانے اور اسلامی حوش دلاسنے کہنا طرہوں نے  
چلنے سے انکار کیا اور کہا مگھوڑے نہیں چل سکے۔ جب دوسرے سوچ سے دوسری ڈاک ٹی سہیلہ ہوئے۔

زوار شعل جیل بادین ایک گاڑی دلجان نامی۔ بہ فرامسی لفظ و لفظ (حکا لفظ بھی دلجان ہے)  
سے ماخوذ ہے اور میں تم کے بہت سے آدمی زبارہ عنایت کے لئے جا رہے تھے۔ تم سے حالتیں ایک ایک آج اور

مسلم ہوگا کہ لہران من مالکل من ہے نائب السلطنت موجودین اوس نے کہا محمد علی ست کہ ایک شتر نوبہ تار سے  
دریافت ہو چکا ہے اور جو گورنر جدید کرنا تھا ان کے لئے مقرر ہوا ہے وہ فوج کا افسر ہے اور فوج سالارالہ و دیگر سفار  
کے لئے ۳-۴ مہ سترل پہلے جمع ہو رہی ہے ۔

آسنے من کثرت سے خیر گدھے اوردواروں کا قلعے لے کل سترک اور راہ آباد معلوم ہوتی ہے ۔

سترل کے ٹوک سترل کو سترل نعتہ میں فام کیا۔ یہاں کے گرو بد تیز اور خاصے انداز سان بخلے۔ یعنی لکڑی وغیرہ  
جیزوں کے لئے سھاری قیمت لیتے تھے۔ اب کچی کوٹھڑی راب کو دی اور اوس کا کراہہ ایک فرال لیا اور پھر تقاضا  
کہ کھانا دو۔ مرغ کی ذبح کرائی دو مرغ کے صنا کر کے کی مزدوری ایک۔ بھت جو کوٹھڑی کے پاس ہے اوس پر  
دو آدمی گھنٹہ بھر تک بیٹھے تھے اور نماز اوتھوں نے بڑھی تھی لہذا اوس کا کراہہ دو ورنہ تاز قبول نہ ہوگی۔ دہر  
یہ کہ کوٹھڑی کا ایک اور بھتا اور بھت کا ایک دوسرا شخص تھا ۔

حاصلت میں جی ہیں لے رہا ہے کیا نو معلوم ہوا کہ یہاں ملا ہے لیکن کوئی مسجد نہیں۔ اذان کی آواز سے کان  
من آئی کو پوچھا اگر مسجد نہیں تو یہ اذان کہاں ہو رہی ہے۔ بہ مناسبت وہ دلی سے گاؤں کے کروٹے کہا کہ ایک  
اذا سچی امر ہے وہ اذان دہا کرتا ہے۔ گویا اسی ذر عادت بنانا کافی ہے۔ مجھے سندھوستان کے وہ دست  
لا آگئے جن میں سلمالی کی علامت صرف اکبٹ سچے کی ٹیچی ہوئی تھہری ہوتی ہے سبر کئی نسبت پہلے کلمہ  
پڑھا جا چکا تھا اور وہ ٹرھی ہوئی تھہری لوگوں کو اسلام سے وابستہ رکھتی ہے۔ مگر یہ بات دراصل ان جوہلا  
کا قصور نہیں بلکہ ان علماء کی آلام طلہی ہے جو بن کی خدمت کافی طور پر نہیں کرتے اور ان لوگوں کو خواہ  
وہ ایران میں ہوں یا ہندوستان یا عرب من دین کی بائین اور اخلاق کے تمثیلی اصول بھی نہیں  
بنائے۔ حالانکہ چند صدیاں گزر چکی ہیں۔ غالباً مہ لے کیا تو کیا ہے ۔

مراد سادہ دلی ہستے من لوان خشد ۔ گتہ کردہ ۱۰ م و عفو آرزو دارم

راہ کی حالت ۵۲ کو یعنی آج صبح سے کشتیاں راستے میں خوش نما و علمین یعنی باغات و درخت و سکا

ہیں اور ان سے معلوم ہوا کہ طہران میں گھڑی ٹپے۔ وزراء نے استغنا ویدیتیا،

میں نے اور مولوی مسافر حسن نے جو پندرہ گری سدا محمود حسین ٹکٹ طہران کا لے لیا۔ گاڑی بجا یہ  
 کر نیکا و علی ہے اور ایک دن قم میں قیام کر کے انشا واللہ چھ دن کے بعد بسپل پوسٹہ وارد طہران ہوں گے۔  
 آقا عسید امین پسر آقا سید فضل اور حاجی محمد کرم سہانی (ساکن حسرا گشن) نے بارے میں بتا دیا ہے  
 کا بہت افسوس کیا۔ آخر الذکر نے نفاذ کیا کہ سید پوٹیکو چرین سے اطلاع دینا اور اول الذکر نے کہا کہ  
 نئے قیود یافتہ ہے بنالائیکے دس سندرہ بھی بہان ہوتے تو شرط قائم رہتا۔ جو لوگ عادی ہو گئے تھے اور جو  
 جرائد (اخبار) نہیں مناد تھوئے دن کی جو شرط کر دی ہے اور لوگ اس بات کا یقین کرنے لگے ہیں کہ شرط  
 ہونے سے دیں کی عرت لوٹھ جائیگی۔ پھر کہا کہ شرط سب سے کہ سما سدا بیا نچا ہند در ایران

[ ۲۴-۲۵ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۸-۲۹ رجب ۱۳۲۹ء بکشتہ بود ]

۲۴ جولائی کو روانہ طہران ہوئے ہمارے سال۔ دوسرے یونہ بن ایک ہی صبح کا کایس بسنے ہوئے قیلم باشتہ  
 ایرانی نوجوان ہے جس کو کئی حکم کروئے روکا کہ نہ شرط ہے۔ اور ایک دوسرا متوسطا لٹریٹھ شخص تھا اور نے ہم سے  
 کہا کہ کہدین یہ بھی ناز ہے۔ سرل محمد جمان نام کو بہو پنے دکان شخص ماسپو گیا اور اگلے دن صبح کو پھر  
 اوس گاڑی میں ملا خوف تھا کہ نہ شرط یا ملا زمان حکومت کو کرو بکڑ لین گے کہ نہ لجا و س کا آثار ہو گیا  
 ایرانی نوجوان فرانسسی زبان جاسا ہے۔ اور کرمانشاہان کے مدلیہ (عمو کے حج) کا مددگار ہے عوام  
 نے عدالت خانہ کو چلا دیا۔ ٹریس عدلیہ میرا لاکٹ لسل حانہ انگریزی میں سنا ہا گزرتن ہے۔ مددگار دو ایک گزرتن  
 اور اپنی والدہ کے ساتھ طہران جا رہا ہے۔ اوس کی والدہ ایک غریبہ عورتانوں پوسٹہ میں ہے اجیری  
 ہے ایک گاٹن میں کروئے سے کہنے لگی کہ نہیں جانتی کہ یہ شخص تھا ہے (یعنی سالاد اولہ) کہا فائز  
 اوس سو ہوگا۔ چیزیں اور گران ہوئی ہیں

ایرانی نوجوان سے اور مجھ سے الگ دفترون کے بچے گفتگو ہوئی اسی خوف سے کہ لوگ سن نہ لیں۔ اوس



سلمان فارسیؓ سے کہتے ہیں ایک غریب اور بڑی عظمت سے بھرا شرفیاب نے چھ چھوٹی گلیاں دیکھ کر  
 اتنے آئینوں کے لہرائز نہیں دیکھے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو بڑی ہی محنت لائی جس کو ۔ ۔ ۔ اور جو  
 جیسا ارا مہاجر سے دیکھا جا رہا ہے جیسا کہ تم نے اپنے لئے دیکھا ہے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا ہے  
 کہ آپ اگلی عمر میں ۔ ۔ ۔ باوجود خوش حالیت کیوں کہ صورت اور شہنشاہ کے کیوں نہ ہو جس کی قدر سے  
 مقرر کیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ اور جو بڑی کشتی ہے ۔ ۔ ۔ اور جو کشتی ہے ۔ ۔ ۔

کیا لگتا ہے؟  
 ہمارا یہ فلسفہ ہی تمہاری قیامت ہے۔ یہ وہ ہے جسے وہ سب سے بڑے کہتے ہیں۔ یہ ایک مغز نہیں ہے  
 تھے بعد ازاں تمام لوگ لگا کر کئی کئی بار لڑائی لڑی تھی۔ سب سے پہلے ان کے سر سے تھوڑے تھوڑے ٹکڑے  
 گھس کر چننا ہوا ہے۔ اس کے بعد کئی ۔ ۔ ۔ اور انہوں نے بڑا بڑا کام کیا ہے۔ یہ سب کئی کئی بار  
 شہر ہر جہاں کہتے ہیں کہ اللہ نے بڑا بڑا کام کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہارے من ہو گیا۔ تمہارا اللہ اور جس کے  
 نام میرے پاس ختم تھا۔ پھر ان کو روانہ ہو گئے ہیں اور حکومت ملنے لگانے کے ہوتے ہیں۔ یہ سب جو بڑے بڑے کام  
 کئے ہیں۔ اس سال اللہ نے بڑا بڑا کام کیا ہے۔ ان کے لئے جو کچھ ہے۔ مگر شہر سے ہونے لگا۔

کیا ان کا اپنا کسبت بارونہ اور چھبے کئی من بہت نہیں ہے۔ عمارتیں ہیں۔ لوگ آتے وقت ہزاروں  
 اور لوگ بھی بہت خریدتے ہیں۔ بڑا بڑا کام ہے۔ یہ سب کئی کئی بار ہے۔ یہ سب کئی کئی بار ہے۔ یہ سب کئی کئی بار ہے۔

کیا ان کے لئے کسبتیں ہیں جو کہ بہتر ہے ۔ ۔ ۔

کوئی لکھی ہے۔ اس میں بھی ہے۔ یہ سب کئی کئی بار ہے۔ یہ سب کئی کئی بار ہے۔ یہ سب کئی کئی بار ہے۔

اس وقت میں تو ان کے لئے دولت رکھنے والے ہیں۔ ان کے لئے دولت رکھنے والے ہیں۔ ان کے لئے دولت رکھنے والے ہیں۔

دل کے پھولے جل ٹھیسے سے کرفانے سے ؟ اس گنہگار گنگنی گنگی کے حیران سے

اہل بات بیٹھے کہ آوازیں اے مہاراجا مہاراجا کو اسے افسر لون بر کجہرہ وہ ہوا تو آن صورت میں ان کو چہ چاہو جو بجا آواز۔

خرون کا عالم تھا کہ لہران سے مجلس بھنگ گئی۔ حکومت باقی نہیں رہی۔ اس کے وقت جہم منزل پر ٹھیسے

دان سے بیاد ہننڈا۔ اب ان مہاراجا ہری پوسٹ کے اسلام پوسٹ اور نولف ستر و لہ کاڑی مالوں لے میں تھیں

کاوشدان جس میں مرزا اور دلائی لیکٹ بھڑے تھے نکال لیا۔ دو میں سب چلنے کے لئے معلوم ہوا۔ کویہ حرکت

میں سے نزدیک کر پستہ کی تھی اس شخص نے آج سے پندرہ روز کے بعد ان کاڑی سب چلے تاکہ ہم دن سے زور

کرمان شاہ نہ ہوں۔ گاڑی کو بعد آخری منزل میں منہا آہستہ سے۔ تین چار گاڑیوں کے ساتھ ساتھ دیکھا

اور سی قسم کی روسی گاڑی کے ہاں۔ لائے۔ اندھیرے میں ڈول کا اسٹارٹ سٹارٹ میں نے بہت کچھ نام

دوران میں چلے تھے اس سے کم سمجھ کر اس کو دئے۔ سرے ساتھی تا عمر بھائی کی بجائے اپنے نام کو پستی تھی اور۔

مائب پر شہہ بھا اور انھوں نے العوام دبا۔ ابی دہ سے گاڑی میں سے میرا کھل جو عمر بھائی کی ساخت بھانا ماب

کر دبا اور دھڑے میں مسند وق بھی غائب کر دیا مگر مسرت تھی یہ نہ بچ گیا اور سامان ہم نے نکال لیا۔

جہان کا لٹی اڑی وہاں سے ایک پختہ اور تھیں وہاں ہمارے تھی اس کی مالائی سر ل بر پئے اور اس

کو بہت عملی کہا تھا۔ اپنے کھیدما۔ جاوے تو وعدہ تھے اور گوسٹ دور ولی بھی ہر جگہ سے اچھی تھی رات کو

ایک صاحب شخص نے کہا کہ الی کرمان شاہ بھا گیا۔ یہ سیراری بھا جو ہمارا سامان لایا تھا یہ بھی مسرت تھی

گرووں کی تعریف کرتی تھی بھی سادری سے ٹرھی ہوئی ہے بہ ڈول سے عوام دوست لڑنے میں کئی کئی

ہوئی ہے کبھی فتح۔ ایک گرو کہہ ہا تھا کہ ہمارے ہاں سواتی تو ہمارا تکس فوج کر لین "یکساں ہمارا دولت جگہ سنم"

ایک نے کہا کہ ایک گرو پچاس عثمانی فوج کو کافی ہے مسجد علیشاہ نے طاقت کی کہ بھا گیا۔ بیان آتا تو پھر

بادشاہ ہو جاتا اور سالانہ لگ کر مگر علیشاہ سے کہتا کہ گالی دیکو کہ لو کون ہوا ہے من بادشاہ ہوں؟

لو ہم اس کی کو بادشاہ بنا لیتے ؟



نشان اور بیاس کا اسقدر غلبہ ہو گیا کہ قریب بھاگا کھل کر جاؤں اور تقریباً نوبت غشی کی ہو گئی۔ دھوپ بھی سخت تھی انسانی سے اس موڑ پر گاڑی قریب آگئی اور اتفاقاً کر کے اسی پر سوار ہوا۔ بلکہ سب سے فراز حسین نے گاڑی بان کو دھمکا بھی۔ یہ واقعہ دوپہر کے وقت مسان طاق کا ہے ۶

رات کو سن نے اور حاجی عبدالکرم سوداگر نے جھکڑے پر گرنے کے خوف سے کمرے ڈوٹھ ماندہ لبا اور ایک دوسرے کی پشت کر کے بیٹھ گئے چنانچہ سناست تک جگہ میں یعنی گاڑی یا جھکڑے کے عرض میں جہان ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور ایک دوسرے کے مقابل دوسری طرف رخ کئے نہ ہو سکا تھا۔ بن سے بہ صلاح دی کہ ہم لوگ نصف صبح لیکر دو دو عرص میں گاڑی کے لہٹ رہے۔ چند گھنٹے تک سی طرح کچھ منہ دلے لی اس نام سے بن قدرے باہمی لہری ہر مسافر ایک دوسرے کی جگہ پر کرتے تھے۔ کیونکہ واقعی جگہ تنگ تھی اس لئے ہم لوگ قابلِ سعافی ہیں۔ [ ۲۲ جولائی ۱۹۶۷ء = ۲۶ رجب ۱۳۸۶ھ ]

حسبِ عدل آج ہم کو اس بچے بھانے ریزی کرانا ہ میں بہت سنا چاہئے مٹھا۔ گروا کیا گیا تو اب عصر کی پہلے نہیں بہو سچ سکتے۔ راستہ عموماً بہار ٹون میں بھا جہاں جی بلندی پر سریر یا جو ٹون تک پہنچ جاتے تھے اور بالآخر مختصر مبدلون بن اُترتے تھے کل جگہ تھپے اور سرسری تھی۔ ہر جگہ سوز و غلام تھا کہ "سالارالودہ آگیا ہے مشروطہ بھاگ گیا ہے"۔

تما کر وہ سال من حاصد کر دون میں یاری دل آلی ہے اور سالارالودہ کے موافق علامہ جو ستی اور مشروطہ کے خلاف شور ہے۔ ایک مقام پر جہاں آج دو بہرہ سونے کو گنتے ہیں کہ سالارالودہ تاج بھر کو

دارد کرمانا ہوگا۔ ایک شخص جس کی ایک لکھ سہی ہوئی تھی اور احوال تھا اس میں میں کر کہہ تا تھا "ہزاروں ہزار میں سرودہ"۔ نیز فرمائی کہ سالارالودہ کل کو کرمان سنا ہن بہو چکے گا۔ کوئی کہتا تھا کہ اور کے ہاں مثل ہزار سوار ہیں اور دس ہزار سوار داود دھان لجا رہا ہے۔ ایک جگہ گرم خرم خرمی کہ ظل السلطان محمد علی مراد اولیہ نے اور

بالنگس کاڑو اور حوالہ کا کو

سوار سب کب تھی اگرچہ یقیناً صحیح ہے کہ اس واقعہ کی میں ظل السلطان نے بھی ماجد سابق ماہی کے ساتھ سخت میں یہ کھنے کے لئے بہتر سنا کر ناصر الدین کو لگا شخص سے کو مستانا اور پھر مشروطہ ہوا کیونکہ مستطما۔

**میان طاق** | قبل از مغرب یعنی عصر کو ہم مقام میان طاق پہنچے۔ یہہ نہایت آباد گالوں گرووں کا ہے اور  
 بہان ایک بڑا قصبہ خانہ اور سنگاری دوکان بہت بڑی ہے باغ اور اجڑے جھمے نہایت سرد اور شیرین پھل  
 ہیں بہ آبادی اور سب آبادیان جو ہم کو اس سفر میں بلین قدرتی چمنوں کے بڑے بڑے ٹالے ان میں سے کوئی  
 عمری انتظام کرنے والا ہوا ہوا نہایت پریشاد با بیغ اور خوش منظر آبادیان کی سکتی ہیں۔ میان طاق میں ۳۰  
 ہم گروڈھول کی آواز جمع ہونے لگے سب کے پاس ہندوؤں میں مٹھن اور گردکمر کے کاروسوں کا بجز اٹھنا سکتے  
 میں ہم نے سب گرووں کو اسی طرح مستح دیکھا۔ گھوڑے بھی اچھے تھے۔ ان کے سردار دودخان کا لہنا کہ میں  
 جارا تھا۔ سرداروں کا لباس جامد اور اور زینھی خوش نما تھا اور پاجامہ صلا جیسے سلوار ہوتی ہے۔ مگر وہ  
 اون کا مجمع بابے کی آواز بڑھنا جاتا تھا۔ اگر یہ پہ لوگ ظاہر نہ کرنے تھے مگر اس کی پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ  
 سالارالدولہ برادر محمد علی شاہ معزول جو داماد دودخان کا ہے اور ڈیڑھ دو ماہ اسی ولایت کے پہاڑوں میں  
 غنی ہوا اس کی مدد کو لوگ جا رہے ہیں۔ اگرچہ اس وقت تک نہ کہتے تھے کہ سلطنت سے لڑنے جاتے ہیں سوار برابر  
 ہمارے ساتھ کو نکل جانے لھے یا پہاڑوں پر بے تکلف پھرتے تھے۔ بعض وقت محض ہندو فیہ سوار گھوڑوں کو  
 بکر چٹان پر چڑھیانے اور بھر پڑانے اس سردار کی شہسواری معلوم ہوتی تھی ۔  
 اٹھائے راہ میں ایک محفوظ گرو سے قصبہ خانہ میں ذکر آیا۔ میں نے پوچھا کہ آیا یہ صحیح ہے کہ گرو علی اللہی میں  
 مسلمان نہیں ہیں اب کرنے نے جو نہایت متین و فہیم تھا کہا کہ صرف کرآن اور ایک مقام کا نام لیا یہاں کے  
 لوگ علی اللہی ہیں۔ قصبہ خانہ میں دو حارا و گروئی بیٹھے تھے۔ ایک نے پوچھا سنی بہتر ہیں کہ علی اللہی؟  
 دوسرے نے جواب دیا کہ بدستنی کا کیونکہ وہ کسی بالوں میں ہم سے موافق ہیں۔ میں نے کہا کہ مذہب سنیہ میں  
 سنی پاک ہیں اور علی اللہی مشرک ہیں۔ اودھو نے قبول کیا۔ بلکہ کہا کہ ہوشی ہیں اور سورت کھالے ہیں  
 اس سے ہم گھنٹے کے سفر میں تفریباً ۳۰ مقام پر سیدل ہونا پڑا لیکن صبح کو چند گھنٹے بعد ایک ایسا بلند مقام  
 آیا کہ سب سے پہلے ہو گئے کیونکہ گارسی چکر سے جاتی تھی اور ہم سبھی طرح جا رہے ہو سکتے تھے۔ مجھ سے راستہ میں

سہان گروٹ کھٹو کا اوسط ہندوستان سے زیادہ نہیں مگر گفتیش کافی نہیں ہوتی ۛ

**نوم کرو** تمام راسنے میں اونٹ بال سے لہرے آتے جاتے تھے اور گرد بکثرت تھی۔ گرو دون کے مکانات عموماً گھاس اور پٹلی لکڑی کے ہوتے ہیں اور چھت بھی ایسی ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فائدہ بدوش ہیں۔ عورتیں ہر دوہ نہیں کرتیں۔ گرو مرد سفید رنگ اور جو تیرہ مضبوط معلوم ہوتے ہیں اور گھوڑے کی اوتھ کے اچھے ہیں۔ اون کی عورتوں کی شکل خوشماہ سے میں نے اپنی کاٹی میں اور دوسری جگہ گرووں کو نما ڈپڑ سے نہیں دیکھی۔ اگرچہ ان کی بڑی ٹری ٹری ٹری سان کاٹھین و کر بلا میں اکثر نظر پڑیں وہ ان نما ڈپڑی ٹھہرتے ہیں ریارت بھی کرتے ہیں۔ تمام کو جہاں کہیں یانی کی غروب ہوتی تھی گرو عورتیں پانی صاف دینی تھیں۔ برصغیر میں عرب کے جہاں پھر جیسے کے پانی نہیں پلتا۔ ہر بات نہیں کہ وہ ان پانی کہ ہے بلکہ وہ پانی ہوتا ہے پانی عراق عرب میں طعمیت ہی ملتا۔ دن بھر ثابت دوسری سو گندا۔ چاروں گھوڑے کہیں چھیل اور کہیں لومبل پر بڑے جاتے تھے جہاں گھوڑے بٹلتے تھے وہ ان جاہ ضرور ملتی تھی۔ ۛ اہل ہمارے یہاں ایک سیہ اور ایک پٹی میں ایک استکان (سبب کی مختصر سیالی) ملتی ہے جس میں گرم شیش عا و کا پانی خون کے رنگ کا بھرا ہوتا تھا۔ اگر ملا گئے اور بغداد میں ایک ایک ل لیتے ہیں ہر جگہ اعلیٰ درجے کی روسی شکر جو ہندوستان کی شکر سے بہر حال بہتر ہوتی ہے ڈالی جاتی ہے ۛ

**گرو علی** تمام راسنے میں یہاں آتے ہیں اور بعض اوقات منہایت خطرناک لہرے ہوتا ہے کہ انکے منزل کرن میں ایک گھنٹہ قیام کیا۔ ان کو معلوم ہوا کہ یہ سببی علی اللہی مذہب کے گرووں کی ہے جن کو امریک کے شیشہ سان بہت بدرونا پاک سمجھتے ہیں۔ یہ علی اللہی فرقہ وہ ہے جس کے یہاں کوئی شریعت یا قانون نہیں۔ صرف امر اللہین کو خدا کا اوتار بلکہ میں خدا سمجھتے ہیں۔ قابل مرثہ گو اور ہندوستان کے قابل سید علی کا ذکر کینقدر فخر سے کیا کرتے ہیں۔ ملکہ مرزا غلام حیدر شورشاعر دہلی نے بھی مرزا آس فرقے سے اپنا انتظام بر کیا ہے۔

ۛ آوارہ اناستہ اللہ را علم ۛ

اور منوں نے ہمارے فتنے سحر ہمالیہ میں غم سا مرہ اور سوداگر کا ٹھنڈی یعنی آقا عسکریہ الحسن و مرزا محمد کرم کو یوں ملایا تھا کہ  
 داخل کیا باقی برکت ہوئی جس سے کہاں سید بختیاری اور انتظامی قابلیت کی کمی معلوم ہوتی تھی۔ مالویہ کے تارک  
 نے کہا، منوں کا سامان زیادہ ہے ان کو زیادہ کر لو گناہ منظر ہوا۔ میں عزیزین اور ایک نوجوان طہرائی ساتھی تھے  
 وہ بوجہ احترام ہوا ان کے لئے گئے۔

پوسٹ ماسٹر نے حکم بتا دیا کہس جو گیا ہے اس سہتا سے لوگوں کو زیادہ کیا کھنا کہ قاعدے کے مطابق ۲  
 آدمیوں سے زیادہ بٹھے نہیں سکتے۔ پھر خود اور اوس کے چار ساتھی پہنچ گئے اور اپنا سگن اباس بھی  
 سحر دیا۔ [ ۲ جولائی ۱۹۴۷ء = ۲۴ رجب ۱۳۶۶ھ ہجری ]

رات بھر بیٹھے بیٹھے گذری جب فیضانی لوگوں نے کہا کہ نے کا خوف ہے میرا ہو جاؤ چہ چہ پھر نہا تیسرے نہ ہوا  
 صبح کو ایک مقام پر جہاں ٹرے تھی ہے بیجا را اونٹ لے اور کئی میل تک کم و بیش چلے گئے۔ ایک غریب  
 اونٹ لے کر ہمارے ہاٹے پہنچے تو ڈاک بچا ہاتھ "اٹس اٹس" یعنی آہستہ آہستہ کہنے پر استعدا رخس مارا کہ  
 سیکو گا اور ہوا۔ بلکہ پیچھے گرتا رہے تھے اور ان کو بھی برا معلوم ہوا۔ ڈاک کا بوٹھا شرطولی زبان سے اور کمر و طور سے  
 روکتا تھا۔ باقی لوگ خاموش تھے۔ میں نے کہا شاہ کے قریب پہنچ کر نام پوستانہ تو ہوا اور منتظم تھا اوس سے  
 کہا کہ تم کو ظلم کی یہ برائی عادت چھوڑنی چاہیے۔ رہتھا ارا ملک نام ہو گا۔ اوس نے ہم کجا کر کہا کہ مجھے خود سترندگی  
 ہوئی۔ میں نے کہا جب سرنے کہا تھا "انا ہتلم انا ہتلم" تو ہر مسلمان کا فرض تھا کہ فوراً ہاتھ روکتا۔ نہ تھا  
 انہوں نے کہ تم نے سزا نہ کی۔

تین یہ لکھنا بھول گیا کہ فخر شیرین میں دو گرو سپاہیوں نے کہا کہ ہم کو دولت (حکومت) کی طرف سے  
 کچھ نہیں ملتا۔ آپ کچھ دیجئے۔ میں نے اول تو بحث کی اور پھر یہ سوچا کہ تہہ نشی میں ایندازہ دین۔ دو تیراں ڈیرے  
 مالہ معلوم ہوا کہ یہ سترندوں کے ایک تیس سردار داؤد خان کے پسر وہ ہے اور سترندوں کی رہایا میں اور سردار  
 کو سلاست سے علاج تھا کر کھا ہے یا اوس کا کچھ تفریب ہے کہ لوگوں کو لوٹ سے بچائے۔

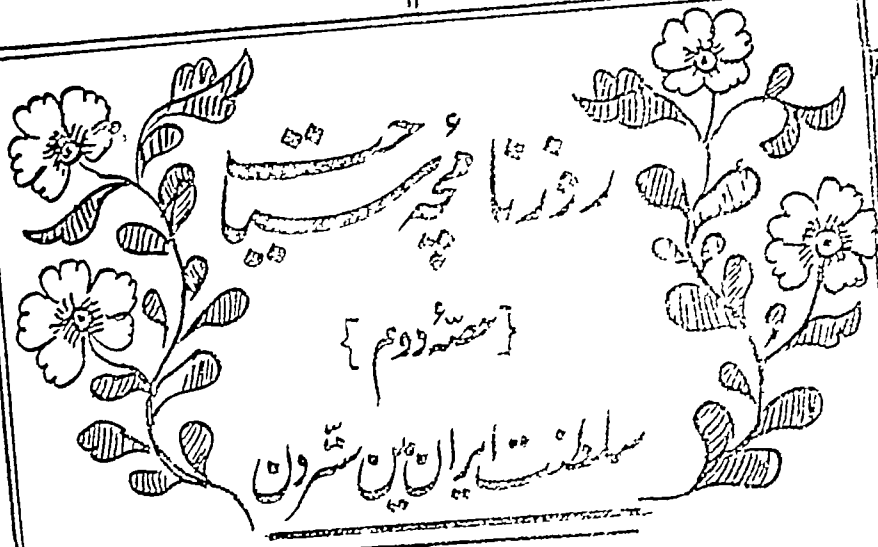
اسرارہ کر کے جو کلاں کا لہجہ ادھن باسپورٹ ہے۔ بین و کما تم غلط کہتے ہو میرے عند وقت میں باسپورٹ سے  
 بیک سے میں نے انگریزی میں کما تم اسفند ریشی سے کون باتیں کرنے ہو سنہیل کر باتیں کرو۔ کہ نسل جزل پران  
 میغم لہجہ کی تخریب بھی میں نے ہی نامب اندلی گیا اور واپس لایا کہ کافی نہیں باسپورٹ جا ہیے۔ مابعد کل  
 اسباب آدمیوں کا کفالا۔ اور خلافت و دستور عثمانی یا انگریزی ایک ایک کپڑا عند وقت میں سے نکال کر باہر ڈالنا  
 شروع کیا۔ کوئی چیز محمد لی نہ تھی۔ میرا باسپورٹ اور سفارش مخصوصہ دفتر میں فوراً واپس کیا اور سکا سکی  
 کتاب جیسے مختصر آدمی سے بعد بھا کہ ہمارے ساتھ اسی باتیں کرنے :- آخر اندھری میں مقام قصر شیریں میں پہنچے  
 مجکو یہ بیان کر دینا چاہیے کہ تلیم کے اس وقت سرکاری تہلی کے اور سرحد میں متعین ہیں یہ آمدنی ایک  
 حد تک اس کے قرضہ میں مگنول ہے۔ خدا مسلمانوں کی آرام طلبی اور فضول خرچی کا بڑا کر کے کہ اپنا  
 روپیہ ضایع کرتے ہیں اور کساتے نہیں دوسروں سے قرض لیکر اون کو ملک میں دخل دینے میں یہی قرضہ کی بڑی  
 کسی زبردست سلطنتین اور بیس لاکھ بیس مربع کم و بیش اسلام کے قبضہ سے میری پہلے اس کے لئے سو کھل گیا ہے  
 پچھیم والے مائیکل روس کے خوشامدی میں اور ابرار کی ہوا نہیں کرتے۔ ان کی کج خلقی کا برتاؤ لوگوں کو خود  
 اران سے مانوش کر دیا ہے :

ایران کے  
 بھگت خانم

بیس ہوسٹری  
 سفار ادگی

قصر شیریں میں ہوسٹل ماسٹر کے حکم سے تمام سباب گاڑی میں یوٹکا اسنو غ مہا۔ میرے  
 اعز ہیں پر کہا ریش کا حکم ہے وہاں کو تو ایک نوجوان جس کے ڈاڑھی موچھ نہ تھی اور  
 سواے ٹوپی کے بالکل انگریزی کٹے جیسے تھا میں نے اسی کو ملا کہ سفارش مخصوص دکھائی۔ اس نے کہا  
 کہ دونوں ہند کی گاڑی میں ہیں گئے اور صرف اٹھ آدمی بہین اور باقی نوجوان۔ اب آون کے انتخاب میں سفارت  
 مقبول کو اس اور جھگڑوں میں دین گھنڈی پوٹا ماسٹر کے حکم پر دست کر دوں نے اعز ہیں کہا کہ غضب ہے کہ سہ  
 کو تو اردین اور ہودی ساتھ ہاؤین۔ مسافروں میں حد سرائی بید بھی تھے اون کو اتار دیا تھا اور پوٹا ماسٹر  
 کے ساتھ ایک ہودی جا ہوا تھا۔ ان کی کر دوں کی مداخلت ہواں مٹ کے لے کہا اچھا پھر تم ہی انتہا کرے





گڑی پوسہ کو یہ سمجھو کہ ہر سے سالانہ کا کہ نہ ہر مضمون دیکھ کر آپ سے معمولی چکر مارنے سے ڈرنا حالانکہ  
 خوراک گردنصفت لضعف کرگی دلہا ہے جس تیز لگوون کا اس ا اور ہر یک بھرا ہوا تھا اما شخص نے جین کرنا پڑی روکنے  
 نئے سب لوگوں کے لے اور سامان رکھ کر گتہ ہوا کر دی اور سامان مہرق رکھ کر اور بسین لگا دیا بس تکبہ لگا کر  
 دیکھنے کا حکم بہت شخص کے حصے میں آیا اور تمام منجھ دیوہ میں روزانہ ہوئے گاڑی حاتمہ وکیل نے کہا کہ سا پیر پڑی  
 خیر تان اسلے نہیں کرے کہ رن رماہ ہوا و دگا گاڑی مثل ہتھ کے وزنی ہوگی نہیں اگر لکڑی کا کٹر اسایہ کے  
 لے لگا یا جا اور آرام ہست تھا اس میں جیندن وزن بڑھانا اس میں ۱۶ مافر سوار ہوئے رارہ عوام پتھر ملا اور پت  
 رملہ دیکھا نہر وقت گرسکا اندیشہ رہا تھا ۔

**گڑگ** آفر خدا اذکر کے ذہن بڑھانے میں پہنچے۔ فصیح سے باہر لصف میل پر مہبتہ کٹم کا دفتر سے ایک پاسد  
 کچم تھا اور اس کا تخت ایک کچم تھا اس کی وضع ہندون سے ملتی تھی اس شخص نے مجھ سے پوچھا کہ ان سے  
 لے ہو؟ میں نے کہا ایذا دو کا طریقہ سے کہا مسورٹ بھی بہان دیکھنے میں اور مانگا۔ میں نے کہا بہت سے  
 ایسا بکے نیچے دیا ہوا ہے بلیک افسر ایک موٹا آدمی تقریباً ۵۰ برس کا احاطہ میں نظر پڑا جہاں مال بھی بھرا ہوا  
 تھا اس نے کہا کہ میں اس سے سمجھا کر دشتی اور درمزا جی سے کچھ کہہ رہا ہے۔ اس کا راجہ صاحب میری طرف

# مسلمانان عراق عرب سے پہلے کا دور

بدستی سے مسلمان اپنی کٹور کٹائی میں مصروف رہتے تھے اس حال میں کہ دھندلے اور بے نظا اور کٹے کٹے اور کھجی فاضل اسلامی کاتبان نے ہر شے سے بدوی اور کچھ حساسی اور بعض صحابی زبان اس سببی بن زبان کی زبان ہلی ہے اس لئے بدوی سادگی نادر ہے۔ سنہری ادا ان میں جمنا وئی کی فرماں، وجود میں ہے۔

باستفادہ سے جو شہلے اور کھجواہل تہلیل اور تو اس اور شا کہ میں۔ یہ سب سے سادہ سہ کی زبان سے کہ شہلے بن ہیں۔ بدوی اعراس تقریباً تین جو کھجائی اور سنہری لہندہ سے کہ کم سدا۔ بنی بل مست، ہونگے۔ گرد و ان فرقوں میں باہم پیدا و سماں کی نسبت طاہر میں حول در واقعیت قدر سے نادر ہے اور ان میں سے سردک طاہر باطن میں زیادہ فرق نہیں۔ ہندوستان میں باطنی اقصیٰ ظاہری مذہبی متاثر سے پہلے گن زیادہ ہے۔

عام طور پر ملک میں زیادہ افلاس معلوم میں ہمارے میں رعایا میں۔ امرطہ سے زراعت کی طرف آتے۔ نہیں۔ بندھ کے جاؤں یا راٹوں کی اسی طرح کوئی سنتن کی ہی باجمہ۔ اس کے لئے جو کچھ کہے تو محبت میں کہ ۵ فیصدی منافع حاصل ہو سکے کہ وہ زمین بہت ازان ملک کی شہلے اور مست، ہندوستان کے لئے یہ سب کچھ پیدا ہے جو شخص ان کا طریقہ مانتا ہو اس سے بہت علق اور تدریس پہلے آدین کے ورہ اکثر میں سے۔۔۔

صحیابی لوگ تعلیم میں بہت ہی کم ہیں اور اہل سنہر کی تعلیم بھی اہل ہند سے کہ نسبت سے نئے خیالات کو عراق عرب کے مسائل پر انہوں نے کے جلد ہدایت نہیں کر سکتے۔ ان میں مذہبی عداوت کا فی ماحول ہوتی جو گمراہ لیکل داؤچ سے ذہنی ہوئی ہے۔ پر لیک آمانے سے ذاتی ترقی ضرور ہونے والی ہے۔ مگر دیکھنا ہے کہ دعویٰ ترقی بھی ہوگی نہیں ان کو ترقیوں سے کچھ زیادہ انس نہیں معلوم ہوتا۔ لوگوں یا مسلمان مزاج اور لیکھوں کے لئے کو باؤ کے ہیں۔ سنہری اور سردلوں میں فوری حروای کے لئے روپیہ ترقی کرنیکی عداوت نہیں ہے۔

{ سیاست نامہ خط و اول متعلق ہی عراق عرب سے متعلق ہے }

نیچے دیکھا کرتے تو وہ غارتہ ہے بہت خوشگوار پانی اور خوشنما مقام ہے۔ دربار میں کرسنریلیتی بین آئی بین جہان  
 بین بھی ہتھیا سنایت عمارت اور سرد پانی تھا ÷

مکمل کرنا شاہ کربک لیا جس میں ایک لیر اور مالینی تمینا <sup>۱۲۷</sup> روپیہ بنے پڑے اسرا بک کر ایہ اسکے ملا وہ  
 ہوگا۔ ایک نوجوان نجف کا طالب علم چوہدرے ہسفر تھا اوس کی ماں سیرتھی اور اوس کو فرادٹ بلایا گیا تھا  
 اوسنے مجھ سے کہا کہ وطن یعنی اصفہان ہمانے کے لئے شرح ہمیں ہے۔ ایک نخت کی عیابا نول کی بنی ہوئی  
 اور زمانہ کپڑے لایا ہوں۔ فروخت کرتا ہوں۔ میں نے صبح لکھا آؤ۔ وہ بچہ آہ آیا۔ نخت کی بیہ بات  
 پسند آئی کہ کما سے مانگنے کے اپنے سارے جو سوخت لایا تھا اوس کو فروخت کرنے برآمد ہوگا۔ میں نے تیس  
 قران میں وہ عمارتیں جمع بین بالوں کی بنی ہے اوس کو ایسے بھائی موصوفہ غلام محسن حسرت کو بطور  
 ہدیہ کو خریدی وہ ان کی بالوں کی عمارتیں ملی میں مشہور ہے ÷

ایک نال نساوس بچا سے طالب علم کو معمولی قیمت سے زیادہ مرکٹ چھٹا چاہا جو کس کے لئے خریدنا تھا  
 لیکن سکویا تھا۔ میں اسکو مسلمان علم سمجھا وہ ایک مران ایسا حق دلالی زیادہ مانگتا تھا۔ میں نے اوس کو  
 کہا کہ کہوں ایذا دہتہ ہو گیا مسلمان ہو یہ کئی مسلمان ہے۔ طالب علم ہے اور ایسی عمارتیں سبے نگران  
 شخص بولوا کہ یہ تو بھوری ہے ÷

عمر کو سب کے خائفین سے گاڑی پوستہ بن روانہ ہوئی اسرا بک کر یہ عمر دیر سے لے کر روٹیک لیا  
 دفتر میں عم ہی ہوئی صبح والا مزارت امر کر رہا تھا کہ خوردہ لیا۔ میں نے دو قرن کا خوردہ لیکر قران  
 اور اوس کے ساتھی گاڑی خانہ کے کویل نے کرایہ گاڑی کا مانگا حانچہ دیا ایسی وقت ہمدی نے پھر دو  
 قرن مانگے۔ میں نے کہا دیکھا ہوں اوسنے کہا آجکوشہ ہوا ہے۔ در نہ عرف گاڑی کے دفتر میں  
 ایک لیرانی نے بھی میری تائید کی کہ خریدو دو قران لئے سنئے۔ لیکن آخر دو مارہ میں نے دما۔ ہمان کے  
 یہودیوں کی دیانت پر اٹھنا نہ رکھنا چاہیے۔ اسنے میرے قصہ بیان کرنا ضرور ہوا۔ قسرت

جانے کی اجازت نہیں کئی دن ہوئے حرم میں لے لوگوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ ہم کو فاطمینہ پہنچنا بسبب پوسٹ  
 (ٹاک) ایران کے ضروری ہے اور ٹیڈا ک کل جاتی ہے اس کو بھیجا اور دیکھا گیا اور گمراہ کا گامیساں جمیائی او  
 نے الصافی کا پتلا ہونا ہے اسے کہا کہ سرکار کی حکم لادو نو چلوں گا ہمارے ساتھ جو حکم ہے وہ اسے بوردی لکھنے کہ  
 کچھ نہ کہا آخر ایک ہما کو لیکر اور سودا گر کو سب لے کر سرنگ لسی تھا۔ دار کے مان شکایت کو چلے گا دن ساتھ تھا  
 اگر عرب لوگ اسے بین دفن کر لے لگا کہ میں تو گھر تاملے کام لوں (زر) نہیں لوں گا بلکہ ایک آنہ لون کا اور شہی  
 ورنہ عقرب گھسریگا اور پیلے چمکوں گا کہ مضابط سے کیا کہو گے؟۔ میں ان لوگوں سے متفرق ہوا من و اوس کو  
 نکال دیا اور سانی سے مکان کا پتہ نکال لیا ۔

خوش فہمی سے مضابط (محمد آقہ ذی) فارسی سمجھتا تھا۔ شاہی عرب تھا یا ترک سے کہا عربی (گاڑی والا)  
 کتا ہے جب خالین ہو گیا سکا لایہ لیا ہے تو اوس کو جانا بڑگا۔ اللہ عمر کے مابعد چلنے کی اجازت نہیں۔ لو کہے  
 کہ کہ قلان مضابط (پولیس کا سپاہی) کو حاکم دے۔ ہم اس کے بیان ہو پئے وہ اوہیر اور کا آدمی سے شمار  
 کاروں لگا سے سا بھرا اور دو گھنٹہ کی محنت سے گاڑی بھری آخر کارین نے مضابط کو ایک فراں دیا جسکے لئے سے  
 وہ الکاری تھا اور کتا تھا جو کچھ نہیں چاہیے اور بہت سی ڈعا میں نہی اور سلام کے۔ نصف قرآن سر ہنگ کے  
 آدمی کو دیا۔ ہمارے بہان سا بھی ایک دو روپیے سے کہ نہ لندا سکریہ اور دعائیں لو گجا ۔

آخر مغرب کے وقت ۲ گھنٹے میں نازت کے بعد خالین تک پہنچے۔ باہر نہانٹ نانا دیا میں اور ایک میل  
 کے نیچے دریا نل چہنہ کے صاف زواں ہے۔ کلاواں سے کہ میں ادیر کا کہ لسا اور حساب اور رور ماچھ دو دن کا بلھکر  
 اب آجے کے فرغت بائی آئے ہی ہمارے ساتھ ہی عم ناصر نے کہا کہ کل چہنہ عمر ویستہ ڈاک گاڑی جاو گی ابھی  
 سے کلٹ لیلو ورد ایک ہفتہ یا نہیں روڑ مٹل رہتا ہے لگا۔ ہم بھکے ماندے تھے پھر بھی کہتے کر صبح کو نکلتے ہیں  
 دوسرے کوئل نے فاس طوہر پتے کا وعدہ کیا اور ان کے نام کا خط بغداد سے تھا ۔

خالین میں ایک راجا جو پھاڑی سے نکلا ہے بہنا ہے اور سرہایت خوب صورت پھر کابل ہے۔ بل کے





یمن کے شیعہ مسلمان جن کی عراق میں کثرت ہے، اول کو پاک نہیں سمجھتے مگر عربوں کو جو غنیمت بکری وغیرہ کرتی ہے، ایک برتن سے پانی لیں اور ساتھ کیا دین :

(۴) عرب و خاندان مشرکوں کے ہیں اول کو رضامند کرنے کے لئے من مستجابہ اور میں ۔

تیسرے دن نے پھمکا عرب کو عہد سے ملتے ہیں یا نہیں اس کے متعلق انہوں نے نہایت غلط تقریر کی اور کہا کہ باتوں سے عرب خوش نہ ہوں گے جب تک واقعی عدالت نہ ہو اسکی تک خیال نہیں اور معمول نہ دیکھا گیا ہے۔ عربوں کو بلحاظ تعداد جنت کے عہد سے ملتے ہیں لیکن عیسائے عربوں پر بھی یمن اور یمن میں ترکوں سے کتر نہیں۔ عربوں میں کمی تعلیم اس وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ترکوں کی تہذیب میں تعلیم کم ہوتی ہے اور اس وجہ سے فتنہ کرتے ہیں۔ اہل ایک جہ عرب کی تارہی کی یہ ہے کہ عربی زبان ترکوں سے حدیث کو ت نامہ ہیں ۔

ناہی آخدی کے حالات

مسیر کی امت کہا کہ اردو ای اصدوں ہے میرے کے متعلق مت گفتگو ہوئی اندوھوں نے کہا کہ چاہی عرب (پارٹی) کی یہ ہے کہ مساوات حیرت انگیز مستند زہر دیتی ہے اس نسبت میں تو میں وقت و صبر کے جوئی حالات کے لحاظ سے ہونے چاہئیں اور عرب عراق میں ملکہ کے گیسو قسم کے مسائل میں ملے ہوئے ہیں ۔ اس کی پوری پارٹی سے متعلق ہون چاہی جتنی سے کہ لحاظ و رات مقام و موقع میں ۔ مذکورے حالت میں بہتوں کے درکار اور جنوں نے کہا کہ اس ولایت میں کو نسل شریفی ہے ۔ انہیں بھی ہے ۔ صرف اس کو کہہ سکتے ہیں جو صرف ممکن ہے ۔ قصوں اور قبیلوں سے منتخب ہو گئے ہیں مگر بھی مری کوئی ملکہ آندہ ہی میں ۔

ناہی آخدی اور اصلاح کے تحت

تین سے چنانچہ گرام اصلاح فنڈز کا اول کو کھنڈیا تو انہوں نے کہا کہ ایسٹونین ، عرب اور صل ، فیروز سے مقدم صورت ، عربی سپر ہے میں کہتے ہیں میں ۔ وہیں خلفا و بندہ کی اولاد سے ہون جس کی حکومت سے سکڑوں میں ۔ اس میں ہی آسوی سے کہ قیوم میں امتداد دی اور کئی ہوں سے کھوے قوموں سے قدر ہر سکھ شہ تر میں ہوئے ہیں وہ کھیلوں میں روسوں اور بلجیوم کے امرق سکھتے ، اس کی مہم سے اب بھی متعلق ہوتے ہیں

مگر وہ منفذ بن مقبولین۔ کج دمر خلیان خانہ نشین کے لئے حساب زنا محمد تقی صاحب شیرازی نہیں حساب مراد بنزادی کو  
 زانیہ کے لئے نفس و پاک طبیعت عمدہ و بخت نہیں بل سکتا اور جو لوگ ذوقی ترقی کے خواہان ہیں اور زمانہ سے پیچھے  
 رہنا نہیں چاہتے اور ان کے لئے حساب جو نذر راجح کا علم صاحب رسالی سے مسائل پوچھنے کے بجا یا ہارہ نہیں یعنی  
 مسائل شرعیہ میں ان ہر دو بزرگوں کے مسائل عمل کر لیں۔ لیکن سدا کا علم صاحب کی سررگی میں بھی کلام کرے  
 کی مقبول و جہ نہیں اگرچہ اس کا کونسل ان کا طرفدار سالیانا ہے۔ اور جو لوگ آدی اور نئے خیالات کو سرا سمجھنے  
 ہیں اور برائی شخصی حکایت کو ترجیح دینے ہیں اور ان کو حیا ببد کا علم صاحب کا ماسا لارم ہے :-

صحیح کو بھر زارت کی۔ سمان اماک نو جوان عرب سمجھوں ہے۔ بعد ازاں در قسط منظم میں تعلیم مائی ہے اور جر کا  
 نام ابراہیم ماعی سودا گھڑی ہے "فانکم منہام" کا ظمن ہیں۔ میلر ڈاکٹر سکریلاجات کی خواہش کی۔  
 من گنا گو وہ کھری میں صحیح نہ بیونٹے نئے۔ ٹھوڑی ڈیر کے بون جو ہر سے کہہ کر رکھ کر تسلیت لائے۔ بہہ  
 نوجوان خلفا سے عمایہ کی اولاد سے ہیں اور ان کے سررگ عموا عالم ادو مصنفین لدر سے ہیں بہت کچھ تاریخ و فلسفہ  
 و تمدن عالیہ سے فاضل ہیں اور عبد الصافی اور انکسار سے تیار تھے۔ اور امرار کہ خط و کتابت سے اور کون فرموس  
 مسری اور ان کی گفتگو اس طرح ہونی چاہی کہ وہ سمانت نصیب اور خوش سے کنائی عربی بولنے لگتے اور بہن  
 فارسی بولنا تھا۔ وہ میری فارسی سمجھے۔ نئے اور بہن اور ان کی عربی سمجھتا تھا۔ کبھی کبھی توجیح مساب کے لئے وہ  
 فارسی اور بہن عربی میں کچھ کچھ کہتا تھا۔

تین تے مفصلہ ذیل مالوں کی طرف اول کو متوجہ کر لیا اور کما کہ حکام متعلق کو مطلع فرما دین :-

- (۱) دجلہ کا بانی نصرہ من غلات کی وجہ سے خراب کہا گیا ہے اور دوری حکم کا اشتہار ہونا چاہئے
- (۲) قرظہ میں رو بہ کافی لیتے ہیں مگر آرام کم دیتے ہیں۔ اول زفر ظنیہ ہی کا زمانے عمر ٹر بنا ہے۔
- (۳) یہود و عیسائی و مسلمان ایک جگہ عرفان کی نوح بن کھانے پینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ حالانکہ

۱۔ انتقال جو صاحب مز سادگی حکم قاعے شریعت اسلامی کا نام سمجھنا چاہئے۔ ۲۔ سلفہ نام مقام عربی کا نام



عمار بن کابل آدمی کی ماں بہن مگر حیرت و خوف سے فنا ہے۔ عینیت کو بہتر بن کے سٹیٹ میں کچھ نہیں ہے۔  
 منوئی ہی سالانہ کیا ہے سبھی میں سگستانی کے سبب ہیں۔ فترت میں ہیں۔ لکن کو گیس میں اور بہت عمار  
 کبھی انگریزوں کے لیے پھینچا اس میں جھوٹے زمین میں سمٹی اور سبب سے وہیں کے تسمان ہیرن میر کے حق کو  
 ہمارے سنج کہنے بہن مرادہ معتمد ہیں۔ گورنر کم اعمار کے تسمان ساید اسوے کے سبب سے بھی تھے۔

تسمان یہاں لگا ہر گوارا حاتم بہن کہ میں نے سب کے سب کے سب میں سے سب سے لکھا اور لکھا وہاں ہے  
 کہ عموماً سب سے بہن سبب جانیے ایک۔ انی زون نام کے لکے کہ انی مات ناما کم برکات نام کے لئے لگا ہے  
 سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا

انگرفت بھی جالیے بہن۔ اور نہ جانے کی وہ بھی سمٹی کہ وہ نہ سمٹی ناموں کے تو وہ میں ایسا سمٹی  
 فی سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا  
 انکھتا عسیر حضرت علی بن۔ بہتر میں محمد عمار کو جو وہاں سمٹی۔ سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا  
 سنج صاحب کے مقررہ سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا

انگریزی عیت  
 سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا  
 معیت ایسی رہی ہیں کہ جو وہاں سمٹی سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا  
 لکن یہ کہ ساری گورنٹ کے نمونہ داراں کاررو میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں  
 کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں  
 دیتی ہیں کہ میں ہی جو کہ وہی میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں کو اس میں  
 اس اور یہ کہ میں اور حقیق گورنٹ کی جو میں سے اس میں سے اس میں سے اس میں سے اس میں سے اس میں سے

دوسرے سے محفوظ اور اس سے سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا سب سے لکھا

ہر جگہ ہونا چاہیے اور سوار بھی حفاظت کے لئے مفر کے جادوں اور اہلانہ ہو

میں لے یہاں بھی زور دیا کہ باہم لڑا انسان جو مختلف ماہیوں میں ہونی بہن اون کو مشترک بیڑن اہل  
نکرنا چاہئے۔ کئی علماء بھی یہاں بیٹھے تھے اور حین نے کہا مناسب عملی ماہی ہے :-

لعدا کے بارے میں آج من سے نندا کا دو سہرا حصہ دکاما۔ نسخہ عبدالعزیز صاحب کے مفر کے قریب جو مشترک تھی  
پہلے وہ سماہ سگ بھی ملکہ حان لوسی تھا گوشت کی کئی کہلائی تھی اگر مشترک بہت جوڑی ہے اور نالیہ پاس  
لے مکان۔ تہہ اگر جوڑی کرائی ہے، نالیہ باہم با جوڑی، اس میں بچا جوڑی طرح اڑھوں سے تم لوگوں میں کام کرنے  
کی طرح، اگر جوڑی تھی اور اس کے آج بھی کئی تھیں، حلوم ہوئے۔ واقعی لوہا میں سمٹے سمٹے کام اور کھین لے گئے۔  
اور اس ملک میں اس قدر امتداد ہے، رہا میں نام کی کہ درمیان امتداد کر لاکے رہا کہ یہ مناسب کرنا ممکن  
ہو گیا۔ حالانکہ پہلے باہم حرم میں لوگوں کو حسین کمر سے تہہ۔ نندا کا سماہ سگ کی ایک تالی سیدہ بھی حرم کا قریب  
دروازہ نندا گنگ کا کما اور یہاں کما لے کر کھینسی مروجہ کی (نندا کا سماہ سگ اور حکم میں سماہ سگ اور اہلانہ اور اہل  
کافی و قریب کافی کے جامع تھے) مفر کی کما، بار اور ہے اور مفر کا تہہ بھی :-

مفرہ سماہ سگ میں زینوی عبدالرحمن مولوی سید کبیر ہمدی حضرت سید عبد القادر دہلوی کے مفرہ سگ  
محل طور پر دروازہ نندا گنگ جینی کا محضر گہ سے اور اس کے تہہ مفر سماہ سگ اور سگ سماہ سگ ہے۔ ماہر ملک  
مسجد ہے مفر ہمدی کی ہے۔ اہم کم کو معدوم ہوا بھی اگر ملک جینی لکھا، اوہا بہت عظیمی قرآن شریف ہے جس کے  
حاشیہ برائے تفسیرین حلالین جینی اور ایک اور تفسیر ہے اور مفر ہمدی سماہ سگ جو تخط ہے۔ خود خط عربی  
سماہ سگ و خوش خط اور صحت بہت بڑی بڑی ہے۔ ہر صفحے پر گلکاری اور سونے کا کام سمیٹ ہے۔ اہلانہ عظیمی  
قرآن شریف ہا میں طور پر دیکھا گیا ہے، ایک بڑی ہی جگہ ہے اور ایک وسیع گہر جس کے گرد گساری ہے سماہ سگ  
کی مسجد ہے اور اس کے گرد سونے کی روپی بچہ ہے۔ دو طرفہ سماہ سگ میں اہلانہ۔ بہرہ، ہمدی  
نفرہ سماہ سگ ہے، ہمدی سماہ سگ ہمدی اور نندا گنگ ہمدی سماہ سگ مولوی اہلانہ سماہ سگ کے





لغداد ساتھ گئے تھے۔

[۱۵ ارجوای سال ۱۹۰۶ء = ۱۱۸۸ھ شہادتِ اجیری] آن معظّم کے راستے سے دوبارہ لغداد جانا ہوا۔ معظّم

لغداد کی گھر کرسی [اوس محلہ کا نام ہے جہاں اکثر اعلیٰ لسان بڑی مسجد ہے اور اوس میں ایک گندھکی ہے جسے حیر گاندھی کہا

کام ہے اور جن میں حضرت امام عظیم الامۃ کو فنی دفن ہیں۔ جن نے سمیرہ اور سجد کبھی سماں و فتر کم ہیں اور سب

عبادت کے تکلیف دہ ہیں کہ تو کہ لبنا ہر خضر سے والے بھی کہ ہیں۔ اس محلہ میں لوگ عموماً آسوحیم میں مبتلا

ہے لگے۔ لغداد میں منگ کی طرف سے ساسر سے ماہر بھی کی سکرین دکھنا طبیعت خوش ہوئی۔

واقف حصار کے ہیں اگر کہتے ہیں سے لباد کو دکھتے تو معلوم ہوا کہ گنوں کی کرسی ہے کھڑا ہر گاہ

بھری ہوئی۔ گلہاں ہوا سب تک۔ بسے عداوت سکرین اور عداوت سے سکرین یا سکرین کی بدولت ہیں

اسی طرح کربلا کے راستے، اور اسی طرح میں تھے۔ ارکت یعنی غلہ جس میں جھاڑی اور عدالینین

اور جس میں نہایت عا سمان سرد ہوا ہے، جس کو صرف ہر سے دکھ سکا۔

آرام دہ مینڈ [جس میں سرد لڑیں، سے باہر سنا جاتا اور کھانا بافر اطلالت ہے وہ گورڈا لڑتے ہیں سال بچے

موسیٰ مند لڑن کے اس عید ہے۔

اٹھانے کو نئے غلام ہے کہ۔ اور گاہ گھر بھی جدیدی جس کے نام کو ہر ٹوڑے میں ہمارے ہستان

کی کسی سزا میں ملنا لوگ حرم کا مالین محمود ہیں۔ ایک فہ کی کو سکراموں میں نامی نو سون لڑائیں کی فہ

دیکر ڈرا کرے تھے۔

توسیٰ کی کرب [لغداد غیر ہن عرب۔ کرب کو سکر میں ہیں گندھ کو ہتہ ریت سے معلوم ہوا کہ سارے

میں سرب دی جاتی ہے۔ عظم اور کرب بھی تو دوسرے میں تھرا سے ہیں مکہ عوام بھی اور تھرا سے ہوا۔

میں شرارت ہوے سکتے ہیں۔ کربا کے سے جیال کی اور جو انہیں لگی۔ ہودی نو سرب سے ہر نام

ہی ہیں۔ سکر جیال سکتے ہیں۔ حورگ جیال میں وہ اس جیال سے تھو جیال میں تھرت اور جیال



فقہ اور عبادات میں جناب سید محمد کاظم کا درجہ بہت بڑا ہے۔ اور ہم کو اس سے کوئی مسئلہ نہ ہونا چاہیے کہ وہ مسندِ علی شاہ بستہ کہے جاتے ہیں۔ علم فقہ میں اُن کی ہمارے اعلیٰ درجہ کی ہے۔

علماء کی مالی حالت

ابک مکنت ڈیڑھ لاکھ میں بنا ہے۔ بہت سے امراء و اہل کو دیتے ہیں۔ آمدنی دو کم درجہ بر حوالہ خود صاحب کی ہے مگر لوگ اون سے سب سے بے ہیں اور وہ مفروض ہیں۔ باقی اکثر بڑے مجتہدین و خویشاں ہیں اور خوشنور زمین انہیں کھانے کو مشکل ملتا ہے۔ سب کا مکان آدہ۔ کسے مکان میں تکلف فرمایا نہیں۔ سب سے بڑے بڑے شیخ صدر القہر صاحب۔ مازندانی کے ہیں علیہم میں یعنی صرف فقہ ماصول فقہ میں بہان کے طلباء ہمارے مکان کے مجتہدین سے بھی زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ اور ہند میں جو گدتی پدیری کا ماعدہ ہے وہ بہان نہیں مثلاً جناب مرزا محمد حسن تیسرازی کا درجہ اور کچھ فرزند کو نہیں ملا وہ معمولی علماء سمجھے جاتے ہیں ملکہ آقا سے صدر مرزا محمد تقی کے دربان یہ معاملہ رہا ہے۔ حاجی مرزا حسین مرزا خلیل کے فرزند کو اُن کا اجتناد مسن دبا گیا۔ یہ فرسوسنا کا دن لکھنؤ ہی کی ہے کہ بیٹا یا بھتیجا با دادا ملتا ہی کم عمر اور اصول فقہ سے ناواقف ہو یا ران جلسہ امتحان و مہرباں بدی کو اس کی گدی پر بٹھا کر مسائل پوچھا شروع کر دے۔ ہن۔ بشرح صحیح مثلاً علم طب کلام میں کامل ہے۔ یا در عظام اور شہی چھتا ہے نوادس سے نایاب جن بھی سوال کریں گے یا اوں کے دادا عن نصیحت کی تھی اور دین کو راج دھا کہا کو پونا کیوں نہ مجتہد ہو۔ ایک جو پونا سا رسالہ بہ لوگ علماء کا لکھ لکھ کر یا لکھ کر ٹائٹل پرا سے لیے جوڑے القاسم کے ساتھ لفظ محمد حییات دین ایک صاحب جو عراق بھی ہوا سے پختے اور کھولنے لکھو میں ایک کتاب کو عصر جدیدین ریلوے کے لئے دی۔ کتاب رنام کیساتھ لفظ محمد تھا۔ یہی میں نے حیدرآباد ریلوے لکھ دیا اور کھولنے ایک دلوانی مقدمہ میں اپنے مجتہد ہی کے موت میں رسالہ عصر محمد کا ریلوے پرنس کر اہا۔ مگر کھولنے سے میں خود کھیل بھا اوں ریلوے پرنس نہ ہونے دیا۔

شہر نپند کی فوج (۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء) لٹرا دین گیا۔ آج صبح کا دن تھا۔ اس وقت عسکر اور پولیس کے مدرسہ

ملازم کے غدا کھانے میں ایک ڈیڑھ منہ بکھی طلب کرتے ہیں اول روز کھجور کھی دیکھا ہو تھا کہ میرے بڑے عالم ہیں کہ چونکہ  
بڑے مولیٰ تفصیل سے مسائل بیان کرتے تھے مگر میرے مسائل بھندوں کے تھے نہ کہ عینا ان کے ۔

اصول شریعت و فقہ  
شعبوں میں جو ٹرانزڈا امیر کا ہے اس میں اکثر لوگ اصولی اور فقہی اور اخلاقی ہیں اصولی  
مستعمل کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ اعظم کی تقلید کرنی چاہئے۔ تعلیم سے مطلب ہے کہ جن مسائل میں حکم خدا و رسول اللہ  
سے قرآن و حدیث میں صاف حکم نہیں ملتا، علماء و مین احتیاط ہے کہ کسی ایسا کو جو اپنے نزدیک زندہ ہے ہر فقہ کے لئے  
ہن اور اس کے کئے مغل کرنے ہیں مگر یہاں علمناں کر لے ہیں کہ یہاں قرآن و حدیث بخل و اجماع کو سمجھ کر  
مسئلہ کا جو ہے گا۔ مات سم معول ہے مگر باہون لے اس کو میری مریدی کی گدی کر لیا ہے۔ ابراہیم کے لوگ  
اور قضا و بعضی روسی غلاف کوہ قاف لے اسی قاعدہ پر لاری طرح عال میں اور جو کہ بکثرت اصول فقہ و فقہ کا مکر  
ہے اسے بہر علماء و حکمت کے مقلدین۔ ہندوستان کے کئی کئی کے مسئلہ نہیں ہن اور جو کھنڈے کے مستند ہیں  
وہ جو جاتے ہیں کہ کھنڈوں کے علماء، تخریج کے عین اور علم نہیں ہن بلکہ بان سے مسائل اور جتے رستے ہیں  
کھنڈی اول درجے کو سمجھ کر دوئم اور سوم درجہ کی تقلید کرتے ہیں سچ سچ سہ سے لے کر عمل فقہ میں سختی کے درجہ  
کا مہیہ طاعب اسلام کے بڑے مرے عماد اور اس دستا سے اگر وہ عرف و عمل فقہ میں طرعا ہوا ہو گا  
اور یہ مجاہد و ہر مرتبہ ہمارے سامان بھی اچھے علم ہن جو شخص باتوں میں حکمت کے بہتے آدمیوں سے بہتر  
ہن مگر تعلیم و عرف اصول فقہ سہی ہے۔ سہرا ل اگر مسلمان کے تعلیم کی ضرورت ہے تو یقیناً شخص نے  
اجل اصول فقہ کو سہی دسا ہن راج کسا اور یا کھنڈا عالم حکمتا گرد زمین میں عینی آقا و خوند ملا محمد کا علم کے  
مقلدین ان کی تصنیف شائع ہو چکی ہن ۔

و تحفہ میں لھا طالع دس و عبادت کے حساب سچ عبد اللہ مازدانی سے بڑے ہو ہیں اور لھا طالع

لہ اب بعد انتقال حیات خود آج سے نہایت اہمعیانی عیسائی عالمی دماغ اور زبردست عالم نہیں مل سکتا۔ کھجور کا  
اکھ تونے ٹر عکرون کے عالی خیالات اور محب سلام کا پتا ملتا۔ سنہ -



الفان نہوا لیکن اول کی علمت و بلند حیاتی ہرہ آقا ہے۔ علامے سامرہ اور کر بلاصاف کہے ہیں کہ پخت  
 کے تابع ہیں۔ الفرض سوائے دو جا علماء عمیات بن عیسا و دین کی با بندی کیسا تھے دنیادی ترقی اور حد بلوغ  
 کے چاہ کر نے کے علانہ موافق ہیں کر بلا میں حسبان ثقلید میں صرف جتا پظفے صدر اور شیخ حسن  
 مازندرانی مجتہدین اور درس و مدرس میں مجتہد الاسلام سید مافر حصہ بھی ہیں۔ سدا یہیں آقا سے صدر  
 ایک ہونے کا مگر سوت کو شخص ہیں۔ فتاویٰ کا جو فیض میں اھینا ط کی وجہ سے اگر انکا کر دے ہیں ۔  
 اگر لوگ بدر زانچہ حسن شہراری ان کے مقلد ہو گئے ہونے اور سنا کہ ہند میں حساب مولوی باحر جس صاحب  
 بھی گویا انھیں کے معتقد مقلد ہیں۔ مگر تو کہہ غلطی متور ہیں (میں ناپینے لئے ان کو سب غلطی مانا)  
 اس سے لوگ ان کے ہونے لگے جو اس شیخ جس کے مقلد کم ہیں مگر ان کا نام بہت مشہور ہے اور ان کے  
 بھائی شیخ علی معروف شیخ العراقین یا بلنگس میں بہت چلتے ہوئے رہا ہے ہیں۔ ایک بھائی بوا دیب  
 صوفی منشی شیخ نور مانی ہیں وہ طہران میں حکماء میں کے اعلیٰ مرجع ہیں ۔

سامرہ میں مرزا محمد زنی صاحب سہایت بیچ و مرخان دارا کے استاد تھے ہیں۔ جھنگڑوں سے اور نخل نعل نہیں  
 حساب آقا سے صدر کا بوجان سروط (مارسٹنٹ) کی طرف ہے۔ مگر سامرہ رزنگ (ہومت بار) مشہور ہیں  
 صاف طور ما سامرہ کے خلاف نہیں۔ حساب شیخ حسن علانہ منور و بلنگس کے باطلاق و سلوک  
 میں آئے ہیں۔ حقہ الاسلام تبار بافر بھی عمہ حوانات رکھتے ہیں کسی گروہ میں نہیں معلوم ہوتے ۔

داعطن محمد بن کے بون دوسرا درجہ واعطن کا ہے ان میں سے اگر نیرا نے خصال کے ہیں۔ اور سراسر وہ  
 روضہ خوانوں کا ہے۔ سہ سوا سدا تواد ہندی کے جن کی انھماں میں کوئی ہندو رسالی بی بی ہیں) تو سدا  
 مدح عربی کے صر ہیں۔ اگر حال ہوئے ہیں سو ہم سہی سے واقف نہیں سب ہونا باہر تار لاند ہیں  
 جو کچھ دروہ مسلک گوئوں کا ہے جس کے سرگھجہ کہتے ہیں۔ یہ مجتہد اس کے مسائل اور مسائل سائل  
 عام لوگوں کو سمجھانے ہیں اور جسک کو کئی سی و سب نہ اس کے کرتے کو ہی سب سے تار لاند ہے مگر انھی طور

کھے اور کے ماں سعدیہ عرفان مہمبالی تھے دونوں ذی اثر عالم کے آپس میں ان سبھی آہستہ آہستہ  
 کامعاہرہ ہوا تو ان دونوں طہرائی ملنا اور یہ دو مجتہدین نے مالک منٹ کی تاک کی مالک منٹ کی مشاہدہ کیا  
 علی اصغر میں السلطان در مشغول تھے شیخ مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 رہے اور مرزا حسین مرزا جس نے شیخ مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 دو سال ڈیڑھ سال میں سہ ماہ نے مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 ایچا کے تھے فاضل اللہ لوری کو اس نزام میں کہ وہ مجتہدین کے ساتھ مل کر تھے ان میں سے کئی تھے  
 آفسد کا لفظ بھی۔ سرسرا رہا تھا کسی دہری لٹی رسیدہ حد تک مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 نے قتل کر دیا۔ بیہ کمال طہرائی کے جس نے انوں میں سے کسی کو لے کر دیا یہ مالک منٹ کی کوئی اور  
 انہ کو تین گئے تھا کہ اوپر سے لوی مولوی مدیوہ اور ان کے فرزند بھی ساتھ تھے اور علوم جدید  
 کے محالہ تین اور تیس لوگ وہیں گئے تھے کہ وہیں کے مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 مہم وہ رہی وسیع کے گئے تھے انہیں خیرا گئے تھے کہ انہیں مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 انہ کے تھے رہتے تھے کہ یہ مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 معروف ہوئے سلام کے مافی ہوا میں گئے ان کی ہر جگہ سے عراق اور ان میں صرف کی اور تے گیا ہے کہ  
 بعض بہت منصفیت سے وسیع الادب کو حاصل ہوا اور مرزا حسین مرزا حسین کو ساتھ لگانے ہیں اگر وہ اب  
 سنیانی مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 رکھتا ہے اور انہیں مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 ہنہ کے ساتھ متقدمس مجتہدس اور مسلمان ار میں سچا جانتا ہے مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 ہے۔ یہ اور خود ہر پانچ میں ہنہ اور ان کی لکھی ہے فاضل اللہ لوری نے مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور  
 وہ کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور مالک منٹ کی کوئی اور

خود بادشاہ کے خلاف کئے گئے اور اس وقت اس کے علماء کا طرہ دار تھا۔ الغرض ناصر الدین شاہ نے سن ۱۵۰۰ لاکھ خسارہ  
 کھینچی کو دیا۔ حساب مرصعہ شیرازی نے چونکہ عارضی طور پر نہسا کھرام کمد باس محالوں میں تمام ایران سنہ اولیٰ کی اطاعت  
 کی۔ خود قانطان قاچار کی حکومت بھی ۱۵۵۹ء و ۱۵۶۰ء میں خطرہ میں ہو گئی۔ اس وقت سے گو با علماء ملک  
 کی آزادی کے علاوہ حاجی سمجھے گئے۔ مگر ایران کے قرونہ کی بنیاد بھی اسی وقت شروع ہوئی جس سے تمام  
 موجودہ خرابیاں نکلی ہیں۔ یہ کامیابی انگریزوں کے خلاف درس کی حقیقت اور علماء کی عملاً یہ مخالفت سے ہوئی  
 تھی۔ چنانچہ سنہ ۱۸۰۱ء میں پھر اس کی روایت کے خوف سے روس و انگلستان نے باہم سمجھوتہ کر لیا  
 کہ اس میں رٹنا حصول ہے۔ دونوں آہستہ آہستہ ملک کو اسے افغان زمین لے آویں :-

مشہور و زبرد  
 مجتہدین عتبات

بعد انتقال جابر زاهد حسن شیرازی کے سامرہ مرکز علم ہا بلکہ نصف اشرف ہو گیا۔ یہاں ہم  
 سال قبل سے شیخ مری کے سہ ماہی اور ساگردوں میں جناب خود ملا محمد کاظم خراسانی صاحب  
 فقہ کا درس سے ہیں اور اصول فقہ کو دیکھ کر اپنی کتا کتب یہ میں منضبط بھی کیا ہے۔ کتاب سونات  
 کلیہ قرصہ مجتہد کہتے تھے کہ وہ جب ۱۳۲ سال ہندوستان سے آئے تو خود صاحب کے درس  
 خارجی ہیں (۲۵۰ - ۳۰۰) شہنشاہ طلبہ شہرکونک نے بھی درس خارجی سے مراد وہ علمی مسابقت کا  
 و اصول فقہ میں جو بعد فارغ التحصیل ہونے کے شاگردوں اور استاد کے درمیان ہوا ہے۔ اس زمانے میں  
 جناب بعد کاظم صاحب طہائی کہ وہ بھی شاگردان شیخ مری سے ہیں ۸-۱۰ طلباء کو درس دیتے تھے۔ اب  
 جناب خود کے پاس باوجودیکہ عوام ان اس وقت کے خلاف ہیں (۵۰۰) علماء درس میں حاضر ہوتے ہیں اور  
 (۷۵) - (۱۰۰) کے درمیان جناب بعد کاظم کے ہاں لیکن معنی کتب سے حاشیہ لکھنے میں سد کاظم صاحب  
 کی خدمت زیادہ ہیں اور انہیں عظیم سمجھے جاتے ہیں مگر اصول فقہ کے اس قدر ماہر نہیں سمجھے جاتے۔ علم  
 میں خود کے حامی شیخ فضل اللہ نوری تھے جو واقعی بقول ادوں کے ایک شاگرد کے حوا میں تھا "ماتے  
 خوب ذہن فہمہ بزرگ بود! اور مرزا حسین مرزا علی حوکل مجتہدین میں مستحق و متوجع سمجھے جاتے ہیں اور جس کے گمن

کتاب کشف الظلمہ

کتاب سربلی کشف الظلمہ فی مستغذرات المہربانیۃ السیسیہ مصنفہ مرزا حسین قلیخان کا حصہ دوم متنقل

ہر اومینت پیچ پڑھا۔ تقریباً ۴۰ صفحوں میں مصنف کی بحث اور مضامین ہیں اور جواب میں پادری اناکاس کی تقریر اور مصنف کا جواب لکھا ہے۔ بحث یہ ہے کہ آیا موجودہ انجیل میں حضرت عیسیٰ نے فرمایا ابن اللہ ہو نیگا دعویٰ صراحتاً باکنایتہ کیا ہے یا نہیں؟ پادری کہتے ہیں کہ "مان کیا"۔ مرزا حسین قلیخان کہتے ہیں "نہیں کیا"۔ دونوں نے دلائل دئے ہیں اور واقعی تنہا متہذیب متاثرات قہریم کے ادلہ سے بحث کی ہے۔ اور حسین قلیخان نے اپنے دعوے کو انجیل و تاریخ کلمہ جیسا سے ثابت کیا ہے۔

آگے کہ مسٹر سفرانی کو یاقتم ہوتا ہے۔ یہاں کے علماء جو عتبات کے بالٹیکس کے مرکز ہیں ان کو متعلق مختصر کیفیت لکھنی ضرور ہے۔ ممکن ہے کہ اس سان بن سہت سی جزوی غلطیوں ہوں مگر عام واقعات کی صحیح کا میں یقین رکھتا ہوں۔

عتبات کی مدنی سرداری اور مذہبی بالٹیکس عراق کے  
اول سمان سخ مرصی صاحب ایک مشہور محمدی تھے اور دونا کے سبب دونا کے شاگردوں کے مغلہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے بعد شیخ زین العابدین مار درانی کی سہرت ہو گئی۔ ہندو سماں و کر بلا کے لوگ زیادہ مزاون کو مانتے تھے شیخ زین العابدین کے انتقال کو ۱۷۰-۱۸۰ سال پہلے میرے بچپن میں ہند کے لوگ صرف شیخ زین العابدین مرحوم کو مانتے تھے۔ جب ان کا آخر زادہ تھا تو مرزا محمد حسن صاحب سرداری مرحوم کی شہرہ سارہ میں تشریف فرما ہوئی۔ سمان تک کہ بعد انتقال شیخ زین العابدین وہ کام شیعہ دونا کے مسلم مرکز ہو گئے۔ لیکن مرزا حسین مرزا حملسن جس کے انتقال کو ۱۷۰ سال پہلے اور سو برس کی عمر میں وفات پائی اور دونا و غلندرہ نجف میں بسمل مجہد تھے اور بہت سے مغلہ و شاگرد رکھتے تھے۔ مرزا محمد حسن سہاری نے بمشورہ سید جمال الدین افغانی ایک مشہور اگلی کہنی کا ٹھکانہ لڈر وادجا جس نے تمام ایران میں گوسا کو فروسی کا ٹھکانہ ناصر الدین سناہ سے لے لیا تھا۔ سما کو کی خدمت کا فریضہ سنبال ہوا۔ جسے کہنی کے خلاف اور لے مسافر پر اسلام جو علی ان ہوں کر بلا و غلندرہ میں صحت کے بعد سے ٹکٹ نمب (دوم) بچھا کر کن سناہ کا سکتے ہیں ۱۲۔

یہ سے ہمیشہ انکار کیا اور کہا کہ یہ حق فقرا کا ہے بن بھدا کے سامنے کس طرح حساب دینا حالانکہ یہ خود بھی گویا نیکو تھے۔ بی بی عجمی ان کی خدمت کرنی تھیں۔

ایک عالم کی  
آئینہ فراتین

اک تیسری عالم گویا اب کر بلائی ہو گئے ہیں اور حسبِ درس ہیں اور جرمِ منہار بھی پڑھ چکے ہیں اور سے حسبِ زبانی فرزند اصغر جناب مولانا کلثا تفریقات کی۔ طہران میں اون کے بھائی ایک عالم ہیں اون کے مام خط بھی اونھوں نے دیا۔ یہ بہ بہت لائق اور گویا آدمی معلوم ہوتے ہیں اور گویا فرقیہ احمد (آپٹسٹ) کے خوالا رکھنے ہیں اونھوں نے کہا کہ ابھی ابران کی حالت تازک نہیں اور نہ سب کاظم حسب اور جناب آخوند فوراً اتفاق کریں۔ اور یہ مدت معقول کہی کہ آتے ہیں سال میں نہ سب سابق کے بہت کچھ ہوا۔ پہلے نہ دفاتر مرتب تھے نہ فوج کھنی نہ کچھ تھا۔ اب نئی اور ماریکی کا متبادل ہے۔ جو جسے ہم جگتے ہیں اون کو معلوم ہو جاوے کہ تک خطرہ میں ہے تو صلح کریں گے اسے کائنات یسا ہواد۔

سہ ماہی تجربے سے درس نایاب ہوں۔

درمیان راہ کر بلا  
و کاظمین کا اس

اسے میں حسبِ حوالہ رک جوچی پلس کا آدمی سدوق و کاروس سے تہذیبی کٹرے سے گاڑوں کے ساتھ کاظمین مکاتبا۔ رائے یا کل کل تراش ہے اور آتے وف ہر خلا سانی کم جو ک معلوم ہوا۔ اگر سوئے وقت ۲-۵ دفعہ سرکاری سے زور سے ٹکرایا۔ کہونکہ گاڑیاں سے تھاتا ہے بن

[۱۳ جولائی ۱۹۱۴ء = ۱۶ رجب ۱۳۲۵ھ]

صبح کو کاظمین میں سوچا۔ مکان بہت بڑا۔ سب سے کہہ جیاں مددگار انگریزی ایسٹ پیٹرسبی میں پٹرسبی میں کونسل خانہ بنواد (عینہ زوار) مولوی سید طب احمدی بس مولانا سید کلثا مقرر۔ یہ مولانا سید کلثا در ک لطافت ہوئی اسباب کم کر بیکی غرض سے انگریزی ماہوں کی جلد میں منشی عبدالرشید صاحب مترجم دفتر کونسل خانہ کو بھیجا۔ بن کچھ پورا سامان اور بوٹ اور ٹوٹا اور صندوق بھی تقسیم کر دئے صرف ایک لوہے کا صندوق بستر دو بیگ لٹا۔ کھام دان اور ۸-۱۰ کتابیں اپنے ساتھ رکھ لین کہ طہران کی روانگی کا بندو

سان کی جاتی ہیں۔ سہ ہدیٰ عورتوں کا حال ہے۔ شہر دن من سنا اور ایسی صاحبزادیاں ہیں۔

ماہی حسین قلیجان  
اور او کی نصیحت

کیڑے مٹی میں حاجی حسین قلیجان قید الاسلام جو برس کی عمر میں اڑھی مسلمان ہو گئے  
ہیں اور یہی ایسی صاحبزادیاں تھیں جو کتابت بجا انماں سے گئے تھے دوبار ملاقات کے

لئے آئے اور مسلمانوں کے باہمی اتفاق کی بابت بہت کچھ مفید اور عمدہ باتیں کہنے رہے۔ ان کی دوسری  
عربی کتاب جو مسرت تھی سے اس کا نام کشف الظلمہ ہے۔ اس کتاب میں فرزند ہائے اویس محبوبوں کا رد و جفا  
کہا ہے اور ۸۰ صعبے ہیں۔ یہ کتاب بچہ کو دی اس میں کھیل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کہیں  
خدا کی کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور حمان خود کو خداوند (آفا) کہا ہے دوسروں کو بھی اس میں شریک کیا ہے  
ایک مادی اور حاجی موصوف کے درمیان یہ مکالمہ ہے جس میں دونوں نے اپنے اپنے دلائل بیان کئے ہیں۔

میں نے قریب ادن کو دی کہ چونکہ میں اس بات کی تکرار سمجھتا ہوں کہ مصنف انہی لاگت کثیر سے کتاب چھپوائے  
اور لوگ مغلے لسن ہر لسنہ والا سمجھتا ہے کہ ایک نسخہ دینے سے مصنف کا دیوالیہ نہ نکلے گا۔ اگر ہم سمجھیں کہ  
ایک کتاب کی قیمت دین گے تو ہمارا دیوالیہ نہ نکلے گا تو بہت بہتر ہے اور مصنفوں کے لئے بہتر ہے جو حاصل فرما  
تھیں اور ڈیڑھ تین دنوں کو بھی نواب میں شریک ہو کر کاموں میں۔ یہ صاحب کرامت صاحبان کی سخاوت  
کہہ رہے ہیں۔ اور سنا کہ ان کے اصلی کاغذات اور راز کے خطوط انہوں نے جمع کر لئے ہیں جس سے اس فرزند کی کارنامہ داری  
ہوئی ہے۔

بی عجمی صاحبہ  
بی عجمی صاحبہ

بی عجمی صاحبہ مرحوم بدر واجد علیشاہ کی سوتہ بین اور ۵۵ برس کی بلان رہی  
ہیں اب ادن کی عمر تقریباً ۸۵ سال ہے۔ انہوں نے میرا ذکر کسی سے نہیں کیا تھا اس طور پر ملایا اور سنے دو  
گھنٹے پہلے میں گیا۔ لکھنؤ میں دہانت الدولہ حسن کی مشہور کتاب انصاف و نکتہ میں ہے وہ ان کے کھنچے تھے یہاں  
حلق سے پہلے آئیں۔ اور سمجھ کی باتیں کہیں عمی طرح اُردو اور فارسی لوستی ہیں۔ یہاں ادن کی بہن تھیں  
اور ایک باہن اور دست راہ ہندی محمد مولوی مدرس کو کھتی تھیں جنہوں نے فریاد دہ کے صاحبزادے کو

لیکس اور تکلیف نہیں ہوئی ہے

رہا دکھیں کریا میں آج جناب سید حسن فزوی میزبان کے عماری زہاد کی ایک دلچسپ لفظی تصویر کھینچی ہے کہ سوا سے زیارت اور تازا اور سونا اور برسات کے خوات کھینے اور لاٹھال روٹا سا بان کرنے یا شستن کے کچھ نہیں جانتے۔ اونھوں نے کہا کہ نایح من امیر المؤمنین کی جو کیفیت اور حالت ہے اگر وہ جناب آسی طرح آویں اور طاہری وضع ملانے اور زہادانہ ترکیبوں کو لوگ ادن کو کبھی قبول نہ کریں۔ اور ایک صنف جوان کا جسم دیکھنا کبسا جو کہ ناٹھا کھٹو صوف حرگت میں جناب مرجعنا زکا وقت آتا تھا تو فوراً درمیان صوف کے نماز پڑھنے لگتے تھے۔ اور بفرہ بھی کہا کہ بگیا سے برے اور سخت وقت میں جناب میجر عبادت آئی کو نہ بھولتے تھے۔ حال نول ہوتے ہیں کہ کس عمدہ بات کہی ہے۔ سید صاحب موصوف نے نہایت مختصر سے کہا کہ سہ موقوف سمجھتا تھا کہ گویا امر المؤمنین کی جنگ جہاد محض مرد کشی تھی عبادت تھی کہ خصوصیت کے ساتھ کہنا ہے کہ عبادت کو نہ بھولے۔ مگر اصناف پیرائے عرب اور ایران کے داعط در وضع خوان ہندوستان اور کھنڈو کے رسمی طوطوں سے یہاں درجہ بہتر ہیں۔

کف برادری علاء بن ہر عبد اندرونی حیوت کے یاقہ منبرک میں دال ہونے میں لہجہ شخص ہر راستے کا اہم مقام ہر ضرر ہوتے ہیں اور ہر خادم کے الگ الگ کفش بردار ہیں جو جو تباہ اور ٹھا کر رکھ لیتے ہیں اور ہر رک کے یاں ایک ایک ناس ہونا ہے اس کے اندر سے باہر آئے دفن ٹوٹا دینے ہیں۔ بانس میں ایک ہی کا ٹکا لگا ہوتا ہے۔ اس لوگوں کو ٹھوٹوں کی عیبت صاف ہوتی ہے آدمی کے آنے ہی اس کا جوتا فوراً لجا رہے حالانکہ ہر وقت سسکڑوں جو لے دہان رکھے رہتے ہیں۔

انجم درجہ اور جوس آج حرم میں بہت جرم تھا سحر کے ہر حساب کی عورتیں بالکل جہرہ کھلاؤا و امیساک بھرتی ہتی ہیں اور مردوں کو ضرور گئے ہی ہشادتی ہیں۔ ان کی شکلیں ہمارے سماں کی رانوں اور حاطنوں سے جیتی ہیں غول کے قول سماہ برقد اور کھلے تہرہ ٹیوں کو بدن سے لٹٹائے پھرتی ہیں۔ مگر گمان ان عصمت اور نیک حیلوں

جس کو متبذخ ہے تو سلطنت کا حق ہے کہ نسل اور عام آواک فوجی غارتگری کے علاوہ اسکے یہ لوگ بھی فوجی متن حاصل کر کے اپنے ملک کے لئے مفید ہو سکتے ہیں مگر یہ لوگ ایسی عین مصلحتین نہیں سمجھے۔ ورنہ دس ہزار ہزار قواعد دان ابرائی نرکی فورس میں ہوں تو ان کا کس قدر اہمیت اور یا اسٹائل انٹرنر کی وجہ سے معاملات پر ہر گنا ہے مگر آرام طلبی دورانہ پیشگی دھسوسلا کم تھی ہے :

مالی کی ضرورت [ ایک ٹری ضرورت جو کہ بلائے سٹی میں ہے اور جو دو ہفتے بعد صرف ہنر آصفہ کا مانی (حوالیہ

آصفہ اللہ مرحوم ادا لکھے بہائی بھئی) حنک ہوا ہیکہ لو سمحت شکارت کا سا سا ہونگا اور یہ بنا محسوس ہوگی

ہونگی ایسی گرمی بھر نہیں کٹوں کہ خود کریانی لیتے ہیں اور وہ بالی سو نہ ہوا ہے امداد سمیت ضرورت سے کہہ کر ملائے تالی

میں نل لگا یا جاوے۔ یہ کام آسانی ہی چند لاکھ کے خرچ سے ہو سکتا ہے اور ماہفیل مرتبہ حرم ہو زیادہ

ضروری اور نفاذ کا کام ہے۔ اگر مسئلہ نظم یا پٹا کوئی لابی دالی اقداد بانک ہونا تو ضرور برابر کرنا۔ وزارت

داخلہ سلامبول کو لوہہ کرنی چاہیے :-

[ ۱۲ جولائی ۱۹۱۵ء = ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء ]

آج مخصوصی کا دن تھا اور جمعہ سمیت۔ اس کو صبح ہی روضہ سید الشہداء عباسی بریلی ۸۶ بجے اور بجے

انگریزی ۴ بجے زیارت و نماز وغیرہ کے لئے گیا اور پھر روضہ حضرت عباسی پر اور بالبعد حضرت ہما اور

جو جو ہر ماہینین دعا کی بھین۔ وہ حسب معمول نماز مانگ کر پٹا آج حسب ہی طلبیا، کولسل خانہ کے ملازم کو

تعمیر یا انجمن احرار کے سارے کان لہجی شیخ محمد رضا صاحب سیرہ سبکس امارت مرحوم محمد سعید حسین قزوی

ستھور فارسی فنون نگار شیخ باقر علی صاحب دیرگان مولوی سارحس و جیسے ہمارے آئے۔ سر سید علی صاحب اور

۴۔ ۵ دوسرے بزرگ ملے آئے شیخ محمد رضا صاحب بھری اور گنگا کی نعل کی کو محمد من اور خان آقا سید محمد

ہوئی تھی خاصہ مولانا حسن بوسھت جس بھی آئے اور اداں میں سب سے اکثر کاڑی رک ہو جانے بھی آئے عصر

دفع کر لیا۔ رواد ہوا۔ صنف گرمی بھی واپسی کیوں نہ ہو کہ آتی تھی۔ سو نکا و بیج بھٹکا سہا سہا بلا۔



من بھی ملنا سکل ہے اور جس کوشش برداری کی جو مشرق رو بہ برادر سپر سے من لے اور بلوی شیخ بافر علی نے  
 (جن کا ذکر پہلے آچکا ہے اور پہلے بھی میری ساتھ رہے تھے) ایک طرف کے صحن کے لوگوں کی تعداد کا اندازہ  
 کیا اور دہن آدی کھے کل صحن میں آٹھ ہزار سے کم مرد و عورت تھے حالانکہ یہ وقت گرمی کا تھا۔ اور یعنی ہزار  
 من اور زر فرقیہ بلا کر اس وقت میں ہزار آدمی موجود ہیں۔ حالانکہ مخصوصی زیارت کل شروع ہوگی۔ سب طرف  
 ہر منٹ میں ۴۵۔ ۵۰ آدمی نکلے اور نئے نئے داخل ہونے میں بھی ٹھنڈا میں ہزار آدمی ہر گھنٹہ آتے جاتے ہیں۔  
 بہر بھی اس قدر آدمی ایک وقت میں نہ پائے جاتے ہیں۔

**استقامت حکومت** آج کل اور لوہس کے آدمی نئی درمیان پہننے دارا مادہ ہیں۔ کئی اشرف نقشبے ہمارے ہیں  
 کہونکہ صبتہ او فافے ۱۳ ہزار لڑی کی سنٹروی آئی ہے تاکہ ایک طرف کا یہ آمادہ جو بوسیدہ ہو گیا ہے  
 اوس کی مرمت کجاوے۔ ایک مہندس (انجینئر) لغتہ کھینچ کر انہ ازہ بنا لیا تھا۔ رویہ خرون کی زمین کی  
 فروخت سے جمع رہتا ہے اوی سے صبتہ مرمت ہوتی رہتی ہے۔

**گند کا اندرونی کام** سیدہ انداء کے گنبدوں کے نیچے حصے پر کاشی کا کام تھا اور دوسرے کا کسی معمولی سوداگر نے  
 اجارت لیکر سب گنبدوں میں سونے کی باسٹن لگوانے کا بندوبست کیا ہے ایک مینار کے ۳۳ حصے پر سونے  
 کا نچول لگا ہے۔ لیکن کام بند کر دیا گیا۔ کہے ہیں کہ انفر کے موافق اوسے اہلی درجے کا سونا نہیں لگا یا۔ لہذا  
 تمام طلائی نچول کے ادکھا ٹھکانا حکم ہوا ہے۔

**جدید حکم دولت عثمانیہ** مسلمان خلیفہ شرف میں یہی جبر سہو ہے کہ اسلاموں کو حکم آیا ہے کہ وہ سن داران کی ح  
 رعایا عراق میں جہتی ہے اول من سے شخص و ذر فرار حیرہ کا سارٹھ ملکٹ حاصل کر لگا وہ رعایا عمرتہ سمجھا جاوے گا  
 عقیات و بغداد میں ایک لاکھ سے زیادہ ایرانی شیعہ رہتے ہیں اور کئی سب سے بھی رعایا ہیں ہزار  
 ہن علماء اور طلباء و محققین علم دین پڑھتے ہیں فوجی خدمت سے مستثنیٰ ہیں۔ مابقی رعایا عثمانی ۲۲ سال کی  
 عمر سے سب قاعدے و جہت میں کام کرنے پر مجبور ہے۔ ایرانی اس جدید حکم سے بہت گلہ گئے ہیں۔ میری سامن

ماہ کو بولی اسی غرض سے گئے۔ میں شکستہ لیجھا کرتا اس لئے مسوئہ دستور اہل مسگیا اور اہل کو کہہ دیا کہ میں ٹھیکر  
تعمیر سکنا۔ مرزا عبد الرحیم کا وعدہ ہے کہ حساب خود کی طرف سے خط کل تک کر بلا میں میرے پاس پہنچے جاؤ گا  
آج جناب عزیز کہمن سے گئے ہیں :

رواگلی ازخلف صرف [ حکم کو آج حسین اور مولوی بیما زمین تمہارے پورے بجائے آبادی ہو گئے ہیں اور شیخ حسین  
پہوکانے آئے۔ سخت کڑی لکھی۔ سیدہ شام خدام بھی آئے گاڑی کے منتظرین نے سخت جھگڑا کیا کہ صندوق سالہ  
تعمیر حاسکنا۔ حالانکہ پوچھو صومی (یعنی نمارت کے مفہول ن کے) کراہہ بجائے عمار کے صہ دستا پڑا تھا۔  
آخر میں نے ہتھی دی کہ میں سمان کے کلکٹر (فایم مقام) کے پاس جانا ہوں اور کہنا ہوں کہ تم دو گنا کراہہ  
بیتہ ہو۔ صندوق آ کر رکھا گیا اور اول دفین پھر ایک دفین مانگتے تھے اور لے لئے۔ کسی وجہ سے ہمارے خادم نے  
آگے نیران واپس کر دیا :

مسٹر الیکٹر اسلام و اصلاح معاشرت ہمارے ہو گیا تھا۔ آئی تھے صرف تفریق تفسیم ہو گئے کچھ مطیع ہیں  
ایسے تفسیم رکھنا دے مافی واسطے تفسیم کر بلائے علی و کاظمین و ایران کے لے آیا :

[ ۱۱ جولائی ۱۹۱۶ء = ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ ہجری ]

رواہی کر بلائے علی [ علی الصمد کر بلا ہو گیا۔ مولوی سنہیر حسین۔ شیخ باقر علی۔ مولوی حسن یوسف اور کوئل خانہ کے  
لازم کر بلا مثنیٰ باقر علی ملاقات کے لئے آئے صبح کو مار سید الشہداء اور تمام کوڑا مارا حضرت عباس امام حسین  
کی کی بگڑی بہت سخت لکھی ذرا خانہ میں گیا۔ لطف بخت بعض لوگوں کو تفسیم کسا۔ یہاں عراق عرب میں مسائل  
پڑھنے کا لوگوں کو بہت متوق ہے۔ خود پڑھنے کے بعد ڈاک میں مضامین اور رسالے اپنے عزیزوں کو بھیج دیتے ہیں  
لا دوستوں کو :

رتار کا جویم حیرت [ کل خصوصاً کا دل ہے۔ کیونکہ ارادے۔ تمام عملوں کا ہمیں سے سخت تہ تک کے معزز  
ایک راستے لئے ]  
صاحبزادے صاحبزادے کے اندر عزیزوں اور مردوں کے چلنے کی وجہ سے بلکہ مازاروں

عورتوں کا زور اور سبکی عراق عرب کی عورتوں میں نہایت سبک کی حالی میں۔ ایک شخص نے کہا کہ ایک چشم دید و صمدان  
 کہا کہ لوگ عورتوں سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ ایک عورت سے ایک دوکاندار مرد کے دو ٹاپے اپنے اسے گھرا کر خود ڈھکی ہو گیا  
 وہ یہ پیرہہ فاسوس رہا۔ عورتوں کو سہ آرا دی ہے۔ سچ کے گرد عموماً مردوں کو ہٹا کر بیٹھ جاتی ہیں اور کہتی ہیں  
 "ما ابوالکس نہاری فلان فلان جو اس پوری ہوگی"

سہان گداگر بھی سببہ معاف و ریختے ہیں اور عورتوں سے سببہ بوج۔ مگر میں اب سے ہمدی سہاں بھی ممکن  
 و شکر کی ٹوٹی ہیں ہوں۔ محکو اگر لوگ نہایت کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں ہر مہندی جو معمولی صاف کپڑا سے ہو مہر  
 ہے اور نوایکے ام سے خوش ہوا ہے کہلے وہ لو اب کہ کہ لگا رہے ہیں۔ لکس میں جواب دتا ہوں کہ میں  
 صرف ایک با بعل ہیں۔ نواسی کے لیے ضروری ہے کہ سبک اور رکھے اور وہ کچھ میں جلد آجائے۔ مجھ میں  
 دونوں بائیں نہیں۔"

جناب شیخ محمد حسن نے اپنے گھر مرد عورت کی اور امر کیا کہ اپنا فوٹو اون کو حمان دستباز ہو جان  
 دیکھو -

کھسے کے گھر پر آیا۔ محسب میں ابی حویب نہیں یہاں تل کی بہت ضرورت ہے اور ہر ماہ حکمہ حمان صحت بھی چاہیے۔

مالیہ (میسرے سلٹی) کی طرف سے آس آدمی محکمہ لوگوں کو گلیوں اور سڑکوں میں منع جاتے منع کرے۔ گلخان بھی  
 یہ نہ نہیں ہیں۔ اگر میرے لیے سے سڑک سے روزانہ چھاڑو ہونی ہے۔ آپ اپنے کے کوہ و بکت میں دوکا جاتے ہیں

ایک دو تندرہ سہان آقا سے دعا کہ کدور رات سہاں دو ہند شخص میں ملکہ کہتے ہیں کہ ایک کھ سہا لاکھ رو سیال  
 کلبہ سردار سے زادہ آرنی ہے۔ مگر کہتے شخص جو ان کی طرف منوس ہے سب لوگوں سے خوشی کو بوسے ہیں

یہ سہا لاکھ ہے یہ سہاں سے مہر کی با سہ سہا ہے کہ پہلے حکومت کے ماعت ہوئی تھی کہ فیہ لال طبع صبح کو کچھ  
 کھڑے نہوں مگر اب حکم کی نہیں نہیں ہوتی۔ کہو کہ گورنمنٹی ناظم یا سببہ لگا +  
 آج آس اللہ زادہ خراسانی (یعنی مرزا محمدی) سے ملاقات ہوئی۔ اگرچہ نقد اسلام مرزا بیدار کہ ہم



کیونکہ خطیب تھی سید کاظم صاحب یزدی فقہ بن مشہورین اون کی انکتابیٹا پکے حروف میں کسی مرت نے چھپوای ہی  
 بڑی کتاب ہے حالانکہ صرف عین کا کے حصہ کا ایک جزو جمعاً ہے سمائلہ نہیں چھپے۔ پڑالی کتابوں سرچو منند  
 بین اول گجو ایشی بہم بین \*

[۹ جولائی ۱۹۰۶ء = ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۲۹ ہجری]

جناب خوند ملا محمد کاظم خراسانی اور ادون کے فرزند اور شیخ محمد بن پسر حجاب شیخ ابوالفہم امام جماعت مسجد خودگان  
 بمبئی سے ملاقات ہوئی اور ماقی اکثر ہندی طلباء سے معلوم ہوا کہ ندستھی سر بیان بھی بہت دیون کی ٹولیاں ہیں  
 بہرین کہ رسبیم آسمان پیدا است

جناب خوند سے پھر ملا اونھون نے لفظ انشاء اللہ کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ ایران کو تھی ہذا اصلاح مذن کے  
 بارہین خط لکھیں گے۔ اون کی مجلس من اک صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ جو طین لکچر "سروز جمہ  
 سعت میں کیا تھا۔ آج تک سی لکھ نہیں ہوئی۔ جناب اخوند نے فرمایا کہ خدا تو فریق ہے۔ گردہ پار آدمیوں کے  
 بن خصال ہونے سے کام نہیں چلنا خدا سبکو تو بن دے کہو کہ ایسے آدمی کم ہن \*

اخوند ما تاجر کاظم اس وقت تمام لوگوں کے جو ظلم اور شخصی جھکوٹ کے خلاف بیگن پسر دار ہن۔ یار طرف  
 ایرال وغیرہ سے تاراؤں کے یانے تے ہن حمان کہیں (سچ یا جھوٹ) ظلم ہو لوگ لکھتے ہن کہ آب بجائے  
 وہ لکھے پڑھتے ہن کوتنا ہی نہیں کرنے۔ ہزار ہا روپہ جو تاتا ہے اوس سے زیادہ خرچ کرتے ہن اور قرض ہن ہی لادتی  
 کا جو ۵۰ ہزار روپہ اون کو دیر ہے۔ جو طلبا کو کھلا دباگ ہے \*

یہاں حدام نجف اشرف بن ابکا دم حریت طلسمہ مسلم مامی ہے وہ نجف سے جناب اخوند کا قصہ  
 نجف عراق  
 آج یہاں کرتے کھے کہ جس وصف حکم سلطان عبدالحمید خان (ماجاں محمدی) باہر سے پیشا  
 پیرگولہ مدازی ہو کر وزارت۔ نگئی اور گویا سلطنت میں شرط کے خلاف سخت سارش ہوئی لو جناب خوند سلطان  
 کواں مضمون کا نرد ما کہ حضور اسی کار روئیاں بکیریں حبیبی محمد علی ستاہ نے کی ہمیں کہ ہم کو اوس کی تکبیر کی صورت

ہوتے ہوئے ۲-۳ ماہ میں مہنتی بیوی نچے تھے اور بھرادی کشن دین میں بصرہ و بغداد آئے اور پھر ہرگز بلا وقفہ  
 و کوفہ - اور جو زمینیں راستے کی اور گرمی کی انھوں نے سردانست کین اور اب عمارام ہے کہ ہندوستان سر زمین  
 میں پہلی اور ۱۵ دن میں کاٹین و بغداد اور ایک ایک دن میں کر ملا و خیت پہنچ جاتے ہیں ہر جگہ گھمانا اور برب  
 لتا ہے عاقل کے مکانات ہر مقام پر مشران اور آرام دہ سے سرداب (مخافون) کے بستے ہوئے ہیں  
 اور نہ صرف ہر مقام تیاران کے لئے بلکہ سرکے لئے بھی قابل دید ہیں - تو اپنی کم ہمتی اور اون لوگوں کی  
 ہمت اور لگی اعتقاد پر حیرت ہوتی ہے :-

کوہ سے ولہی کے وقت بنایا یہی گرم نمی کہ سدور کی ہوا سے کچھ ہی فرق ہوتا ہو - گرمی سے سلام کی  
 سی لوبت ہو لگی اسی وجہ سے جہاں سید کاظم ص بطن لٹائی سو کوفہ میں نہ بل سکا - کل ثقہ الاسلام  
 جناب مرزا عبدالرحیم یاد کو بی سے مطیع محنت میں ملاقات ہوئی و دعاہتے ہیں کہ میری اور آئی سید محمد کی گتوگو  
 میں سے ایس لکھی ہوئی ہے اور کی نقل اون کو دون - میں نے وعدہ کیا :-

ثقلہ الاسلام  
 مرزا عبدالرحیم یاد کی

ثقلہ الاسلام مرزا عبدالرحیم یاد کو ملاذ کا کسنا کے بننے والے ہیں جو ایران کا علاقہ تھا - کاکیت  
 کے آدمی آزادی کے بڑے حامی سمجھے جاتے ہیں - یہ ملے حساسید کاظم صاحب کے چہل آدمیوں  
 سے نچھے اور ستر و طہ کے ابنائین اون کو روکا کہ علائیرہ مخالف نکرین اور ان سے جب لگا وعدہ کیا اور  
 ستر و طہ کے لئے حساب اخوند محمد کاظم کے سامنے نہر یک ہو - اس فردا اگر اب عراق میں ممتاز ہیں - سہسان  
 ثقہ الاسلام حجتہ الاسلام العقی محمد کامل سے روز سے درجہ کا خطاب سمجھا جا رہا ہے :-

احمد علی محمد کاظم عراقی  
 و سپہ سالار کاظمی

جناب اخوند ملا محمد کاظم حلزالی حن کی تصنیف کے اصول فقہ کے آخری درس میں ذیل ہے -  
 جل الشن نے تو لکھا تھا کہ ان کے درس سے پچھلے ۱۵ سال میں ۵ ہزار محدث نکل چکے ہیں -  
 نہ کچھ بھی مسالو سمھا - کہو کہ درس عمارعی میں پانچ سو طلبا آواؤں کے ممبر کے نیچے رہنے ہیں اور سب تحصیل  
 نام کر چکے ہیں - ان اندازہ سے یقیناً یا پانچ ہزار عالم اون کے تار کردہ ہوں گے - اسوں ہے کہ اس درس نہ کچھ کا

مسجد تہمتا متقدس ہے اور اکثر انبیاء و ائمہ کے معاملات اس میں بتائے جاتے ہیں جس میں ہر جگہ دود و کثرت نماز اور دعائیں مقرر ہیں متحصل حضرت سلیم اور حضرت ہانی کے گنبد آئینے سامنے ہیں۔ اون کی زیارت بھی کی۔ ہر دو توں حضرات کوفیوں کی قداری سے قبل واقعہ کر بلا حکم حمید اللہ ابن زبناؤ شہد کئے گئے۔ اول نہامت تجاع سے حضرت مسلم نے تنگ کی اور نہانصت فرج ابن زیاد کو گفتون تک مخلوب رکھا ہے

مسجد کوفہ کا  
رہارن عثمان لڑکا

مسجد کوفہ میں زیارت دعا ابک لڑکے نے پڑھی۔ حالانکہ مہرے یاس کتاب تھی۔ یہ لڑکا سخت مہر اور تامل تھا کہ میں پڑھوں۔ چونکہ میرے ساتھ دوسرے آدمی ہو گئے تھے اس لیے من لے اہل کو اعزاز دی اوس کی آواز نہتا جب عمدہ اور درہماک تھی۔ بعد فانی ہونے کے درود سے زیادہ من نے اس کو یاد شروع میں تودہ کہتا تھا کہ تین خدا کے لئے پڑھوں گا ہرگز اہت طے نہ کر دن گا۔ پھر لڑنے لگا کہ ۳۰ آدمیوں میں میرے حصے میں کس آنگا۔ یہاں کے قدم لگا ہر سب مجلس معلوم تھے ہیں جو کہ میرا اصول ہے کہ میں لڑکوں کو خیر کبھی نہیں دیتا تاکہ عادت نہ لگے۔ اس لیے جب باہر شکر یرا دہن نے سابلہ شریعہ آتمالی ہے تب اوس کو تباہ انجام دیا ہے

شاہجہاں کا  
اعراب کا مقابلہ

مسجد کوفہ کے متصل دوکانین اور بازار ہیں۔ میرے والد مرحوم نے ۱۳۳-۱۳۴ سال کی عمر میں اپنی والدہ بی بی صفرا اور نانا خواجہ احمد علی مرحوم کیساتھ ۱۸۵۵ء کے قرینت مار کی گئی اس کو لڑے ۵۶ برس ہوئے وہ فراتے تھے کہ کوفہ میں مسجد کے پاس صرف ایک گھر قائم کا ہے اور دوسرا گھر اور ہیں۔ آبادی شریع ہوئی ہے۔ گلاب آمادی ۶-۱۰ ہزار ہوگی ہوگی کیونکہ اس پار لمبے کے زمانے میں دولت بہت بڑھتی جاتی ہے۔ طوبہ جاری ہے۔ دوکانات اور کما تان رہے ہیں۔ کشتی کوفہ دکر ملا کے درمیان چلتی ہے۔ برت کی سبب بھی ایک وہاں ہے۔ ایک بچھٹا ہے۔ اس شدت گرمی میں برت سماں طربا ہے اور ہمارے ڈیڑھ سے من جو سماں کے سولہ ہیں آسی رنٹ جاتی ہے کہ چار گھنٹوں میں سرد ہو جاتی ہیں جب اوس عمر کا سماں کرنا ہون جو میرے والد سے کہا تھا حکم خود میں گاڑیاں بنا کر کھجیاں بندو

مطبع نجف ملک توفیق الاسلام بن نذیر نے تصنیف لکھی کہ تاریخ نجف کا پتہ کئی مراد ہو گیا اور یہ انارک  
 کی گمرانی من نجف تین کھول لاکھ ہے۔ عاقل کا یہاں ہے۔ کئی طرح میں شرح زیدہ آمدنی کم ہے میں نے  
 یونہی کہ یہاں لوگ تمہارے کیوں نہیں؟ یہ سید محمد توفیق فرمیں کہے کہ ماں احمد ہے میں نے  
 کہا کہ وہ یہ سید محمد کہان جا رہے ہیں کہ سید محمد من عتاب ہے یعنی کئی طرح سے ہے۔

مولوی سید حسین مرحوم [سہ ماہی نہ تریں مرقوم سری کے لہو توں سے اور پوری طلبہ کی مان کے لئے در  
 (پور ڈنگ) جمہوری سا کہیئے حاکم بے اختیار محفل سے من سا۔

اکت ذوق و اہل نزل کو صدر سما کی طرف کھی جو جمہوری لیا انہوں نے کہتے ہیں  
 سے سب سے کچا ہے کہ ان میں سے ایک کی امداد کی عہدہ بھی کیے ہوئی ہے۔  
 کرنا ہیں ۱۰ عہدہ بن کر جو ہزار روپیہ ہوا ہے۔ یہ سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب  
 اور وہ وقت سے ملتا ہے کل اہل روپیہ اور وہ سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب  
 فتح لاکھ تریں اور ہے گزرتی ہے تو وہ کئی کئی بار وہ سب سب سب سب سب سب سب سب  
 کہ ان ہی کو یہ بھی ہے۔

[۸ جولائی ۱۹۱۷ء = ۱۱ رجب ۱۳۳۶ھ]

مسجد کوہ [ان مسجد کوہ بادی میں مسجد کوہ کوہ تیار ہے۔ مسجد کوہ کوہ - ۵ میل ہے۔ یہ کوہ بادی کوہ  
 سے لگے ۱۲ میل ہیں جسی لاہور میں ہی اس سے کئی ہے۔ درود سے رہے۔ مسجد کوہ سے نصف میل کوہ درود  
 کی بادی ہے۔ ایک سناہار دروگہ کا ہے سے بہت جڑ اس قسم کا عمارت اور نجف میں ماہ ہے یہاں بھی  
 رازدہ کی مادگاہ ہے۔ دروازے کے کنارے چاکو ترمت کی دو کابین ہیں۔

مسجد کوہ کے گز ایک بہت بڑی مسجد دیوانی ہے۔ مسجد کا صحن عظیم الشان ہے اور گواہ اور زمینیں حضرت علی  
 کا دارالامامہ تھا۔ کجری کے مکان کا نشان موجود ہے اور سناہار جس نواب من ہوئی ہیں کا خوش نام نگارہ ہے۔



جناب شیر کی چوباراب پڑھی حالتی ہیں اوس من دو دفعہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی زیارت بھی مدینہ کی طرف رخ کر کے اول واسطہ بن ہوئی ہیں۔ طلاب علم ہر عمر کے پانچ ہزار نو اس برس لسانی کے عالم میں مافیہ بین کہ ایران سے روپکم آتا ہے۔ ہندی کھی اس بارہ طلبا ہیں اوں کو بہت کم رو بہ ملتا ہے۔ حالانکہ ہندی رو بہ پانچ ہزار ماہوار جمع میں اور آئی فدر کر بلا میں خرچ ہوتا ہے۔ روپی اچھی ہوتی ہے۔ آب و ہوا نہایت گرم ہے جنہنچہ ماورشاہ تمام عمالات پر سونا چڑھاتا تھا مگر گرمی کے خوف سے لوگوں نے اوس کو اس خیال سے باز رکھا۔ اس موسم میں رات کو بارہ بجے جا کر شکی ہوتی ہے۔ آبادی ۴۰۰۰۰۔ ۵۰ ہزار کے درمیان، اکثر مکانوں میں قبرین ہیں۔

جدید مکان تب [ دو کتب خانوں و نعتیوں جہدہ وضع کے بنائے گئے ہیں۔ مکان بڑا ہے۔ اور تفریحی باغ ۱۰۔

طالب علم کتب خانوں میں ہیں۔ میں نے یہاں دحضرافہ و عقاید میں بعض طلباء کا امتحان لیا۔ کل نظم دو سال کی ہے اس لحاظ سے نتیجہ بہت خاصہ تھا۔ حیح دوسروں میں ہوا ہے اور آمدنی میں خصوصاً رو بہ ہوا ہے۔

گدگاری قبستی سے یہاں بھی عین نہیں۔ مگر بعض ہندی طلباء بیچارے تو مجھ بندوں کی بھی نہیں ملتے۔ تاکہ یوں نہ سمجھا جاوے کہ اگلے آئے ہیں۔

[ ، جولائی ۱۹۱۶ء = مطابق ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ ]

کتب خانوں میں جو صاحب مرزا عبدالرحیم ماد کو بی نے قریب سے حرم قائم کیا ہے میری تفریح ہوئی۔ سود و سواحت لیکن زیادہ تر اہل شرط و طرہ موجود تھے۔ بچوں پر نسبت بھی ایک گھنڈیہ نکال لی گئی ہو۔ جیسا پرخانہ میں دیا گیا لوگوں نے بظاہر بہت پسند کیا۔ اس کا سترہ ضمیمہ سفر نامہ بنانا میں درج ہے۔ اس میں اول زمانی انجمن اور بالوں کے جوائنٹ کا یہاں آنا اور اس وجہ سے عجم میں حیرت انگیز پھیلنے اور مدینہ متحدہ اور دارالخلافہ کی تہذیب کے جو اساتذہ بھی بیان کئے گئے تھے اور کشمیر شجری پر بھی زور دیا تھا۔ اول ایک زمانی تفریح کی تھی۔ جس میں مجھ پروردگار مولا اسلام نے فرمایا کہ بڑے طرے آدمی بخت میں مرغوب ہے بن اور لوگوں کو لیکھ جس کا وہ اسلام و اصلاح معاشرت "نہا بہت ہوا۔"

نے تکلف اور سادہ مزاج بزرگ میں ستر ستر سے زیادہ ہے ٹری ماہ دو زاہد بن مین نے کہا آقا محمد مصیّب میں جتنے  
 ہیں کہ نائید دولت یران تھوڑا تو واقف ہو سکتا ہے۔ "وزار کما" دولت اسلام، دست شیعہ اسب جزا نائید کفر  
 فرمایا کہ یہیہ دولت جانی رہے جو مثل یہود کے ہوں یا ان کے ہوں ان کے بدتر کہ وہ تکلف ان کے پاس روپیہ تو  
 ہے۔ مین نے اول کا شکر ہے ادا کہا کہ مشروط قائم کرنے میں مناسبت بہت محنت کی ہے اور انہوں نے کہا اس محنت  
 کو خدا قبول کرے۔ آہستہ آہستہ حالت بہتر ہو جاوے گی۔ شریف و مرث متکا کر کم با مہر ملا۔

حنا لاجتہ سے  
 دوسری ملاقات

حنا نے خود حنا اور ان کے گیسر سے لوٹتے ہوئے وعدہ ملاقات ہوئی۔

مین نے اتنا آرائیچل یا لاکھ (مسوودہ دستور العمل) سکے ترقیب سبب حصول بعض اصلاح میں مشرت

میں عصر عبید میں میبب چکا ہے سیا اپنہ کما گلزار میں کی حالت سرتک انوس کرنے کے کچھ کرنا نہیں  
 چاہتے۔ اور ایک تال اصل جن کو اور قیام انہیں کے لئے چاہیے۔ وہی کہ ایران میں خط و طفر بنایا  
 کے لکھنے۔ مین نے کہا کہ مال سلطنت ایران ایک مستدل مزاج اور لائق شخص مین اول کو سہاڑس لکھدے بیچے  
 اور اصلاح دست رس مین مدد دین۔ فرمایا انشا اللہ بجزی کو طیار ہوں۔ گمراہی سلطنت سے آخری رانی است  
 (یعنی عیسائی مین) مین نے کہا کہ "ذکی افس" ہیں۔ کہا یہی است ہے اپنے مقام پر مہر جانا چاہیے۔ استغفا  
 دبا کس مین؟ عمر دو دوسرے مین ہوتی۔ حنا اب خود لال اہل حالات پر افسوس ظاہر کیا کہ مین بہت اور  
 کام کرتے مین لیے۔

سرد حال کشت

رحمتہ کی عالی شان عمارت محس کے اور متبادل اور گنبدیہ سونے کی اینٹیں مادر شاہ کی لگوئی

ہوئی مین سنانی دستار بر ایک ہی سونیک زبیر لکھی ہے۔ کیونکہ زار شاہ جابل مل جوا تھا اور اپنی خواہش کے مطابق  
 مثل کتے کے گلے میں بجز ڈال کر آتا تھا اور خرگ سے باندھ دیا گیا تھا۔ بیزہ بجز لکھو یادگار لکھی ہوئی ہے۔

لے سہرا ہاں کے لدا اور اس کو حباب احمد کا انتقال ہو گیا اس ماشک ظاہر کرنے مین مجھے تال مین کر اوں کی رے  
 حضرت مہر الملک اور ایلیہ نون کے متعلق کسے عدرا کی دولت تھی میری رائے اور بھی خراب ہے ۱۱

رسول دیکھا تھا سمیت صفا کھانا پے

خوشامتی خانے میں عموماً تنہا نے بہت صفا اور بچہ بناتے ہیں۔ جس مکان میں تعیم ہوں اس کا تہا

بھی بچہ ہے ایسا دلوان یا مال معلوم ہوتا ہے۔

[ بچہ شرف ۶۰ جولائی ۱۹۵۷ء ]

آج ابکے کی اکل اور ہندی نژاد بزرگ کاف محمد بن بزی ابر مرزا ابوالقاسم سے ملاقات ہوئی بہ سید کاظم صفا طباطبائی کے سہمی ہیں۔ انہوں نے خود خواہ اس کی بھی اور میر انام مولوی سید کریم الحسن صفا سے صفا تہد کا لفرس کے حالات اور باعث اختلاف فرمایا کیا ایرافوس کہا کہ ایسی علی یا لون میں یعنی عایشا منظر لکھو کہ موعلی علوم کے ٹرہنے میں کون ہی بات ہے جس سے بعض ملاوٹ کا لفظ ہو گئے۔ یہ معاملہ اتفاق باہمی علماء میں بہت سے بچہ بنال تھے۔ آقا سید محمد بھی آگئے۔ بلکہ میرے ملنے کے لئے انہوں نے خود کہا صفا کہ ملاوٹ پھر گفتگو ہوئی کہ اس وقت بی بی آقا میں منفق ہوں۔ آخر کار آقا سید پھر جواب سید کاظم صاحب نے کہا کہ اگر ہم اتفاق کرین لو لوگ کہیں گے تو سہ کاظم شرط ہو گئے اور خود مستند (سختی شخصی سلطنت) ہو گئے اور دونوں کو چھوڑ دین گے۔ یہ اہل ماہ کہی جس کو میں پہلے ہی اپنے نوٹ میں مرج کہ چکا تھا کہ معاملہ اتفاق میں وہ سہ کاظم سے اسی طرح خالص ہیں جبے تمام دنیا میں لہڑ کہ اپنے یروون کی مرضی پر چلتے اور خوش ہرے۔ میں کہ ہم رہتا ہوں۔ مگر نول ایک انگریزی سفر کے عموماً سہ کاظم کو نہیں ملکہ دم سر کو کھینچی پھرتی ہے۔ خیر خدا مسلمانوں برہم کرے۔ مگر ان سید لال بن ذہن بزرگ بن ادھوں نے ایک بات خوب کہی کہ بدستخا میں قاپار کی برابر کج کے لوگوں میں بلکہ سران میں نہیں ہے۔ مگر جہاں علماء کی طرف سے فسق و فجور کے لئے مجاز نہ تھے۔ یہ پارکسٹ ملاوٹ کی طرف سے مجاز ہے۔ یہ خرابی ہے۔

سید شیخ عبد اللہ رازی [ حنا آسین اللہ شیخ عبد اللہ رازی نے ملاقات کا وقت کل سحر یہ مقرر کیا تھا اول سے

ملاقات ہوئی۔ آپ محض سحری پور کے رشتہ میں کھتے تھے۔ مگر الاسلام کا خط پہلے بھیج چکا تھا۔ تمہاری ہی

ان کے چھپے کبھی بہت سے نمازی تھے۔ جناب ست اللہ رازندرانى عبادت و تقدس میں مشہور ہیں۔

**صحن چبوتہ اٹلی پانی** صحن میں بوس ہند ٹاؤٹی نماز چائے سے پڑھنے والے میں سیکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی نماز پڑھتے

ہیں۔ ہندسوں ستے کوڑے لئے بھرے ہیں پانی یہاں دور سے آتا ہے اسلئے کہا ہے۔ حنکہ بنو ان شرف مہاپانی  
برہے ایک دل لہنی دھلے کو ایک کلاس شربت کا دیتے ہیں جس میں شکر نہایت کم ہوتی ہے۔ ہمان عبادت  
قد جو کچھ ہے شیرینی اوس میں بھی بہت کم ہوتی ہے۔ یعنی آج ۸-۱۰ میٹھے کس ملانا میں کو پلائے ایک  
قرآن (۴۴) کی سلا کیم گوئی۔

**یہاں تعارف (کنگٹ) بہت ہے جو شخص ملے اوسے لازم ہے کہ سمران چاؤ۔ شربت۔ سکار**

دھیرے سے اوس کی کھین کرے۔ من چوکہ۔ حاد و نہیں دینا اسلئے شربت کی توشیح کرتا ہے اور سکار بھی منگواتا ہے۔

**صحن کی رونق** شاہ کو صحن شرف کے صحن میں ایک مقام اس اعتبار سے بھی کرنا اور کاظمین و ساگرہ رونی اور رونی  
صحن یہی ہے گریبان کا مجمع زیادہ مسلم۔ متہ و تہ مذہب ہونا ہے۔ ایک شاہنشاہ کا دربار بھی روزمرہ ایسا  
بارونی نہیں ہو سکتا۔

**آزادی کے معنی** آج گنگوڑ میں ایک ریٹ کے حوالہ سے آزادی کے معنی یہ سمجھتے تھے کہ عیش و عشرت ہے۔

خاوند کو بھیڑ دینا۔ اور کو اصلی معنی برائے گئے تو مخمخوں نے کہا تہ شہر و طہ تھیک سے۔ یعنی بادشاہ  
کو چاہئے کہ اپنی مرضی سے کام کرے۔ بد عقدا سے ملک کی اصلاح سے کام کرے۔

**مدرسہ کاظم** مولانا ڈب (جسے سان مدرسہ کہتے ہیں) جناب سید کاظم صاحب کو جسکے لئے وزیر بنائے گئے تھے

روپے بڑے ہیں۔ عین لے دکھی۔ واقعی بہت ننھا اور نچتہ عمارت اور کئی کام ہے۔ لیکن میں عیال گن کا

مولانا ڈب کو پیکھا ہون مہری نظر میں زیادہ نہیں چچا۔ کمرے اسفند خضر اور رنگ میں جسے زندان عمارت

دوسرے رہت اور جن میں جو شہنشاہین اور جن بھی ہے۔ صحن شرف کے نورنگوں میں سلیقہ اور صفائی کی

یہی مثال نام کی گئی ہے۔ عمارت جو شہنشاہ اور لائق تعریف ہے اگرچہ آدم کی نہیں۔ سیرا کا ایک حصہ

ستہ کاظم طہطاہری رضی اللہ عنہ کے عین لے اس گمگوئی تھمیل علیحدہ فارسی میں درج کی ہے۔ اور ایک خط  
 حوالکھا تھا اس کی نقل بھی درج ہے۔ جن حضرات کو موجودہ تاریخ انقلاب ایران کی اس فصل سے دلچسپی ہے  
 وہ اس کو ضمیر میں پڑھ سکتے ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ انصبا اور اغراض نفسانی جیٹ ہیٹ میں مل جاتے ہیں تو یہ  
 بچوں مرکب قابل اصلاح ہو جاتا ہے ۛ

ملاقاتیں

صبح کو زیارت سے مُسرت ہوا۔ مرزا عبدالحقیم بادکوبی سے مکتب علویہ میں ملاقات کے لئے گیا۔ جدید طریقے کا  
 یہ مکتب جاری کیا گیا ہے۔ وہاں ایک عربی گبت (وظیفہ) لڑکے تھمیل کے وقت پڑھ رہے تھے ۛ

یخیالات جب وطن کی بُنیاد ڈالتے ہیں۔ کہہ جانا مقبول حالت میں ہے۔ سید عبدالرسول سکرٹری (میرس)  
 قرأت خانہ اعدال (خود داکتر بن) اور مرزا محمد علی بادکوبی جن کے خراج سے دو کتب چل رہے ہیں جن  
 میں ایک میں سہ ماہی اور ایک میں اٹھ ماہی طلباء ہیں اور ۶-۷ جماعتیں ہیں اور صاحب سید محمد علی سراد درنوید الاسلام  
 مالک مطبع محنت (چٹا ب کا کام کرتا ہے اور کھٹ اخبار وہاں سرنگھٹ ہے) اور شیخ محمد حسین اسپر امام حمیمہ سکرٹری  
 یعنی جو کسان ملی ہیں اور بہت معقول آدمی ہیں اور ہر سرنگھٹ کے مولوی تیار حسین صاحب مجتہد کے فرزند اور امر ہے  
 کے دونوں طلباء جو صاحب میر کاظم صاحب کے معتقد و مقلد ہیں۔ ملاقات کو آئے ۛ

میں نے اپنے مضمون اسلام و اصلاح معاشرت (فارسی) کا پڑھنا سنایا اور چھیننے کے لئے مالک مطبع  
 نجف کو دبا۔ قرار پایا کہ ایک تقریر ایک جملہ علم محنت اشرف میں صبح جمعہ کو کروں ۛ

شیخ عبداللہ اندرائی  
 نجف اشرف بن شام کو جناب آقا شیخ عبداللہ اندرائی کے سبھے نداد پڑھی۔ یہ حرم کے  
 صحن سے پرے۔ مگر حرم سے بالکل علی ہویٰ ایک عمارت بکینٹی فرقی کے فصی میں ہے۔ ہر مقام مغز میں  
 صوفیا کے ایک فرقے کے ہیں ایسی ایک ایک عمارت حرم سے علی ہویٰ موجود ہے۔ آئی جی کی محنت پر جناب  
 شیخ عبداللہ اندرائی پڑھاتے ہیں۔ انھوں نے ملا محمد کاظم سے ۲۰-۲۱ سال عمر میں کم ہیں اور شخصی سلطنت کے مخالف ہیں  
 جناب انھوں کے بعد سے زیادہ انھوں نے کام کیا ہے۔ صحرا و سفر میں آدمی ہیں اور ان کا درس بھی مشہور ہے۔

چونکہ آج کل درمختار ہوتا اسلئے سکارہین۔ ایک طاعنہ سلم ہندی امر وہ کہہ سکتے ہیں والہاجب سید کا ظلم حسد کے  
 درمختار رہتا ہے۔ اوسنے کہا کہ منسوطہ بین بابی بہت ہیں کہ یہ کیا اونھوں نے کیا؟ فصل اللہ کو قتل کیا۔ بہن نے  
 کہا اس بات کا توہ؟۔ طاعنہ سلم نے کہا علماء کا قتل میں لے فدرتی عوایب دما کہ اگر علماء نے قتل دوسروں کو  
 کہا ہو تو دوسرے کبوں نہ سزا دے؟۔ اور تم کو کہا معلوم کہ فتوے شیعہ سے وہ قتل کئے گئے ماطلہ۔ کہا میں نے  
 مسخرہ و مہونے افواہ سنا ہے۔ میں نے کہا افواہ کوئی چیز نہیں اور قانوناً و شرعاً ایسے سچے میں رائے قائم  
 کرنی مناسب ہے۔

شام کو جناب مرزا مہدی اور احمد ملاح محمد کا ظلم سے ملاقات ہوئی شیعہ سے وہ فتاویٰ لکھے تین معروضہ  
 تھے۔ ایک بے بہت اعتدالی سے ہیں آئے۔ مگر اونھوں نے مسلح کی بابت کہا محال ہے۔ میں نے انھیں سنوں  
 اصول ترقی اعمام مل اذن کے فرزند کو دما۔ اونھوں نے شرط اور حساب خود حسن سے تطبیعی ملاقات کے لئے دوسرا  
 وقت مقرر کر لے کہ کہا مگر جناب خود نے مجھ کو مصالحت کے لئے کمال خیرا اس شرط پر دیا کہ کوئی ایسی بات نہ ہو  
 جس کو سلطنت مکرور ہو جاوے۔

مرزا حسن قلی خان شام کو آقا محسین فرزند حسا سید کا ظلم سے وقت مقرر تھا۔ مگر صحن میں ملاقات نہ ہو سکی وہ  
 آج نہیں آئے۔ کہ منہاج الظاہین جناب مرزا حسین علی خان ابن ارضی سخی جو اونھوں نے مجھ کو دی تھی  
 حسن بن ادن کی سوانح عمری اور جو ٹوٹی ہے دیکھتی عمج کہنا ہے۔ مصنف مجھ سے ملے کر لائے معلیٰ میں  
 آئے تھے ایک دفعہ بروما لہا حرا رضی اللہ عنہا میں اس وقت تک میں آنکھیں ملتا تھا۔ میں مکان پر تھا۔ کہنا  
 چھوڑ گئے۔ واقعی اس شخص کے دل میں اسلام کا سہنے و معلوم تھا اور قرآن و مذہب کے عمور رکھتا ہے۔

[۵۰ عروای الاولیاء۔ نعت اہل بیت]

کہہ ملاقات آقا محسین آج آقا محسین سے بہت دیر تک ملاقات رہی۔ صلح کے بارہ میں ادن کے والد آقا

لے ایہ میری رائے میں قتل شیخ فضل اللہ بالکل مضر اور اسلام کی بہتک کا موجب تھا۔ مولف ۲۰

کند و سکھ فریق سے مل کر اطلاع دیکھئے جہاں تک ممکن ہوگا میں بھی کوشش کروں گا۔

تیسری صلاح اوٹھون نے مان لی کہ صلح کا یہ طریقہ ہے کہ کسی ایسی امر میں سزیک ہو جاوے جس میں (۱) صلاح است  
(۲) امر دی ہو لیکن کسی خاص فرقہ ساسی پر اعتراض نہواوے دولت (سلطنت) اولیٰ ذکر ہو۔ محض معلوم  
کرنا کہ صلح ہوگئی ہے عوام پر پڑا اثر رکھنا ہے :-

شام کو وزارت اہل السنہ مکرر ماقاعد کی۔ سان بھی محتامن و فقرا کا ہجوم ہے ۔  
مولوی نیا حسن مرحوم سستی کے دو لون بوتے اور ماروہہ دو ہندی طلبا رحمن میں لے عسید الرسول جن کے  
مام سامرہ خط بغرض ملاقات تھا کہ وہ میں شاد کل ہیں :-

۴ جولائی ۱۹۱۶ء = ۷ رجب ۱۳۳۵ ہجری

اگر سربا غریب شخص سید ہادی کو ایک قرآن رور ملازم رکھا۔ جس کا نام مولانا کی زبان میں ارجا والہ حرم  
پڑھیں کل شام اذعانہ اللہ وزارت و نماز پڑھی۔ حرارت کا مین احرار دیکھے۔ اس شمس سمع حاصل متین۔  
ایران لود۔ تیزز جنوب وغرہ آئے ہیں۔ ۷۔ ۸ آدی پڑھے بھی آئے ہیں :-

ملاقات باوررد  
حساب اخوند  
آدی کو آقا مؤبد الاسلام (ایڈیٹر جنرل متین) کے خط کے ساتھ بزم حسا اخوند ملا محمد کاظم  
حراسالی ملاقات کے لئے وقف مقرر کر نیکے لئے بھیجا۔ سن کی تقابل ہے۔ وہ مکان ہی میں  
اور اسمعتون کے جہاں میں رہتے ہیں۔ دو ستر آدی (مدیر قرأت خانہ) لے اول کے بیٹے سے ملاقات کا وقت  
مختار کیا۔ جیسا کہ بین فرزندوں مل خود یعنی آقا مراد ہدی سما۔ ہدف آدی بیٹھے بھنے موقع تعصیل کو تنگو  
کا سخا۔ آج عصر کا وقت (بجے عربی) مقرر ہوا اول سے اور حسا اخوند سے ٹکلیش ملاقات کے لئے  
مقرر ہوا :-

باردھت شہرت  
جو سیانا ہے نہاں خوبصورت ہے، اور چہرے کبیر ہیں۔ ہنس کماں سے آڑو اور ہمدواہ (نزلہ)  
حربیا جو عرف میں حسب گیسے اچھا تھا۔ یہاں طلبا ریسارڈین اور کرس میں صبح کو حکم جگہ بیٹھے ہوتے ہیں۔

عراق عرب میں ازبیا دہ لوگ جناب سید کاظم نردی ہی کے مقلدین ایران کے عوام میں بھی ٹائڈن لے کر خیال  
 جما رہے کہ یار سید کے ہونے سے شریعت کا یہ فرودخت ہوگی اور بردہ لوٹ جائیگا لوگ فرنگی تاج پٹیا بن گئے۔  
 اسلئے اکثر لوگ جناب خود سے لوٹ کر نردی محمد جناب سید کاظم صاحب کے مقلد ہو گئے۔ مگر گوکہ نسبت ایران اور روم پر  
 جناب خود کا بہت اثر ہے اور کوئی باقاعدہ انجمن علمی سلطنت یا محمد علی شاہ کے موافق نہیں جو سید کاظم صاحب کے  
 ماننے والے اسی دور میں قائم ہوئے۔ بلکہ ہرگز لے خیالات فالون کی کثرت ہے اور نام لوگ مشرکوں کے خلاف ہو گئے  
 ہیں۔ مگر مستبدین (ظالم سپہ سالار علمی سلطنت والوں) میں لائق لٹڈ نہیں ہیں اور وہ حکمرانوں کے خلاف بھی ہیں اور  
 نادان کا کوئی اختیار ہے ۔

ان کا سبب  
 یہ سبب سید کاظم

اس سے اولیٰ اسد مجر سہر صاحب سید کاظم صاحب سے ملا۔ خود صاحب سید کاظم کو فہم میں  
 ہیں۔ مگر کہ یہاں جھٹل ہے اور وہ کچھ بجا رہی ہیں اور ان کے عمارت بہت سادہ رہے

اور ہمارے سائی اور انتظام اس کے اندر ہے ہر خود بھی عالم بن اندر سن سے ہیں ۔  
 اس سے من۔ لے خواہش ظاہر کی کہ تری احادیث و بیکاری وغیرہ کے ردال کس لئے انجمن علماء ایران کے  
 حکم کے باعث ابراہیم قائم ہو۔ دوسرے جو بیجا شیعہوں سے اور عموماً عجمان الہدایت سے عکرا (ایک تو ماں) فی خانہ لیکر  
 شہدہ تقدس سے تا ماٹھیں بل بناویں۔ جس قدر کہن ہوا اس کی آمدنی سے علوم دینی اور مذہب اخلاق میں خراج  
 کرن العرض اصلاح معاشرت اور ترقی مسلمانوں کے لئے ایک صورت قبول کی پیدا کی کہ یہ خیالات چل سکیں۔ تیسری  
 من لے آفرین یہی کہ علماء و عجمت کی ماٹھانی سے حد درجہ رعی اور ہنگ ہوتی ہی کہہ سکتے ہیں کہ لوگ ان پر  
 فساد ہے اور اپنی غلامی کے مستفرد و سکر عالم کو سوری نظر سے دیکھے ہیں ۔

اور انھوں نے عقول اب کہی کہ مادہ سویم ضروری ہے۔ یہ ہے جو جاؤ و باقی ماٹھن باسانی ہوگی ہیں۔ پیرے  
 ان لخص لعرسب ملافاں ایک لی در در سیر کا خط تھا اور اس میں ہماری خدایان اسلامی و واقعیت علوم  
 کی بہت تعریف لکھی تھی۔ العرض جو لکھنا تھا سید محمد کے کہی آنا سید کاظم بھادوی بیان کئے جاتے ہیں کہا



برہمچاریوں کی کمیوں نہ ہوئی تھی۔ داعی جسٹس ایچ ایس انور نے نایاب اسلام میں لکھا ہے امیر المومنین پر  
عامر کے (اسیے زمانہ خلافت) لوے باج سلا میں جو متواتر و حالی صد تا پہنچے ہیں اور ان کو ماہران سیاست  
اور دانشانِ رمور باطن ہی جو طے سے ہیں اس لحاظ سے یہ تکالیف نہایت گران میں کہ باج سال متواتر ہیں  
اور امام حسن اور ان کے ساتھیوں پر ہمتا نے اندازہ ہے مگر زیادہ ۴۸ گھنٹے بلکہ ۱۲ گھنٹے اور ایک مہینے  
سے چند ماہ کے اندر وہ ختم ہو گئے۔

جب بن زبیر کے بعد مہاجرین مسنول بھاؤ اندر ایک بڑے مجمع لڑکوں اور لوجواؤں کا آنا اور نہایت زور و اثر  
سے انھوں نے امام کہا۔ یہہ زیادہ تر عرب ہی تھے ماہر کج عمل لائے تھے اور سب سے علم سپاہ و سپہنر "پرماعلیٰ"  
بادوسر الفاظ تھے لئے ہوئے تھے معلوم ہوا کہ آج جو تکہ امام سوئی کاظم کی وفات کا دن ہے اسے یہ خاص  
طوس اور امام ہوا ہے۔ عثمانی فوج کے چند سپاہی نہایت ادب و کفر کا کوبوٹے رہے تھے اور ان کی مٹی تتر کا  
اسنے بلن برلن ہے تھے۔

بیان کے علما و تمام شیوخ کی افسوس ہے۔ مگر ایک تو اور مدعا کاظم خراسانی ہیں جن کے  
دوسرے محمد بن مشغے ہیں اور علم اصول فقہ میں کمین اینا نظر ہمیں رکھتے اور بعض مجتہدین  
ابن کثیر و بران کی مشروطہ (پارلمنٹ) کے مانی ہیں۔ یعنی یہ نہ ہوتے تو پارلیمنٹ کا مجتہد علی ست ۸۱ اس وقت یاد ہے  
ہو اور کم از کم شمالی بران و رنگل بران کا سہمشاہ روس ہونا۔ مگر دوسرے مشہور مجتہد سید کاظم طہ لہائی  
ہیں عوام الناس اور اعراس رافن حصصاً ان کو زیادہ مہذب نامے ہیں۔ یہ نئے خیالات کو سخن مایہ کے  
ہیں اور پارلیمنٹ ایران و عثمانیہ ہر دو کو کروہ حاسنے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی وجہ سے  
بعض خلافت سرع امور زیادہ رنج ہو گئے ہیں ماہر وادین گئے تیر چونکہ نئے انتظام سے یہاں کموں اور شیخ  
بے سرکاری مالگری باغی دینی پڑتی ہے محلے عمال کو رسونٹ دیکر جالیس کی جگہ بیس کی روپیہ کے  
لئے دیتے تھے۔ عشر (مکتبہ) حق حکومت لورا واصل ہونا تھا۔ اور نبرید کاظم جیسی بڑی سید ہیں اس وقت

محمد بن محمد  
اور مالک

نیز کاٹھن میں روضہ کے اندر وہاں ہر ماہ کی زاد و نفع ہرین۔ حکومت کی مداخلت کا پند نہیں جیلن

یورڈ میں بھی علاوہ روس کے ہی حالت میں جاتی ہے کہ اندرونی مسائل اور انتظامات سے سلطنت کو علیحدہ

تہی ہے

[ ۳ جولائی ۱۹۱۷ء = ۶ رجب ۱۳۲۹ھ ]

بجھ انٹرو میں صبح کو یہاں پہنچا۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کے رونق کٹھنری گسٹ دور سے نظر آتا تھا۔

راستے میں ایک فبرسان ملا صہر کاٹھی کے کام کے سہرے سے تنہا رہے ہیں۔ فبرسان نعت سے باہر خود ایک شہر معلوم ہوتا ہے اور بقول خادم کم از کم میل ہزار مرد سے لواتر قرب امیر المومنین امام دس سے یہاں دفن ہوئے آئے ہیں اس کا نام دارالسلام ہے۔ کچھ لوگوں نے فتنے میں بعض لے قبروں کو برابر کوٹھڑیاں بنا رکھی ہیں۔ اس مقام (دارالسلام) سے لوگ ڈر بخت سے ڈھونڈ کر جانے سے بچنا بہت کم ملتے ہیں

خود بادی بلندی ہر واقعہ سے چار ڈواری مثل فلو کے ہے جس دورہ ازہ کو گذر کر ہم دہل ہوئے اول کے اندر احرامہ ملک یہ کا دفتر ہے (یعنی ملک علی کے عاقلہ احکام کا نفاذ ہوتا ہے) خادم کا مکان جس میں عام زوار ٹھہرتے ہیں الگ ہے۔ گزیر اس کے کوئی مکان میں ہوں جو نہایت بچہ عالی شان ہے۔ سید علی کو ایک معزز بزرگ یہاں سے ہسپتال کے خادم ہیں اور اول کے فرسہ سدا نسو ادن کی طرف سے کام کرتے ہیں۔ باس بھی آئے اور بہت شکر کرتے ہیں

ایرانی تہذیب اور جماعت مار سے مسترب ہوا۔ یہاں آداب زارت بہت زیادہ ہیں اور دروازہ کے باہر اندرون دخول پڑھنے والے ہیں۔ اول زیارات رسول خدا پھر امیر المومنین علی ابن ابی طالب اور پھر حضرت آدم و نوح کی (کہ وہ بھی بوجہ سماں کی اور مذہب سے کیے کے سہن دفنوں میں کھائے ہیں) زہرت طرھی جالی ہے۔

تجے اور مبارکوں برسوں کے موٹے پتھر سے ہوئے ہیں۔ گرد کی عمارتیں کاٹھنیں سوکھی ربادہ شاندار ہیں۔ اگر چاہے کہ ان کا سا طراوریاں خود تہا سہن۔ البتہ صحن کاٹھنیں کو کم عرض رکھا ہے۔ کچھ حشفہ رقت اس روضہ

سید عروجی کھچی ہندوستان نہیں گئے مگر اردو کے فصرے خاصے لیل لیتے ہیں کہونکہ ہندی ان کے کہاں  
 ٹھہرتے ہیں ایک طرف آدمی ہیں۔ سبند ہاشم بارہبند (منشروط) ابرار کے خلاف گفتگو کر رہے تھے۔ میں نے  
 جو ان کے سامنے دلائل بیان کئے تو سید ہاشم موافق ہو گئے اور وہ بھی ہم موافق ہوا اور کویجان علاقہ کا کسب کا  
 روی رعانا تھا اور مستبد یعنی شخصی سلطنت کا حامی تھا اور سے جناب انخوند کی شکایت شروع کی کہ ان کے حکم سے  
 مسجد کئی بھائی مادناہ سابق ہوا اور مارا گیا۔ خدائے ان سے سمجھے! یہ بھی جناب سید کاظم طاطائی کا مفہد  
 تھا جو بیادغبین پالہو بیٹے کے سرخند سمجھے جاتے ہیں۔ ہندی سبند جو ساتھ تھے ان کا خیال نائب السلطنہ کا حکم الملک  
 ہمارا کی سبب التناہچھا تھا۔ مگر کہتے تھے کہ ان کو مار ڈالیں گے۔ اس طرح نصف سبب باؤن میں لڈر گئی۔ خدائے  
 آس میں عربی لوتے تھے۔ یہ سب جوانہ اور صحیح معمولی رئیس بن عربی اشعار اکثر پڑھے رہتے تھے۔ رات کو  
 نمرال سے شوزین گھڑے بدلے۔ سب کے رطکے اور راکس ان مالی کے سرخند لکھنؤ میں کہ ایک ایک اور (اصطلاح)  
 کو باقی خرید لو۔ یہاں دھوکہ کر کے تانا۔ ٹرٹی کھانا کھا با۔

مرزا محمد جس سبب ہری اور جم محمد رسا مہر کے سلطان سے حکایت ہے کہ ہر فری سید نے سان کی وہی سوزا  
 نہیں۔ بہ انسا رسا مہر میں کچھ رو سہرزا تھا کہ یہاں لکھ گئے اور ویسا نے رکھ رکھا کہ انکے اس روپیہ کا۔ س  
 حاجت ہے۔ اونھوں کے کاسرے اس پہنچ گیا۔ پھر اونھوں نے تقاضا کیا کہ درستی کے بارگاہ ہمارے کہ حد حاصل کر کے  
 اول کو دل۔ اونھوں نے کہا کہ وہ سہ مرے ہاں پہنچ گیا۔ ہم ناکر یہاں سے بیٹھے ہر رکس عرض ہوا گئے ہو  
 سب سب موصوف نے کہا کہ اس سرگاہ اپنے کفن میں رکھنا حاجت ہوا۔ سنا سہرزا جس موصوف سے رسد دی ہے۔  
 ایک جز ہر جو کچھ کہلا معے سے من خاص معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ کئی سپاہی ٹھوٹا کھیلے آدمی اور ٹھوس  
 ہیں اور مانا علی چلتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ انے شرے تہ میں تو یہاں ہم لول ہے یعنی سلطنت کے عروج و زوال کے  
 آئے ہیں۔ شہر کی رونق ٹرہانے اور رام دیسے من حکایت سبب موصوف ہے۔ باقی نوک سہاں کر لائے تھی

کے مسلمان اپنے اہل وطن علماء سے بہت فیاضی و سلوک کے تھے ہیں۔ مگر سوچو بھارت کے بہتر راج مہاشاں جو نذر و نیاز و خمس و زکوٰۃ وغیرہ سے بین اربے بروز کم ہوتے جائینگے اور اس وقت جتنے مشہور علماء دین اور کچے جانشینوں کو لاکھوں روپیہ بین مل سکتا اس لئے آئندہ جب تک حالات کی اصلاح اور مہاشاں جدید کے راج حاصل نہوں کام چلنا زیادہ آسان ہوگا۔

[ ۲ جولائی ۱۹۱۶ء = ۵ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ ہجری ]

**دعوتین** آج شمع مرزا جن لوہے نے میر تکلف دعوت کی اور ن کاسبرو (متہ خانہ) بہت اچھا اور نرس تھا۔ اور قلیون سے مرزا آقا سید علی اصغرمانی نے جو ارا طلبا و بلکہ علماء دین کے ہیں جہاد اور شریعت کی دعوت کی اور ۸-۱۰ حرار جن سے پہلے بھی ملافا ہوئی تھی وہ بھی ملائے گئے تھے اور ان میں سے ایک وہ فرقہ داکرات میں سے تھے۔ مگر سب کو بعد ہمیشہ قول کرنا پڑا کہ اگر ان اس فرقہ کے خالاک کے لئے ہمارے نہیں ہے۔

**لطیف نصیر** آقا سید علی نے سید جمال الدین (استرآبادی) سے دعوت بہ فغانی کی نسبت ایک حکایت یہاں کی جو سید ناصر الدین ساہنہ فچار کے ملائے ہوئے طہران میں قائم تھے۔ لہذا ایک جلسے میں ایک بڑے عالم کی تقریب کی گئی۔ اور کہا گیا کہ انھوں نے فقہ و اصول فقہ کی نظران بردست کتاب کئی ہزار صفحے کی لکھی ہے۔ یہ سید موصوف نے جب سے حاصل کیا کہ لکھا کہ یہ کتاب مانگنی کافی ہے اس کی تعلیم لوگوں کو آپ نے کہاں نہ کی ہے۔ کسی کو کہا کہ لکھا کہ سلام کے علوم کو برونج دینے میں سید نے کہا کہ اگر اسلام کا رونہ ہونا نہ ہو مہمور ٹری ہو چھوٹا والا (مادناہ کے محل کی طرف اڈنگی اٹھا کر) یہاں کسے موجود رہتا یہ آیت لوگوں کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ یہ کہہ کر سید جمال الدین وہاں سے اڑھ کھڑے ہوئے۔

**روانگی رنجوہا** سوئی نے کے لئے مولوی ناتر علی سید علی اصغرمانی اور دوسرے جاہل کچے حضرت آگے سرسبر کو رہاتا ہوا راز بہت چھپا تھا اور گاڑی میں ایک تہد کے ابرائی تھے جو مشرف سے ذرا ناخوش بین اور آقا سید کاظم طہا بانی کے مقلد ہیں۔ علاوہ اس کے کاظمین کے ہندی خادم شیخ جی لاکریم۔ کر بلا میں اہل ہند کے خادم سعدی و داؤد صاحب استرآبادی کے خادم سید ہاشم تھے۔ سید ہاشم تھے سید ہاشم تھے سید ہاشم تھے سید ہاشم تھے۔ مگر سے من بعض جگہ فرات کا بانی ایک ایک سب تک بھلا ہوا تھا ایکس جہازوں عمدہ گھوڑے گاڑی کو تے تکلف کھینچتے ہیں۔ رات کو سید

رقوم لکڑا جارت دیتے ہیں یہ سب سبہ صیغہ اوقاف میں جمع ہوتا ہے اور مرتت حرم یا دیگر خرد توں میں وقتاً  
 ذوقاً خچ ہونا رہتا ہے ۛ

مفتوں اصول ترقی اقوام و مل پر حجاب حجۃ الاسلام شیخ حسین مازندرانی مجتہد و فاضل شیخ زین العابدین نے  
 صدیق کردی کہ اس بن نہایت عمدہ بحالات بدلائل قرآن طرح ہیں اور یہ حالات قابل تائید و تحسین ہیں ب  
 آج روایتی نجف اشرف ہونی چاہیے نھی مگر گاڑی میں جگہ نہ ملی حالانکہ دو کسینان ہیں جن کی گاڑیاں  
 نجف اشرف جاتی ہیں کشتی کا انتظام بھی نہ ہوا اور لوگ کسی میں چلنے پر راضی ہوئے۔ کیونکہ اس میں  
 وقت زیادہ صرف ہوتا ہے ۛ

دولتِ معاش  
 کرنا معنی میں

کرنا معنی میں خاص کر ماہ زیار جبکہ ابرار عرب کوگ بھرتے ہیں کپڑے کی خرید و جرت  
 بہت ہوتی ہے اور کھانگی حیرت منشا روٹی گوشت دہی۔ مٹرن جاو۔ یلاؤ وغیر گوشت

کا یلاؤ کی ہر دست ماگ رہتی ہے۔ سجدہ کا ہیں۔ لکھے ہوئے کفن جن میں دعائیں لکھے پڑھی ہوتی ہیں تیسرے  
 خوب کٹی ہیں۔ یانی مرد و کتے کے ترے یعنی سپید بری دمہ اضر ارجان جس میں یانی مرد ہوتا ہے لے ہوئے  
 مسے ہر وقت پھر تے ہتے ہیں اور جالیے لکیر سیل کا پانی پلاویتے ہیں کہ لویا سے رہتے ہیں۔ جالی ایک  
 دفعہ میں لے رکھی سیل پلاوئی۔ دو کانات و مکانات بھی لوگستانے اور کر لے یہ حال نے میں اس سبھی آجی آمدنی  
 ہوتی ہے۔ مختلف نہروں کے ظیاء کے کے یاس اون کے وطن کے لوگ خرچ بھجتے ہیں مانے مسو کوہ۔ تیس  
 وکوة و وجوہات کا یہو سخت ہے وہ تقسیم کرتے ہیں۔ روپیہ خدام کو ذرا سے ملتا ہے اور کبھی کبھی کوئی یہ  
 ہے جو اس قدر دیا، گپٹوں تک مالدار ہوتا ہے۔ مثلاً مشہور ہے کہ تیس سال مہوٹاں و تیس سال  
 تقریباً ایک لاکھ روپیہ دبا۔ اس کا نام شاہ صااحب تھا۔ شرفی محمد بن م۔ و نہ ہرے لکھی کہ لکے مویہ عات  
 و نقد ملا کر دبا اور مجتہدین کو اسکے علاوہ۔ رائے حرم محمود آباد کی مسکت۔ رزک اوت و تیس سال  
 زین العابدین مازندرانی ساٹھ ہزار کے مقرر ہیں عوامہ قرضہ داکر۔ یزن و سرہ کینسا ہمدانی

ملاقات کے طریقے کربلا سے سلسلے میں اعلیٰ جماعت کے طلباء کا احترام اور ان کے اوستا مثل علماء کرتے ہیں تعظیم کا بہانہ عام رواج ہے اوستاد و شاگرد کی اس میں کچھ فرقی نہیں۔ بیلے چلنے کے طریقے میں عراق میں عرب عجم ہر مذہب سب میں اخلاق زیادہ ہے۔ چاہے شریعت۔ بیگار وغیرہ کا تفاوت (یعنی تکلف) ہر بیلے والے کے ساتھ لازم ہے۔ سہان شہر کے معرزا دی ہمارے یہاں کے وحشی لوگوں کے مقابل نہیں بلکہ ہمارے عام شہزادوں سے بہت مادہ تہذیب ہیں اور ستر اخلاقی سے بڑا ڈرتے ہیں \*۔

روزنامہ آج بھارت خاتمہ آگسٹ بن فارسی کا جدید اخبار روزنامہ مصر دیکھا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ نائب السلطنت طہران یعنی ماعز الملک کے ہاں تجارت کا ڈیپوٹیشن گیا اور اس نے کہا کہ ہم دولت کی تابعدار آں لیا اب تک علیحدہ کچھ کرنا یا کسی کشتی۔ اب آمد ہو گئی ہے۔ نائب السلطنت نے کہا کہ بہری بات ہے کہ تجھے آدمی کو نہ نشین ہو جائے اور ساتھ ساتھ آدھوں کے ہاتھ میں جاؤں۔ اب جو اتفاق ہوئے والا ہے اب لوگ بہت ادھیسا طہر منتخب کرن حکم نم الملک ٹھہر کر کھلی سوچ سمجھ کر دفتر میں رکھتے ہو تو اب سے نم کو زیادہ سوچ سمجھ کر بارگاہ سلطنت میں بھیجا لازم ہے۔

حالات مستدام کرکے ستارہ بارسن سلطنت ہند اور حضرت عباس کی مشورت ہوا۔ یہاں کل ۳۰۰ خدام ہیں جن میں سے ۱۶ اس سرکاری خواہ ماتے ہیں۔ اول حرم کے مروی حوض سے مرجع ہوتے ہیں اور ایک نیم دائرہ بنا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک ایک رزق سمجھنا ایک ایک گزلی ہاتھ میں لینے ہیں۔ ایک شخص اون میں سے طو لانی دعا عربی زبان میں مانگتا ہے۔ یہاں کچھ حالے ہیں ان کے علاوہ دو سرور اہن وغیرہ ہوتے ہیں جن کے ہاتھ میں شمع نہیں پتی۔

سرخ بہ لوگ اور سوڈب ہا کر روسی کرتے ہیں :

تھوڑے میں درجہ سخن کے گرد ہر جسے ہیں اول میں سے اکثر زمین اور زرم کے اندر محفلت مقامات پر لوگ دفن ہوئے ہیں اور ان کے واسطے لڑاں خواں ہیٹھ قرآن پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ بھڑی تھیری خواہ پاتے ہیں۔ اکثر ان کے گردے دوسرا سر سے آکر دفن ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے متبرے خدا کا نام بھی خواہ سو سے بے پروا ہیں ایک مرتبے کے دفن کے لئے درختوں سے دیں مار گئی تک سلطنت یعنی ہر تہ لیا ہا قرب فرستیا الشہداء غناعت

طباطبائی اور شیخ غلام حسین مرندی (عرب) فقہ و اصول فقہ کا دین بٹے ہیں ۴

ملاقات باعلما و ائمه  
و درسیات عراق

بین آج علامہ لواء القام صاحب سے ملا۔ نہایت غلیظ و مجتہد سے پیش آئے۔ ہمراہ ذکر مولوی باقر علی صاحب سے سُن چکے تھے۔ میں اُن سے کہہ لیا کہ علماء اداون محاملات میں جن کا تعلق مطلق کسی لفظ سے

فرق نہیں کیوں متفق نہیں ہوتے؟۔ مثلاً تہذیبِ تعالیٰ اخلاق۔ شرابِ خواری و رشوت و فطاعِ الطریقِ دزدی۔ گداگری کو دور کیا جاوے۔ اور محفل بہت معقولانہ تھی کہ جب تک ان غرضِ شخصی کو ان غرضِ قومی ہرگز جیجی جاوے گی کوئی کام نہ ہوگا۔ ان کی عمر علامہ صاحب مدرسین جا لیس سال ہوگی و باوجود مشہور نہیں ہوئے ۵

آنحضرت نے ایک بات تمنا بہت معقول و معیہ کی کہ ”ہمان معتبات میں صرف چند مسائل کی تعلیم ہوتی ہے یا اصل فقہ کی ادبِ نصیحتِ حدیثِ فلسفہ منطوق وغیرہ کا درس نہیں دیا جاتا۔ نہ تاریخِ اسلام کا“ و اسی یہ سہمت کمزوری ہے اور اسی وجہ سے خیالات بن جہود ہے۔ کچھ شوقینِ طلباء بعض علماء کو علاوہ صرف و نحو۔ فقہ و اصول فقہ کے دیگر علوم بھی پڑھتے ہیں مگر ان علوم کا دریا بہت ہی نال ہونا لازم ہے۔ میرے نزدیک عراق عرب خواہ ہندوستان کے صاحبِ تعلیمین انگریزی یا فرانسیسی کا دال ہونا اس قدر ذہنیں جب سے اس ناس کی حاجت ہے کہ اسے مضامین اور کتابیں پڑھائی جاویں جن سے نجات قومی اور عام ہمدردی کا خیال ہو۔ ملکہ خیالات پیدا ہوں۔ اقتصادی اور اخلاقی اصلاح کے اصول معلوم ہوں۔ تزکیہ نفس کی خواہش ہو۔ ورنہ نقولِ فاسدہ محمد درندہ جناب سید کاظم طباطبائی تمام عمر جو لوگ نجاست و طہارات میں مبتلا ہیں اس کے منکر کرنا یا میں لوگوں کی کسے رہنمائی کر سکتے ہیں ۶

اصلاح نصیحت کی عراق عرب میں سخت ضرورت ہے۔ مگر ہمان ہندوستان میں وہ ضرورت کم نہیں صرف علماء مولانا شاہی سنجیدگی سے اس کی اصلاح میں کوشاں ہیں کہتے ہیں کہ ہندو و سنہاں میں منشی شارجہ میں اور مولوی بشیر الدین نے کانپور کے کسی جلسہ میں اصلاح نصیحت کے مسئلہ کی طرف توجہ کر کے ندوہ بنائی تھی ۷

درصیرم کہ بادہ فروش از کجا ستیند؟

ستر خدا کہ عادت سالک کیس نکفت

فرضی تھی۔ کوئی حاضر نہ تھا۔ اب واقعی دس لاکھ فوج سے جنگ یونان کا مین نے حوالہ دیا اور بخوبی نے کہا کہ کل کار کا عرصہ کرواں جمع تھے باقی خدا حافظ۔

میں نے فسوس کیا کہ عربوں کی ہا ہفت قلوب نہیں ہوتی۔ ادھون نے دو دوائیے آول یہ کہ عربیان ترکی پڑھنے سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام میں عباسی و فغسانی اغراض کیلئے فرانسیسی زبان پڑھتے ہیں۔ عراق میں رویہ کما نیکو فارسی وارد و نکاح ہے ہیں اور کتب تعلیم تمدن وہ محمد سے کیوں کر مل سکتے ہیں جسکے وہ خواہشمند ہیں۔ یہ دلائل گویا سخن اتحاد و ترقی کے ہیں۔ سبزوئی نہیں ہے کہ ان کو بکلیت قبول کرنا چاہئے محمد باقر صاحب کے بھائی نے شام کو جاہکی دعوت کی۔ وہ ان آقا سے نغمی صفہائی جو صفہان کے بہت بڑے رئیس و عالم ہیں اور کبھی بھی نہ اوجھکا حکم تمام صفہان میں بوجہ باست و ملیت چلتا ہے اور آقا سدا ابو القاسم کے سپر سے (کہ وہ بھی محرتب خواہ ہیں) ملاقات ہوئی ۶

[یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ء ۲۷ ص ۲۹ ج ۱ ص ۲۹]

حالات کر بلا یہاں کی آمادی بوجہ احصاء (مردم شماری) آئی ہزار لفظ اور آٹھ ہزار مکان کی حالی ہے۔ (ابراہیم کی آبادی بغداد میں ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے) اور علاوہ اس کے زیارت کے لئے ہشت ہزار اشخاص ہزاروں بجالیہ اٹھا کر اور ہزاروں کومان خرچ کر کے آنے ہیں۔ بھوکے مرے ہیں۔ ہمارے لڑکے بھی مر جاتے ہیں۔ اسے آدمی جو ہندوستانی اصل کے ہیں بلکہ ہزار ہیں جس میں سی پانسو کے قریب لیسویں ہوں جو گبری کو سل سی تھوید کا بیوٹ کرتے ہیں اور انگلستان کی اب بھی باقاعدگی رعایا ہیں۔ سان کر بلا میں دس ماہ ہند عرب رعایا اور عثمانیہ ہیں۔ ایک سے ستر ہند یعنی اہل بلخی ہے جس کو دیکھنے کی جگہ فرصت نہ لی۔ ہمارے معلوم ہوا ہے کہ بہت بڑے تکمیل العلوم بغداد و سلطنتیہ میں ہوتی ہے۔ اس مدرسہ میں زیادہ لڑکوں کے لڑکے پڑھتے ہیں عرب کے بھی پڑھتے ہیں گر کم۔ ترکی عورتوں کا مدد چلے ہے۔ ایک شب نام "انوت ابرائیان" ہے۔ مختلف علماء مثلاً آقا سے صدر خیر الاسلام سید محمد باقر و جناب شیخ حسین مازندرانی فرزند شیخ زین العابدین مرحوم اور علامہ ابو القاسم



نے زمانہ و نارت علیٰ مصفران! ہاں سلطان شیخ الاسلام گروستان کا فرمان دیکر روانہ کیا تھا وہ کہہ رہے تھے  
 کایران کا کوئی حق گروستان پر نہیں نہ وہاں دعاتر نہ انتظام صرف گورنر مالگذاری لوٹتے ہیں اور ایک  
 شخص کو دو برابر لیتے ہیں اور اسکے بعد وہ مقام پر نہیں پہنچتا کہ معزول ہو جانا ہے۔ میں نے  
 تعجب سے کہا "کہیں اس بھی ہونا ہے زانیہن"۔ ۹۔ وہ اند گئے اور صندوق کھول کر ایک فرمان علی شاہ  
 کالائے جو ہایت ہی اعلیٰ کا تہذیب نو خط لکھا ہوا تھا ۶

دہ ہزار لیرا دولت اور دیر کو دیکر فرمان حاصل کیا تھا اور قبل پہنچنے مقام کے تار مزولی کا ہونے لگا۔  
 وہ اب ایران کے خلاف کردوں بن برابر کوشش کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ہمتہ کوشش کرن گا وہ عثمانیہ کا  
 صوبہ ہو جائے ۶

من نے کہا اب اپنے ملک سے صلح کر لیجئے کہتے تھے کہ اب مانا اور زحمت اوٹھا نا مشکل ہے۔ ماعلمک  
 تاہم السلطنت کی بہت لغت کرتے تھے اس لائق اور سکت شخص پر کہ عراق میں نو حملہ شعبوں کا مرض ہے  
 کہ یہاں سے اسی کی سب غفلت کریں۔

مشروطہ کی مانند کہتے تھے کہ یہاں کے علماء اپنی آمدنی اور حج کو مشکل بہود کے مذہبی افسر کے منہم نہیں  
 کرتے اور ان کی طرفاری مشروطہ کی زبانی ہے ۶

کہہ دیتے تھے کہ میں نے مجتہدین کو کہا کہ تم خود اپنا سوا زمانہ مدوخرج بناؤ۔ قاعدہ نوحیہ کرو اور قاعدہ سے  
 روپیہ جمع کرو۔ مگر کسی نے توجیہ نہ کی۔ میں نے سچ حسن کو کہا کہ جو ان ترکوں نے اس زمانہ میں کم از کم دو ٹبر کا ہے  
 یعنی بحری قوت مہمل کی جو انگلستان یا جرمنی کی بحری قوت کے درجے تک نہ ہو سکر دوں برسوں میں سوچی  
 مگر زمانہ کے لئے کافی ہے۔ دو سے یہ کہ تنخواہن فوج کو ملنے لگیں۔ اوہنوں نے کہا کہ زمانہ سلطان  
 علی محمد خان بن کل دو لاکھ مرتب فوج تھی مانی کا نڈر تھی۔ میں نے کہا نہیں اس لاکھ تھی انہوں نے کہا یہ

مضمون تو بس میں خود بھی کامل تحصیل رکھتے ہیں۔ فلسفیانہ عبارات لکھتے ہیں۔ نہایت شوق سوادِ نحو نے حدیث الی نادرک فیکم الثقلین کے مطلق ایک فلسفیانہ مضمون سنایا۔ ان کے مضامین جیل انیس و مصر میں شائع ہوئے ہیں۔ کونٹا لٹرائی کی تصانیف اور سوسائٹی کی کتب عرض مصر میں جو کتب فراجہ اہل فرنگ شائع تھے میں اول ہر وقت میں خود سنا جیسا دیکھنا اور خود سید کاظم طابطبائی سے رکھتے ہیں۔ سب حمد نماز و دعائیں مشغول رہتے ہیں۔ اس وجہ سے محکمہ ملاقات ہوئی۔ جوان آدمی ہیں بال بچوں کے ساتھ یہاں رہتے ہیں۔

مکلف فرس چند متنی قابلینوں کا حوسبناط بعلمانہ جمیٹ سے تھا کہ میں کچھ تھا۔ میں لڑائی تفریق کا فارسی ترجمہ بغیر اصلاح سنایا انھوں نے بہت کم تبدل کی

اردو اخباروں کی بہت آج یہاں طالب علم عمر الا قافل باقر علیماں جستانے ایک شعی اخبار کے دویر جے دکھائے

معلوم ہوتا ہے کہ خزانہ اعتبارات کی مصلیٰ کی مابیت بیضیاں ہند کے جیلے ہو رہے ہیں۔ یہاں کہہ کی کو معلوم نہ کوئی چیرا اور نہ واقعی خزانہ کے متعلق خصوصاً عتبات کا نام آیا۔ یہ حرکت اور واولوں کے ناروں کی اور واقف عمر حضرت کے ناواقف ہو سکی۔ ذل دینے کا لوگوں کو شوق سے مسئلہ سمجھنے کی ضرورت نہیں۔ نورا صاحب

روٹو کار کافی ہے

ریڈنگ روم آجمن قرأت خانہ آجمن اتحاد و ترقی میں گیا۔ وہاں ایک صاحب نے جو حال طور مشہور ہیں سمرت آجمن اتحاد و ترقی دیا وکی تو اہنح کی۔ میں نے عذر کیا تو انھوں نے کہا کہ آپ یہاں ہیں۔ میں نے اپنی ذاتی طرف سے لومع کی ہے۔ آجمن کا ہذا عدہ نہیں ہیں اعتراف کیا تھا کہ قرأت خانوں کا یہ دستور نہیں۔

ادوں کا نام شیخ معون کر وی جو۔ اصلی عبد ایران کی ہیں۔ ایران کے بزرگ گروستان ایران کے شیخ الاسلام تھے۔ اب یہاں گوماسنت جماعت کے ملا ہو کر آئے ہیں۔ لیرا ہمارا جو امانا علیہ روپیہ کے مسادی جو پاتے ہیں بہت باخیر آدمی ہیں۔ آجمن اتحاد و ترقی و لو جو زمانہ نکون کے علاج تھے۔ نہیں سال قبل ان محمد علی شاہ

سہ ہر عتبات ہی کا ترجمہ کیا پانچس میں آرا حال بعض بھی نماز روزہ ہر بار کہتے دل سے ماہرین دوسرے عتبات پر ہیں کہ ہیں

سلطان سلیم کی لڑائی میں ایران اور اسی نے مصفر فتح کر کے خلافت کو چھ سیوں کے گدے نشین سے کچھ پیش دیکر اپنی طرف منتقل کر لی تھی۔ یہ بہت بیدار تھا اور اس کو حاکمی دین و مذہب ہو سکا بہت شوق تھا اس نے اسکو چہرنگ کا بنوایا۔ چاروں طرف بازار لگائے اور بچہ رو پہر علون کو دیکر چند روز کے اندر زمانہ فرام بن نہر کالی۔ بہان کی رعایت کے بموجب اوسنے روپہ زمین میں بچھا دیا کہ نہر کھود کر روپہ بچاؤ اسی زیتہ الشہدادہ روضہ حضرت عباس پر فادہ مقرر کیے جن کی اولاد کے پالاس نیک نام سلطان کے

فرائین اب تک موجود ہیں \*

حال میں ناظم پاشا نے بازاروں کو باقاعدگی اور سکون کو وسیع کیا۔ بہان کا منصرف (کلکٹر) خود اسکر قبیلوں کی طرح کام کرتا تھا اور اونچی اونچی پٹروں ہڑپڑ بھجانا تھا اور سخت محنت کرتا تھا۔ اسی کی برکت سے نقول خود وہ اب گورنر لبرہ ہو گیا۔ حال کا منصرف بھی بعض اوقات قدام کے ساتھ جا کر اپنے ہاتھ سے ہوشی

کرتا ہے :

دو ہاشیان یہاں عراق عرب میں دو گروہ ہیں مشروطہ و جہاں خود ملامحمد کاظم کے ائمہ مستند جناب سید محمد کاظم یزدی (طہا لہائی) کے مقلد سمجھے جاتے ہیں کثرت سے بھلے فریق کی جسے۔ مگر بعض مستند (مخفی یا جاہر سلطنت کے پیشوا) میں جو جناب خود کے ائمہ مشروطہ و جہاں سید کاظم کے بھی مقلد بن گئے ہیں بسک عملاً تقلید شخصی اغراض کے ماتحت ہوتی ہے \*

شام کو آقا شجاع محمد رضا میرہ شیخ زین العابدین مرحوم سے ملاقات ہوئی جو نہایت روشن خیال اور عمدہ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں اور دیگر روشن خیال علماء سے بھی حرم میں ملاقات ہوئی۔ قرار پایا کہ اگر آقا یارین نجف تہذیبی اپنی طرف سے پہل کریں تب بھی کوشش رہے، ان میں کافی جہلیے \*

[۳۰ جون ۱۹۱۰ء = ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۲۹ ہجری]

آقا حسین قزوینی صحیح کو آقا سید حسین قزوینی کے مکان پر گیا یہ ایک مشہور مجتہد کے بولنے اور زبردست

والون کی بھراوا تھا اسکے اُفتون نے ۹ بجے عزلی (۴ بجے سپہر کو) بُلایا۔ آقا سے صدر کی عمر، سال سنی  
 تہین تو کئی مضبوط اور چہرہ شاندار سی بلند قامت ہیں۔ بلکہ بعد سے سید احمد عرفان بہادر ایسا چہرہ آدی میری  
 نظر سے نہیں گذرا۔ جب میں سپہر گویا لومہت ہی تعلق واکرام سے پیش آئے اور باہر اراہی برا بھٹھا یا  
 اور مجوزہ اسکیم کو پسند کیا اور اس کی بہت تعریف کی۔ کہا کہ ابتداً جو مشورے ہوتی چاہئے یعنی اسپل  
 منجانب علماء و نجف ہوتے کامسالی مفسر ہوا اس کو بھی اس شرط پر مانا کہ کل علماء و نجف اشرف متزیک ہوں آتے  
 وقت بہت دعائیں دین کہ خدا تمہیں برکت دے ۵۰

حجۃ الاسلام محمد باقر صبح کو حجۃ الاسلام سید محمد باقر محمد سے ملا۔ اوکھنوں نے بھی مطلب کو لیند فرمایا۔ مگر دیگر سب  
 آگئے اس میں دیر ہوگئی۔ سہمی ایک مہراور مشہور مجتہدین مگر خلافت کا رجحان بمقابل آقا سے صدر اور شیخ  
 حسین کے ان کی جانب کمتر ہے۔ آقا سے صدر کو بعد وفات مرزا محمد جن شیرازی کس سے زیادہ شہرت اور  
 مقبولیت حاصل ہوگئی تھی۔ لیکن ایک دن کی حادث میں سالوں کے کتنے صاف گوئی اور کھردر این زیادہ ہے  
 دوم فتاویٰ کے جوڑنے میں سید حجت و تعلق کرنے میں اور سید نجف اشرف کا حلالہ بیٹے ہیں کہ اول ثان  
 پوچھو۔ اور وہ ان کے جو اب آئیںہر کہتے ہیں کہ اب میری ضرورت کیا رہی۔ غرض پلو میٹل چھے نہیں اس  
 وجہ سے خلافت کا رجحان ان کی طرف کم ہو گیا، مگر سببت ازنگ یعنی ہوشیار شہر ہیں۔ کہونکا اپنے اوپر  
 فتویٰ دینے کی ذمہ داری کتریتے ہیں ۵۰

ریڈر ت سید الشہداء سے صبح و شام و زیارت حضرت عباس صبح کو مشرف ہوا۔

چونہ بیسے کا یہاں چونہ وغیرہ بیسے بلکہ علا لکھنے کا ایک عجیب طریقہ نکالا ہے۔ یعنی اکثر راستوں اور گلیوں  
 میں ڈال دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گدھوں کے چلنے اور آدمیوں کے پائوں کو دہس جاتا ہے  
 پھر اٹھا کر کام میں لاتے ہیں ۵۰  
 کربلائے معلیٰ کی ماسٹ معلوم ہوا کہ اول روضہ مقدس کا گنبد معلولی مٹی اور ایرٹ کا تھا۔

مجھے دما اس بن روزانہ پیش مجلس راج ہونے میں مگر مباحث کو ٹھہرنے سے بیوقوفی یا بدینتی کی جگہ۔  
 مانتجربہ کاری زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً اس جزوی امر کی بابت تجویز پیش ہوتی ہے کہ کوسٹ مجاہد  
 چار تومان نہیں دی جاوے۔ مبادا زرنے لڑے دی یا ۳ تومان جب ستریم نہیں کھاتی ہے کہ مبینہ حقوق  
 لئے کہا ہے۔ اس ایک تومان (۵۰) ماہوار برش ردا یک گھنٹا بحت میں لگا ہوگا۔ حالانکہ بیضروری چیز ہے  
 اور اس کو ستر شہ مال سے تعلق ہے کہ پارلمینٹ سے پارلمینٹ کے ہر صیغہ کے لئے ایک نم معین کر دی جاویں  
 غالباً مشکل یہ ہے کہ دز ریا افسران سرستند کو اختیار دین تو حوس ہے کہ وہ سنی و سفارشی عمل کریں گے۔

آج شام کو زیارت فہمہ سدا التمداد اور روضہ حضرت عباسؑ کی پھر مشرف ہوئے اور جمعہ اور حسب معمول انداز  
 باہر وعظ و مجلس عزاء قائم و نماز پڑھی۔ کئی ہندو سنائی بھی موجود تھے۔

آج شام کو جناب ملا محمد باقر اصفہانی سے ملا۔ ۸-۱۰ سال ہندوستان رہ کر بیان آگئے ہیں  
 خیرات اخلاق سے پیش آئے اور بہت دعاؤں پڑھے۔ نہایت بزرگ صحبت آدمی ہیں۔ گلشن بن مجھ  
 سے سرسری ملاقات ہوئی تھی۔ انھوں نے بنارس میں میری برادر بزرگ مولوی خواجہ غلام اکبر (بالی پتی)  
 کا مشورہ و وعظ اسلام کے متعلق سنا تھا اور اس کی ہر شخص سے نقلین کرتے تھے اور حق بہہ ہے کہ اسلام قرآن  
 ایمان نبوی۔ تو حمد و ثنوت کے متعلق باقاعدہ سائنٹفک طور سے اور سلسل بیان کرنے میں اس وقت  
 خواجہ غلام اکبرین ہی بہتر مقرر موجود نہیں۔ سانی اور فضول عبارت آرائی اور کاپیٹوہ نہیں عراق  
 میں آج کی سنہرت ہندوستان میں تک پہنچ گئی ہے۔

فارسی تجویز اصلاح مقلد (۲۹ جون ۱۹۰۶ء = ۲ رجب ۱۳۲۹ ہجری) کر لیا ہے (محلّی) میں نے ایک پتھر  
 و ملاقات باقا صدر لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک انجس جس کی سناقتیں ہر جگہ ہوں اور قند

و فی اخلاق۔ تہیہ کار براسے بیچاران و دفع نفاق میں کوسناں ہوا اور اس کے متعلق ایک  
 اور مجل بھی ہے۔ جناب آقا سے صدر کے یہاں صبح کو گیا تھا اور اس وقت تمام مکان فتویٰ طلب کرنے

سولہ مجیدی = ۱۰ سیر یا ۲۴ قزاق ایرانی (لکن عموماً ۱۰۰ فرمیتے)۔

نجم مجیدی = سیر یا ۵ قزاق ایرانی (عموماً غیر قمری)

مجیدی = عکسے سے ایک نومان ایرانی روپیہ سے دو گنا جانوری کا سکہ ہے۔ گریبانار من لیتے وقت  
 چار من پلنگا اور سی طرح روپیہ کو سہان کے سکے میں جایا تو بھرہ میں پورا اور آگے  
 ۱۵ سیر میں چلیگا۔

ایرانستانی = ۱۰۰ سیر یا ستر = ۱۲۳/۱۲ - مگر قیمت بے سے لے کے تک بدلی رہتی ہے۔  
 ۱۰۵ سیر یا ستر = ۱۲۳/۱۲ مگر ستر گنا ہے عمراً = ایک لوند یا انٹیمسی لیرا۔

شیخ علی ہازدرانی سیر کو آفاشی علی شیخ العزیزین پیر صاحب شیخ زن ان پتر کے ہیں گہ۔ ان کے تلامذہ  
 شرفیہ میں اور سہان بالیشیشین میں سمجھے جاتے ہیں۔ ملا ساقی من علما کو متفق کر شیخی اصلاح میں خواہ  
 اسلام کی اصلاح میں وہ بالکل ایسا نہ مین کرتے تھے مگر یہ کہتے تھے کہ کونسن ہونی چاہئے تھا، پنجہ  
 کچھ ہوتا سن لے کہا نہ ہر بل خلاق ایرانی کے لئے ایک بہتیت (انجن) مانا نہیں مدد کہتے۔ اور چونکہ  
 کہا میں موجود ہوں گا آپ آج سے ستر بھی اول ملے۔ میں نے بسے سرودا دکھا ہے۔ مسودہ جناب  
 شیخ حسین حسینی کے پاس کو پاس آہا ہے، اذہن کر کے بعدوں کو وہ آہرا کھین گے۔

مجلس درایہ ایران  
 شیخ علی ہازدرانی

آفاشی علی ایرانی کے ممبران پارلسٹ کی بابت سخت رکھتے ہیں کہ وہ اکثر جہاں  
 وغیرہ میں ہیں اور طبع مشرق و مگر کھینی نہیں سمجھتے نہ اوس کے لئے مسلمان بیٹا کو نہیں  
 وہ کہتے ہیں کہ اگر ان مجلس و انکی فرض لیتا چاہتے تھے تو میں نے کہا تھا کہ کوئی ٹیم کو فرض نہ لگا۔ اندر وہی تہن  
 ہے سچے بلکہ ایک ایک نومان فی شخص جبریہ میں وصول کیے، رنی رو بہ ہو جاوگا۔ فرضہ کی ضرورت ہوگی  
 اسی سچے کو ابتدا مسروطت میں ملانا شکل تھا اسلئے مجلس نے اسی نازک وقت میں اسبر عملہ آدر کرنے میں  
 دالتمندی کی ایران کا سرکاری گزٹ (جریدہ رسمی) اوسوں نے پارلیمنٹ کی مجلسین پر حصہ کے لئے

بیان نہیں آتا۔ لہذا میں چار ہفتے سے تازہ خبروں سے محروم ہوں۔ بھگوتار پڑھنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ کوئی کہ  
 یہی ۱۶ ہندوستان ہی بڑھکر آجاتا۔ البتہ بہان یہ معلوم ہوا کہ سردار اسد فرنگستان کو روانہ ہو گئے۔ میرے  
 پاس سردار اسد کی ملاقات کے لئے بھی سوتیڈا اسلام کلکتہ کا خط ہے :-

میں آج اپنے ہمسفر عبدالحسین نیردی کے بیان سنے گیا مرقح اوڑھے اون کی مان ہمارا کرے من  
 آئین اور کسی قسم کا تلف نشست بر خاست میں نہیں دکھا گیا۔ عجمی عورتوں کا بسن ہی ذہردہ ہوتا ہے۔  
 شریکی دایرانی کے لئے آدیہوں کو سکون کے سمجھنے میں وقت ہوتی ہے۔ آپ چونکہ بھگوتار تجربہ ہو چکا ہے۔  
 اس لئے کسی قدر مفصل کیفیت سکون کی لکھنا ہوں۔ یہاں ایرانی سکھ ہر جگہ چلتا ہے اور انگریزی بھی بولتا ہے  
 بصرہ تک اچھی طرح جانتا ہے۔ یہی جھوٹا سکھ جو بھوکا جلتا ہے وہ بول بیاں شاہی ہے۔ اصل میں ایران کا سکھ ہے  
 اور ہمارے وصلے کے برابر ہے :-

بول یعنی دو شاہی = انگریزی -

نیم منڈیک (خوبصورت شری سکھ ایونیم کا) = -

منڈیک (ایضاً) = -

نری (سکھ برائی) = ۲ منڈیک = -

واقع ہے کہ چند ذکاور سب انگریزی سیکھے لئے ہیں مگر کئی کو اس سفر میں روکی سمجھتے ہیں اور بسن بجا  
 اور تہ قبول کرتے ہیں۔

نیم قرآن ایرانی = ۲

نیم قرآن عثمانی = ۲

قرآن ایرانی = ۴ بصرہ میں اور دوسری جگہ ۲ کہیں ۴۔

قرآن عثمانی = ۲

اس کو قریب طلوع آفتاب پہن گیا۔ نہایت مشکل سے قریب عیرک پہنچ سکا۔ یہاں قہر مبارک کے نیچے شہر در  
 عین نظر رہا۔ ہر کسبکروں آدمی مختلف جگہ نماز ادا کیا۔ زیارت پڑھنے میں مصروف تھے۔ ان لوگوں نے نماز ختم کیا تو  
 مخصوص سے گزر کر اگلا گئے ہیں۔ بیسویں آدمی ایسی تھے جنہوں نے میرا مترا یا ان کی گزیر کیا کہ انہماں ما  
 سہان کی نام رسم ہے ایران میں بھی اور عراق میں بھی۔ راہ میں ہزاروں لوگ کتے جلاتے ہیں انہماں ما۔ انہماں  
 میں یہ لکھنا بھول گیا کہ کل۔ سہرا نمن نما دو ترقی میں گیا جو وہاں کو بلائے سکتے ہیں بھی  
 کھلا ہے۔ یہ ٹرا کرہ ہے اور مکان بھی اس کے متعلق ہے۔ عربی۔ ترکی۔ فارسی کے وہی ہیں  
 اجلاتے ہیں۔ ایران نو (ملہران) بیسویں روزانہ (اسے سول) اور تکست (اقہری) اور نجف دھکٹ شہن  
 فارسی کہنا لکھے جبل المتین دو بیعت سے نہیں آیا تھا۔ مجھے بہتر کتب اور سب ترکین و انجیلیم دی تھی  
 محمد رضا اور محمد قمر جب میرے مختصر حالات فرستائے اجازت لکھا کر دیے اور فرمایا دھرتیت و سکا کی  
 اوضاع کی گاہ میں سزب بلی کر آیا تھا۔ فوہ اور سکا سے محروم تھا۔ ہتم نے ذکر کیا کہ مٹر سیر حسین قدوائی کے  
 اول کی ملاقات سلطانیہ میں ہوئی تھی۔ اور کہا مٹر سیر حسین صاحب تصانیف میں۔ ہنریاں کہہ کر نے  
 اول سے کہا کہ اتحاد اسلام (بین اسلامزم) کی گتنگو مبارک ہے اس کو یورپ گھیر جاتا ہے۔ اس کو جو دکافی  
 لفظ ہے۔ کیونکہ خدا نے سب کے دلوں میں موجب آستقرانی روشنی ڈالی ہے۔

اس اربہ نگ روم میں موٹے حرفوں میں دیواروں کی مختلف سمت ضربت سویت اخوات لکھا تھا۔ سیر  
 اس میں آیا کہ لفظ "عظمت" بھی پڑنا تو سہتر تھا۔ اتنے میں نظر ڈھکی لوی لودہ انت بھی لکھا ہوا تھا۔ قصا و سر  
 سلطان رستاؤ (محمد عباس) صاحب رستا۔ کمال نامی بے کی آدیراں تھیں۔۔۔ ایک کی شاعر و معنی و تھاکو  
 دہاں ہوا آہاں کا مرنہ حاصل ہے۔۔۔ بیست سال ہو کر یہ مہر تین کا فرمان تھا۔ ایران نو کا بیڑہ بڑا  
 اور ناپ کا جیسا ہوا اور اس میں بہت سے پونجیل مضا میں تھے مگر تحریر میں سخی بھی غالباً ان کرات کا چرچ  
 ہے۔ یہ موجودہ کھنڈ کو شرن لکھا تھا۔ احارجت مختلف فرسے چار مچھو لے صمہ میں۔ کوئی اردو انگریزی اخبار



انھوں نے تعلیم بھی پائی اور امدان کی جائیداد بھی موجود ہے۔ بین نے دو اہل ہندو سمان میں جو لیکچر  
دورہ میں دیا تھا اس کا عنوان تھا "اسلام و اصلاح معاشرت" اور اس کو فیس مابست ہر ماہ پیش بگم حصہ  
بجو مال بطور ٹیکس لکھ کر ان کی خدمت میں بھیجا تھا اس کا مسودہ میرے پاس تھا۔ جناب محمد باقر صاحب  
اور دیگر مستحق طلباء کو سنایا۔ اون کے مراد کی دولت کا ترجمہ فارسی میں کیا اور ایک ٹکٹہ ابھی باقی ہے۔  
لیکچر ہندوستان میں اس وقت تک کسی شائع نہ ہوا۔

اہل عرب کا نام  
و شریہ خجانی

سہ ماہ رات کو حرم میں سمٹ نام ہوا۔ تاہم ایک حد سے ادرک سے کرتے ہیں۔ روضہ خوان بتاتا  
جاتا ہے۔ باغیچوں کے غول صحن میں جمع ہو کر نوہ پڑھتے اور نام کرتے ہیں۔ عربوں کا طریقہ مرنیہ اور تہ  
کا ہندوؤں کو جو براہِ علم سے بھی بڑا لاپرواہ ہے۔ حیدرآباد میں وہ ایک جگہ دائرہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک عرب (ملا  
با خواجہ ہونا ضروری نہیں) کھڑا ہوا جاتا ہے اور کچھ دردناک شعر پڑھتا اور ٹھٹھاتا رہتا ہے اور خاص خاص لفظوں  
یا شعروں کو آنکھ سے پٹا کر انگلی سے اشارہ کر کے اور مجلس کے کسی خاص آدمی سے مخاطب ہو کر کہتا ہے اور اس کے  
قریب آئی نام کہتے جاتے ہیں اسی طرح پھر دوسری طرف جا کر نین کرتا اور نام کرتا ہے۔

حرم حضرت عباس پر بھی ستام کو حاضر ہوا۔ یہاں بھی نہایت بچم تھا۔  
کہتے ہیں کہ یہ شخص ہی کیم رجب کی چونکہ موسم زراعت میں واقع ہوئی ہے اس واسطے اس بار عرب کم آئے۔  
درختوں اور باغاتوں میں راستہ نہ رہتا۔ عربوں کی عورتیں ہمارے مردوں سے زیادہ میاکی سے لوگوں کو ہٹا کر  
حرم میں داخل ہوتی ہیں خواہ صبح سے بیرون ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جگہ ہم لوگوں کو سکنے سے ملتی ہے۔

[ ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء - بکرم رجب ۱۲۹۱ھ ]

آج رات کو تیس سے اسی صحن وقتہ میں رہے اور اگر یہ روزِ شہی رتی ہے مگر آج روشنی زیادہ تھی۔ خاص  
عبادت کی مشق سمجھی جاتی ہے کہ چونکہ رجب شعبان و رمضان کے جیسے جامعہ اول و امیر ہست میں کہ سمجھے  
جائے ہیں۔ میں عربی کے ساتھ صبح اور ہندی کی کم بچے صبح اٹھا مگر مکان سکونہ کا دروازہ کھل سکا

کہا کہ اس میں بہ مطلب ہم بڑھانا چاہتے ہیں کہ اہل علم (علمائے دین) کے اثر و نفوذ نازل ہوں اور مردمان مجاہد کے  
 ہاتھ میں انتظام نہ آجائے میں ذمہ لیا گیا یہ بھی ان کی رائے ہے کہ تمام مجاہد ممالک ایران وغیر ایران کے شیعوں سے  
 ایل کرین لاکھ ایک تو مان عکرا باقی دین تاکہ تقریباً دو کروڑ روپے جمع ہو جائے۔ میں نے اس تجویز کی تلخیص  
 کی اور عرض کیا کہ عملی تدبیر کیجئے اگر اس سے راہ آہن بنا لیں۔ دس لاکھ روپیہ آسانی ممکن ہے۔

اوتھوں نے کہا کہ عسکرات میں ایل ایران لیقیناً ایک سالانہ روپے صرف کر لیں۔ کار دین میں خرچ کرنے کی  
 کے لئے ایرانی نہایت فیاض قوم ہے محرم میں زیارات میں حج میں۔ زکوٰۃ میں خمس میں۔ رمضان میں۔  
 جب میں وغیرہ دعوہ۔ نیز اوتھوں نے کہا کہ بغیر علماء کے کوئی حرکت ترقی اس قوم میں نہیں ہو سکتی۔  
 عرض کیا گیا خوب ہے۔ لیکن مناسب ضروری ہے کہ علماء و جعف و کربلا اتفاق کر لیں اور آزاد خیالوں  
 کو بھی موافق کر لیں اور اہل کریم انکم شخص اس خدمت اعلیٰ کے لئے ہے اسکے متعلق اخبارات  
 میں اس شایع کر لیں اور عظیم مقرر کریں۔

کل کم رجب ہے ابھی سو لوگ بہت آگے ہیں مخصوصی کا دن ہے۔ مخصوصی اس روز کو کہتے ہیں جس دن  
 کوئی حاصل ولادت یا برکت کا موجب ہو۔ جیکر زیارت و عبادت کا کار نیل دہ ہے۔

دو اللہ رجباً آج ملاقات کے لئے ذوالقعد بہادر نیشنل ڈپٹی کلکٹر تشریف لاکر۔ یہ صاحب محل برس بہر بیان  
 رہتے ہیں ان کے بھائی بہت جوان و مرموم ڈپٹی کلکٹر اور متولی وقت میں آباد لکھنؤ تھے ان کا ایک ساتھی مس  
 معلوم ہوا کہ کربلا جو فی الجملہ ہندوستان کو مشہور ہے بہت مستساہ ہو بل اس قابل جو چیزوں کی قیمت بہانہ بہ  
 سے لے لیتی تھی۔

سچ باور علی صاحبانکے جمہوریت نیک نماد و قابل حلال ابن اور شیخ زین العابدین کے پوتے شیخ  
 محمد صا اور حسن یوسف صاحب اشاری اور مولوی سید حسن اور راہب ابو جعفر صاحب کے نختار اور دیگر دوچار  
 شخص ملاقات کر آئے راہب ابو جعفر صاحب ایک لائیں اور منظم تعلقات دار غلیع مع آبا دادود کے ہیں یہاں

آسکا ارادہ رکھتے ہیں وہ بھی قائل ہیں کہ ایرانیوں میں ذہانت و وطنیائی و مادہ تقلید ہوسکتے لیکن سیراج التشریح  
 میں علمی قوت نہیں رکھتے :-

**سیراج کی تاثریت** سیراج کی باب سوال ہوا تو میں نے کہا کہ وہ قوم کے بہت شہ خواہ تھے۔ لیکن چونکہ عام  
 مسلمانوں کا فرقہ راسا ہے کہ عقول کو مبتلا بہ نقل و تقلید فضول سمجھتے ہیں اس لیے سیراج نے بجایا و اشارہ کے  
 اصول و عقاید کے اصول معتزلہ کی تعلیم دی۔ صرف سلفی عادات (معجزہ) میں وہ اکثر معتزلہ کے خلاف  
 لکھتے لیکن ملامتوں کو معتزلہ کہتے تھے۔ اور مفلون و ایتا لقب ٹھیکٹ مسلمان رکھا تھا۔ وہ نہایت بلند فکر

و غیر خواہ خلافتی تھے۔ ایک سے سہ مفلون و ایسا بنا یا ہے کہ دنیا یا اسلام میں جس کا نالی نہیں :-  
 میں نے جو تجویز اصلاح تمدن کی ہند میں درست کی تھی اور بعد کسی قدر ترمیم کے فارسی میں لکھی ہو  
 بلکہ اس کی اصلاح عبادت میں جاسویۃ الاسلام (ایڈیٹر جلال المتین) کا مشورہ شریک ہے اور لکھی تھی  
 وہ مجھ سے متفق ہیں مگر ڈرتے ہیں کہ باہمی اختلافات کی وجہ سے علماء و اہل تفریق ہوں گے :-

**دیس کونسل** دیس کونسل انگریزی درگرا  
 دیس کونسل انگریزی نوآبادیہ میں جس کا قضاہ صافی تقیم کر بلا سے ملاقات ہوئی مقبول شخص ہیں۔  
 مشروطہ ایران سے زیادہ آئینہ بین رکھتے اس وقت ایک ہی مسلمان دیس کونسل تمام سلطنت

برطانیہ میں باقی ہیں :-

[ ۲۷ جواں لاہور = ۲۹ جواں الٹالی سولہ ]

**جناب شیخ حسین** کج صحیح حسب ارادہ جیسا شیخ حسین محمد فرزند حضرت شیخ زین الدین کی خدمت میں  
 حاضر ہوا۔ نہایت نیک اخلاق سے ملے اور سنا لیجئے کہ کہا کہ فلسفی عالم پیر خواہ اسلام  
 وغیرہ ہیں۔ بھائی بہنوں والدہ جرم کے حالات دریا دیکھے۔ میں نے اپنا فارسی مضمون اصل ترقی اللوام  
 و مل مستمایا جس میں تجویز ہے کہ علمی طور پر اصلاح اخلاق و بیماریا ایرانیان و اسلامیان کو تعلیم اتفاق کس  
 طرح ہو سکتی ہے۔ جناب شیخ صاحب موصوف نے بہت لید کہا اور وہ مضمون دکھایا۔ مگر انہوں نے

بگڑے اور لخت جاتا ہے ہم مستحق ہیں ہم کو دیکھ بیٹے۔ ظاہرین بہرہ لوگ بھی نہیں جانتے کہ ہم ذاتی  
 اغراض کے لیے کہہ رہے ہیں۔ مگر قابل سمجھتا ہے کہ منظم اور باقاعدگی اور شورہ کی حکومت میں ہی اہل خرابی لوگ  
 دیکھے ہیں اور دل بتا رہا ہے کہ عائدات (آمدنی و منافعہ) میں فرق آجاو گیگا <sup>۱</sup>۔

مجھ سے کسی ہندی تعلیم یافتہ تاج لٹنے آئے ایک ان میں صوبہ بہار کے پرائی وٹس کے ہندی ایڈیٹر و ماسٹر  
 مولوی علی انور صاحب عزیز ہیں۔ انھوں نے کہا کہ سمان آپ کی نہایت ضرورت ہے۔ آپ اگر لوہے ایک سال  
 ہیں تو خیالات میں سید انقلاب ہو جاؤ۔

کل مولوی شیخ مافر علی صاحب اور سید البرہیم محمد عراق کے صاحبزادے آئے۔ ویر تک قومی معاملات  
 اور دینی مطالب میں گفتگو رہی اور انھوں نے مقرر کیا کہ شام کو چند احرار جمع ہو کر آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔  
 میں نے خود جا کا وعدہ کیا۔ بعد زیارت و نماز (عقد جناب شیخ محمد حسین) دکان گیا ۷-۸ ایرانی خریدتے  
 جوان و عالم لوگ تھے۔ اول میں جناب عبدالدین بہر آقا سے صدر و جیٹا شیخ محمد رضا برادار و ندادہ صاحب

و پسر غازی زین العابدین بھی تھے اور دو ستر سناریت بلند خیال بزرگ تھے۔ ایران کے معاملات سے پہلے  
 انھوں نے ہندوستانی سیاسی حالت کے سیر کے متعلق حالات فرمایا کیے۔ معلوم ہوا کہ عراق  
 عرب میں احرا کرک میں اور یہ حضرات بھی جیساے پارٹی بازی کے خواہشمند ہیں کا اخلاق و عادات  
 کی اصلاح اور تعلیم عام ہو۔ مجھ ہندو کو موجودہ پسران و عزیز محمد عبد و سید جمال المین مروت کے پچھان میں  
 بعض ان میں جو ستریا احمد خان بہار کی عظمت بھی کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ پارٹیوں کی تقسیم درمیان  
 اعتدالی و دائرہ بری نہیں لیکن ایک دوسرے سے دشمنی جھگڑا نہیں اور اصلاح اخلاق و سنی انتظام  
 فیہ تعلیمات ایسی مشترک چیزیں ہیں کہ ان میں کب متفق ہونا لازم ہے۔ یہ حضرات جو کل میری پاس

لے کر آئے۔ اسے کڑے سے منظمی۔ مگر شرط جو خود بھی رہنے سہولت کی بدعا کا وارث ہے انصافاً  
 بے قصور نہیں ہے اور ان لوگوں نے بھی عمدہ کام نہیں کیا۔ ۱۱

(۴) گلابان نہ کیو۔ (میں نے صلاح دی کہ عرب و عجم کی جو بد عادت تھیں کھانسی ہے اس کی بھی نمانہ  
کی جاوے) ۵

(۴) نماز یا قاعدہ ادا کرو۔ حرم میں روز صبح حاضر ہو کر زیارت پڑھو۔

(۵) اوسناد کی اطاعت کرو۔

(۶) بہت سویرے منگھ مانگھ دھو کر در سے میں حاضر ہو کر وغیرہ وغیرہ۔

جن طرح ہندوؤں کے لوگ پہاڑے یاد کرتے ہیں یہ آداب یاد کر لئے جاتے ہیں۔ بہتہ قاعدے بہتہ میں بھی جاری

ہو جاوین تو بہت اچھا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مذہب کا قلبی احترام منتظین کے دل میں موجود ہو اور صورت

سجاری کی طرح وہ کام نہ کریں۔ اس مدرسہ کے طلباء اکثر ذہین تھے اور ٹھوڑے عرصے میں ادھون نے حامی نرقی کی

تھی ۳۔ ۴ سال پڑھنے کے بعد طلباء افاضے تعلیم یافتہ ہو جائیں گے۔ اُسٹا دیہان بھی جسمانی سزا دینے کے عادی

ہیں۔ میرے خیال میں جسمانی سزا خاص قصور پر اور بہت کم دینی جاہیے ✦

درس کا مرتب ہونا اور جماعتوں کی تقسیم لازم ہے اور یہی بہر زیادہ زور ہو لو بہتر ہے۔ جب میں انگریزی

یعنی نرکی کوٹ اور ٹوپی پہنے اسخان لے رہا تھا۔ ایک شخص منتظوں سے کہہ رہا تھا کہ انگریزی طریقے تعلیم کے

سخت حرام ہیں۔ فرنگیوں سے کوئی چیز نہ لیکھتی جاہیے۔ سچ کہا ہے کہ ان قوم نے

خندہ زن ہواں مسلمانوں کو گھنہ ؟ جیسی ہے حالی مسلمانوں کی

یہی لوگ ہنما بہت محترم عقیدت میں اپنی مرزا علی محمد کاظم خراسانی اور ان کے ساتھیوں کو کافر و زندقہ و باہلی۔

نصاری کیا کیا کہتے ہیں اور جہلا سے کہتا ہوں۔ آمدنی کے ابواب کم ہوا ہئے بہانے عام لوگ مشروطہ پر

لعنت کرتے ہیں حالانکہ قصور محمد علی شاہ کا ہے کہ کلمت سے اوسنے جنگ کی اور ملک میں غزالی اور بد آئی

گھوئی۔ آمدنی جاتی رہی۔ مگر جو لوگ نصرت خوری سرخوش بن اون کو سگ اصحاب کہف ہوا اذہ اصالح جو

حیرت کھانے کے کام میں آئے تھی ہے۔ جو روسیہ ہمارا یاس آتا جو وہ ظلم کا ہے یا رشوت کا ہم کو کیا ہنگ

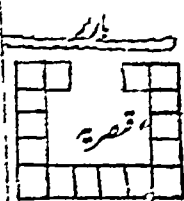
سے جاری ہے۔ تعداد طلباء (۲۰۰) ۲۲ لڑکے اور ہندوؤں کے ہیں جو ہان آباد ہو گئے ہیں اور ان کے سوا آٹھ  
 عرب اور غم ہیں۔ خراج ماہواری تخمیناً ۵۰ روپیہ ہے ایک ہیئت (انجمن) کے متعلق یہ مدرسہ اس کے ایک  
 رکن مفتی احمد علی صاحب مدرس صاحب تہی محمد عباس مرحوم اور عالم لکھنوی بھی ہیں اور وہ مفتی تعلیم دینے ہیں۔  
 حساب کی تعلیم حاصل کو بلجا طہر کے ہندی ہونے کے انجمنی ہے۔ جغرافیہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ فارسی و عربی  
 و غنما بھی تکرار سے کاکورس (نصاب) مرتب نہیں ہوا۔ چند روز میں کیمٹی ترتیب دینے والی ہے۔ دو مسلم  
 تخواہ نائب معنی ہیں اور شوق سے پڑھانے ہیں انیس کہ لڑکے اور کوشل کچھ بچوں کے جو اڑھار دی جاتا ہے اور  
 یعنی جامعہ انجمنی اچھی طرح نہیں میں۔ لڑکے دیوان حافظ پڑھتے ہیں اچھی طرح پڑھتے ہیں معنی میں  
 سمجھتے ہیں (مسلح دی کہ گلستان علاوہ ماس پیچم کے پڑھائی جادے۔ خواندگی کیساتھ معنی بھی بتائے  
 جاوے۔ قرآن شریف بھی بعض طلباء عن سب سے پڑھتے ہیں بہترین لہجہ عرب پھر عمر اور ماجد ہندیوں کا  
 مایاگا۔ لڑکے عمر آدھین ہیں۔ اور استاد ہندی، ان میں ایک ماہ سے نئے مسلم نے مدرسہ ہاتھ میں لیا ہے  
 اور سرتی دی ہے۔ خان مسلم پڑھ کر یوں کو ملکر عہدہ پبلند آواز پڑھتے اور سرتی ہیں ان عقاید کے اور نیک  
 حصے کئے گئے ہیں، حمایت، لیب، نول، لہجہ طریقے سے فارسی میں لٹور راک کے پڑھتے ہیں۔ یہ لڑکے عبارت  
 معادہ اصرار کو لگنے کے ساتھ پڑھتے ہیں اور جب سب آواز ملاتے ہیں بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔  
 مدرسہ خانہ ٹیٹل کیوسل منزل بھی لائق امداد ہے اور کوئی محترم ہندی رئیس بھی اگر کچھ مدد کو نوبت میں نہ پہنچے  
 جب آدمی ہی، فہم اور سائل رہ گئے ہیں تو پھر کوئی قومی کام کو کر دے۔  
 یہاں کے اور کالین کے مدارس میں یہ عمدہ مادہ کبھی کہ سبق کبسا نئے اور ستاد کچھ اصرار کو نوبت کو حفظ  
 کہا ہے۔ مثلاً :-

(۱) مان ماہ کا اوس کرو۔

(۲) راستے میں شور و غل نہ لائی کرو۔

مسلح جو لڑکوں کو  
 حصہ دے کر انہیں

نیویں سے باہر سے ہوئی ہیں جنہیں کہتے ہیں کہ آبدہ شہرت یعنی زمانہ آزادی کا آغاز فلان تاریخ کو ہوا۔ یہ سب سے پہلے  
 میں اس فرض پر ہر مقام پر تسلیم انقلاب رانس لگا کر گئے، مین کو لوگ آنا دی کے نام کو واقف ہو کر آئینہ کوئی  
 نظر ہو تو شہرت کی مدد کریں اور شہرت کے معنی سمجھیں۔ آج باہر سے یہاں کا جیل خانہ دیکھا بہت بڑے مکان میں  
 جکا احاطہ وسیع ہے واقع ہے مگر مکان بوسیدہ اور بڑانا ہے۔ شہر میں فقیروں کی بہت کثرت ہے مگر پہلے  
 دن کا بڑا تہ ہے کہ زیادہ سچیا نہیں کرتے اور یہاں اول کو ملتا بھی زیادہ ہے تاہم جہاں جاؤ فقیر ملیں گے  
 صبح کو بد حسن پوست تھا، پسر مرزا محمد صاحب اخباری جو مشہور عالم اخباری مشرب تھے اور ان کے یہاں شہرت  
 اور جہاں کی دعوت تھی اور مین نے کل شہرت کا وعدہ کیا تھا۔ وہاں جناب شیخ حسین صاحب محمد العصر پیر شیخ الاسلام  
 شیخ زین العابدین مجہذ بھی تشریف رکھتے تھے۔ خاص طور پر محبت و احترام کے طے اور فرمایا افسوس ہے کہ تم  
 میسے آدمیوں کو ہم یہاں نہیں رکھ سکتے ورنہ یہاں آپ سے بہت فائدہ ہو۔ اور دیگر تشریف و توصیف کی۔  
 اور کہا انشا اللہ میرے فریادان کا سلام کے مفید ہوگا۔ ان کے برادر جناب شیخ محمد اکمل طہران میں ہیں۔  
 محکمہ تمیز کے افسر میں اول کے نام خط دینے کا وعدہ کیا۔ مرزا محمد صاحب کا بڑا زبردست کاتب ہے۔ اور ان کے  
 انتقال کو چند ماہ گذرے ہیں۔ چند فرزند چھوٹے جو سب خود ہیں اور ان کا ایک قیصر یہ لگنے ہے (یہ دو منزلہ  
 عمارت ہے نیچے دو کابین ہیں اور اوپر دو کاندرا رہتے ہیں اور برابر کے مکان میں خود رہتے ہیں۔ جس کا کہیے۔



چاروں طرف سے موار ہے۔ یہ مین بازار کی طرف دروازہ رکھ کر گنج بنانے کا طریقہ مرزا محمد صاحب  
 نے جاری کیا ہے۔ اس عمارت کو قیصر یہ اخباری کہتے ہیں۔ بہمنی مین کہیں کہیں  
 ایسے گنج ہیں۔ مین اس طرح کی ہوتی ہے۔

درصغفرہ خانہ مین ہو۔ یہ مدرسہ میں مولوی اشرف حسین صاحب بھی رہتے ہیں ایک جھوٹا سا مکان مین ملو  
 روپیہ ہوا کا ہے اور بلام باٹھ رحیمینا جس میں طلبہ پڑھتے ہیں۔ کرایہ امدادی مین صرف ہوتا ہے۔  
 زیادہ تر شیخ مولوی ارشد حسین صاحب کے ذمے ہے اور مدرسہ کا نام مدرسہ صغفریہ حائریہ ہے۔ کچھ کچھ سال

سارق کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں بلکہ فیہ کی سزا ملتی ہے۔ نہ شہر انجاری کا حد ہے۔ زنا کی حد کے احکام دنیا سے اوٹھ گئے۔ آخرین عظمت رسالتآب اور طاعت رسول بہر اوٹھوں نے زور دیا۔

ایک تعمیر عالم سے ایسے ہی وعظ کی توقع تھی۔ مگر مجھے سخت تعجب ہوا کہ انھوں نے اس پہر ایسے ہی گویا سابق شخصی سلطنت کی تائید کی۔ مگر سلطنت نبی امینہ بانی عیال یا قاچار باسلطین عثمانیہ میں کراؤ کہان شریعہ پر لوپا عمل ہونا تھا۔ تمام بادشاہ اور امراء شرعی احکام کے دستہ حصے پر عمل کیا کرتے تھے چندر اول کی اغراض کے خلاف تھا باجسکو وہ قابل عمل سمجھتے تھے۔ باقی جن باتوں سے اولن کا نقصان ہوتا تھا اور آج تک بادشاہوں سے لیکر ملاؤن تک سنا یہی کسی نے باقا عمل کیا ہو۔ اخلاف خراب تھے۔ رسوب اور ظلم کا نور تھا۔ اب اگر کچھ بد اخلاقی ہے تو انصاف کے لحاظ سے حالت بہتر ہے۔ پہلے بھی بہت سی باتیں شریعت کے خلاف ہونی تھیں اب بھی ہوتی ہیں صورت شکل بدل گئی ہے۔ پھر اوٹھوں نے جہیز عورتوں کے لئے کسا کر شعیس میں۔ من زومی دیا۔ نر لوگ بارہ قرآن (ہرے) دیدو اور مجھے خود ضرورت نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کفر مغربوں کے لئے چمہ کرتے رہتے ہیں۔ اس قدر رقم شاید کسی نے نہیں دی۔ گرا ایک شخص نے کچھ دیا۔ اوٹھوں کا اپنی لیاقت تھا گی گداگری کی امداد میں صرف نہ کرنی چاہیے بلکہ کوشش کر کے ایک محتاج خانہ قائم کرنا چاہیے۔ گریسیان گداگری مثل خادمی کے خاصہ مترم پیشہ ہے۔ ہر جگہ مسلمانوں میں ذرائع معاش کی ترقی دے کے لئے اور زراعت بکار خانوں کے ذریعہ سے لوگوں کو کام میں لگانا سبکی نسبت اسباب کو بند کیا جاتا ہے کہ جو لوگ کھاتے ہیں دوسرے اون کو لگا کر گذر کریں۔

کراج اکوٹ عقلم نے منبر پر بعد روضہ خزانہ کے اگلے ہفتہ مجالس میں پڑھنے کے لئے امداد چاہی۔ میں نے صحیح جرم میں والدین رحومین کی طرف سے وعظ و مجالس کر نیکی لئے اوس کو کچھ دیا۔

[ ۲۵ جون ۱۹۱۷ء - کربلائے معلیٰ ]

میں نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ کربلا مثل بغداد کے ایک بہت بڑا شہر ہونا چاہتا ہے۔ حد میں عمارت





نہ اور کربلا کے مسئلے کے ممکن ہوا اور اگر درمان کر لیا و نجف اشرف ایک لاکھ کی آمدنی سمجھی جاوے تو ٹی، ٹی لاکھ کی آمدنی ہو سکتی ہے۔ آج بینٹل عربانہ تھے ۹-۹ ٹن سادھون کی جگہ ہر گاڑی میں بس کی میزان آمدنی دو دو پونے لاکھ آئی مسافر کے حساب سے لگتا ہے کہ روپے کی ہونے لگی۔ اگر وہ اس ار کر لیا کا لڑیہ آج کا صرف ۵ روپے سمجھا جاوے تو سات سو روپیہ روزانہ اور اس ہزارا ہزار سے زیادہ آمدنی ہوگی جس کی میزان تین لاکھ سو روپیہ لاکھ ہوتی ہے۔ اگر کربلا کے محلی و نجف اشرف کے دربان آمد و رفت کو دو لاکھ آٹھ ہزار ہی سمجھیں تو پھر لاکھ روپیہ لاکھ گاڑی کے مسافروں کو آتا ہے ۵

ہماری گاڑی ہر گاڑی سان مختلف سر لون ہر عرب ایرانی ہر دو تھے۔ مگر بڑے گاڑی بان قدرے تو تھی اور بیدار تھے۔ حالانکہ لوجوان تھا۔ ایرانی اسان تھا۔ مگر ایرانی سنا گرد یعنی تو بہن کا مددگار (زیادہ چال بازار آرام طلب تھا اور ایک ترک کیسے میری نصعت جگہ پر قابض ہو گیا۔

[ منقام کربلا کے محلی ۲۴ جون ۱۹۷۶ء ۲۶ جولائی ۱۹۷۶ء ]

عام حال کربلا کے محلی مولوی جلال الدین جمد رآیم آئے کے برادر مولوی شہید حسین شین باقر علی صاحب جوہان کے ہنسی طلباء میں جوہان (جوہان سے ملنے آئے۔ سبت جمہد نے دعوت بھی کی۔ وقت کی کمی کے باعث سب سے کچھ حاضر و غیہ ہو کر زبانت ہوئی فرغ ہوا۔ فتنہ اور جن کی مشابہت کا ظہن سے بہت بیتہ عمارت دہی نئی نہیں اور مہارون برس کو کہیں کہیں کام لگا گیا ہے جس کی طرف منہ ہو رہی ہے۔ آدموں کا جو بہت زیادہ ہے۔ ناظم پانچا نے جن کی لیاقت نہا کہ اندر عجیب طور پر ظاہر ہوئی بازاروں کو جو دفعہ سے متصل ہیں باجوڑ سید الشہداء اور حضرت عباس کی درمیان چلے جاتے ہیں دوکانوں کو یکساں جو صورت کر دیا ہے بعض کی تعمیر بھی جاری ہے مگر سبب موقوفی والی سو صورت اسے تہی ہو رہی ہے ۵

[ ۲۵ جون ۱۹۷۶ء - زیر تہہ سپید لہندا ] 236134

روضہ میں اندرون فتنہ امام حسین علیہ السلام سید الشہداء اور حضرت علی اکبر لوجوان سید الشہداء کی قبر قبدا

**مسیب** مسیب جو کر بلا سے پہلے سے ۱۶-۱۷ میل پر وہ مقام ہے جہاں حضرت سلم کے فرزند دن کا مقبرہ ہے اور ایک کوئی برگر حضرت مسیب نے اس وجہ سے کہ مٹانے کے لئے کہ وقت پر فرزند رسول کی کر بلا میں مدینہ کی حیدرآباد ڈیوٹیوں کو لیکر اہل زبیر اور زبیر علیہ کی فوجوں سے یکدم حملہ کیا اور سب قتل ہو گئے۔ مسیب خاصا مارونق اور آباد تھیں معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے ہونہ ہونے میں لکڑی اور بال کے سینہ مارچ پڑے ہوئے تھے دریا کی دوسری طرف موجود ہیں۔ وہاں سردی کے دوسری طرف گلابیان بدلی جانی ہیں۔ نیل لکڑی کا ہے مگر ناقص یعنی تخم کے بیج میں جگہ گھسی ہوئی ہے۔ عصب ہونہ دریا میں رکھا ہوا یا پیر پھینسا جاوے حاکم کے وقت رشیدی پل پر کافی ہوتی ہے یعنی قطار لائبریری کی علی حاتی ہے جو درسی خوشنما معلوم ہوتی ہیں اس مقام کا قافلہ انداز سے چالیس میل کے فرسے ہے

[کر بلا سے ۲۳۲ میل سے ۶۰۰ میل سے ۳۲۹ میل سے]

تقریباً کے ہونے۔ زمین کر بلا سے علی کی خراب اور قابل زراعت نہیں۔ یہ مختلف باغ وغیرہ بنائے گئے ہیں یہاں سیرا قیام سدا شام خادم کے مکان میں ہے جس کا مردانہ وزنا نہ مکان ملا کر حرم مہر حتما خیر پور سے ساٹھ تتر زار و یہ کے برج سے بنا ہوا تھا اور پھر اپنے خادم ہی کو دیدیا۔ خود قیام بھی نہیں کیا بلکہ خیمے میں مقیم رہے اصلی خادم سدا شام موجود نہ تھے اون کی او میرے چھوٹے بھائی خواجہ علامہ اسطین ہی جو یہ رہت خیر پور میں تھی خوب ملاقات تھی اون کے بھتیجے سید سید احمد سے ٹھہرا۔ مکان بہت عمدہ ہے اونوں کی وضع۔ قدام میں رفات ہے۔ سدا شام کے لوگ سات سیرانی نہ ہو کہ میں وہاں نہ ٹھہرے مگر وعدہ کر چکا تھا اس لئے اسے ساتھ ساتھ کو چھوڑ کر وعدہ پورا کرنا پڑا۔ یہاں بھی کو نسل قادی کے آدمی بہندی زاروں کے استعمال کیے موجود تھے

**موٹر کار کا انتظام ہونا چاہئے** بالکل یعنی دس برس تک (حکومت ہوا ہوگی) سہ ماہی ہے کہ سڑک کے مواقع کو درپیش کر کے کوئی کمی موٹر کار جاری کر دے۔ کیونکہ یہاں کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ سال کی آمدنی صرف دریا کی

حروف کا حاصہ مطبع ہے۔ ایک کنبی مالک ہے اور اکثر لوگ عربی علم و ہود پر اترتے رہتے ہیں +  
 سید محمد علی صاحب نے مہتر کہہ سامرہ میں کتب سنین بنا بہت سے مرتے کہا کہ لیس شیعوں کو کچھ اُمینین  
 اون کو بجال خود چھوڑ دو۔ ایک نوجوان اون کا رسالہ لینے آیا جو مدرسہ میں غالباً فوجی مدرسہ میں تسلیم یا دستخط  
 بطور ہرزک تھا عربی نوتا تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ یہودی ہے +

رونگی صاحب کے لئے معائنہ بجس عبادت روانہ ہوا یہاں تک کہ بجے دن کی گاڑی جاتی ہے جس گاڑی ان چار گھوڑوں  
 کی کھین اکثر گھوڑے تین تین سو چار چار سو روسی کم کے نہیں راستے میں اجناد سے ایک میل تک گاڑی کے  
 گرنے اور ٹوٹنے کا نہایت سخت اندیشہ تھا۔ کہ نہ کہ آپاشی کی بلند نالیوں پر جو معمولی طور سے ہی ہوں گاڑی  
 نہایت تیزی سے جالی اور گرنی اور چھتی تھی۔ اس حصے میں ہی آدمی کو بہت سے سبیل کر ٹھینا چاہئے۔ گاڑی میں  
 عجم تھا اس لئے میں کوچ کس پر فطیحہ گیا۔ مگر میان اتفاق سے نیر اور شراب سے بدست و مخمور فاطمی کو کام ٹپا  
 دو گھوڑے بدبخت تھے جو راستے میں نہایت خوفناک لائن مائل آتے تھے اور جوت پیزوں میں بھینس جاتا  
 تھا مگر فاطمی نے اس کا علاج رکھا تھا کہ رادہ بیٹھا جاوے تاکہ گھبرا کر اور بیٹیاں ہر کو خیر بانوں مارے او  
 کبھی کبھی ان خجروں کی ٹانگیں پھیند کر نکل جاویں۔ قریب تھا کہ گھوڑے کی ٹانگہ مایسری ٹانگہ  
 ٹوٹ جاوے۔ مگر اس جاگھنے میں خدا محفوظ رکھا۔ ایسا خطرہ زندگی کا یا کم از کم ایک عضو کے ٹوٹنے کا اب تک  
 کبھی نہ تھا اس وقت حال کا رخ حاصہ کی ہرمانی اور مجسزہ تھا۔ طرک کچی اور چندان بڑی نہیں مگر  
 راستے میں مانی کی نالیان اور بہت ہی اونچی نیچی ہیں اسوہ کو گاڑی ان پڑھتی اترتی رہتی ہیں۔ مگر چلانے  
 والے بالکل اعدیا نہیں کرتے۔ بے تحاشا کہتے ہیں حاصہ کجوان جہان خراب اسنہ ہود بان ان کا جوش  
 بڑھی ہے۔ میرے خیال میں پندرہ میں ہزار کے خرچ سے اس میں جگہ مختصر مگر سنادی جاوے تو کیفیت  
 جو کھائی رہا اور۔ راستے میں آباتی چھوٹے چھوٹے رتھوں کے ذریعہ سے بہت تھی۔ بسکٹوں کا قیمت چترن  
 کی کاسٹ ہوتی ہے۔ اللہ کر بلائے معنے کے قریب کھجرون اور سوون کے مبلغ بہت ہیں +

ہین بہت ممتاز کر لیا گیا۔ سر سے سوال برادہنوں نے کہا کہ بعض جہلاء و متقاہر ائمہ علیہم السلام کو سجدہ قنابہ  
 اور سہ طور سجدہ کرنے ہیں وہ ممنوع ہے۔ حکام جاہلانہ طریقے سے جناب امیر کی تعریف کی اور لوگوں نے جو ہیں جن  
 سے دین میں فرق ٹیڈنے کا اندازہ ہے۔ اونہوں نے شیخ مفید کی شیخ اعتقاد یہ مصنفہ شیخ صدوق کی بہت  
 تعریف کی اور کہا کہ وہ اس لائق ہے کہ انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا جاوے شیخ محمد نے تمام خلاف  
 عمل مآلوم کی نزد کردی ہے۔ خود جناب سید کھٹا فرنے بختہ اور سلمیس عربی نظم میں انک کتاب غمخالات  
 میں لکھی ہے وہ بیکو دی۔ واقعی بہت خوب لکھی ہے۔ اگر یہ طویل زیادہ ہے اور بعض جگہ الفاظ قدر سے سخت  
 ہو گئے ہیں اور سلیقہ وہ خود کس کے بعض ابواب و دوسرے فرقوں کو بڑھنے کیلئے نہیں دیتے۔ بہر سالہ ہندوستان  
 میں تھا ہے اس وجہ سے غلط نامہ جو بہاں کا تحفہ ہے بہت طویل ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ مرزا محمد تقی صاحب  
 سب علماء و سر بارہ محتاط (عالم) اور نے نفس میں اور لوگ خود اون کے ممبر پر سٹیکر دوسروں کو تفسد کا دھوکہ  
 دینے لگا۔ مگر باوجود لوگوں کو اشتعال سے کہ وہ کوئی شکایت نہیں کرتے جس قدر محترم لوگ کہلاوہ و تحفہ میں ہیں  
 وہ مرزا محمد تقی کی تقلید کرنے ہیں۔ لیکن چونکہ طریقہ اشتہار کو وہ ناپسند کرتے ہیں لہذا ہند کے لوگوں کے  
 ناواقف ہیں۔ ہندوستان کے لوگوں میں اس کو مانا جاتا ہے جس کے اشتہار دینے والے زیادہ ہیں اس  
 وجہ سے دین آدمیوں کے سوا میں ان صاحب مرزا محمد تقی کا نام ہی سے نہ سنا تھا۔

**بازار بغداد** بغداد میں نیک شہنشاہی عثمانی میں بکھٹنے لگا۔ مالکان نیک میں بارہ حصہ دار انگریز باغیہ  
 فریسی ہیں۔ نیک کا نام شہنشاہ عثمانی ہے۔ آج بوجہ تنہا ہونے کے جوہود کی تمام حاکم کا دن ہے دولت  
 سے زیادہ دوکانیں بند تھیں۔ بار بار بیرون تھا۔ یہ بازار سقف ہے۔ اس کا عرض پانچ گز ہے۔ گتہ ہوگا۔ مانی ہوتا  
 کے بڑے بازار سے زیادہ نہیں۔ مگر دوکان میں اور اس کے پیچھے عازتین، مال و کمبیز ہیں۔ مسلمانوں کی  
 دوکانیں سوائے چند دوکانوں کے کم اور کم تھیں۔

**ایٹلیٹر العلم** مطبع آداب میں سید محمد علی شہرستانی ایٹلیٹر العلم سے ملنے گیا۔ یہ سولی اور انگریزی ٹائپ کے

بھی موجود تھے۔ وہ بہت بین اور سچ خیال کے نوجوان بن۔ سترہ تین سوا بہت دور سے ہمارے ایک مجاہد بیوی لانا آئے۔ حرم بین زبار بن ٹہر سے کے بعد بہان کے خدام نے مجھے پیچھڑا کر لیا اور برحکمہ ان کو کچھ کچھ دیتا پڑا۔ واپسی میں لوگ سخت مہلن بن اور بے تیزی سے مانگتے بن مگر یہ نہیں تھے کہ دو بار رو بہ بین سکا تھکنان ممکن ہے جس خادم کے بہان ٹہرے اس کا کہہ ممکن و بڑھ اللہ خدا ہے۔ جناب مرزا محمد لکھنوی بچہ تھم سے دوبارہ نہ لڑ کا اس خیال سے کہ ان کے سامنے اس مضمون عرض کر نہیں بہت دلچسپی اور اصلاح تمدن کے خیالات کا اظہار بین ذہن بین کرنا تھا۔ نہ صرف تھا اور حدیث کی حد میں عرض کرنا کافی ہے۔ بہان بڑھنے کے ڈر دایک بین دونوں طرف ہو کر نہ کو لوڑتے بن کا ظن میں بھی تفرق آدموں کو ایسا ہی کہتے دیکھا۔ بعض لوگ کان میں دعا بھی پڑھتے بن میرے ساتھ مرزا محمد رضا اور اس کے ساتھیوں نے ایسی کیا

[ ۲۳ جولائی ۱۸۵۷ء = ۲۵ جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ ]

سنام کو ہمارا گما۔ مادام کافر نہ تھا فاسم النایت کو کافی کھاتا بنے گھر سے لایا۔ بن نے اب کو بطور نکلہ ایک سردی جا ہی تو اس سے نہایت احتیاط کے لئے لیا۔ اور کچھ بھی بار مارا پس کر بچا بچا تھا اور کہنا تھا کہ مجھ کو لینے کی اجازت میں۔ نہ نوجوان عربی کتب کے نکلے پڑھا تھا۔ بن نے اس کو اسے زمانہ ہیام میں سمجھا کہ محض غامدی میں اتنے لوگوں کی مہاس ممکن ہیں تم زراعت مانتا کرتا کہ گروہ نہ سمجھا اور یہ جواب یا کہ میرے اس ہر ماہ میں۔ لیکن اس کے ماہ ان کے پاس انہی تقریباً ہر ہر ہر ہے ۶

لات کو جواز ماہ ہی میں اکثر بار اور صبح کو روانہ ہوا۔ ویسی کا سفر تھی کھینے کا ہے کہ کو کدور ما کے

انڈر چلنا ہوتا ہے اور اس میں ایک سائی دف جڑ ہو ہو جیسا نکلہ ظہر کا ظن میں ہے۔ سنام کو ریالات حرم سے بھی بشارت ہوا۔ لات کو سان صحن بن توڑتے بنی اور رونق اور آدموں کی کثرت ہو جاتی ہے ۶

صبح کو مولانا سید کسب باہر سے ملاقات ہوئی۔ اونہوں نے فرمایا کہ مولانا حال سعادت

ملاقات سے بچہ تھم دی  
وہ بہت کھینے کو

غلاب کی روایاں ہر جوں لوگوں نے بہت کثرت سے حلاف قرآن وحدت ملائی

مستبین لکھنؤ کی اور کماگہ فحش مومن سیکرل جہلی چھوڑنا ایک عمومی جنگ میں ٹیڑھا بنا ہے اور یہ ممکن نہیں اصلاح حلقہ کافی اور جامع لفظ ہے۔ مین لادون سے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ انھوں نے انیسویں کی لاکھڑیوں میں جو ڈیپ کم رنگہا آسے ملاقات ہوئی۔ ان کے ام مرزا محمد حسن و مرزا محمد علی کالی بن۔ ایرانی اول اس کن گون لودھال و دارمہ بریں لکھنؤ کی ایک سیر کی بنیاد ڈالیں۔ یہاں کوئی کمنٹ سکون کے لئے ہمیں۔ وہ کہتے تھے کہ یہاں بعض لوگوں کا قول ہے کہ تمہارے کاغذ میں متلازمتا کتبہ میں تعلیم پانیسے بہتر ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر تعلیم بھی ظاہر ہوتی اور خود دینی سکھانے والی ہوتی تو اس سے کیا نتیجہ ہے؟

ملاقات ماہیت  
دکرات ہر ماہ

لحد و رعیت زبانت بھر ۲ گھنٹے ملاقات رہی۔ سر سے لئے اور انھوں نے کر بلا لکھنؤ تروت بین تین آدمیوں کے نام خطوط دئے جن سے ملاقات لازم ہے۔ بہت تینوں شخص فر فر ڈاکر سٹیٹ سے

جس کا ذکر بالبعد آنگام تعلق رکھتے ہیں۔ اوس فرتے کا چھپا ہوا پروگرام کئی اور انھوں نے دکھایا۔ مین نے اوس میں ۷۔ ۸ سواد کو مٹھرا اور ۱۰۔ ۱۲ سواد کو قتل از دوس بنا یا۔ باقی ۲۰۔ ۵۰ سواد کی نامید کی۔ سواد (مادہ کی جمع ہے) سمان دفعت کو کہنے ہیں۔ ان سمانوں کے نام "سہت" ملا عواما جناب سید عظیم طیبانی

کے ہمنال میں اور سروط حکومت کو بنا بند کرنے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض ملا جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی کے جن میں نالے القاد استمال کرتے ہیں جو بہترین انسانوں کو جن میں بھی سہ عمل نہیں ہوتے اور خفہ جلیسون میں ان کو بد زبانی سے ما کر تے ہیں۔ جاب سید محمد اللہ زار د رانی جاب جنس کے ساتھی ہیں اور ہیں۔ لیکن باقی لوگ اب بھر گئے ہیں۔ سرفصلہ جو کہ کسی حال غرنے سے تعلق سپا کرنا نہیں بلکہ عواما ایک اصلاح دینی ہے کہ سب

مسلمان اپنے تمدن کی اصلاح کریں اس لئے کوئی خاص نسبت داکرات یا اعتدالی سے رکھنا مسطور تھا تا کہ ٹھہر اول کے احتیاطات کا اثر نہ ہو جاب مرزا محمد رضا فرزند جناب مرزا محمد تقی محمد العصر (جانتین جاب کا بڑا)

لے لیکن واقعی شیخ عبداللہ زار د رانی کے علاوہ آقا سے سرفصلہ اصقمانی آقا سے صد دراز محمد تقی شیلاری مرزا ہیں جاب

یہ حضرات کم دین میں شخصی حکومت اور پرالے مظالم کے خلاف راے ظاہر کر چکے ہیں ۱۲

پاس جاتا بھی مجرم تھا۔ لیکن اب عباسیوں کا نام و نشان مفقود ہے۔ مگر ایک ایران چچا اور اوس کو سامنے  
 نشاندار طلائی ٹکڑے وں مظلوم نوجوان امکہ کا نظر آتا، جو کم عمری میں زہر سے حکم کر دئے گئے۔ اور اسی چچا کے  
 بیچے سے ہزار ہا آدمیوں کے قافلے حلاقتے ہیں۔ اون کی ظاہری حکومت نہونے پر بلطانی حکومت لوگوں  
 کے دلوں میں کسفہ رہے کہ اسان اوس کا انظارہ کرنے سے قاصر ہے اور جو لوگ محض ظاہری حکومت رکھتے  
 تھے گو وہ کسی ہی شاندار تھی اور ان کا نام صرف اہل بصیرت کے لئے موجب عبرت ہے۔ جو لوگ ظاہری دولت  
 و حکومت اور طباطبستان و سنوکت مرفخسہ کرتے ہیں اور خالص اللہیت اور سچی اسلامی تقاسم کو  
 حقارت سے دیکھے ہیں اور ان کو مہتیب اور قدر سے مستہتر بھی سکا سکتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو انکے باہر  
 رکھتے ہیں۔ بعض مال بہند و سمانی شعبہ اور لوگوں کو مفلح کرتے ہیں جو سچا یا کھنڈ راہ کو دیکھتے تھے  
 من گھڑیوں نے کہا کہ شیعوں کو کہیں حکم نہیں کہ سفر میں آنکھوں بر پٹیاں باندھ لیں اور دماغ گدھی کے حیحے  
 ڈال دیں ۛ

اسان سے دہرائے و قبیلہ کے دھیری طرف کچھ ٹیلے نظر آتے ہیں جن کی نسبت مشہور ہے کہ اسی کہ بہت  
 کے غارتوں اور کتے کے بھونکنے کی آوازات کو آتی ہے۔ - مرزا محمد رضا فرزند جناب حجة الاسلام مرزا محمد تقی  
 مجتہد العصر ہشتے تھے کہ یہ عوام کا خصل ہے۔ ہمارے خادم کے لڑکے کا اسم نے بھی کہا کہ اسی کہ بہت کا کت  
 رات کو کھونکا کرنا ہے ۛ

آخر میں فداغ ہو کر مرزا آقا صاحب فرزند جناب مرزا محمد حسن شیرازی دہر کار مرزا کے یہاں گیا۔ اُنھوں نے  
 وقت مقرر کیا تھا۔ معمولی املاق سے وہ اور بچلہ مافتن کھڑے ہو گئے۔ میں زاپا مضمون ترقی قائم کیا  
 سنایا۔ چند دیگر علمائے بڑے تھے۔ سب نے تعریف کی۔ راوی کو کہا کہ اُنھوں نے فرمایا کہ میری بیہوشی ہے کہ  
 اس سودہ میں بہت بارادہ ہونی چاہیے کہ ایسی کارروائی ہو کہ بد مذہبوں کی مہجرت سے ایران کے لڑکے بنگلہ  
 اور علمائے کی وضاحت میں فرق نہ آوے اور ذہن پر عمل ہو۔ وہاں دولایق جوان موجود تھے جنھوں نے نہایت



مسلم ہونے تک صرف مسجد کی فضیلت کھڑی تھی۔ ایک حتمی لے جاہازت لیکر چرائی کن بون کے بموجب کھوونا  
 شروع کیا تو حمام اور حجرہ اور مکانات کی بنیاد پتھر کی اور بڑی اینٹوں کے مضبوط فرش جہاں جہاں نکلے  
 وہ موجودہ زمین سے ۴-۵ فیٹ نیچے ہیں۔ عمارت کو کبھی گسارہ سو برس گزرے۔ مسجد کے گرد کی  
 دیوار میرے اندازہ میں ۵۴ فیٹ سے زیادہ بلند ہے اور بڑا ٹانا ہے۔ ہر چار طرف ۵-۵ فٹ سے اور دو دو  
 چھوٹے چھوٹے دروازے ہیں مشرق کی طرف ایسے چھ، ہر دو جانب عمارت میں کھوکر رکنا لگی ہیں۔ اور بیچ  
 میں بھی حمام اور حوضوں کے نشان موجود ہیں۔ درختوں کے باہر عمارت میں ہیں اور دیوے غالباً بونوں اور تیل کے  
 لٹورے پانچے کے ہیں جن میں ہونے یا روٹی وغیرہ تیل میں ملا کر ڈالتے ہوں گے اور ان کی اینٹیں اب تک سیاہ  
 ہیں۔ فرش کے طول عرض میں چھت نصف نصف گز ہے اور مسجد سے مشرق کی جانب عمارتوں سے جدا  
 اور مسجد سے باہر ایک بلوار ہے جو خوب بورتوں میں مگر بلند جسم و شاندار کھڑا ہے۔ اس کی بلندی  
 میرے اندازہ میں کم و بیش سو گز ہوگی۔ چند درختوں کے خلاف زمین کے چسکے اندر نہیں  
 بلکہ باہر کی طرف نکلے ہوئے ہیں۔ مسجد کا طول چھت اسیل اور عرض اسیل ہوگا۔ کم از کم مسجد شاہی  
 لاہور جو ہند کی سب سے بڑی مسجد ہے با مسجد بھوپال جو اس سے بھی بڑی ہے یا مسجد کلبہ کے جیسے کلے آ  
 بیچ ہیں اور جامع مسجد دہلی میرے خیال میں بڑی عمارتوں کے اندر آسکتی ہیں۔ یہ مسجد اس زمانہ میں ضرور  
 آباد ہوگی۔ اور یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر یہاں آبادی ہوگی کہوں تو یہی مسجد بنائی گئی جس میں  
 یقیناً ایک کھنڈی ایک دست میں آسکتے ہیں۔ مسجد خانہ خدیجہ کے باقی ہے اگرچہ غیر آباد ہے۔ ایک میں  
 نے اس کے آثار معلوم کئے ہیں۔ یہاں کو ایک فرسخ پر شگاہ جیسا یہ نظر آتا ہے جو بالکل ویران اور کھنڈر  
 کہتے ہیں کہ یہاں وہ تہذیب تھا جس میں ائمہ اثنا عشر کے آخری ائمہ بون قبیرہ یا نظر بند رہے تھے  
 یہ حالت دیکھ کر عجز ہوتی ہے اور قدرت خدا نظر آتی ہے کہ جیسا بون کا وہ جاہ و حال کہ شعر و  
 قصہ گوئیوں کے قلم اس کے بیان سے عاجز ہیں۔ اور اہل بیت کی وہ مظلومیت کہ ان کے بلنا یا ان کے

دائین اور بائیں ایک ایک آدمی وہی اذان دہرائے جاتا ہے۔ اذان واقامت نماز بہت آہستہ آہستہ دہرہ میں پڑھی جاتی ہیں اور بعد نماز عشا کے روضہ قرآن خوانی ہوتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی ذیرتوبلی روضہ قرآن جاکر پڑھتے ہیں۔ مگر اس میں ایسا نہیں لوگ مل جاتے ہیں کچھ آجاتے ہیں جو ان جماعت کی نماز روضہ کے مشرفی جو پڑھے رہ جاتی ہے۔ سامنے ایک سلسلہ لائیتوں کا روشن کر دیا جاتا ہے۔ اور بعد میں کوئی شخص پانی کی سیل کرتا ہے۔ جو نمازی مینا ہا ہے سنے کو کچھ دستا ہے وہ اون لوگوں کو پلانا ہے۔ بہت سے آدمی بہ بستان لئے بھرتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم میں رشوی کرادو ایک۔ نڈل ایک نران کو آتا ہے۔ اس میں آ بستان ہوتی ہیں وہ روشن کرنا ہے اور پھوڑی دہریں کچھ راجی حسب میں رکھ لینا ہے مگر لوگ جو منت یا ارادہ کرتے ہیں اسی حرم کے کسی حقے میں جان رشوی کم ہو سکتی اور دیتے ہیں اور جو بستان نی کے ثواب حاصل کرتے ہیں۔ یہ اور اسے کہ سنی کرنا اور ان کو لکھ کر دے۔

میں نے بھی رشوی کے دام دیئے اور بعد نماز اس ماب کھدردے کچھ شمیم دکھا میں کہ وہ بیسے لکھو رش کی ہیں مگر ہمارے خادم کے فرزند کو یقین آیا میں نے تمہارا مصالحت پر ہار کے بھیجے ہو مگر میں دیکھ کر اور کاظمین میں بھیجے۔ جب تیار بند ہی آویں تب محو گردن کر لے ہی پڑ لے ہیں اور چنگ لکھوئی ہما۔ اس نمنس ہونا کہ جس کچھ زوارہ آئیں اس لئے ہر ایسے نیا مسدا و دیگر روضہ کے وقف کا مسئلہ اور ہوا ہے اور یہی می شہ ہے کہ رشوی ہوتی ہے۔ چونکہ خراج کافی ملتا ہے اس میں کچھ بچہ عدم کو بچا جاتا ہوا کھب میں اور نہ بچ ہے

آبادی بمب منج کے گیارہ بجے (صبح کے ساتھ کے عربی) اس امر ہی باہر پڑھو سبیل کے ناصی پر ایک ست  
 ٹری مسجد کا بقیہ ہے جو کوالبا منوکل کا بیٹا مہلنے عیسیٰ کی بنا کہا جاتا ہے۔ اسکو دیکھنے گیا۔ راستے میں سارہ  
 کی بہن آئی جو اچھی حالت میں ہے اور اس صوبہ قصبہ کی بی بی ہوئی ہے۔ اپنی سامہ کی آبادی میسا کہ موجود  
 کھدرون معلوم ہوتا ہے ۵۔ میل طول امر اسی قدر میں ہوگی۔ ستانوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر کی طرف  
 مسجد میں چاروں سمت عمارت نہیں اور ایک طرف باہر کی طرف بھی مگر ایک سال قبل صرف مٹی کے تودے

دیکھی دبا۔ پھر کما آپ نے کھانا کھایا اور اس کا معاوضہ دیکھے۔ کما جشم، وہ بھی دیا۔ پھر کما کہ میں نے آپ کو صلح دی کہ کپڑے اذکار دیکھے اور نہ وہ چوری جاتے اور جیب کارو پی بھی ٹوٹ لیا جاتا۔ اور کوی لیا اور اس کا صلح دیکھے۔ بہت حسا نے قبل کہا۔ آخر چلتے وقت کہا کہ مہربانی کر کے جو کپڑے و نقد امانت رکھے تھے وہ واپس کیجئے کہ میں یہاں کر رخصت ہوتا ہوں تب مالک کان نے کہا کہ دیکھئے آپ یہ کپڑے پہن کر زیارت کو جاتے تو بیڑی کے ساتھ چوری ہوتی میں نے نہایت احرام اور آرام سے کپڑے اتروائے ہیں اس واسطے میں ان کپڑوں کو متحق ہوں۔ سید صاحب نے مان لیا اور اپنا سامنہ دیکھ چلے آئے +

آج صبح حسب معمول ۱۲ رکعت نماز میں مختلف عقائد پر یہ نسبت قرمت زیارت پڑھیں اور زیارت حضرت صلح ما تون عمرا م حن عسکری و حضرت نرس خاتون زو جہ امام حن عسکری و عسکر بن (یعنی امام حن عسکری و امام علی نقی) کی پڑھیں نیز حسب معمول قرآن شریف پڑھا اور حسین کی جو سفارش تھی وہ زبانتین پڑھیں +

بے مرتت حرم کبابہ کا دروازہ کا کتبہ اور دو تین مہس جو اندر باہر ہیں اول میں سے دو بیرونی صحنوں میں سامرہ کے شمالی اور جنوبی آبادی کا راستہ ہے۔ مقام یہاں کا کائین سے زیادہ گناہ ہے مگر بیرونی حصہ صحنوں کا اور بیرونی دروازے مرتت طلب میں کوئی باثروت باچارہ دولت عثمانی مرتت کر دے تو بہتر ہے۔

دروازوں کی مرتت میں چار پانچ ہزار روپہ سے زیادہ کا خرچ معلوم نہیں ہوتا +

غار امام عسکری (صاحب الزمان) کے بنترقبہ میریریکلس جو جگہ ہے وہاں سے عجب ماہ ہے کہ کس سے نئے ایک گھونٹا کسی جانور کا ہے اور اوپر بخلق مٹھا ہے جسکو لوگ حاجی لقلق کما کرتے ہیں امام علی نقی حن عسکری کے مقبرے کے دو سیر مینا وجود دونوں طرف ہیں اور بیڑی نے لقلق کو مٹھے دکھا پتھبت ہے کہ گنڈ مالکل و حصول مثل دہلی کی جامع مسجد کے ہے اور پیر گھونٹا کیسے بن سکا پورا اور وہ بھی لقلق کا +

نار حاجت سیل ہوتی کل شام نماز جماعت میں بہت کثرت تھی۔ مرزا محمد علی صاحب مجتہد العصر نے ہمارے پڑھائی تھی

یہاں اذان کا یہ عجیب قانع دکھا کہ بچھا کتے شخص اداں۔ مراد سے اور ہماروں میر جو ہذا ہے۔

اس کا زیادہ خیال سچا ہے۔ اعلیٰ بات بہت ہے کہ خود ہمارے یہاں ایلین روز لڑائی ان کو بھی سخت ہو جاتی ہے۔  
مگر اس سرساری قوم کو بدنام نہیں کر سکتے۔

[سامرہ - مئی ۱۲ جون ۱۹۱۶ء = ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ بروز پونچھنبہ]

الہی سامرہ کے لوگ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے سوائے مجتہدین و طلباء کے اور ایک قدامت  
اہلسنت و جماعت میں اور غفلت میں۔ چونکہ زقار کو پہلے سے دن کی سختی معلوم ہے اس لئے وہ اولن کو کچھ نہیں دیتے  
اور نہ یہاں زیادہ ٹھہرتے ہیں اس سبب یہ لوگ نا رہن ہو کر کبھی کبھی راکے کے ذرا کو کوٹ لیتے تھے۔  
اس لئے بدنام ہو گئے اور بعض زائر یہاں نہیں آتے۔ لیکن اب میرے خیال میں عام سالوں کی نسبت  
کالمیں سے قدرے بہتر ہے تھوڑا سادہ تو ان کو کافی ہو جاتا ہے۔ میں نے ہر مقام پر ہمان مختلف تیار  
ہیں اور صندوق رکھے ہیں کہ میں ایک قبر ان کہیں نصف قرآن صندوق میں ڈالا اور جدام کو علاوہ ان  
دو قرآن کے دیا جو سب کے لئے مقرر ہیں اسی کو ان لوگوں نے ظہری دوست سمجھا۔

ایک دلچسپ تاریخی لطیفہ اہل سامرہ کی سختی اور لالچ جس کی شکایت اب تک ہے دراصل میں پانگ بھی نہیں۔

جب میں قسطنطنیہ سے جہاز میں بیروت کی طرف آ رہا تھا اور راستے میں کتاب قصص العلماء میں ایک دلچسپ قصہ  
سید نعمت اللہ جزائری مرحوم کا دیکھا۔ یہ سنہ ۱۱۰۰ھ عالم زمانہ طرابلسی میں بننے کے سامرہ آئے تو ایک مسک  
شخص باہر استقبال کو آئی اور کہا اہلاً و سہلاً ذرا تیرنگا ہمارے خچر پر سوار ہو جائے اور مکان پر تشریف  
لائیے۔ اہل راستے اپنے خچر پر سوار کجا جب مکان پر پہنچے تو مالک مکان نے بہت تقاضے سے سو رکی وال  
جو اوبلی ہوئی تھی اور جس کو اندر چند سیماہا نے بھی تھے کھلائی۔ بھارت دہوا کہ یہاں کو گرج اور بدست ہیں آب  
زیارات کو اتے ہیں تو اچھے کپڑے اتار کر معمولی کپڑے پہن لیجئے۔ جتنا پندرہ ماہ موصوف نے خوشی کی کپڑے  
اتار کر پڑے کپڑے پہنے۔ پھر زیارت کے آئے تو مالک مکان نے کہا کہ میرا حق زیارت کروا دیا دیجئے۔ سید  
موصوف نے کہا بجا ہے۔ کچھ نقد دیا۔ پھر کہا کہ میری خچر پر گاؤن کے باہر سے آئیے۔ اور کچھ زاریہ عرض کیا جاتا

کمرے سے نکل کر بیٹری لٹری کے کبل اور باجھتر تو دو دن ۲۰ تا ۳۰ ماہر تھے۔ بھینس دو گن کسی عرصے  
 میں تھوڑی خاصی خوب ہو کر نیکے تھے، چونکہ کبھی نہ تھی۔ کتاب کا ایک مسند بڑا گیا اور تمام کے دل پر  
 نرگاہ تھیں۔ اس پر فلسفی قوی و قوی مشقی میں سون سو ارات تو اور، آخر میں کتاب نے مندرت جوڑا و خوش ہو گئے  
 یعنی سب نرگاہ تھیں۔ کہ حال آقا کا ہے۔ اگر یہ ہے تو غلام کا مال کیوں ہو گیا۔ اسے کو باہ نہیں کہ  
 آقا کا وقت ہے۔ تو عدل نہیں، ایک اور غیرہ وغیرہ۔ ایک شخص نے عرض کرتا تھی اس کو فقرہ ختم نہیں  
 ہوتا تھا کہ دوسرے یوں دین پر تو سر کی بات ختم ہونے سے قبل تیسرا بول رہا تھا تھا۔ ایک تھی بات کہتا  
 تھے۔ اس وقت کو کوئی خاص کذب و حرام حکیم بن تھے۔ اس فقرہ پر یہ کثرت جو نے ترسب تھی کوئی امام  
 منٹا ہی پھر جو صحت پر فراست ہے جو بکریں سے حضرت مرزا احمد سے معر فیہ کہ اندر گھر میں جا رہے تھے  
 بیٹھے تھے عین نے نام پڑیا۔ ہنسنے کہ بہت اچھا اور تیرہ نام ہنسنے۔ میں ان کے بیٹری اور سنا ہی مولانا میں آپ کے  
 گفتگو کرتی ہے مگر آپ خستہ میں اس لئے اور وقت مقرر فرمائیے۔ کن میں وقت تھی، بیٹھے کچھ مقرر کیا، اس  
 دن (جمعرات) کو دو دن نہیں دیتے اور جمعہ کو ۲

ہا کہ اس سے بھی کہنے کہا کہ عقیقہ بڑا عزیز مرزا احمد۔ شیرازی مرزا کے بیٹے۔ ہاشم بن شمس۔ مرزا  
 چائے بغیر سے ملاقات نہیں کرتے۔ مرزا کی کوئی نفسی مشیت تھی تو ہے۔ مرزا اپنے سکے سے پتا ہوتا  
 کہ میں اور جو بچے بیٹھے، یاد رہے مرزا کا مختصر اور تین مرزا کوئی ایک ہے۔  
 مرزا چائے بیٹھے پسر صاحب مرزا احمد بھی عزیز۔ مرزا احمد کو لکھتے کہ وہ وقت کے وقت  
 سموت مقرر فرمائیں +

آج یک ہندی بعد در سہ گاہ آہی سے لڑی تھی۔ عربک روانے دن خراب سے وقت نظر  
 سیرت کچھ، لکھنوی اور نے ایک اور عربک، پیر سب کہ جن کان دی۔ مسجد ہونے پر سب جوتے  
 کہا پتا دو میں سرکار دین کا۔ قید کو دین کا۔ لوگوں نے ان میں شکر کیا کہ ستر جن کی کزات میں آئی تھیں

در بیان عمر بتائی جاتی ہے۔ جناب مرزا محمد حسن شیرازی کے جانشین و شاگرد ہیں۔ آواز کمزور ہے۔ مثل کاظمین کے بیان بھی ایک لڑکا لوگوں کے سامنے بیٹھا ہوا نماز کے ارکان بتاتا رہتا ہے۔ کیونکہ آواز سلطان نہیں آتی۔ سخن اندرونی حرم میں نماز ہوتی ہے۔ اہلی درجے کے قائلین دیکھے ہوئے اور سامنے لائیتوں کی روشنی سے نماز نہایت خوبی و خلوص سے پڑھتی ہے۔ اند حرم میں ہر ماہ میں نواب صاحب راجپور کی طرف سے برابر روٹی ہوتی ہے۔ اور پٹنہ کے رئیس سید بادی شاہ نواب کی طرف سے بھی۔ حرم کے برفی تیسرے سخن کے دروازے اور کازا البند کے لئے لکھنؤ اور بیروت میں تھلاسی رئیس کو نو فقیہ سے کہ وہ درست کیسے ہے۔

بیان، کاکلمیں میں پیشہ بالکل سنی فقہ و طریقے کے موافق اذان دیتے ہیں۔ حدام و ملازم بیان بھی طرح طرح سے ملتے ہیں۔

[ ۱۲ جون ۱۸۸۷ء = ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۸۷ھ۔ سارہ۔ بھگت ]

تہاں بھی رئیس جبرائیل گریبی فقہ لکھنؤ سے حدام کی امداد کے لئے لوگ مقرر کئے ہیں۔ سید محمد جواد لڑکی زادہ جو صاحب سنیہ محمد عباس مرحوم کی بہن کی اولاد سے بہن مقرر ہیں۔ جوان اور ذہین و ضلیق ہیں۔ خرچ بہت سے مشاہرہ کہتے۔ دو نفار رازا کی لیکے آئے ہیں آج شرح میں نے ہر جگہ زینب اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے (تین کوئی نہ سوتی) کہا کہ بہان آہن) بڑھیں۔ اگلے دن والد مرحوم کی طرف سے بھی بڑھیں۔ کھو گئے عزیزوں کی طرف سے۔

جناب مرزا محمد تقی میں آج جناب مرزا محمد تقی مجتہد سارہ جانشین جناب مرزا صاحب کے مکان پر گیا۔ ان کا درجہ شیعہ، ماد میں بہت بڑا گویا تمبر سو کم پانچ ماہ سے سمجھا جاتا ہے۔ لیکن خواہ ان کو سب سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ مکان بیروٹی سادہ ہے اور ۲-۳ ہزار روپیہ سے زیادہ کی مالیت نہیں۔ فریخ یعنی فرسٹ مختصر گھصاٹ۔ چند کتا ہیں۔ تھوڑے میں مشایدا کسو ہون اور عزلی اخبار (نعت) کے چند پرچے بھی رکھے تھے۔ اور ایک دو بچے ماہر اور عزلی رسالہ العلم بھی موجود تھے۔ جناب مرزا صاحب درس میں مشغول تھے۔ میں برابر کے

جسے حکومت نے شرط ہو گئی ہے لوگ ڈرنے لگے ہیں۔ پہلے ظلم و رشوت ستانی بہت تھی خوف کم تھا۔ اب یہاں لوگوں کو مختلف خادموں اور سونہ کی دست برد سے بچانیکے لیے پلانہ نظام ہو گیا ہے کہ شخص جس سے جو ہندی ہو آٹھ آٹھ آنے لے لینے ہیں اور عجم سے چار چار آنے یا ایک ایک کی قیمت سرائے اور وہ مختلف بجادوں کو ملا کر تقسیم کرتے ہیں +

مگر بہت سے لوگ اس خیفہ رقم کرنے سے بھی انکار کرتے ہیں۔ یہ رقم آٹھ آنے اور چار آنے یعنی دو اور ایک آن کی عام ہے۔ اگر کوئی اس کو زیادہ دے تو اس کی توفیق ہے اور اس وجہ سے اس کو اب دق کرنا کم ہو گیا ہے کہ کہنا کافی ہے کہ ہمارے خادم بہت سب سے وہ گرا گئے والے اس فقرہ پر کب سٹھن ہوتے ہیں! +

یہاں مرزا محمد تقی مجتہد العصر بہت بزرگ عالم فاضل مشہور ہیں۔ میں انشاء اللہ ان سے ملوں گا اور مرزا علی آغا شہزادہ فرزند مشہور مجتہد سرکار مرزا (محمد شہرازی) بھی یہاں مقیم ہیں۔ آبادی چار پانچ ہزار ہے ماہانہ خادموں کی تعداد اس کے قریب ہے۔ حیرتوں کا نرخ ارزاں ہے۔ بلوہ پہاڑ کے گلیوں میں صفائی زیادہ ہے۔ لیکن راستے کا ٹین سے بھی زیادہ بلند و پست ہیں۔ خادموں میں سے تو لوگوں سے ماہوار خزانہ مسالماں سے کئی سو سال ہو ملتا ہے اور جا رو ب کٹھن کو قبا +

تو جب کہ پاس جہان میں ٹھہرا ہوں زیادہ بہتر مکان ہے۔ بخارا کے آدمی بھی جیسا کہ دیکھو ان کے کتبے سے معلوم ہوتا ہے یہاں ٹھہرے ہیں اور ان کے یہاں ٹھہرنے کا مقام دو منزلہ ہے اور یہاں قیام آسان ہے۔ جہان میں ٹھہرا ہوں چھتے سے ایک قلعہ بیتا مسجد متوکل کا موجود ہے۔ مقام جیسا میرا خیال تھا عسکر بنی حمالہ دنی عسکریوں کی تھی۔ عسکریوں کے محل کا نشان بھی ہے۔ ائمہ یہاں قید و نظر بند رہتے تھے۔ بہان صفا العصر کے غار پر جو گنبد ہے اسی غار میں سید مرتضیٰ سے استفادہ کرتے لوگ لیجاتے ہیں کہ دولسنہ نمازیہ نے اس خوف سے کہ گنبد درگجاوے سے اوس کو اندرونی خام حصہ کو بند کر دیا ہے۔ شام کو میرے مرزا باجماعت جناب مرزا محمد تقی مجتہد العصر کے پیچھے چڑھی وہ بہت معتمد ہیں۔ ۸۰-۸۵ کے

ترواروں کو بہت سے قدام لینے آئے لیکن چونکہ ہم پہلے سے سید حبیب کو یہاں ٹھہرنے کے ارادے سے آئے تھے اس واسطے ہم کو اذن کی رقاب سے امان ہی بہاں بھی سامرہ سو ایک سال تک بڑے بڑے حرم کے ٹوکڑے بطور نشانی جگہ جگہ بڑے تختے آج صبح کو جب بن اور ایک نوجوان سنی فاسم فرزند خادم آئے تو لوگوں نے آبادی کے اندر غل بچانا شروع کیا :- جا را مرکب - جا را مرکب (جھاڑا گیا - جھاڑا گیا) ❖

۴۴ بیچے - میں ابھی زیادہ سے مشرف ہوا - یہاں مزار امام علی نقی امام دہم اور امام حسن عسکری امام یازدہم اور وہ غار ہے جس میں حسب بائبات امام مہدی علیہ السلام غائب ہو تھو اس کا اندرونی نشان تختہ بطور ایک چاہ کے الکاہل دین اللہ خلیفہ عیسیٰ نے شاہ چٹھی ہجری صدی میں بنوایا تھا اس بات کی یادگار کے لئے کہ یہاں امام غائب ہو گئے - کتبہ بنی جانب خلیفہ درج ہے اندھیرے میں پڑھ نہ سکا - مگر مزار محمد رضا اور دیگر لوگوں نے دکر کیا کہ یہ مضمون درج ہے - حضرت امام علی نقی امام حسن عسکری کی قبریں برابر برابر ہیں اور امام حسن عسکری کے برابر حضرت حلیمہ خاتون اذن کی ہیں اور حضرت حبر خاتون کتیرین میں یہ دونوں مہمان چادر بے نقدرس کی وجہ سے اہمیت میں اعلیٰ باہر کبھی ہیں - حضرت ہر جن خاتون امام مہدی کی والدہ ہیں ❖

آمین کا بہت بڑا طلائی قبہ ماحصل دین مشاہ کا بنایا ہوا ہے اور غار یہ بھی قبہ ہے - چاروں طرف بہت بڑا اور عابیشان صحن ہے بلکہ صحن میں اندر نشینہ کا کام گرودہ خوبصورتی زمین جو کا طمین میں ہے جو ہم نظر بھی بوجہ کمی آبادی کم ہے لیکن خاموشی اور متانت کی نشان کچھ کم نہیں ❖

نماز خرف خاص طور پر پناہیب خوبی کے ساتھ مزار محمد تقی کی اقتداء میں ہوتی ہے اور صرف ایک جماعت ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرزا محمد تقی کے خلافت کوئی جماعت یہاں نہیں اور نہ اون کے سامنے نماز پڑھنا یہی اہمیت ہوتی ہے جو پڑھ

حالات سامرہ و مشرق

یہاں کے خادموں اور خدایان کی عام سکاہت ہے مگر ایک نوجوان فاسم (جو یہاں جاٹم بچا لجا ما ہے) جو ہمارے خادم سید حبیب کا بھتیجا ہے وہ کہتا ہے کہ اب حالت ٹھیک ہے یعنی



سودا خربہ نے گئے لودو سے کوپا پس آئیسے روکن گے تاکہ اچھی چیزیں خود خرید لین ۛ

مگر جذب اور خواند عربوں میں یہ بات نہیں۔ میں جس نائب کبتان کے ساتھ ہوں رہتا تھا  
 خلق اور نذیب سے پیش کرتا ہے۔ اس کی نصف کو ٹھہری پر فیصدہ کرنے کے عوض سے اول تو معاہدہ  
 لینے سے انکار کیا اور کہا کہ تم میرے مہمان ہو اور دو نجدی (صہر) کم ہیں۔ مگر چونکہ وہی حکم طے ہو گیا  
 کے چہ میں اول ہی دیکھا تھا اسلئے بیہ تم زاہدی اور بعض چیزیں بطور تحفہ دینا تو اسے قبول کیا۔  
 کل شام کو میں یہ لکھتا بھول گیا کہ اصول ترقی اقوام میں ایسی ایک مضمون فارسی جو میں نے لکھا تھا  
 وہ سید محمد علی صاحب شہرستانی "المطرب العلم" بحرف اشرف کو سنا با تھا۔ اوں ہوں نے امر کیا کہ مرزا محمد تقی صاحب  
 مجتہد العصر سامرہ جو نہایت بزرگ بن اون کو مرد سنا کون اور اس معاملہ میں اون کی رائے لون ۛ

حالت ملک ۵ سامرہ

فراٹ کا کنارہ دونوں طرف بلند ہے اور سرے کرے کے سامنے ایک کشتی بندھی ہے  
 اس لئے زیادہ حالت اپنی معلوم نہ ہو لیکن جب قدر نظر آتا اس سے معلوم ہوا کہ بہت سی زمین بلا زراعت بڑی ہے  
 حالاکہ پانی وافر ہے۔ جہاں پر لوگ کھجور اور سب ترش اور بڑے لائے۔ کوئی چیز ان میں اچھی نہ تھی۔ اگرچہ سامان  
 حوراک کی کمی کی وجہ سے سب چیزیں خرید لی ٹرن مگر زیادہ نفعیہ ہم کر دیا گیا۔

[۲۲ جوب السلیع سامرہ]

آج ایک نیچے رات تک جہاں مقیم رہا اور ایک بچے دن کے سامرہ پہنچا۔ اسے میں کنارہ پہ سنوریلینڈ اور  
 بعض جگہ سبترہ تھا۔ سامرہ بہاڑی پر واقع ہے اور اس مکان میں ہر قیام سے بہت اچھا ہوادار ہے  
 یہاں اور عموماً عراو میں لوگوں کے رنگ مثل ہند کی اونچی ڈالون کے کھلے ہوئے ہیں اور مضبوط لوگ ہیں  
 شہر علی لوگ خلق ہیں۔ مرد و عورتوں بچے غرض ہر قسم کے آدمی جو دیکھنے میں آئے اون میں ابک مس باباک  
 چہارم سے ہیں جن کی آنکھیں خراب ہوتی ہیں اور دکھی ہیں۔ ابھی میں اُسرہ ہوں رات دوضہ سے ترف  
 نہیں ہوا۔ ایک بلند نہری گنبد اور ایک صنی کا گنبد نظر آتا ہے۔ یہ بڑے ہو کے اعتبار سے اچھا مقام ہے

کاظمین دس ماہ کے کل گئی۔ دو تین دن بین جہاز نہ چلتا ہوتا اور وہاں دو دن ٹھہر کر لوٹ آتا ہے۔ درجہ اول اور درجہ دوم بالکل بے بہرہ ہے اور درجہ سوم میں جس قدر مسافروں نے چاہا، نہیں اوس سے دو گنے ہیں۔ اور جہاز کے آمد و رفت کی راہ بالکل آسائش اور لوگ بہت تکلیف سے بیٹھے ہیں اور طبری منہم کی بات ہے کہ بعض اہل سین لڑ کھلی پڑتے ہیں۔ خاص کر عرب اور فسطاطی ہندی زبانیہ خود غرضی کا نمونہ دکھانے ہیں۔ قانون ہونا چاہیے کہ کھیٹر بکریوں کی طرح اوسیر پتے مسافروں کو نہ بھرا جاوے اور ہر جہاز کی حیثیت کے موافق ہر درجے کے مسافروں کی تعداد ہونا چاہیے اور جو فرمان اون کو ملے اوس میں تعداد انتہائی درج ہونی چاہیے۔

دوسرے درجہ کا ٹکٹ لینے کی بہرے لئے بہت کوشش کی گئی کیونکہ درجہ بالا جی سوم میں سخت ہجوم تھا اور دوسرے درجوں کا ٹکٹ ختم ہو گیا تھا۔ آخر ناپ کپتان نے کپتان کے کہنے سے اپنے کمرے میں نصف جگہ دی۔ عربیہ اور اس سے ملے تلف عربی میں میری گفتگو ہوتی ہے۔ میں اوس کو دو مجیدی (صہم) دینا چاہتا ہوں وہ نظارہ نکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم میری ممان ہو مگر زیادہ لینا چاہتا ہے میں اس کمرے میں نما صبر آرام سے ہوں اور اس داس کپتان دحلم نے جو کچھ باعمر رکھا نہیں بھی شکر کیا۔ میں نے عرب کو پیش کرنے کے لئے پھوڑا سا کھانا کھا یا۔ مسافروں کی بصرہ اور کانٹیں سے ہر جگہ کڑھ سے کہتے ہیں کہ غلام کا نہیں نے جس میں ہمارے قادم شیخ محمد کاظم بھی ہیں جہاز خریدنے کو وہیہ انگلی بند بھیجے اور چاہئے ہیں کہ دوسرا جہاز چلائے۔ مسافروں کی یہ کڑھ ہے کہ تین جہاز چل سکتے ہیں۔ اس کپانی کو یہ خیال میں (۲۰۰) یا (۵۰) فیصد سالانہ سے کم نفع نہ ہوتا ہو گا۔ ایک پنجم منافع جڑ کی گورنمنٹ لیتی ہے

[ ۱۹ جون ۱۹۱۱ء - ۲۱ جولائی ۱۹۱۱ء درجہ اول راہ سارہ ]

عرب کا کوشش لہجہ جو ہرگز کبھی ہجوم سے لوگوں کو بہت تکلیف ہے۔ اس طرف کے عرب اور عربوں کے ناخواندہ عربوں کے کلام میں شاید دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ جوش اور شہنی کوشگی ہوتی ہے اور مروت و اخلاق اس قدر کم کہ ذرا سی بات برٹنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لاؤ کلندار سے جہاز کے قریب

جیت غیست و دیگر کوئی کرتا اور صفات بدرکھتا ہے تو اوس کی سبب دت سلب ہو جاتی ہے۔ یہ عالم سید  
حضرت موسیٰ ابن جعفر کی اولاد میں بتائے گئے ہیں بظاہر اون کے مُردہ کلم میں اور آمدنی بھی کم اسوجہ سے  
بظاہر فرد بھی زبانِ نبین دوسرے یہاں داعظون کا درجہ اعلیٰ نہیں سمجھا جاتا :

کانہین کے عام حالاً آج دو ایک ہندوستانی کچھ قانونی مشورہ لینے آئے۔ میرا نام اجض ہندوستانوں کو  
معلوم ہے اور یہ بھی کہ فوجی کاموں میں مصروف رہا ہوں سہ پر کو پھر حرم محترم میں حاکر نماز و زیارت پڑھی  
گائیں کی آبادی سبرے اندازہ میں ۱۰-۱۲ ہزار سے زبانِ نبین۔ مکانات کی قدر قیمت کی کئی پیشی  
بلحاظ قرب حرم سارک کے بستے کل بازار اور دوکانیں مستف بن یعنی پٹی ہوئی۔ مگر مثل بصر کے کور بے اور  
بانسوں کی چھتیں ہیں۔ البتہ ایک بارار کی ڈاک کل تختہ ہے۔ تقریباً سب لوگ بازار گھانا خریدتے ہیں  
سکرین خام اور گلکان اونچی نیچی ہیں۔ بلحاظ اس کے کہ یہ مقام عرب میں ہے مخلوق کی صفائی بہت  
پوری نہیں۔ سائل بکرت میں۔ مگر مرد و عورت سب کالباں قسمی اور اچھا ہے۔ خادم بازدار کے یہاں  
سے آدہ آئے تک سائل بے لیکا اکثر غفلت و سپہ کالباں اوس کے جسم پر ہوگا :

لوگوں کی معاش دوکانداری کے علاوہ صرف زاکرون کی بدولت ہے اور بہت اصرار بھی کھیک  
ماگتے ہیں اور پیچھے پڑ جاتے ہیں :

آج تقرض رواگی سامرہ (جہاں حضرت امام علی نقی امام دہم اور امام حسن عسکری امام  
بازدہم کا مقبرہ اور حضرت امام مہدی کے غایب ہو نیکیا مقام ہے) سامان روانہ

کیا۔ یہاں فوج سے ملنے جناب ہجرت ابن مولانا سید محمد علی شہرستانی ایڈیٹر العلم اور جناب سید کت مہدی  
صاحب لجنہ نخبہ اشرف فرزند سید کلبا باقر صاحب مجتہد مع اپنے چھوٹے بھائی کے تشریح لائے :  
جہاں چہرین سوار ہوں ایک کمپنی کا ہے جسکے زیادہ حصہ راہ راہی ہیں۔ کچھ ماہ ہوا چہاں تو خبر پڑ گیا  
کیا تھا مگر چاہنے کی اجازت نہ ملی تھی۔ حکومت شہر و ہوجانے سے اسکے جلائی کی اجازت درمیان

دی کہ ہلداس آنا پڑا۔ ہر جگہ مسلمان ملکوں میں سائل کرتے ہیں۔ لیکن اس قدر دیکھتے ہیں تو ان لوگوں میں نہیں دیکھے گئے۔ عورتیں اپنے جد (رسول) کی فہم کھاتی ہیں کہ کسی میں کہ ہم ہمارے دادا کی زیارت کو آئے اتنا خرچ کیا ہم کو کبھی دد۔ دومرو۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

ہیں قسیم کھانے کا مرض عرب و عجم میں بچید ہے نیز عین عبادت کے وقت ان کی تسبیح و ان کو اپنے لشکار تک پہنچا دیتی ہے ۴

سیری ذالی زا کے ہے کہ حکومت کی طرف سے قبضے کے نیچے بھیک لگنے کی سخت ممانعت ہونی چاہئے کیونکہ زائرین کے غلوں اور دعائیں سخت ہیج ہونا ہے۔

سید محمد مرستانی "العلم" کے ایڈیٹر شام کی وقت ملاقات کو آئے۔ جس کے معاملات قومی و دینی بن گئے۔ وہ بھی یہ ملاکلیتا قرصا کے ادا اور عزلی کے بڑے ادیب اور شوش خیال عالم اور نشی ہیں۔ سبقت ٹرف میں بڑی عداوت کر چکے ہیں ان کو ہند الدین کے نام سے ملقب کرنے میں تھی و شبہ کے الفاظ برزور دیتے ہیں علماء و شرف و اعتبار سے قدرے بااثر تھے۔ ہر سے قومی کام کرنے کیلئے طہران کو ترجیح دیتے تھے ۴

ایک عمدہ وعظ آج صبح بعد زیارت و نماز صحن میں اونہی عالم مسیتہ کے وعظ میں شریک ہوا۔ صرف ۸-۱۰ عورتیں سیباہ پوش اور ۵-۶ مرد موجود تھے۔ بعض عمدہ اور مضہب نصیحتیں واعظ نے کیں خلاصہ یہ لگانا کرنی کے بعد فوراً زہ لازم ہے اور دادان بن عالم کی خبر خواہی لازم ہے نہ کہ ذاتی اعتراض یہاں آکر ہر سے لوگ ٹشمنوں کو کہتے ہیں یہ بیجا ہے۔ تمہوں کو لازم ہے کہ جو اس لئے اچھا سمجھے وہ سب کے لئے اچھا سمجھے اور فحمت لازم ہے اور جھوٹ بولنا جبری بات ہے۔ لوگ سائنہ لعین کرنے ہیں اور یہی نعمت ایسی تعریف پر خوش ہونا چاہیے۔ اچھا آدمی وہ کہلا تا ہے کہ نماز روزہ و و طاعت ادا کرتا ہے۔ لیکن

۱۔ طہران انہوں نے دیکھا نہ تھا۔ میں نے اس شہر کو قومی کام کرنے کے قابل سیری سمجھتی ہیں۔ نا اتفاقی بھٹا شرف سے بہت زیادہ ہے۔ ۱۲- (مؤلف)

کے لئے آمادہ ہو سکتا ہے۔ خدا ہماری اس قوم کو یکجا بنائے۔ مگر دولت انگریزی کمزور اور بدگمان  
ہیں اور اتنی بڑی سلطنت کیسے سنبھال سکتی؟

۱۸ جون ۱۸۵۷ء صبح جرم ظہین

کل بڑے کوئین لے سمان دو مدارس کا معاہدہ کیا۔ اول مدرسہ اتحاد ترقی۔ اس میں کئی  
۵-۶ مدرس ہیں اور ۵۰ طلبہ اور درمیان صاحبین جن معلمین میں ایک شخص نوجوان ہے صرف

۱۸ جون ۱۸۵۷ء صبح جرم ظہین  
کا معاہدہ

و نحو و زبان فارسی و عربی و ترکی و حساب و جبر اور عربی تعلیم تھی مدرسہ اگر ابتدائی ہے مگر طلبہ کی عمر ایسی  
ہے جیسے ہمارے سمان ڈل کی ابتدائی جماعتوں کے طلبہ کی؟

حساب جغرافیہ میں کمزور مانی مضامین اور دستاویز بہت اچھے تھے۔ اس مدرسہ میں سب تو سوں کے  
لڑکے ٹرہتے ہیں۔ مگر چونکہ کاپٹین کی آبادی تقریباً شش ماہ سے اس لئے عقابہ بدست کی تعلیم دی جاتی ہے۔  
ایک سال ہوا کہ چند صحیحاری کیا گیا ہے۔ دوسرا مدرسہ انجمن اخوان ایرانی کا ہے جو بھی مدرسہ کہلائے  
اس میں تقریباً ۱۵۰ طلبہ ہیں اور باج صاحبین ہیں۔ معلم بھی زیادہ ہیں فرانسیسی ترکی۔ عربی فارسی  
حرفہ حساب اور عماد میں تعلیم دی جاتی ہے اس میں دو جامعین ہیں۔ جن نے مختلف طلبہ کا  
اسخان یا معلوم ہوا کہ کاپٹین میں ۳-۴ ہزارا برائی سا کس ہیں۔ لہذا کون کی قابلہ و ذہانت بہت اچھی ہے اور  
دونوں جگہ منتظین مدرسہ سن اخلاق سے بڑا اگسا اور امتحان لیتے کی بھوتی اجازت دی۔ مدرسہ جاری  
سال صحیحاری ہے اور جماعت نیچم کے لہذا اگلی جامعین بھی ستائی ہاویں گی۔ السنہ (۱۸۵۷) میں لڑکے اچھے  
ہیں مگر حساب میں کم تعلیم دی گئی ہے۔ حروف و نقطہ بنانا کبھی سکھا یا جاتا ہے اور اچھا نادر ہے افعال سان  
اور کوئوں نے بنایا کہ انگلستان کے ماتحت ہے اور ہندوستان کی آب و ہوا کو گرم اور خراب اور زندہ دن کا  
سکن بتایا جس سے مجھے بہت ہی آئی؟

۱۸ جون ۱۸۵۷ء صبح جرم ظہین  
سیر کوئین نے رپارٹ کی کہ انڈیوں نے سالانہ عورتوں نے آئی

مفسد وہاں بہ فیض اور جھگڑے نکلے تاہم اون کے دریافت فرمانے پرین نے کہا کہ میں صرف دو تین  
 جانتا تھا اول یہ کہ علوم جدید کے جواز کا اظہار ہو۔ دوسرے ایسی تحریرات جس سے دوسری طرف مدعا و  
 اہلیت پہلا ہوئی ہے۔ سہمون آؤ کھون نے کہا ہمارے قدیم علماء و مختلف علوم پر ہتھیار مارنا ہون سے  
 اگلے درجہ کی مناصب حاصل کرنے اور دین کی خدمت کرتے تھے ان لیا کون نہ کیا جاوے۔ بہان  
 آقا سید کلبیا فر کا طرا احترام ہے۔ ایک ساتھ اہل کھون نے روایات عجیبہ و غریبہ فاسدہ کی بابت کہا  
 وہ مخالف طور پر قابل ذکر ہے اور کھون نے فرمایا کہ جو روایات زمانہ اول میں منتج مفید اور سید لہوی علم اہل  
 نے سخی کے ساتھ رد و نامشور کر دی تھیں۔ حالانکہ اون کا زمانہ ائمہ سے بہت قریب تھا تو اب ہم ویسی  
 رواہوں کو جو غالیوں کی مؤید ہیں کیسے قول کریں؟۔ میں نے کہا کہ سب کا نظم رشی کا انرا نذرانہ بہت چھپ گیا  
 سے اصل یہ ہے کہ فلسفہ افلاطونی اور شیخہ کائنات سے عقاید کفر اور خیالات کا ترجمان بہت بد لگیا ہے  
 مختلف فرقوں کے موجودہ مجتہدین بلکہ کربلا و سامر کے بھی ان اثرات کو نہیں مانتے۔ مگر وہ دویم کے فلسفی  
 ٹائٹول میں اس قسم کے خیالات پھیل گئے ہیں جن میں غلو میں بہت باریک ہے۔ یہاں معلوم  
 ہوا کہ کسی مسلمان شخص نے ہندوستان کی ایک طبری عمدہ دار دولت انگل کو لکھا ہے کہ فلاں شخص کا ایران  
 جانا انگریزی سلطنت کے لئے مضر ہے۔ مگر خودی کی مانتے کہ مغز علماء یا مدترین میں خود شخص نہیں  
 ہے نہ واقعی عالم ہے نہ تعلیم یافتہ نہ مشہور شخص ہے۔ ایک سنت جماعت بزرگ کو بغداد میں جس خط کا  
 ذکر معلوم ہوا۔ نواون کو مہمت غصہ آیا کہ ایک مسلمان سے ایسی حرکت ہوئی۔ مگر مسلمان فرسوم کے بد کام

۱۱۔ افسوس ہے کہ سید کلبیا فر کا انتقال بہ ہندوستان ہونے سے قبل ہو گیا۔ میں نے اون کے خیالات  
 نامک و کاتب مان کر پڑھے اور اس سے ہرگز مفصو نہیں کہیں پ کوئی دی راے ظاہر کیا ہوں ۱۲ (مؤلف) ۱۱

۱۲۔ غالبی اس مرتے کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو شہہ جو اہاماریہ کہتے ہیں لیکن وہ ان سے عقابہ رکھی جو مسیحیہ کے خلاف  
 میں اور علیہ السلام اور میں میں خدا کی محصور (عقبا یا تو میں ماننا ہی دونوں گروہوں میں ٹرے جستا میں ۱۲۔ (مؤلف)

اب لعجب نہیں ہونا۔ گفتگو بہت ہوئی۔ صرف خلاصہ لکھا گیا:

لیکن راقم کی ذاتی ذرا سے یہ ہے کہ اصول فقہ پر اس قدر زور دینا درست نہیں۔ جب تک کہ اس کا ماقا عدہ درس حاصل نہ کرے عالم دین نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک الٹی سچ ہے کہ کمال قانون دان نہیں ہو سکتا۔ مگر علوم میں علم معرفت اللہ علم حدیث۔ علم تفسیر۔ تاریخ کلام وغیرہ وعلوم دنیا میں شمار ہیں لیکن یہاں چونکہ لوگوں کے اغراض معاملات اور مسائل سے حاصل ہونے ہیں جو اصول فقہ سے مستنبط ہیں۔ اس واسطے عام میں اس علم کی وقعت بہت بڑھ گئی ہے۔ مگر بجز اس علم کے جاننے کے فتاویٰ و مناہج نہیں کسی عالم کا یا وجود (اصلی یا فرضی) بعض اصول فقہ کے معاملات کے متعلق فتاویٰ دینا دراصل بوجھنے والوں کا تصور ہے عالم کا کام نہیں کہ سوال کا جواب دینے سے انکار کرے۔

عراق عرب کی بابت اونھوں نے کہا کہ سی تریس برس میں علماء کی آمدنی بہت بڑھ گئی۔ اور بعض اونھوں و علماء اس وجہ سے مخالفت مشروط ہو گئے ہیں کہ آمدنی گھٹ جائیگی۔ میں نے کہا "ہیں طرز خواہد شد"۔ یعنی آمدنی گھٹتی ہی چلی جاوے گی۔ اور اونھوں نے فرمایا "بلے"۔ علماء نے سخت شرف کی بات اونھوں نے فرمایا کہ محترم علماء کے عفاہہ و خیالات ملو کے خلاف اور صحیح ہیں لیکن عام شعاعان سے وہ بھی ڈرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ علماء شعبہ کے اس فتوے پر کہ جہلائے شیعہ سے بھی الفیہ جائیے اعتدال سے زیادہ عمل ہوتا ہے۔ اور اونھوں نے قبول کیا۔

شیعہ کا نفرس کی بابت کہا کہ "میں آپ کے خیالات سے متفق نہیں۔ مناظرہ خوفناک کا موجب ہو ممنوع ہے۔ اور ایک رسالہ کا نام لیکر کہا کہ میں اس کو افسوس لکھتا ہوں لیکن اس ہنگام مفقود میں ملتا

ان کی طرف ایک سو گنگار کے ان باتوں کا لکھنا ضرور ہو گیا ہے میرا دل اب ہر شخص کی مخالفت سے خالی ہے اور سب کو معذور سمجھتا ہوں۔ لیکن ان باتوں کے چھاننے میں ایک قسم کی خجانت تھی۔ اس لئے بدرجہ مجبوری میں نے ان کو مختصر لکھ دیا ہے۔ ۱۳۔ مؤلف۔

جن کا بیرونی کام بہت اچھا ہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ بیرونی سخن دعوات قرہ و دمر زعمو و ناد اللہ بناہ نے ۲۵ لاکھ روپے خرچ سے بنوائے تھیں۔ شاید بیرونی سخن کے گرد عمارتوں کی قیمت تیس لاکھ روپیہ میں دو چار لاکھ روپے کا مسالہ تو کیا ہی ہو سکتا زیادہ فرق نہ ہوگا۔

کر بلائے سنی کے ابکت ادم سید ہاشم کے بھائی نے مجھ کو کر بلا میں سید ہاشم کے مکان میں ٹھہرنے کو کہا بلکہ پورا وعدہ لے لیا۔ ان سے معلوم ہوا کہ یہاں بیرونی سخن میں بازار لگنا تھا۔ انگریزوں نے شہر میں بغداد سے آکر معہ بچوں کے سخن میں ریحانی تھیں۔ ناظم پانچا نے نصال میں سب دوکانوں کو نکال دیا اور حکم دیا کہ سبہ کاروان نہیں جائے عبادت ہے۔ عوین زبار کے کہے وہیں جاوین اور کر بلا سنی بن بھی سخن کے اندر بازار کی ممانعت ہے۔ بہہ حکم ماکل حضرت عیسیٰ کے حکم عمل کے موافق ہے۔ جب آئے دکھانداروں کو عزم بہینہ لقمہ سہی مار کر نکال دیا تھا

اندرونی دروازہ اور عمارت کی خوبصورتی اس کے مختلف دروازے ہیں۔ ہم اسی دروازے سے چلے ہیں جس سے باہر فیشن بردار شیخ محمد زخمی کا بیٹھا ہے اور اس دروازے کا کام دیگر دروازوں کے ماکل سو بیجا ہے۔ اور

ناصر الدین شاہ فاحار کا سایا ہوا ہے تو سب معتمد الملک یہ کتبہ درج ہے۔ دوسری طرف ایک بڑا واہ اور اوس کے سامنے کا برآمدہ ہمدان کے ایک ناچر نے نہایت ہی خوبصورت بنا شروع کیا تھا ۲۳ کام میں جگہ بنا کر تاجر کا انتقال ہو گیا۔ شہیت کی صحت یہاں اس قدر خوب تھی کہ اوس سے بہتر خیال میں آئی شکل ہے۔ پ

جانب سے تھکلی باقر آج بدکلی باقر صاحب مجتہد ہندی جو آٹھ سال سے کر بلائے سنی میں مقیم ہیں اور یہاں عہتد ہندی چھتے سے ملنے بھی آئے تھے۔ جس وقت میں یہاں تھا اور ان سے ملاقات ہوئی۔ نہایت

نیک بزرگ ہیں۔ سوہی خواجہ عابدین کے رسالہ اندامان ذہین کا سہتہ ذکر کرنے لگے کہ بعض ہندی علموں نے اوس کو فضول الزام دیا۔ اوس میں جو اصول قرار دیے ہیں کہ ائمہ فائق و رازق نہیں ہیں اور خدا کو مانگنا چاہیے تو سول ان کے صحیح اصول نہ ہوں گے یہ کہ ہیں اور انھوں نے ایک ہندی عالم کے بعض مسائل کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ تم کو تعجب ہونا تھا۔ مگر حد میں معلوم ہوا کہ اول کی تعلیم اصول فقہ نامکمل تھی لہذا ان کے مسائل پر



مگراؤں کو اصرار ہے۔ آخر کچھ پیکرِ خصمت کیا ہے

**انتظامِ اہلبائت** کا طین میں انگریزی کونسل کا منشی اور آدمی مقرر ہے کہ زائرین کو کوئی تکلیف ہو تو مدد کرے اور گورنمنٹ بھی مدد کرتی ہے۔ وقف لکھنؤ یعنی خیرہ اودھ سے اس صنیعہ کا خرچ ہوتا ہے اور زائرین کی امداد اور نالیفِ قلوب کا نہ نہایت عمل اور مفید طریقہ ہے۔ کہتے ہیں کہ عراق نے عبادتِ علیؑ میں ہر جگہ یہی انتظام ہے۔ انہوں نے کہ ایران کا کونسل کہیں مدد نہیں کرتا اور جہاں تک معلوم ہوتا ہے بس اولن کا یہ کام ہے کہ یہاں سے زائرین اور مسافروں سے پاسپورٹ کارڈ یہہ ہر جگہ جبراً وصول کرتے ہیں۔ حکام بہت کم اپنے کام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ حالانکہ بیشتر فریض ہیں۔ مگر بعض جگہ بھی ہیں۔ کوئی عام حکم لگانا نہیں چاہتا ہے

**خوفنا کہ ہم** آج میں نے بازار میں کھانا کھلایا۔ خرچ یہاں ہر جگہ سے کم ہوا۔ اس وجہ سے نصف خرچہ خوراک ایک شخص کو دو باجو بہت قہن "ایسے جہ" یعنی رسول کے سر کی کھانا تھا کہ فاقہ سے ہے۔ خاصہ بڑے بھے۔ مگراؤں کے اصرار نے کچھ دیر پر مجبور کیا۔ بہ ناچار نہ کاری اور ہندی ہونے کا نتیجہ ہے

[مقام کا طین۔ بیرونی سخن سہرم]

**ابٹا کا وعظ** باہر آ کر ایک ملا کو دکھا جو سیاہ جوا سیاہ عامہ سینے میں بیرونی وعظ کر رہے تھے اور نیچے زیادہ تر عورتیں سیاہ بڑھے پہنے تھیں۔ وعظ علیؑ میں تھا۔ مگر کبھی کبھی فادری بھی لوتے تھے جب میں گیا تو وعظ میں کہہ رہے تھے کہ "محتاج لوگ بجائے سیدالشمسدا علماء کو بنا دسلہ بنا لیں حالانکہ یہ علماء سیدہ عورتوں تک کو نکال دیتے ہیں۔ اور علماء کا پھر وہ خود تجارت اور امر ہے۔ ان لوگوں سے جو خود محتاج ہیں کچھ اُمدد نہیں۔ مابعد ایک کتاب میں کہ کچھ عربی روغنہ خوانی کی ہے

بیرونی سخن اور بڑھ کر ہے۔ مقام بیرون سخن بہت صفات ہے اور جہاں طرف ستار بڑھے سنہ ہوئے ہیں

زائرین کم ہیں ÷

**سائل** سان سائین ضرور ہیں اور مختلف طریقے کے دروہا تک پہنچ کر کے رحم بھی دلائے ہیں اور زائرین ان خوش پوشاک گداؤں سے متنفر بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر مجھے اس ڈیڑھ دن میں صرف چار یا پانچ لوگوں سے واسطہ پڑا اسلئے میں سائون کی تعداد زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ باہر سے سبیل ہلانے میں نے بھی نی طرف سے اور والد مرحوم اور والدہ مرحومہ کو بیطرفی (جن کو زیارت کا بہت اشتیاق تھا) سے اسم سید القہر اور حضرت عباس (رضی اللہ عنہما) کی بیعت علیہم السلام یا ای زبائن پڑھیں اور جن لوگوں نے بیٹھا نمازوں کی سفارش کی تھی سب کے لئے دعائیں مانگیں ۔

شام کو صبح میں نماز مغرب جامع سے ہوئی ہے اور مختلف علماء جن کے حضور میں نماز میں پڑھانے میں مگر یہ ایک گوارا ہے کہ سب تک کسی جامع میں نماز نہیں پڑھتے جس سے شوکت دین طاب ہو۔

ہم ڈیڑھ ترقی کا سوال کرنے پر جواب ملتا ہے کہ ایک مسئلہ عالم کس طرح دوسرے کا اقتدار کرے؟ گویا اقتدارے نہ زمین کسی کے مذہب مسائل فقہیہ کا اقتدار ہے ۔

یہاں ایک مناظر لکھ دیکھا کہ نماز میں ایک مکہ مزبور سے رکھتے ہیں اور اوپر ایک بڑا ٹیبلٹ جاتا ہے اور آواز سے بولتا ہے جس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اب تم بائیں گئی ہے۔ اب کون کا وقت آیا ہے۔ اب سجدہ کا وقت ہے وغیرہ۔ جو کم کی وجہ سے ایسا رواج جاری ہو گیا ہے۔ مگر سندوستان میں یہ نہ سمجھیں نہیں دیکھی گئی۔ البتہ نماز عبد یا جمعہ من جب نمازوں کا زیادہ جو ہو جاتا ہے اور جو فون کا امام کے بعد ہو جاتا ہے کہ لوگ اوس کی تکبیر وغیرہ کی آواز نہیں سن سکتے تو ایک یا چنانچہ آدمی امام کے ساتھ اللہ اکبر یا سبحان دلی کا اعلیٰ و مجدہ زور سے پڑھ دیتے ہیں تاکہ سجدہ اور قعدہ امام کے ساتھ ہو۔

آب میں سجدہ و قعدہ طہرہ میں روز نماز لکھ رہا ہوں۔ ایک شخص میرے پاس بیٹھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ جگو کچھ دوکرہ وٹی کھاؤں۔ یہ مجھ سے اور میں نے بار بار کہا کہ میں اپنے کام میں مشغول ہوں میں کرا

چکر کھانے کے بعد طاق کسری ۳۔ ۴ گھنٹہ میں در سا فرمایا (۵۰۰) قدم سیر کیا۔ اس عمارت کا سچہ نوبی ظاہر ہوتا ہے یعنی وہ ڈاڈر ٹول کی وقت جو مینار یا گنبد طاق کسری کا گنبا ہے اسی طرح مثل پھاٹک کے گل جو جسم موجود ہے۔ نصف گنگورہ بانی ہے۔ اور نصبت گزرا ہوا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ عمارت بہت بڑی اور شاندار مثل رنگ محل در قلعہ کے ہوگی۔ آئے جانے کے وقتیں دروازے ایسے موجود ہیں جیسے قلعہ کے دروازے ہوتے ہیں۔ اس پاس بڑے بڑے ٹیلے ہیں جو شاندار عمارتوں کا بلکہ ہے۔ اس میں ایک نین کران کو کھودا جائے تو قدیم ایرانی چیزیں اور علامات تمدن بہت کچھ نکلیں گے۔

طاق کسری کے متصل یعنی تقریباً ۲۰ میل پر پجانبی شمال مشرق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مقبرہ ہے۔ یہ دونوں چیزیں ماٹن ہی میں ہیں جو دارالحکومت سلطنت لوشیروان کا تھا۔

سلمان فارسی کا درجہ صحابہ رسول میں بہت بڑا ہے جہاں تک کہ کبوتر یا امامیہ ایمان کے حوالہ مدارج میں اور سوال درجہ خاص ائمہ و انبیا کا ہے اس میں سے حضرت سلمان درجہ نہم تک پہنچ چکے ہیں اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ مثل حضرت ابوذر درجہ ہفتم سے نہیں گزرے۔ امام حضرت نے حدیث شریفہ کے بموجب بروز خندو فرمایا تھا 'مسلمان ہم المہین میں سکر ہیں'۔ حضرت سلمان سرمانہ تھا۔ مس حضرت علیؑ نے حضرت سلمان کو بخت نہ اپنی ماٹن کے کہ جبکہ انتظام مشکل ہو گیا تھا گو زورہ ماٹن باجارت علیؑ مقرر ہوئے تھے اور حضرت سلمان نے قریب باطنی سواستقامت کیا۔ سبب ان کا انتقال ہوا اور دفن کئے گئے اور یہ مکان مقبرہ دریا سے دور تک صاف نظر آتا ہے۔

فارس کے دو فارس کے دو  
شہرے آدمی فارس نے عرب کی طرف دو آدمی دیئے۔ ایک زوشیروان نہشتاہ اعظم نصف ایسا کا مالک جو عدالت میں مشہور ہے لیکن اس کا لٹان صورت اسی قدر باری ہے جس قدر اسلام کو اور حضرت کو نبیؐ احمادؐ ثابت کرنے کے لئے ضرور تھا۔ گمراہ کی برکت سے اس کے نام نے بسوا امداد اطمینان کر لیا اور اس کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ دوسرا غریب گن نام مہم شخص جس نے بوجہ طاعت رسولؐ صحت و جاہ سے

(بڑے زراعی ڈول) بین اول میں بہت ہندستان کے عام چروں کے دو یا تین بہترین چرس کے ختم پر ایک چمڑے کی لمبی پٹی بطور دم کے لگی ہتی ہے اور اس میں مٹی بندھی ہوتی ہے جو چرس کے ساتھ منکڑھائی ہے اور بیڑم بندھ کر اوپر پونجی ہے ہندوستان کی طرح ڈول میں سے تقریباً ایک چارم پانی بلکہ کوئی حصہ بھی گنوس مادریا میں گرکھنا لہ نہیں ہوتا چرم سے ایک گول کلڑی شل میں کے کنارے پر لگی ہوتی ہے عین بڑھیکلی کے نیچے اوس چرس خود خود آجاتا ہے ۛ

اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پانی گرنے کے لئے کسی آدمی کی ضرورت نہیں ہوتی اور ایک آدمی چرس کو چلا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں پانی کھینچنے کے خرچے میں لہر صدر ماہمار کی کفایت ہوتی ہے اس حال میں ہر لوگ ہم سے زیادہ لائق ہیں ۛ

ملائن کے نام اور نظارہ آج ملائ کے کھنڈ اور طاق کسری ٹوٹیہ وان عادل بھی نظر پڑا۔ ایک گندہ سجزہ نموی کی ملامت ہے اور لکھتے ہیں وہ باقی ہے باقی سب ختم ہو گیا ہے۔ ملائ ہی کے پاس شہر لہ آباد سبسا بون نے آباد کیا تھا۔ یہ ملائ ٹوٹیہ وان کا دارالحکومت تھا۔ ٹوٹیہ وان ایک منظم اور لائق بادشاہ تھا۔ غالباً اوس کو نیک عادل کہتے تھے اور شیخ حسدی نے جو یہ شعر اپنے مدوح ابو بکر انبیا بن سعد زنگی کی تعریف میں لکھا ہے ۛ

سبتر گرد و رت بنازم جنان ۛ کہ سید مدوران ٹوٹیہ وان

وہ زیادہ صحیح نہیں میرے نزدیک آنحضرت کا یہ فرمانا و لیلۃ فی ذماتہ ان علی بن عبد ان دین ملائ ٹوٹیہ وان کے زمانہ میں پیدا ہوا) اکتاب لکھی واقعہ کا اظہار ہے نہ کہ کوئی غرض کارطہار۔ ملک عادل ٹوٹیہ وان کا لقب تھا۔ ہمارے عادل بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا کوئی شخص کا جو سب نہیں ہو سکتا۔ اسی طاق کہری کی بابت کہا گیا ہے:۔

ردہ داری ہیگند طاق کسری حکوت ۛ چنڈ لویت میرتزر گندہ وان اسباب

اہل ایران عرب  
کی حسامت

یہاں کے آدمیوں کی حسامت اور قوی اور عورتوں کی مثل صورت و حسامت ہمارے یہاں کی عورتوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ گوگون کا لاس اور گھوڑے بھی بہترین۔ لیکن نشست و برخاست اور طرفہ بود و باش میں شمالی ہندوستان بلکہ دکن والے بھی ان پر قویت رکھتے ہیں۔ سرخشاہس کے تمدن و تہذیب میں ہمارے دیہانی یہاں کے بدوی گوگون یا جنگلیوں سے لقدنازقی یافتہ ہیں۔ آج ایک حمار لہجہ کہنی کا واپس جا رہا تھا اس سے معلوم ہوا کہ بغداد میں بچہ اللہ سہم کو فرطینہ نہیں ہوگا اور شاہد ج رات کو بغداد پہنچ جاؤں۔

سایہ کی صورت اب جگہ اس جہاں میں ہے اس میں بہو اور بہو نہیں بچھ جابا کرتی تھیں۔ حد آباد سندھ کے لوگ جو عرصہ سے مستوطن ہیں رہتے ہیں ان کی عربی زبان بگڑی ہے۔ اونھوں نے اور چند اور مسلمانوں نے قصہ کر کے یہودیوں کو نہ آنے دیا۔ مجھ کو اس قسم کی خود غرضی ناگوار معلوم ہوئی کہ ان کو مستوطن جگہ ہندی اور نکرا کر اس۔ مگر اس قسم کے لخصیاں اسی مدوں تک رہیں گے۔

مٹی کے خوشامکانا آج لخص مٹی کے سے ہوئے خوشامکانا قلعے اور مکانات نظر آئے جن کی دیواریں نہایت باقاعدگی اور صاف تھیں۔ یہاں مٹی کے مکانات جو بٹا دامن جاتے ہیں انہیں اچھے مانتے ہیں۔ حد آباد سندھ میں مجھ کو مٹی کے خوشامکانا دکھنے کا بارہا اعلان ہوا۔ وہاں بھی بارش کم ہوتی ہے اور تھینہ مکانات کا رواج کم ہے۔ یہاں بہت سا عجیب سے کہ سارے ابگڑوں کے جو اس وقت میرے سامنے ہے۔ میں نے اس میدان میں باغات تو دیکھے لیکن باغ سے علیحدہ درختوں کا بہتہ بہت کم پایا۔ یا تو درخت لگے نہیں یا لوگ کاٹ لینے ہیں۔

آج رات سے تین تین دریا سے بہت بلند ہو گئی۔ چنانچہ جس کے ذریعہ سے پانی طیرھا جاتا ہے بڑے طرے باغ نظر آئے ہیں جن کے گرد اونچی حمار دیوار ہے اور علی اور آدھ سونگ مکان باہر ہیں اور گھوڑے جو بانی کھینچنے کے کام میں لائے جاتے ہیں بندھے ہوئے ہیں۔ یہاں دریا کنارے جو جس

ابک محمدی شمالی و چند قرآن کھنے نام اسبسا میں تلاش کیا نہ ملا۔ کپتان و نائب نے افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ تو سب مسافروں کی تلاشی لین۔ گزین نے استغفر بھلے آدموں کو تکلیف دینا مناسب سمجھا، ایک کی بابت جہاز والوں نے کہا کہ اوس کی قیمت مقرر نہ لیا جاسکتی۔

**تصیریون قرظینہ** بہان قرظینہ کا اسبا خط ہے کہ اس غلام پر شام کو جہاز بیونجا۔ بصرہ میں ختم ہماری کو سات دن ہو گئے اور تار کھی بہان ہے۔ بہ بڑا بارونق قصبہ ہے۔ گزیر مسافروں کو آنر لے نہا اور کہا کہ بصرہ میں بیماری ہے اور کہتے ہیں کہ ٹوک بھی نہ لی اور کہہ کر عذرتیں ہماری ہے۔ ہماری جہاز میں وہاں کے مسافر ہیں۔ حالانکہ یہ جہاز عذرتیں مالکن ٹھہرتھا۔ دجلہ کے کنارے عزیز ایک بستی ہے جہاں حضرت عزیز پیغمبر کا روضہ ہے ایک بزرگ بندو ایک بہت بڑی سرائف نظر آتی ہے یہود و عوام دکان زمارت کے لئے مائلے اور آنر لے بہن اور اون کو بہت مانتے ہیں۔

### [۱۵ اجون الساع جمعرات]

**کافی ہنسنا تہ رکھنا** سفر میں اسے واقعات اکثر تیز آنے ہن کہ آدمی کے پاس وہیہ جو اور کھانا نہیں ملتا ایک مسافر کا مثل اکثر مسافروں کے خیال تھا کہ عمارہ میں حماز ٹھہرے گا جس بل ہائیگی۔ لیکن بہان جہاز چھوٹا۔ ایک چنبلی صتا بلا جس کے رہ گئے ہماری ہاں بھی ہنسنا بل کل مک کی تھی۔ سڑکی کے این حصہ نے اون کو اپنا ہمان کرنا۔ بحیرہ سے معلوم ہوا کہ مسافر کو اننادہ سے زیادہ چیزیں اور چند خشک چیزیں کھانے کی اپنے ساتھ رکھی چاہئیں ورنہ ایسے اتفاق پیش آنے پر کہ حسب اید راستے میں کھانا نہ ملے تو کوشش کی تو نہ ہن پہونچ سکتی ہے۔

**مسلمان بلا جن** جہاز لے مارم سوسے دو عربوں کے جو جہاز کو مثل کپتان کے مددگاروں کے چلا تے ہیں ترکی ہمسائی ہیں جن کا رنگ گورا اور لیے چوڑے آدمی ہیں۔ باؤ مسلمان یہہ کام کرنے نہیں کہی صلحت سے عیسائیوں کو رکھا گیا ہے۔

مخوفان کو سنا لیتے لاریں (اور سنا لیتا نا ضروری ہے) تیرے کے زیادہ بروہ۔ براعرا نہ کون ورنہ جسے موقع پر غرتوں کا بیج میں بندھا ہمارا ہمارا بیماری کا موجب ہے۔ جیسا کہ مولیٰ حسب سبب سابقہ ذکر کی

لیا سخت جایاں -

آج بدوں کے بہتے شیمہ گاہ دریا کے ہر طرف آئے جن میں بستانا ڈوبنے لگیں اور بکران۔ اولیٰ بغیر نیکہ بہت سوخن لگی گھڑے تھے۔ سہ لوک یو الباس پہننے نئے اور زیادہ متہن معلوم ہوتے تھے۔ سب کہیں کہیں نزدیک لے اور دو ایک جگہ لے لیا جلتے تھے۔ گواں دست زمین میں کھڑی کا شت سلام نہ ہوئی۔ اور یہ سناہ فصل کا بھی نہیں ہے۔ سہ زمین آباد ہو ماوے لایقیناً سالانہ کچی کر ڈرو یہ کی آمدنی سلطنت کی بڑھ سکتی ہے۔ اور سوچا کات سرویا۔ بلکہ پیا۔ اور رو میلسا۔ کے نقصان کی طرف ہو سکتی ہے۔ گورنر ہے کہ اور وئی جگہ لے اور وئی سزا شین کر کو انتظام کی کھلتی ہے

[۱۴۲۰ء میں لکھنؤ پر چھاپا]

آج صبح سے آبادی یعنی عرون کے دیات زیادہ آئے اور بعض مقامات میں کئے ہوئے تھے کے انار کھی لے۔ عرصہ امی کا خرچ گویا کچھ نہیں ہوتا۔ سناہ دستوں کے نئے محض ان کے بالوں کے کھل کے ہوتے ہیں اور دیات نسل ہمارے یہاں کے ہیں۔ اون کے مکان بھی خام پیر ہوا۔ پورے کی چھتیں ہیں۔ البتہ مکان ہمارا دیات سے بڑے ہیں۔ کئی دیان میں ہیں۔ کھانے کی طرح بھی ہندوستان کو بہت کم ہے اس بڑی بڑی قیمت کی گھوڑا دیان ہیں جن کی فروخت ہے ان آوں کا روپیہ سے ہندو اور کارنوس خرید کرتے ہیں اور جس کے اس بند تین کارنوس زیادہ ہوں وہی زیادہ مغز سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ دوسرا نیرغا آتا ہے یہ

تیری یا گمشدگی آج میرا ٹھکانا جو غازی آباد میں منتر کے لئے ریل سے نیا ہوتا ہے تو کیا۔ اس میں ایکٹ جہاں تک چاندی کی انگشتری سپر جنٹن کے نام تھے اور ناس اور وئی کھی لگی اور

[ دریا سے دجلہ - حجاز سے اور نون سے ]

**حجاز پر دھوب** حجاز پر چونکہ چھتین مہین تمام دن دھوب کی سخت تکلیف تھی ہے۔ پردہ نہ مانتے تھے کی وجہ سے بنا تے تھے کہ ہوا کے زور سے حجاز کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے لئے آئین زیادہ قوی لگانا چاہئے۔

حجاز ہلکا ہو۔ گوگ دن بھر کی دھوب اور رات کی سردی سے بیمار ہو جاتے ہیں اور بچے کی منزل جو آہستہ اور ملازمین حجاز اور مسکن ٹکلا اس کے کمرون کی ہے اس میں مار مار سے پھر لے تھیں۔ بعد اور بغداد کے درمیان مسافراں کثرت سے جاتے ہیں کہ مرے خیال میں ہر روز حجاز روانہ ہونے بھی مسافروں سے بھر سکتا ہے۔ مگر وہ یہاں تک کر کھا کر جاتا ہے۔ خشکی کے واسطے سے ڈاک گاڑی کا انتظام حکومت کی طرف سے ہو لویا لہذا دو تین دن کا سفر بجاوے اور سب سے آدمی بوجہ کفایت وقت اسی میں سفر کرنا بہتر کریں۔ مگر بغداد اور پٹوے بننے کے بعد پھر اور بغداد کے درمیان بل ہو جاوے گی تو یہ وقتیں سب دور ہو جاوے گی۔

**حجاز میں پردہ کے سراج** حجاز میں مختلف قوموں کے آدمی اور یہودی عورتیں ہیں۔ یہودی عورتوں کی شکل کبھی عورتوں سے بہت ملتی ہے۔ مسلمانوں میں اس وقت حجاز پر پردے کے چادر تھے نظر آتے ہیں۔ سب سخت اور باقاعدگی پردہ اکب صاحب کا ہے جو کہیں کہیں میں اور ضلع کفمنو کے رہنے والے ہیں۔ اول کی کاہل جو تہا بیت پہ لٹول اور کمزور ہیں حالت عورتوں جہاں تک ممکن ہے سخت سے سخت پردہ کرتی ہیں۔ اور ان کی برابر جو یہودی نوجوان رات کو زبان عرب میں گالے ہیں تو وہ بہت خفا ہوتی ہیں۔ اور اسے نصف پردہ جینا کہ عموماً مشرق سے ہندو تین ڈونٹ تھرتھرتا ہے ایک اول جفا کا ہے جو بڑی کی ریاست کے ہیں اور زبانات کو جا رہے ہیں۔ اول ہی انکر ایک ریلج پردہ مسلمان عرب اور کرو عورتوں اور نوجوان کی عورتوں کا ہے سبھی زبانات کھاری ہیں اور چہرے کو بہت کم چھپاتی ہیں۔

حجاز میں ان شخصوں سے اپنے اشغال اور کاروبار میں سمجھنا ہوتا ہے۔ زائرین کو مناسب ہے کہ جب



گئے ہیں۔ مگر دن بھر کوئی کاسنت نظر نہیں آئی۔ البتہ کہیں کہیں گھجرون و بونہ کے پانچ تھے۔ پھرین  
 گائین۔ اور کہیں کہیں پھنڈوں کے گلے نظر آئے۔ خاصکر پھرین کثرت سے ہیں۔ راستے میں جھونپڑیاں  
 اور بالوں کے مختصر خیمے اور چند مکانات بھی ملے۔

[ ۱۲ - حول المصالح برجزاز ]

مقابل عمارہ ہمارا چنانچہ صبح ہمارہ ہو چکا۔ نہایت برواقی قبیلہ ہے۔ سیکڑوں آدمی کنارے بکھڑے  
 تھے اور بادے عوامانہ لمان ہیں۔ بازار لداؤ کا مسقف اور شاندار ہے اور بصرہ سے بہتر بنا ہوا ہے۔  
 مکانات پختہ ہیں۔ بہت سے مسافر بہان آئے۔ تموہ خانے بھی بصرہ سے بہتر نظر آتے ہیں۔ دریا کے  
 ۵-۶ قدم کے فاصلے سے بیچ میں شکر چھوڑ کر دوسری طرف یختہ عمارتیں شروع ہو گئی ہیں۔ اب تک ہم  
 جتنے مقامات دیکھے عمارہ سب سے زیادہ صاف اور قابل قدر ہے۔

دریا پر ایک شاندار خانقہ ہے کیونکہ دونوں طرف آبادی ہے اس پر کے ایک حصہ کو جھارڈی  
 آمدورفت کے لیے کھول دتے ہیں۔ یہاں اور دوسرے مقام پر بھی کل شام مسافروں کو آگے نہ دیا بلکہ  
 الگ کنارہ برآتا اس وجہ سے کہ بصرہ میں بیماری ہے۔ لیکن درحقیقت بصرہ میں بیماری کو ختم ہوئے  
 اور قزلباشیہ موقوف ہوئے کئی دن گذر چکے ہیں۔ اب تک ان مقامات پر نہار یا دوسرے ذریعہ سے  
 اطلاع نہیں آئی۔ اگر سی بے پروائی سے پتہ تو شاید ہم کو بغداد میں بھی بہ صورت پیشانی و سے

رات کو تیزی شکر اور سبزیں العابدین اور آقا سی علی سے ملاقات ہوئی۔ سبزیں العابدین  
 سے معلوم ہوا کہ جنت البقیع میں اگرچہ جنام کو سلطان کے یہاں کو خواہ ملتی ہے باہم وہ روضہ جناب  
 سب سے وائے رحمانین مزہمہ کرتے ہیں اور غ۔ عا ہر شبیہ سے لئے لبر اندر جالے نہیں دیتے  
 اور امانہ نگروا زہ بندر کھینچتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں ان قسم کی سختیوں کی اجازت نہ تھی مگر پارلیمنٹ و  
 مشروط من الباعل میرا ہے۔ بہتر ہے کہ پارلیمنٹ میں اس کی بابت سوال کیا جاوے۔

اور آنحضرت کے متعلق دعا صحیحہ کا ملہ اور صحت بدن کی دوسری دعا پڑھی ۞

**قصبہ گورنبہ** قصبہ گورنبہ صبح کو آیا جو جلد اور فرار کے درمیان واقع ہے یعنی ایک طرف قرآن اور دوسری طرف تلام ہے۔ لیکن نہ زیادہ روئی ہے نہ بخار ہے۔ حال لاکھ ہے اسلئے درجہ کی مٹھی اس علاقہ میں بن سکتی ہے۔ یہ مکانات بختہ بھی ہیں۔ گریبان بختہ مکانات کی اینٹیں ہدمنا اور نل کچی اینٹوں کے گلی معلوم ہوتی ہیں۔ لصرہ میں بھی یہی حال ہے۔ البتہ جو مکانات چوٹی بنے ہوئے ہیں یا جوئی و منخ کے میں دنہ خوشنما ہیں ۞

**چہار رکب تکرار** کل ہمارے ساتھی شیخ عبدالرحمن بن (چوہری و فارسی و اردو دست خوب بولتے ہیں) اردو عرب ملازم کہنی ہیں جو مسافروں کو جہاز پر بٹھانا ہے اور ہر ایک کو جگہ بانٹتا ہے خوب تکرار ہوئی۔ اس عرب ملازم نے کہنی نے ایک پیچیر ہی ہندی کو جس کے ساتھ بی بی فحیحی سختی سے مخاطب کہا اور جبکہ سے بٹھانا چاہا اور ہم کو بھی ہمارے کھوکھ سے کہا کہ اپنی جگہ جاؤ۔ شیخ عبدالرحمن نے اس کو بہت برا بھلا کہا۔ اور کہنا کہ ہزاروں بہرہ کجہاز سے نکل جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہے ابوالکبتان بھی کمال نہیں سکنا اور فانیوں سے کم جگہ نہیں دیکھتا۔ ایک نوجوان ترک پولیس کا نائب سکڑ یا افسر وہیم تھا اس نے اس شخص سے کہا کہ اگر تین دیکھ لیتا کہ تو نے عورت پر سختی کی ہے تو بھی جا لان کر دیتا۔ تم لوگ اس کہنی کے بڑے خیر خواہ ہو لیکن ترکی کہنی میں ایک ایک زائر کو دس دس کی جگہ لائے ہو۔ سراسر اس پولیس نے کہا کہ اگر سختی کرے تو مارو۔ اس میں شک نہیں کہ ہندیوں کی وقعت کم ہے اور ہندی بھی سہیر بہتر شکستہ حال رہتے ہیں کہ بظلمات سب فوجوں کے۔ لوگ اس ٹوٹے اور سہلے کپڑے پہن لیتے ہیں تاکہ اچھے کپڑے ختم سفر پر کام آویں۔ اس زمانہ میں جبکہ سب تو میں جہنمت کے بڑھکڑیاں لباس پہنتی ہیں بہرہ بالیسی سبیلے کپڑوں کی سخت مضر ہے ۞

**راہ من ملک لیمات** آج رات سے من دونوں طرف وحشی عربی ملے جن کے لڑکے عموماً از سر تا پا برہنہ ہوتے ہیں۔ آج ملنے لگے اور پانی میں بھاگتے ہیں۔ نالے دریا میں سے جگہ جگہ لگا کر

ہندوستان میں مشیتِ ملارہ و فقہاء اس بات کو عیناً سمجھتے ہیں شاید اس وجہ سے ہو کہ وہ کہیں  
سستی عمل کو بھی دوکان کرنے میں نے نہیں دیکھا۔ مگر اس میں عیب ہی کیا ہے ؟

[ یومِ سنتہ ارجون سلاخ ]

آج ہم صبح ہی ادھک کر جہاز پر آئے۔ لوگ رات سے جہاز پر موجود تھے۔ ہوادار مگر مختصر حکم لکھی  
سابق میں بصرہ تک جو سکند کلاس میں آئے اوس کی یہاں زیادہ آرام ہے۔ ایک عرب نے اگر کہا کہ میں اکٹھ  
ٹکٹ لئے دتا ہوں اور زائرؤن کے ٹکٹ خریدتا ہوں۔ چنانچہ ہم کو بھی ٹکٹ کم ہوئی اور اسی کی معرفت  
ٹکٹ خرہے۔ کچھ عرصہ کے بعد سخت آندھی چلی۔ ازبر کا شامیانہ جو جہاز پر لگا ہوا ہوتا ہے اٹھا دیا گیا  
گرد کی کثرت سے بہت تکلیف ہوئی۔ رات بھر اور سوتیم سفر تک صوب اور آسمان کیسے رہنا پڑا لگا  
رات کو بدن میں درد اور بڑھی سے تکلیف رہی ۔

اہل شہر کو جہاز پر پہنچانے کے لئے بہت سے آدمی آئے تھے جن میں دن پندرہ نوجوان یا کھولیں  
وضع کے تھے جسے ہمارے علی گڑھ کالج کے فینیشنل نوجوان۔ البتہ یہ لوگ زیادہ وحشیہ تھے۔ اکثر  
انگریزی کپڑوں پر ترکی ٹوپی اوڑھے تھے اور بعض اعلیٰ درجہ کی عربی قباجا پہننے کی ٹوپی رکھتے ہیں۔  
میں بہت دیکھ کر خوش ہوا کہ مسلمان ترک بہت تو شمال میں۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب یہودی ہیں۔ لیکن  
انہیں کی دوکانیں زیادہ ہیں غلطی سے میں ان کو ترک سمجھتا رہا ۔

جہاز پر سید ہجوم ہے کہو کہ در بہان بصرہ اور بغداد کے سفر کا یہی طریقہ اس علاوہ میں ہے۔  
جہاں نایک اونٹ گاڑی کی چال سے زیادہ نہیں بلکہ شاید کچھ کم رفتار ہو۔ کہنی کا ہانکے سطح ممبر  
بار بہت طاقتور ہے جو ایران کی طرف داری میں مشہور ہے ۔

[ ارجون سلاخ کیشنیہ جہاز کشتی ]

صبح کو ادھک سخت تکلیف معلوم ہوئی۔ نماز قضا پڑھ کر نصف پارہ قرآن شریف سورہ کہف و پیم

ہے مگر کانون کی صفائی کم معلوم ہوتی ہے۔ عراق عرب اور عراق عجم بلکہ اسلامی دُنیا کا ایک بہت بڑا مشکل مسئلہ بھی صفائی اور نظافت کا مسئلہ ہے جس کی طرف ادن کو خاص طور پر متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔

بیشہ دیکھی جویز کم آریاؤن کی ایجاد دین اون کے نمونے سے ان ممالک میں ہم لوگوں کو تکلیف ہونی ہر پولیس کی دروبان بہت خوشنما اور جوان بھی اچھے ہن۔ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حکومتیں بڑے

پولیس

ہوئی پولیس اور فوج کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ انتظام انجام رکھنے کے لئے بیشک یہ بات بہت ضروری ہے۔ ٹیج کے لوگ جگڑوس کرتے ہیں ادن کی کمرہن کارٹوس برابر لگے ہوئے ہن اور بندوق ہاتھ میں ہے لیکن وہ کسی سے کچھ مزاحمت نہیں کرتے۔ پولیس اور فوج کے انتظام سے فائدہ ہونے کو

بعد گورنمنٹ نرکی کو لازم ہے کہ صفائی کا انتظام کرے اور مسامروں سے جو بنام نہاد و مرنظنہ خواہ تصدیق تکرار جو زیادہ ٹیکس لیا جاتا ہے اور جو مرتب دُنیا میں ایک مختلف ہا ہے اوس کو دفع کرے۔ غریب آدمی

جو زیارت کرتے ہن ادن دستار و سیر نظیہ اور بنیے اویہ س قد مدیق تذکرہ لے لسا دانی ہے۔ ایسی چھوٹی چھوٹی احمدیوں سے ممالک اسلامیہ سے رشتہ افون وانکا مضبوط ہو جاتا ہے۔ گورنمنٹ اگر یہی بہتر

کم فیس ایسوی منج پر لیتی ہے ۔

[بصرہ ۶ جون ۱۹۵۷ء - برصغیر ہندوستان]

- تمام دن سرزمین معام ہوا۔ بانار علی مقام بھی بہت بڑا ہے۔ ہمان دو پہر اور سام کو ایک نو کتہ (سکان طمانی) میں کھانا کھیا اور کچھ چیزیں خرید کین۔ ہمان سہا سی اور غیر سہا سی سب اگر کھانا کھاتے ہن ۳۰ براہ مشن ایک قسٹ آدمی کھانا کھاتا ہے۔ گوشت ہن تنگ چرچ نہیں ہوتا بالکل بلا ہوا ہوتا ہے۔ بازار میں فروخت کرنے کے بعد دوکاندار جب چیز دیتا ہے تو کہتا ہے "بھارک ہو، اور جیو پیم اوا کسا جاتا ہے نو شکر یہ انا کارا ہے بعض اہل ہن کہ دوکان پر بیٹھے قرآن پڑھتے پڑھتے ہیں بعض دوکاندار بے ہن چھوٹے نے بچھل بٹون میں مولویت کی سندھال کی ہے۔ یہ ان لوگوں کے قابل ہے۔

{ میں سفر سے واپسی کے بعد گوٹہ منشی عثمانیہ کی خدمت میں اس کے متعلق تحریر کر دیا تھا۔ مگر صورتِ جنگ کی وجہ سے اس عملِ سلطنت کے پاس رو بہ گمان ہے۔ سفر نامہ کے چھیننے کے بعد انشا اللہ اس تحریر کا ترجمہ روانہ کر دینا ارادہ ہے }

**شہرِ بصرہ** بصرہ میں اگر اول دفعہ میں نے بازارِ شُغف یعنی پٹے ہوئے دیکھے۔ اگرچہ تخریبِ زمینِ شہر ہے کہ نامِ اسلامی ایشیا میں حضرت کے بازار ہوئے ہیں۔ مگر ایسے بازار دیکھنے کا کثر اتفاق ہوتا ہے۔ یہ دوکانیں کچھ پستانِ انداز میں ہیں۔ لیکن ہر چیز کا بازار جداگانہ ہے۔ مالِ کثرت ہے۔ لہذا نہایت سلیقے سے لگایا گیا ہے۔ دوکانہ اور کچی عموماً خوش پوشاک ہیں۔ دوکانہ اندازِ ہمت زیادہ ہیں اور شاہِ یہودی ان سے بھی زیادہ ہیں۔ ولایتی چیزوں کی قیمت ہندوستان سے کسی قدر کم معلوم ہوتی ہے۔ ہمتے ایک دوکان بصرہ میں ایک شخص ترکی کٹاہ اپنے کھڑا تھا خیرت بیا۔ یہ بہت بڑا مکان تھا۔ راستے میں ایک ستر لے گیا کہ تین شخص یہودی تھا۔ آپ لوگوں کو واقف معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے کہا بیشک۔ مگر اس خیال سے صبر کیا کہ کچھ بوری ہندوستان کے مسلم ریل کے بٹولوں پر چاؤ بیٹے ہیں۔ یہودی بہر حال خنزیر سے پرہیز کرتے ہیں اور طہارت کے چند قواعد رکھتے ہیں۔ یہاں مسیحیوں کی دوکانیں دیکھیں جہاں چند مسلمان عرب حوثی جا رہے تھے۔ ایک عورت نماز چاروں پہن کر دیا۔ عام لوگوں میں تمیز کم معلوم ہوتی ہے اور تمدن کم ہے۔ مثلاً ہمتے رستے میں دیکھا کہ تھے چھڑ کاؤ کے لئے مشک بھرتے ہیں۔ گودا نہ متک کا دریا کے کنارے کی طرف کر کے ہاتھ سے پانی مشک میں ڈال رہے ہیں :

**بیت الحرام کی تخلیق** سرکار میں جہاں بہلاقیام ہے اول دفعہ سڑک اس سے مقابلہ ہوا۔ بیت الحرام نماز میں میں آیا اور گنہ گار نام ہے۔ نہ کبھی اسپر سپیدی ہوئی نہ اس میں صفائی ہے۔ اور حیثیت کے مختلف مقامات بڑوں بیٹے جاتے ہیں اور زمینوں کا باقاعدہ ٹھا ہوا ہے جس کو ایک گنے میں کر دیتے ہیں۔ سرکار میں جو زمین کا پانچواں ہے اور دوسری طرف بٹوں کی حیثیت بازار کی ہے اور زمینوں کا کوڑا ٹھا ہوا ہے۔ سڑکوں میں صفائی

کہ مینا کے گرد کی تمام عمارت اولوں کو مل جلے تو وہ عمارت بڑا مینا۔ مگر مینا کے گرد تقریباً ۳۴ حصہ اہل سنت کے قبضہ میں ہے وہ نہیں دیتے اور اونھوں نے چھت پر بڑی مسجد تیار کی ہے اس وجہ سے مقام خراب پڑا ہے۔ میرے نزدیک بیشتر شیعوں کی غلطی ہے کہ وہ مقام تیرک سے اور اس کو ضرور درست کرنا چاہیے۔ دس ہزار کے خرچ سے جو مینا کے دو بلند شیعوں کے نزدیک کوئی بات نہیں عمدہ عمارت اور مسجد بن سکتی ہے۔ مینا کے اوپر علم یا نچہ ہے اور اندر چند خوبصورت کھینے اور جھنڈیاں نصب ہیں۔ یہاں بجزرات (یعنی کوبان وغیرہ نحو شبہ یونین) جلائی جاتی ہیں۔ عرب۔ کرو و عجم وغیرہ آنے ہیں اور ادب کے زبارت کر کے اور نماز پڑھ کے چلے جاتے ہیں۔ یہ مقام ہماری سرکاری چھت سے متصل ہے۔ منزل بالا پڑ پکانہ مشرق اہل سنت و جماعت نماز پڑھے ہیں اور نیچے جانب غرب شیعہ۔ بعد مغرب مینا کے اوپر چڑھ کر بعض لوگ قرآن مجید کی آیات یا شیخ عبد القادر صتا جیلانی کی لعر لعر من صدائیں دیتے ہیں +

**شہر لبرہ** آج ہم کشتی میں سوار ہو کر لبرہ گئے جو مینا سے تقریباً ڈیڑھ یا دو میل ہے۔ کشتی کا کاروبار یہ بات آدھ رفتنی کس آدھ آنے کے حساب سے دیا گیا۔ دریا ایک طرف زیادہ زرخا کے بڑے بڑے باغ ہیں اور دوسری طرف ٹچہ ٹرک ہے۔ یہ بڑا بکی ایک سٹن ہے جو لبرہ میں لائی گئی ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی نہریں دونوں طرف نکالی گئی ہیں اور اب بھی نکالی جاتی ہیں۔ جانب غرب ٹرک سے جسے کارٹا مان جانتی ہیں لیکن ٹرک اور دریا کے مین کوئی ٹھہرا یا حد حاصل نہیں۔ ٹرک رقبٹس کا ٹران جلتی ہیں جن میں دو گھوڑے ہوتے ہیں۔ یہ گھوڑا مین اور بھاری اور پرائی وضع کی ہیں۔ دریا میں لوگ برتن دھوتے ہیں۔ کبڑے دھوتے ہیں طہارت کرتے ہیں بیٹاب کرتے ہیں اور اسی کا پانی پیتے ہیں۔ میرے نزدیک دریا کے کنارے پینے اور برتنے کے پانی کے خوش جگا تھا بنانے چاہئیں اور دریا کو جو شہر بن جانا سے پاک کہنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ پانی متعفن معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں اور حکموں کو لازم ہے کہ پانی کو گندہ کرنے کی ممانعت کریں۔

مگر (کشمکشوں) میں انتظام زیادہ عمدہ ہے اور رشتوں پر شخص کو تکیہ نہ سے بچنے کی غرض سے پہلے  
 دینی ٹیڑھی تھی اب گویا بند ہے۔ اور ہمارے ساتھی میدزین العابدین نے بیان کیا کہ مجھ سے گزراؤں نے  
 کہا کہ تم نے تم سے کچھ نہیں لیا۔ مگر صرف یہ کہ تم نے جو کچھ کہہ رہے تھے وہ تو وہی ہے یہ وہی موصوف نے کہا  
 استغفر اللہ!

**محلہ علی مقام** علی مقام دریا کے کنارے ایک محلہ ہے جہاں میر الامینین نے مقام کیا تھا۔ وہاں ایک بون  
 بنایا گیا ہے اور مسجد بھی ہے۔ یہاں ایک سراو بائبل دریا کنارے ہے نیچے حارون طرت بازار اور پیر کرہ ہے  
 پیر کرہ پختہ ہے۔ مگر سیدھی شاید ۵۔۶ برس سے نہیں ہوئی۔ مگر خاما ہو جا رہا ہے۔

کشتی والے نے آدمیوں اور سب کو یہاں تک لانے اور جہاز تک لیجانے کی اجازت بخش دی ہے۔  
 مقرر کی ہے۔ کشتیوں کو کشتی تک اور کچھ کشتی سے جہاز تک لیجانا اول کا ذمہ ہے۔ یہ شخص شیخ محمد کاظم  
 خادم کاظمین کی طرف سے زائروں کی خدمت اور نگرانی کے واسطے مقرر ہے۔

یہاں روٹیاں بہ نسبت قزقیزہ کے نصف قیمت پر ملتے ہیں یعنی ڈل خیر ری روٹیاں ۴۰ روپے  
 ایک قران میں آتی ہیں۔

[۸۰۰ روپے سالانہ سراسر علی مقام اجیرہ]

علی مقام میں دریا کنارے نہایت چمرونی بازار اور چھار ضرر اور تیخ نہ لہر مکانات ہیں جو ہمیشہ کے  
 نمونے پر بنے ہوئے ہیں۔ دوکانیں منانار ہیں اور بڑے بڑے قہوہ خانے ہیں جن میں شرم کا مال  
 لکھا ہے مریا میں زمیندار کشتیوں جلتی ہیں۔

**مسجد علی مقام** علی مقام کے مغرب میں اسی مینار کے نیچے جہاں کہا جاتا ہے کہ حضرت امیر ابوہریرہ  
 نے قمام کہا تھا اور جہاں بطور یادگار ایک بون بنا جو کہ ہے سیدہ نما پڑھتے ہیں۔ مسجد کی زمین نہایت  
 بانی کی نسبت بہتر ہے۔ جہاں ہمارے جمعی کی عمارت ہے۔ اس کا سبب معلوم ہوا کہ شیعہ چاہتے ہیں

کوشش کی کہ آج شام کو جانشینی اجازت دیدی جائے مگر ڈاکٹر کل اجازت دہنگا۔ ہفتہ کو انگریزی ریلج  
کمپنی کے جہاز بغداد روانہ ہو گا۔

ایرانی پالیٹکس بسرے سانحہ ایک ایرانی نیردی ہے جو سنجیدگی سے اور ہمتی دل لگی میں بھی محمد علی شاہ  
معروف بادشاہ ایران کا سرخوہ و فادار ہے اور کہتا ہے کہ ملاؤں نے ناحق بادشاہ کو معزول کیا۔  
گبر و یہود وغیرہ ملاؤں کو رشوت دیتے ہیں تاکہ گھار کو مسلمانوں کے برابر حقوق ملیں۔ ملا لوگ سب کا  
رو بہرے کرتے ہیں۔ ابک اور ایرانی حاجی بھی بادشاہ کا طرفدار معلوم ہوتا ہے۔ مگر صرف علماء سے  
اس قدر بظن نہیں۔ ان لوگوں کے بیان سے یہ بتا جاتا ہے کہ سداسنی اور کشت و قتل دیکھ کر ایک گروہ  
گذشتہ اہل دامن بہ حسرت و تعارض سے نظر طالتا ہے۔ بہان بعض ہمدی رواروں کی حالت دیکھ کر  
ہنایہ تمام ہوتا ہے معمولی آدمی والے بوڑھے آدمی اور لون اور بچوں کو ساتھ لئے ہیں بعض بیمار بچی  
ہیں۔ صرف اعتقاد ان لوگوں کو زحمتوں کا متحمل بنانا ہے۔

[ ۸ جون ۱۹۷۷ء علی مقام لہرہ ]

بجملہ ائمہ فرنگیہ سے پہلے۔ ایک ترک نے اگر قرظیہ کی طرف سے روپہ کی رسید دی جو ترکی اور فرانسسی  
دونوں زبانوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اس کو بھی تذکرہ کہے ہیں کشتی کر کے اور بتا حالوں سے اٹھو اگر ہم  
دریا کے دوسری طرف ادا ہوئے۔ درماں اول تو مقابلہ پولیس کے افسر سے ہوا جو پاسور تھا دیکھتا  
تھا۔ ہم نے کہا ابھرہ میں دیکھتا اس وقت صندوق سے کتا نکال رہے ہیں تو قبول کیا۔ بعد امان  
کشم ہنس (جنگی خانہ) کپرتی میں دونوں ترک آگئے اور کنارے پر ادن کا افسر کٹر ہو گیا اور کہنے لگا  
کہ صندوق کھولو۔ سرے صندوق اور بیگ کو دو دو دفعہ دیکھا۔ ایک صندوق کھولا ہی نہیں۔ دہ منڈ  
سے زیادہ حرمت نہیں ہوئی بھر چھوڑو با۔ کوئی چیز مخصوصی نہ تھی۔ چونکہ افسر موجود تھا اور چار پانچ آدمی  
بھی تھے اسلئے رشوت لینے کا موقع تھا۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جیسے پارلیمنٹ کا تیار انتظام ہوا ہے



کتاب کے گورنر لبرہ کو روانہ کروں گا۔ عملہ قرظنیہ میں نصف بلکہ زیادہ شیعہ ہیں اور نصف سے کم اہل سنت و جماعت ہیں۔ غالباً نائرون کے آرام کے لئے ایسا کیا گیا ہے کہ چونکہ اکثر زوار شیعہ تھے ہیں۔ یہاں تک تھی اور شیعہ پلس پاس صلح سے نماز پڑھتے اور بوبو بائل رکھتے ہیں۔ ایک کو دو سرے کسی قسم کا سوکار بانڈ بھی نزلع نہیں۔ قرظنیہ کی آمدنی بہت ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آمدنی دولت (سلطنت) تک نہیں پہنچتی۔ ایک تباہ ہے کہ بندوقن سے صلح پہاڑی قرظنیہ کے گرد رہنے چاہئیں۔ کیونکہ چور ڈاکو اکوٹھ لیتے ہیں۔ یہاں کا عملہ یعنی چہرا کی انداز بہا ہر سوتے رہتے ہیں۔ ان کے پاس ہتھیار نہیں ہیں۔ سب معاملات گورنر کی خاص قوہ کے لایتی ہیں۔ اگرچہ مسلح آئین نو تہ اہل قرظنیہ کچھ کر سکتے ہیں نہ ملازمان و مسافران۔ لہذا ڈاکوؤں (حراسوں) کی مہربانی ہے کہ مکان قرظنیہ پر حملہ نہیں کرتے +

### [۶ جون ۱۹۱۷ء]

قرظنیہ میں پانچواں دن آج شام کو لبرہ میں سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اب وہاں نہیں ہے اس لئے جو لوگ بعد جم قرظنیہ لبرہ جائیں گے ان کو دوبارہ قرظنیہ میں آنا نہ پڑے گا۔ آج رات کو سویرے ہی یہ شور مچا کہ حرامی (یعنی چور) آگئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ۹ آدمی کشتی پر سوار ہو کر آئے تھے ایک کشتی والا کھات کو ڈاکو بچکر آنا تھا اوس سے ۲-۳ اشرفیان (عثمانی لیرا) زبردستی لے لیں۔ اور اوس کے سر کو زخمی کیا۔ قرظنیہ کی عمارت کے دوسری طرف بہ لوگ بیٹھے تھے۔ چونکہ لوگ غیر مسلح تھے لہذا قرظنیہ کے عملہ کے پاس بھی ہندو نہیں نہ تھیں اس لئے خون زیادہ تھا۔ گنوں نے سخت جھگڑنا شروع کیا اس سے اور ہمارے ہجوم میں ضرور چور گھبرائے ہوں گے اسی لئے کوئی قریب نہیں آیا +

### [۷ جون ۱۹۱۷ء قرظنیہ لبرہ]

آج ایک ترکی جہاز بجانب بغداد روانہ ہونے والا ہے بعض لوگوں نے جن کی ڈاکٹر سے ملاقات ہے

قرظینہ میں یون بھی لوگوں کو نہیں آئے دینے اور آجکل تو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ لصرہ میں بیضہ مہیلا  
 ہو ہے اس لئے زیادہ نرمی لگتی ہے۔ لہذا کوئی چیز خریدنا ممکن نہیں سوائے اس مال کے جو ایک رجب  
 اپنی معنی سے شہر سے لے آیا ہے۔ جو لوگ ملاقات کو آئے ہیں اپنی کوئی اہل قرظینہ سے مانہ ملائیکہ  
 اجازت نہیں۔ ایک شخص مہیلیان فرخت کر کے کستی میں سوار ہو کر آیا تھا نکال دیا گیا +  
 کم از کم سو سو معلوم ہوتا ہے کہ رشوت کا بازار گرم نہیں۔ حبشی داروغہ کو پتلون اور شکر کی گلاب  
 ہوئے سختی کے ساتھ انتظام کرتا ہے +  
 رات چھروں کی وجہ سے بے نکل گذری۔

### [ درجوں للقلع در قرظینہ لصرہ ]

قرظینہ میں بدستور قیام ہے اور معمولی تکالیف میں شملہ ندارد۔ کھانا کا انتظام عملائے امن آفندی  
 اور سردی اور جوان کی بدولت خاصا ہے۔ چہرہ کی گھنسی جو باہر نکل آتی ہے سوتے وقت زیادہ تظہیر فرمائی جاتی  
 قرظینہ کے انتظام کی خرابیاں عدم توجہی کی وجہ سے ہیں مثلاً گردن میں اگر کوڑا  
 لگا دئے جاویں۔ فرش بچتہ کر دیا جاوے۔ ایک ریفرمنٹ روم۔ اور جاکی دوکان  
 کا ٹھکے لیکو دیا جاوے جس سے سر کا لاوڑ ٹھیکہ دار دونوں کو فائدہ ہو۔ مسافروں کو آرام ہو پانے اور  
 کھانا وغیرہ لانے کے لئے آدمی متفرجون۔ اسباب اوٹھائی کا ٹھیکہ جمالوں کو دیا جاوے۔ پانے  
 سلیتے سے بنا دیئے جائیں ناگہان اور یا کا پانی بچا سکتے بلکہ آدمی برنہ پڑے تو بہت تھوڑے خرچ  
 یعنی ایک ہفتہ کی آمدنی خرچ کرنے سے بہت سی شکایات رفع ہوتی ہیں۔ یہاں کی زمین بہت عمدہ  
 ہے۔ پچاس یا سو روپیہ خرچ کر کے ایک جن دگا با جا سکتا ہے۔ ایک چوپڑہ نماز کے واسطے ضرور ہونا  
 چاہیے۔ جیسے فرش بھی ہو۔ کچھ خرچ وریل کے کنارے ڈال دیئے جائیں مگر ان باتوں کی طرف گورنٹ  
 کو توجہ کر کے کام لیا نہیں ملا۔ بین انشاء اللہ بہت فرصت اپنے اس نوٹ کا ترجمہ بعد شائع ہونے

انتظام قرظینہ  
 میں ممکن عملائے امن

ساتھی دوسرے مشنری کے درمیان (جو رسول کے سرب مشنری ہیں) اور جن کا ذکر پہلے آیا کا ہے اور

ان کو بہت بحث ہوئی۔ عجیبی عالم نے کہا مسیح کی الوہیت پر بحثاری کہا تھی ہے؟۔ مسیح مشنری نے کہا کہ "مسیح روح اللہ ہیں" اور اس کو قرآن یوحنا یوں ماننے ہیں "عجیبی عالم نے کہا "کیا تم مسیح کو ایسا ہی مانتے ہو جیسا قرآن میں لکھا ہے؟" مسیح مشنری نے جواب دیا "لا نہیں"

عجیبی عالم "تم مجھ کو مسلمان نہ سمجھا ایک جیسی با دھری سمجھو اور دلیل بیان کرو؟  
سچی مشنری "معجزت مسیح دلیل ہیں"

عجیبی عالم "یہ خبر ہے۔ خبر جن صدق و کذب دونوں کا احتمال ہے۔ سماعی بات کا کیا اعتبار؟  
سچی مشنری "مذہب کے ثبوت میں عقل کا کام نہیں۔ تم ثبوت محمد (معلم) ثابت کرو۔"

عجیبی عالم "اس فقرہ کو لکھو کہ عقل سے مذہب ثابت نہیں ہوتا۔ میں ثابت کر دوں گا۔  
ہیں نے کہا کہ بس بحث ختم ہوگئی۔ جب عقل (جس کے ذریعہ توہنوں کو مذہب کی دعوت دیتا ہے)  
کوئی چیز نہیں تو سمانہ تم ہو گیا۔"

جو خط پیرسون سے لکھا ہمارا کھا تھا وہ ایک بھری نا جری معرفت ہند کو روانہ کیا۔ رات کو مدت  
کے بعد زمین پر سولے کا اتفاق ہوا۔ بدل کا امتحان دینے کے زمانہ میں زمین پر لمپکے سامنے سوا  
کرنا تھی تاکہ جب آنکھ کھل جائے پڑھنا شروع کر دوں۔ غالباً اوس وقت سے اب ایسا اتفاق ہوا۔

بصرہ کے میجر نہایت غیر معمولی بین اور قبل مٹر غلام حسین زنگبار ہی اس طرح کا ستے ہیں  
جیسے قلعہ جسم میں داخل ہو۔ گویا ان میں سہری ہے نہ ملنگ یعنی آدیوں کو کلڑی کے تحت لگے ہیں  
لیکن میں نے اس مبارک عمر میں مناسب سمجھا کہ اصرار کر کے آرام کا سامان حاصل کروں درہ ممکن تھا  
کہ ایک تخت بل جانا +

کھا ڈا ایک مین بھی نہیں۔ میری کوٹھڑی مین اوڑین آدمی یعنی سید محمد رضا نیرازی۔ سید عبدالمجید نیرازی اور عبدالمجید نیرازی بھی نیرازی ہیں۔ ہم نے کھانا شامل کر لیا۔ بہت سی حضرات بہت محنت کر کے کھانا تیار کرنے میں۔ مگر کھانے کی تیاری میں میرے کوٹھی کام نہیں۔

دوکان پر خیر ساری روٹی اور سنیر اور کھنڈ رکھ کر لیتے ہیں۔ سب نے خرید کر کھائے۔ مجھے بیان یہ بھی بتانا چاہیے کہ ایران اور عراق عرب میں خشک عینٹر کھیرے یا سکنجبین کے ساتھ روٹی کھاتے ہیں۔ اور ایک سوکھی روٹی ہونی ہے اس کو ان دعا لکھتے ہیں اور یہ روٹی مثل بکٹے ہوتی جاتی ہے اس کے کھڑے کھانے ہیں۔ اگر روٹی کھین نازی مل جاوے تو اور بھی بہتر ہے۔ بصرہ کے کسی صاحب کے کھیرے اور کچے الموترش اور روٹیان آقا سید علی کے لئے بھی تھیں اور مٹھون نے ہمارے لئے بھی تیار کیا۔

قرظینہ مین سب کے بسترون اور پیچھے پہننے کے کپڑوں اور سب مسند و تون کے اوپر کی سطح کو دھونی دی گئی۔ اور پھر سب لوگوں کو قرظینہ کے مکان میں چھوڑ دیا۔ مین نے غسل کر کے کھڑے بدلے اور پاک و پاکیزہ ہو کر شکر کھا دیا کہا۔ چھوٹی سی کوٹھڑی مین اسباب لگایا۔ اس وقت صرف یہ تکلیف ہے کہ خاک اڑتی اور بستر آئی ہے۔ کیونکہ کوٹھڑی مین کو راز نہیں ہے ہم نے ڈال دیئے ہیں۔ خط لکھا ہمارا کھا ہے۔ کوئی آدمی ڈاک لجانا والا نہیں۔

[۳۳ حوجن الشعہ و قرظینہ لبرہ]

آج قرظینہ مین دو سردن ہے۔ رات کو بعض اوقات دن کو بھی یہاں کے صحیح بہت تکلیف دیتے ہیں۔ رات کو سردی خوب پڑتی ہے۔ رزائی اور جسے کی ضرورت ہوتی ہے۔

شط العرب کلابانی نہایت باضم اور شیرین ہے اور یہاں میری بھوک گنی ہو گئی ہے۔

ایک عالم ایرانی اور عرب سچی کی کت آج صبح ایک عالم ایرانی ساکن سامراہ اور عبدالمجید سچی مشتری اور اس کے

حمالانِ حُثی کے اکثر جوان (جو پختہ شہور ہیں) جہاز پر آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکے کو  
 میں نے دو خشک روٹیاں آج دین۔ شام کو میرا سامان اور پٹرک بھرا لایا۔ اور کہا کہ آپ سے مزہوری  
 نہ لوں گا۔ اخلاق کا یہ لڑ ہے ۛ

[۲ جون ۱۹۱۷ء قرقظنیہ لہرہ]

لہرہ رات کو حجرہ کے مغال جہاز نما اور ۴ بجے صبح سے قبل بھرو کے قرقظنیہ کے سامنے پہنچا  
 تھا خدا کر کے بہت دیر کے بعد کشتیان قرقظنیہ کے مقام پر پہنچیں۔ اسباب اترنا کہ ایک کشتی میں  
 بیٹھ مارا سا بٹلے لے بہرہ میں کے ساتھ روانہ ہوا۔ جہاز کے نیچے پانی کا دور کشتیوں کا قریب سے کلنا  
 جہاز کی سہولتوں سے بوجہ دھو نے جہاز کے پانی کا گرگراؤ پر آتا۔ ستون پر سے کوسٹینوں کے سر پر  
 بندھے تھے روز بروز سے بانی کا گرنا۔ انقض سخت کنگلش اس حالت میں تھی قرقظنیہ کے کینا بے پہنچے  
 میرا سامان زیادہ تھا پھر بھی اوس کا اوٹھانا میرے لئے مشکل تھا۔ یہاں کوئی حمال یا مزدور تھا  
 دو ترک ایک حبشی افسر مہتمم اور ایک عیسائی ڈاکٹر یہاں ہیں۔ اول انھوں نے معائنہ سہری  
 کیا۔ سات سات روپیہ جسکے لئے، ہمارے جہاز کا ڈاکٹر اول درجے کی سند رکھتا تھا۔ اس لئے  
 کہتے ہیں کہ یہاں ۷ بوم کا قرقظنیہ ہے۔ دو بن آدمیوں نے کہا، ہم غریب ہیں اولن سے قیس قرقظنیہ  
 نہیں لی۔ حکام سختی نہیں کرتے مگر کوئی خاص ہمدردی بھی کسی سے نہیں۔ ہمارے ساتھی تاقی عتہ  
 نے کہا کہ میں تو شیخ عبدالعادر کے سجادہ نشین کے پاس تھنہ لیکر جاتا ہوں۔ "ابیشی افسر نے کہا کہ  
 لَعْرِفُ الْبَيْتِ وَلَا تَعْرِفُ الْهَيْمَةَ لَعْرِفُ الْفُلُوسِ" (ہم امام کو ہا میں۔ شیخ کو روپیہ کو جانتے ہیں)۔  
 مگر گھنڈہ بھر کے بعد ان لوگوں کو جنھوں نے قرقظنیہ کی قیس ادا کرنے سے انکار کیا تھا قیس سہری  
 کر دیا گیا۔ ہمارے بہرہ ہی مسافر پڑے پڑے صندوق خود اوٹھا کر قرقظنیہ کے مکلاں میں لائے۔ بہرہ  
 مکان پختہ انبٹون کا بنا ہوا ہے مگر اینٹیں علیٰ طور سڑکی ہوئی نہیں۔ کوٹھڑیاں بھی ہیں۔ مگر سڑکی

۱۶ ایل ہیرات کو اسی جگہ لگایا۔ صبح پونچھ گیا۔ حجرہ کے اکبر کے کھیرے اور روٹیاں خریدیں۔ کھیا عرب  
 و ایران میں روٹی کے ساتھ نئے نئے بلطیران کے کھایا جاتا ہے۔ حاجی سید عبدالحکیم نے حال تیار  
 کی وہ مسکے کے ساتھ کھائی گئی۔ صبح کو قاضی غلام حسین تھنی کو لا پور نے اصرار سے تازہ کھائی کی دعوت کی  
 شیخ محمد و شاگردان حجرہ اور جناب ایران کے لوگوں کے جسم عموماً شمالی ہندوستان کے مسلمانوں کی ہند  
 پین اور گل بھی اون سے جرت پتی ہے۔ زمین ہین مگر زیادہ جفاکش معلوم نہیں ہوتے۔ شیخ عمرہ خزل  
 فیصلہ کا سردار ہے اور جیسے مشروط حکومت ہوئی اوس کی موافقت کا اظہار کرنا ہے لیکن اب  
 حجاز و نجد اٹلان نہیں۔ وہ جیسا خود کا مقلد سمجھتا ہے اور شیخ مجرب اور امام مسقط پوہر قبائت  
 و مہیناری اوس کا اہل اہل سمجھتے ہیں۔ اوس کے ہاں مثل ہزار کے حرب فوج سے اور اگر ایران کی  
 فوجیں لڑنے لڑیں تو ہر دو ب ہمدان میں لاسکتا ہے۔ اس صوبہ کو عربستان ایران کہتے ہیں  
 اور پٹنہ سے عموماً امامیہ ہیں۔ بہ علاقہ حاصل بران کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ شیخ کی حکومت بہت سخت ہے  
 انتظام مسندانہ (یعنی خود محالانہ) ہے۔ مگر عمدہ ہے کہ میں بد امنی نہیں ۛ  
 مہمان تک لکھ چکا تھا کہ ڈاکٹر جہاز خود سے پاس آیا اور ساتھ لینگا۔ مہرے رخصت کی گئی  
 کو دیکھ کر کہا معمولی ٹھنسی ہے کوئی اندیشہ کی بات نہیں اور میرے اصرار پر تھوڑا سا مہر لگا دیا۔  
 میں نے حورائے ڈاکٹر کی نسبت قایم کی تھی وہ ضرور قابل تر مہم ہے۔ ڈاکٹر دو بار میرے پاس بطور  
 معذرت آیا جب اوس کو معلوم ہوا کہ میں اس روز ناچڑھی سچت لکھتا رہتا ہوں ۛ  
 سٹیل العرب کا ہانی شیرین اور چھا ہے اور اگر ابھائی باقا ۵۰ تو نو کچھ کٹنیں کہ میں سیران ٹری  
 ہر دو کی آمدنی اکبر ایک کروڑ و سو سیال کو زیادہ ہوکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کمال ہندو آبادی کو  
 ترقی دی جاوے۔ بہ آمدنی چار پانچ سال کے اندر ٹیرھ لکھتی ہے۔ یہاں کھجوریں نہایت کثرت  
 سے ہیں اور اولوں کی تجارت زور پر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے عمدہ کھجوریں یورپ کو چلی جاتی ہیں ۛ

اور عباسے پیدائش کا ظہین بتاتے ہیں۔ کل اُسد ہے کہ جہازِ محمدیہ اور نصیرہ میں پہنچے ہے :

[یکم جون ۱۱۰۰ھ - مقابلِ حجرہ]

آج جہازِ شظا العرب میں ۹ بجے پہنچا۔ یہاں سے شیرین بانی کا دریا شروع ہوا۔ اس میں دجلہ و فرات  
و فارون ملتے ہیں۔ قریب بیس میل کا فاصلہ ہے جسے سرسبز تھکے ہوئے ہے :

ریاستِ حجرہ کا حال

دریا کے ایک طرف علائقہ اراک ماتحت شیخِ محمدیہ کے ہے اور دوسری طرف علائقہ  
عثمانیہ ہے۔ نہایت زرخیز زمین ہے جس پر جگہ جگہ کھجور کے اوبٹے اور بخت اور باغات ہیں لیکن  
اور کسی چیز کی زراعت کی طرف زیادہ توجہ مبذول نہیں ہوتی۔ کیانی لقب (یعنی مٹی کے تیل کی عظیم الشان  
انگریزی کمپنی) کا کارخانہ حجرہ سے ماہر ہے۔ اور سال پرانے پراگمیزی انڈیا اور ٹنڈو کے آثارِ نیما نظر آتے  
ہیں۔ البتہ اُس کے مقابل ایک جنگی جہاز بھی کروڑوں ابران کا تھا اور شیخِ محمدیہ کی ذاتی دستخط اور جہاز کی  
چھوٹی جنگی کشتیاں بھی بھین جن پر برق سلسلہ اور شیر اور شیر کا نشان تھا۔ حجرہ کے  
لوگ عربی زیادہ اور فارسی کم بولتے ہیں۔ سمان مال زیادہ اُترتا ہے اور ہوازا اور اصقمان تک  
ایران کو جاتا ہے۔ بہانہ سلفظ کے عرب اور خلفہ کا ایک اہل لائی اڑنی پادری اُترا۔ معلوم ہوتا ہے  
کہ ڈاکٹرِ قطنینہ حجرہ سے کچھ معاملہ کر کے اٹک کشتی میں چلا گیا۔ ڈاکٹرِ سبھی معلوم ہوتا ہے :

ڈاکٹرِ قطنینہ

جہازِ ڈومرا جس میں سوار ہیں اس کا ڈاکٹر بھی ایک دیسی عیسائی ہے۔ ایک ٹھنڈی سیر  
مخاض پر ہو گئی ہے۔ آج دو دفعہ ڈاکٹر کے پاس جا کر میں نے کہا کہ سپردِ دوا لگا دو۔ یہی دفعہ اس نے  
کہا کہ جب ڈاکٹرِ قطنینہ حجرہ کا معائنہ ہو چکے گا تو لگاؤں گا۔ دوسری دفعہ بہرِ جواب ذیاب تہم کے کہنے  
کا وقت ختم ہے۔ کل صبح دوا لگاؤں گا خود دوا لوں گا۔ ان لوگوں کو اپنے منہ کے مراضل و مراضق  
کا نہایت ہی خفیہ احساس ہے :

آج جہاز میں میرا کھانا پھل وغیرہ ختم ہو گئے۔ جہاز شام تک نصیرہ میں بیٹھا چلا گیا ہے۔ لیکن

آج عرصہ کے بعد گرم و مازہ دال قاضی حصا کے ساتھ کھائی جو نہایت مزے کی معلوم ہوئی۔  
 سید غلام حسین غوجہ خوجے بھی مجھ کے ساتھ پیش آئے ہیں۔ خاص کر غلام حسین محمد ولی داری ساکن زنگین  
 بچارے بار بار پوچھتے ہیں کہ آپ کچھ نازہ کھانا نہیں کھاتے اور چارے سے توشیح بھی کرتے ہیں۔  
 میں بھی اول کے پتھون کی اور اول کی مدارات کرنا رہنا ہوں۔ جہاں میں تھوڑے سے اخلاف کی  
 بدولت باہم جلد موافقت پیدا ہو جاتی ہے ۛ

سدر پونشر بوئیر کے مضافات ۵-۶ میل سے کم نہیں ہیں۔ خود بندر گاہ کے پختہ دو منزلہ اور  
 سہ منزلہ مکان سمندر کے کنارے ہیں۔ تیسریں باؤنی بہان کم ہے مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔ آب و ہوا  
 بڑی ہے۔ زمیں بھی زرخیز نہیں۔ لیکن یہ مینہام جنوبی ایران کی سب سے بڑی تجارت گاہ ہے۔ ہم کو  
 بیسویں صدی قریب نے اجازت ہوئی۔ دو برس کے فاصلے پر جہاز کھڑا ہے۔ بالی اول  
 نہایت سلاکتا چہر کم سلا ہوگا۔ پھر سیر ہو اور اب بہتلا سفیدی مال معلوم ہوتا ہے۔ اور سب  
 تجارت دو گھنٹے کے اندر ہوئے ہیں۔ اب سمندر بحال سابق کے زیادہ سرد ہے کہو کہ یہاں خشک  
 ہے۔ تو شہر کی آبادی جہاز پر سے بمبوی دائرے کی شکل میں نظر آتی ہے۔ مختلف گورنمنٹوں کے  
 نشان کو نسل خانوں پر ہیں اور بڑی گورنمنٹوں کے کارڈ بھی رہتے ہیں۔ قرظینہ کا ڈاکٹر لاک ہندوستانی  
 ہندو ساکن صوبہ بمبئی معلوم ہوتا ہے۔ گورنمنٹ ایران کا ملازم ہے۔ وہ اور چند جہاز کی جو محفل لیاں  
 بہتے ہوئے تھے جہاز پر آئے ۛ

ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو عبدالرحمن کے نام سے مشہور ہیں صلح علی اصغر سے۔ ایران و  
 ایشیا ہے روم اور عاشق آباد کی راہ سے مشہور تھیں اور سطنطنیہ وغیرہ کا سفر کر چکے ہیں۔ اول سے  
 تفصیلی حالات اس سفر کے معلوم ہوئے۔ پونہ کی ڈاک گالری میں انھوں نے سفر نہیں کیا اور  
 واقعہ نہیں ہیں۔ یہ شخص تجارت پیٹھ ہیں صرف تیس سال کی عمر ہے۔ اپنا اصل وطن ہندوستان



قاضی غلام حسین قاضی کو لکھا پور کی کے پاس سماں خور و لوش نہ رہا کھانا اوکھنہ نے روٹیاں اور کھیر  
مزدوروں سے نہایت گران قیمت پر خریدے ۶

سید غلام حسین قاضی کو لکھا پور  
قاضی صاحب کو لکھا پور ایک عابد اور معتول آدمی معلوم ہوئے ہیں۔ کئی بار ان کے  
ساتھ کھانا کھایا۔ تازہ کھانا ان کے بعض مُرد تیار کر دیتے ہیں۔ مدت سے

راجہ کو لکھا پور (مارٹ سیواجی) سے اون کی ٹکراہ سے جس کی وجہ یہہ کہ ہمارے سلطنت عادل شاہیہ  
کے ایک بادشاہ (علی عادل شاہ) کی بنوائی ہوئی نہایت عالی شان اور خوبصورت مسجد برقیانی  
ہو گیا ہے اور نہین چھوڑا۔ قاضی موصوف نے تمام اجاروں اور گورنمنٹ میں تحریک کی۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ  
راجہ صاحب کو تنبیہ ہوئی۔ مگر اوکھنوں نے بہت سی بانڈگان شہر کو ٹوڑ لیا۔ اس لئے قاضی صاحب

کو پھینک دیا۔ قاضی صاحب بعد ازاں کربلا سے متلی حار سے ہیں اور اسی جگہ کے لئے کوشش  
کرنی کی غرض سے امیر عبدالرحمن خان سے بھی ملنے گئے تھے۔ افغانی یا بلخس میں بھی اون کو دخل

ہے۔ مگر بنوائی خیالات ہیں۔ فارسی عبدالرحمن مرحوم پانی پتی سے ملنے ان سے قرأت  
پڑھی ہے۔ اون کے علمات و تعویذات کا بیسی میں زور ہے جس کو وہ خود ہی سے کہتے ہیں  
کہ ”کوکب“ ہے۔ راجہ کے آدمی اور رانیان بھی اون کے تعویذات کے فائل ہیں ۶

آفاستہ عبدالحمین نوجوان گادرونی سے بھی بہت ملاقات ہوئی۔ نثر آفاستہ علی اور اون کے  
رفیق سید زین العابدین سے جو بالعمادہ حج و زیارات کیا کرتے ہیں اور ایک صانت کو سمجھنے  
اور عرب آدمی ہیں) خوب ملاقات ہوئی۔ سید عبدالحمین نے ابابکر رضیہ کا ظہین میں ڈالنے  
کے لئے جگہ دیا اور اصرار کیا کہ ایک قرآن شریف نہایت مختصر مطبوعہ اسکندریہ بیروت میں نے قبول  
کر کے واپس کیا اور انہوں نے ہمارے ہمراہی قاضی کو لکھا پور کو دیا اوکھنوں نے قبول کر لیا ۶

سید مصحف آج بوٹہ شہر اتر گئے اور ان کی جدائی سے افسوس ہوا۔ نمن جمال کے نوجوان تھے۔

دیکھا جس نے بغداد میں اندھون کے دربار میں معلیٰ کی ہے۔ پتہ شخص لکھتا ہے اور پڑھتا بھی ہے۔ ایک فرانسسی نے اس کو نوشت و خواندگی تعلیم دی ہے اور ایک سوئی سے ہر آواز پر کچھ لفظے بنا تا ہے اور پھر انگلی سے جس کے اوں کو پڑھتا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ عبارت بنائی: "خواجہ غلام شفقین ساکن پانی بست از مصافات، دہلی، ملک ہندوستان"۔ اوسنے لہجہ لفظوں میں عبارت لکھی پھر اونچین لفظوں میں مگر کس قدر بدلے ہوئے تلفظ میں اوس کو پڑھ دیا۔ بہتر لفظ اٹھارویں صدی کے آخر میں ایک فرانسسی پادری نے نکالا تھا۔ یہ بیچارہ انقلاب در اس ۱۷۷۷ء میں متزل ہوا ہے وہ گوٹگون اور بیرون کو بھی اسی طرح تعلیم دیتا تھا۔ پادریوں نے بغداد میں اندھون کا اسکول کھولا ہے جس میں چالیس پچاس طالب علم بیان کئے جاتے ہیں۔

ہندرگاہ لکیر۔ آج دوادین بجے کے دربان ہم سندرگاہ لنگامین پہنچے جہاں ایک گھنٹہ جہاز ٹھہرا۔ دُور تک مکانات و منزلہ سینے ہوئے اور کھجورون کے دخت تھے۔ ایران کی عملداری میں بہرہ ملی نہیں نظر آئی۔ انگریزی جہاز بھی موجود تھے۔ کینیڈا میں مسافروں کو لیکر آئیں مگر کوئی فروغی نہ تھی چنانچہ مسافروں کو مابوسی ہوئی۔

کل انشاء اللہ پونٹھر اور پرسون آبرہ پہنچ جائیں گے۔ آج کادان آجھا گذرا۔ مگر نام کو طبیعت کسی قدر بگڑ گئی۔

[اسد علی اللہ علیہ السلام]

پوشہر۔ جہاز میں بجے کے قریب پونٹھر پہنچا۔ مال کسٹیوں میں بھر گیا۔ ایرانی دشتی قبائل کینیڈا پہنچیں حال جہاز میں آئے سب فارسی بولتے تھے۔

آقا سید علی شوستری بسرحاجی آقا امام مسجد محفل بمبئی جو سیکڑ کلاس میں اپنی والدہ اور ایک غریبہ کے ساتھ جا رہے تھے اون سے میری اور میرے ہمراہیوں کی خوب ملاقات ہو گئی۔ ہمارا سوتلی

**عزیز مسزنی** جہاز حرکت میں ہے۔ کل مسقط سے جو لوگ سوار ہوئے ادن میں دو نوجوان تھے جن کے لباس عربی تھے اور سوا سے عربی کے کچھ بول نہ سکتے تھے۔ معلوم ہوا کہ تحصیل کے رہنے والے اور سچی مذہب کے عرب مسزنی ہیں۔ مسقط میں مقرر ہیں اور بصرہ کی طرف جا رہے ہیں مینٹو طرط حرج سے نکل کر کشتہ میں ہمارے جہاز میں ایک انٹرنیشنل ہے جو آٹھ زبانیں جانتا ہے بلکہ ہر عیسائی وضع رکھتا ہے لیکن یہودی ہے اور قرآن کا بھی قائل ہے۔ اس کا ان مسزنی عربوں سے بہت مباحثہ ہوا۔ اس نے کہا کہ فلان ہائٹ حضرت آدم کی نسبت قرآن میں یون لکھی ہے۔ مسیحی مشنریوں نے کہا قرآن کوئی چیز نہیں ہم نہیں مانتے۔ اس نے بائبل کا واقعہ دیا کہ ”خدا ایک ہے اور مسیح خلیفہ (سور) نہ کھاتے تھے اور سبت (محفل سبوت) کے قائل تھے۔“ عیسائی لاجواب ہو گئے۔

میں نے اگلے دن اُن سے پوچھا کہ ”قاران جہان خدا کا آنا لکھا ہے کہاں ہے؟“ انھوں نے کہا ”مسلمان کہتے ہیں کہ مکہ میں ہے مگر اس میں اختلاف ہے۔“ ان لوگوں کی لولی کتابی عربی تھی اس لئے دوسرے سمجھ میں آئی نہ۔

**فرقہ اباضیہ** مسیحی مسزنی سے میں نے اباضیہ (فوارج مسقط) کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ وہ دیگر مذاہب سے ان سے زیادہ نہیں رکھتے اور نجاست غیر مسلم کے قائل نہیں۔ خاص مسقط میں متبعہ اور سنی بہت ہیں۔ مگر باہر ملک عمان میں فرقہ اباضیہ کی آبادی زیادہ ہے۔ یہ لوگ جو نوجوان کو مسرت ماما کہتے ہیں۔ اور حج کو اس ضروری نہیں جانتے جیسا سب سے اور سنی جانتے ہیں۔ ادن کے ملازم اباضیہ سے پڑھنے میں بعضی مسلمانوں کو شخص مخور زیادہ: جانتا ہے وہی بڑا عالم دین ہے۔ پتہ نا علی ابن ابی طالب کو نہیں مانتے۔ مگر مسیحی عرب نے کہا کہ ”میں ادن کو ماننا ہوں کہ وہ جبار تھے۔ عالم تھے۔ فصیح تھے اور قدرت اسلام میں بل حضرت رسول کے استاد رہتے تھے۔“

ایک نامی لکھتا ہے: ایک نئی ماہ جہاز بردکھی۔ عیسیٰ ان لوگوں نے ایک نیا بیباک عیسائی عرب

ماری تھی جس کی شکایت اوس نے جبل النین میں بھی لکھی ہے ۔

ان مہیوں کا طرز گفتگو میرا تجربہ مہیوں کا اور جہاز کا یہ ہے کہ گوا۔ بمبئی اور گجرات کے لوگ لمحہ میں عموماً اکثر

ہیں۔ اور ہمارے خیال میں بے تہذیبی سے آدمی کو بھی طب کرتے ہیں۔ مگر شاید ان کی نیت یہ نہ ہو

کہ سختی سے گفتگو کریں۔ ممکن ہے کہ کرف لہجہ اہل عرب کے انھوں نے لیا ہو۔ اہل عرب میں ایک عیب

تو اچھے پڑھے لکھے لوگوں سے لیکر عوام تک میں ہے کہ ان کے نزدیک کسی شخص سے کوئی غلطی ہو جائے

تو خیر ٹوکے نہیں گے۔ تحمل و ملامت نہیں جانتے۔ مگر ان کی نیت غالباً بُری نہیں ہوتی۔ ترتیب

کی کسی اس کا باعث ہے :

مسقط آج جہاز بہت دیر میں مسقط پہنچا۔ اندر جانے کی سبب فرانسہ کے اجازت نہیں

تاکہ عرب کے یہاں چین اور یہاں سے چند تک سلسلہ کوہ برابر بلا جاتا ہے۔ یہ بہاڑ بالکل خشک اور

پلا درخت ہیں۔ یہاں سلطان یعنی امام مسقط کی عملداری ہے مگر گورنری انرمنٹ زیادہ ہے۔ کسی کوئی

منزل کی کونجیہ عمارتیں نظر آتی ہیں جو مہیوں کی بُرائی عمارتوں کی نقل ہیں۔ ایک سہ منزلہ عمارت پر سلطان

کا سرخ جھنڈا نظر آتا ہے۔ جو لوگ کشیتوں میں آئے وہ عموماً جیشی یا کم تر اور عرب کے اہل یا سنے

ہیں۔ مسقط کا مٹھا اور مٹھا الیون میں نے بھی خرید کیئے۔ مٹھا الیون آدہ آدہ آدہ آدہ کو آما اور ایک ٹین

کا کبس (حلوے کا) ۲ روپے ملا۔ حلوے کا نام ہی بڑا ہے خوبی صرف یہ ہے کہ اراچی کی دوسری منہہ میں

تو سب سے پہلی ہے اور اوس میں ہندوستان کے حلوے کی طرح تکر اور گھی کی کثرت نہیں ہوتی ۔

مسقط میں کچھ نہیں دیا اور دیگر مسافر جہاز سے اترے اور بہت سے معزز آدمی سوار بھی ہوئے۔

اس وقت جہاز بڑھا ہوا ہے اور نہایت طیش ہے۔ آج کوئی دن کی نماز پڑھی۔ طواری لکھی۔ خدا کا

شکر ادا کیا کہ زندوں میں شمار رہا :

[ ۳۰ مئی ۱۹۱۱ء عدیرسان لنگہ دیو شہر ]

کی وجہ کمرون کے سوراخ چین سے ہوا آتی تھی بزد کر دیئے گئے اور کمرہ حمام سے بدتر ہو گیا۔ اوپر بہ حال تھا  
 کہ پانی جہاز پر ایک طرف سے پڑتا ہے اور دوسری طرف گل جاتا ہے۔ مجھ کو ان دو دن میں ایسی رحمت ہوئی  
 کہ طبیعت سفر سے بیزار ہو گئی۔ بفضل الہی آج صبح کچھ افاقہ ہوا ہے

ایک ہندی قاضی و درویش بغداد چارہ سے تھے۔ بہہ قاضی صاحب نقیب صاحب بغداد کے پاس ایک مہینہ کا  
 خواب بھی لیجائے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں جو سجادہ نشین ہوتا ہے اسے نقیب کہتے  
 ہیں۔ قاضی صاحب موصوف بڑے عابد اور نمازی آدمی ہیں۔ مجھ سے کہنے تھے کہ اس کا نام اخباروں میں  
 دیکھا ہے۔ بہ صاحب جہاز کے تیسرے درجے یعنی ٹرک پر کھلی ہوا میں نہیں تھے۔ اون کے پاس چار پانچ  
 گھنٹہ بیٹھارہ تکلیف میں افاقہ ہوا۔ وہ نماز پڑھی۔ باتیں کہیں۔ دل بہلایا ہے

صبح کو روزانہ کمنڈر کے پانی سے غسل کرنا ہوں درجہ دویم میں ایک اور نوجوان خواجہ ہے جس کا نام غلام حسین  
 ہے تمام محفول شخص ہے۔ چہ صاحب نگار سے مع اپنی زوجہ اور بال بچوں اور ملازم کے زیارات عراق کو جاتا  
 تھے۔ مرانا م پوچھا۔ میں نے نام بتایا تو کہا کب آئیے خواجہ غلام حسین کے بھائی ہیں جنھوں نے ہرگز سفر  
 کا تجربہ کیا ہے؟ اور سیرت اپنی ایک ب لکھی ہے؟۔ میں نے کہا ہاں!۔ اوٹھوں نے کہا کہ میں نے  
 اخباراتنا عشقزی اور اصلاح میں آپ کا بہت ذکر دیکھا ہے اب مشہور آدمی ہیں۔ میں نے کہا کہ ہر  
 ذکر کی طرف اور رومی کے ساتھ دیکھا ہوگا۔ آج ایک نوجوان کا درونی سے بھی ملاقات ہوئی۔ جنہو  
 کا درون صنایع سینٹرا زمین تعلیم پائی ہے۔ ظاہر حال خستہ لیکن دہان کے زمینداروں میں ہے۔ مایسے  
 ناراض ہو کر بمبئی چلا گیا تھا۔ وہاں سے عزیزوں نے ٹوٹا دیا۔ خود بخارت کا سابق ہے اور باپ زراعت  
 کا۔ اسے بھاگ آیا۔ فرانسیسی کچھ کچھ جانتا ہے اور عربی بھی۔ اخبارات المستن کا وکیل اور مضمون نگار ہے  
 اس کا نام سید عبدالحسین نائب الصدور ہے۔ ایرانی پالیٹیکس (سیاسی معاملات) سے بخوبی واقف  
 ہے۔ فارسی بہت عمدہ لکھتا ہے۔ عمر چوبیس سال کے قریب ہے۔ اس بیچارے کو نوڈیموں نے گولی

جناب سید علی فرزند میں مزار مسجد مخول بمبئی تو ایک فوجیان و نیک نفس ایرانی ہیں برابر کے درجے میں تھے  
ان کے باپ بڑے عالم ہیں اور مخول نے تلوڑ دیکھ لیا جس سے پیاس و رفع ہوئی۔ میں نے غلطی سے ڈاکٹر  
کا پاس بمبئی میں نہ لیا تھا۔ منشی اخترین بلگم اسٹریٹ نے کہا تھا کہ کراچی میں معائنہ ہوگا۔ لہذا ہم کو  
چھریل کراچی لے گئے اور سب فران درجہ سوم کو بھی مع اولن کے لستوں کے لینگے۔ درجہ دوم میں صرف  
وہ لگ رہ گئے جن کے پاس ڈاکٹری پاس تھا۔ پولس کی سٹیم لائج (دُغالی کشتی) آئی اور سیکولار ایئر لائنیں  
نمبر ڈکلاس کے مسافروں کو زیادہ پریشانی تھی۔ اون کے بازو پھر لگا گئی۔ بستر کو دو اون کا دُغالیان  
(دُھوئی) دیا گیا۔ دُھوپ میں سکوشتی کے ذریعہ سے آنا جانا پڑا۔ یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آتی کہ جب  
بصرہ میں قریظیہ مسات دن کا ہے تو کراچی میں اس قدر طول ال کی کیا ضرورت ہے؟ نیز ڈاکٹر جب جہاز پر آتا ہے  
تو کچھ لوگوں کی غرض نہیں دیکھ لیتا یا سٹیم نہیں کرتا۔ بہر حال آج سیر کو وہ اس اگر طبیعت کچھ بہتر ہوئی  
کچھ کھایا خدا کا شکر ادا کیا۔ ایک طرہ و طین بھیجا اور ڈاکٹری لکھی۔ مسافران عراق کیلئے بہتر ہو کہ کراچی سے مسافر ہوں  
رہنے میں تیز کے ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی جو قیطنیہ میں تاجر تھا اور اب بغداد تجارت شروع  
کرنے جاتا ہے۔ مضبوط اور وجہ آدمی ہے اور بلحاظ عقائد بہت بہت تھا مسلمان ہے۔ سر پر کلاہ شری  
بریکتا ہے۔ مگر کھانے پینے کا اول کو جہاز میں پریشانی نہیں یعنی یورپین کے ساتھ کھاتا ہے۔ قیطنیہ  
کی معاشرت کا اثر ہے۔ اس کی مان بھی زیارات کی غرض سے جلدی ہے۔ وہ نہایت تہذیب پر ہر کار و متقیہ  
بی بی ہے۔ اس شخص سے راستے کے حالات معلوم ہوئے :-

[ ۲۹ مئی ۱۹۵۷ء مقالہ مستط ]

جہازات کو روانہ ہوا۔ سید زین العابدین جنہوں نے آٹھ بار زیارت کرنا سے پہلے اور  
مستقل حضرت  
ایک بار حج کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ سفدر طوفان اور تخلیغ جیسی کھیلے۔ ۲۰ گھنٹہ میں گزری ہے  
پہلے کہیں دیکھتے ہیں تین آئی۔ کھانے سے طبیعت سخت متغیر رہی۔ چلنے پھرنے سے سب سے چکر آتا تھا۔ طوفان

یعنی صوف ایک سونے میں سے ہوتی تھی۔ خوش قسمتی سے میں نے اوپر کی بیج پر قبضہ کیا۔ ہوا کچھ کچھ آتی رہی۔ مگر گرمی سخت تھی۔

سہ پہر سے طبیعت بگڑنے لگی۔ کچھ کھانا نہ کھا گیا۔ بیج پڑا رہا۔ دورانِ سرما۔ سمندر میں تلاطم تھا۔ سب مسافروں کا یہی عالم تھا اور بہ خیال ہوتا تھا کہ کہا اچھا ہوتا جو بہرِ رحمت نہوتی۔ اس وقت سفر کرنے پریشانی تھی اور خواجہ حافظ کے ان اسٹار کا مطلب آج محلِ صوماء۔

سنگوہِ ناجِ سلطانی کہ ہم جانِ درویشِ است | کلاہِ دیکشِ است آما بدرِ سرتے ازرد  
بس آسان می نمود اولِ غم دریا بے بوسے نمود | غلط گفتم کہ ہر خوشی بھید گوہرِ نئے ازرد

[۲۶ مئی ۱۹۱۷ء]

سمندر کے پانی میں غسل کیا۔ دو دو اسفراغ ہوا یعنی کچھ بھیل اور ستو کھا۔ عے تھوہہ کھل گئے۔ برفِ حماتر سنسن مکتی۔ برف میں سرد کیا ہوا بجز اور سوڈا وغیرہ البتہ ملتا تھا ایک اوتل پی۔ ڈومازکا ناول ٹرینار ہا مگر صرف وقت کاٹنے کے لئے۔ دن بھر کو کھڑی میں بند رہا۔ رات کو نیند نہ آئی۔ بیج پر بیٹھنے سے بھی سخت تکلیف ہوتی تھی۔

سنا گیا کہ او میر فرسٹ کلاس اور سٹوڈ کلاس میں اس سب سے زیادہ تکلیف ہے۔

میں کے درجہ میں دو مسافر ایک بصرہ کا عرب سودا گر تھا۔ جس کے باپ کا نام عبد اللہ اب جبارہ ہے وہ درجہ اول کا مسافر تھا اور دو سرازنگبار کا۔ محمد علی ابک نوجوان اثنا عشری خوجہ کر بلائے رحمتے و دیگر بارہ عراق کو جاتا تھا۔ اس کے چند ہمراہی درجہ سوم میں تھے۔ ہم سب مسافر پریشان تھے۔ مگر یہی اتفاق سے بہر سفر طے ہوا۔

[۲۷ مئی ۱۹۱۷ء - منام کرائچی]

سہ صبح جہاز کرائچی پہنچا۔ طوفانِ دفع ہوا۔ ہوش و حواس بجا ہوئے۔ غسل کیا کھا کھیا اور ڈاکٹری ملاحظہ

جہاز کرائچی پہنچا  
اور ڈاکٹری ملاحظہ

اور یہ کہا کہ کل ۱۲ بجے دفتر میں درج خط لکھ کر دیا جائیگا۔

سر پاپسپورٹ انگریزی کونسل کے دفتر سے گل ایران کے سفر کے لئے دیا گیا تھا۔ اور کوشل کونسل کے دفتر والوں کو کہا کہ ہم کل سلطنت ٹرکی کا پاپسپورٹ آپ کے واسطے بنا دینگے۔

صبح سید نذر علی صاحب جو میان صحت حفظان صحت میں انسکٹور میرے بھائی کے شاگرد ہیں اور ایک عرصے تک اونھوں نے پانی پت میں تعلیم پائی اسے مجھ سے ملنے آئے۔ سیٹھ علی بھائی صاحب سے بمبئی کے بعض دوستوں سے ملنے کا ذکر ہوا جو عارضی دولت کو جوہر سے کسی کو اپنی برائیتیں سمجھنے سے تاجرن دولت کا غور و نظر فرماتے۔

[۲۴ مئی ۱۹۱۱ء]

کشم پھل اور تری کولسل خانہ میں گسارنر کی کونسل کا مکان سمندر کے قریب چوٹھا اور صاحب دعوت اور حسن اصحاب کے ملاقات

بنا ہوا ہے۔ کشم ہوں جن بہت انتظار کرنا پڑا۔ حالانکہ یہ پورٹ کافی تھی۔ میں سکندر کھار مسافر بننا اور بہت زیادہ بھگت ہوتی۔ شام کو مولوی علی محمد نے ایک مقام پر جو بمبئی سے گیارہ میل ہے اور جہان وہ رہتے ہیں دعوت کی مولوی صاحب موصوت سیٹھ نذر علی صاحب نے شام کے مکان میں مقیم ہیں۔ یہاں سیٹھ صاحب سے ملاقات ہوئی اور اونھوں نے تحفہ شرف اور سہارہ مقدس کے بعض اجاب کے نام دو خط دیئے۔ ان کے والد حاجی دیوجی سیٹھ نے لکھنؤ میں ایک لاکھ کے خرچ سے ایک مسافر خانہ بمبئی میں بنایا ہے جس کو میں نے ۲۴ مئی کو دکھا تھا اور وہاں جناب ملا باقر صاحب نے ملاقات کی تھی اسکے بعد صبح سید نذر علی صاحب کو مکان پر گئے۔ مسٹر احمد علی بھائی محمد سے ملنے کے لئے بطورودہ سے بمبئی آگئے اور انھوں نے چار پانچ انگریزی ماہول جہاز میں پٹھنے کو دیئے۔

[۲۵ مئی ۱۹۱۱ء]

جہاز کی ساری اور دوران سفر

سیٹھ احمد علی صاحب کی گاڑی میں ان کے ہمراہ جہاز کو روانہ ہوا۔ جہاز میں نہایت دقت تھی کیونکہ سیکڑوں اسباب کے چھکڑے آ رہے تھے۔ جہاز کے سیکڑے کلاس میں ہوا میں



میں سبھی کو غلط پتہ پر پہنچی ہو چکنے کا بلا۔ اسلئے وہ باہر نکلا اسٹیشن پر موجود نہ تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ غلط وقت پر اور بمبئی کے دوسرے اسٹیشنوں پر سب لوگ پہنچ گئے تھے۔ مشاعرہ علی علی بھائی نے۔ اسے بوریہ نوجوان کسی کام پر بڑھو دہ گئے ہوئے تھے اون کے والد نے میرے قیام کا انتظام کیا تھا۔ اون کا سالا مکان چالیس بیچ گز زمین پر پانچ منزل تک حلا جا رہے۔ آخر منزل سے ایک منزل پہنچے یعنی چوتھی منزل پر میں مقیم رہا۔ سب چیزیں آرام کی تھیں کہ جرت ہوتی تھی۔ غسل خانہ کا آرام سب سے زیادہ تھا۔ مشاعرہ علی کے والد اور بھائی احلاق و ہمان نوازی سے نہیں آئے۔ مولوی بہد علی محمد آئی اسے سے میسوپل آفس میں ملاقات ہوئی۔ وہ بھی رات کو فوج سے ملنے آئے۔ منشی حسین بیگم اور بیگم سے ملاقات ہوئی۔ کوک ایڈیٹر سزاجینٹ سٹاٹن ۵۰۵۰ شرفی کی ہنڈیاں لین جن کا رویہ ڈوچا کے ہر ٹرے شہر میں نقل سکتا ہے۔ اون کے ایجنٹوں کے نام لین مگر چار گھنٹے انتظار کرنا پڑا۔ ایجنٹ اور تمام مقامات بیرونی میں ایک بجے کے بعد تمام دفاتر اور بینکوں کے لوگ ایک ٹیڑھ گھنٹہ تک کھانا کھانے کے واسطے چلے جایا کرتے ہیں۔

پاپورٹ (رومانہ رابھاری) کی درخواست کا فارم مولوی علی محمد صاحب نے منگو کر بھجوا دیا۔ چنانچہ وغیرہ کا بیچ بیگم ایجنٹ کو دیدیا اور ضروریات سے غور خوراک کی خریداری کا انتظام کیا۔

[۳۲ مئی ۱۹۷۴ء]

پاپورٹ آج صبح ہی پولیٹیکل دفتر سے اس ضمن میں کا خط ملا کہ ۱۲ بجے اگر پاپورٹ (رومانہ رابھاری) بجاؤ۔ میں ٹیڑھ بجے دفتر میں پہنچا۔ کلارک کھانا کھانے باہر گیا ہوا تھا ڈھائی بجے واپس آیا۔ اور پاپورٹ تیار کر کے گورنمنٹ کے پولیٹیکل سیکرٹری کے پاس لیگیا اور برائے نام فیس لکھی صرف ایک روپیہ لیکر دستخط اپنے سانسے لگائے اور پاپورٹ نہایت عمدہ کاغذ پر میرے حق لے کیا۔ مولوی علی محمد سے ملا کر کوش کو فسل کے دفتر میں گیا۔ جہاں ایک کلارک نے تین روپیہ لیے اور پاپورٹ بھی لیا۔

کی طرف روانہ ہوا۔ دہلی میں شاہی دربار کی تیاریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی تھیں جو دسمبر ۱۹۱۱ء میں ہونے والا تھا۔ خواجہ تصدق حسین حصا درباری کا دربار کی مصروفیت اور کسی دربار کی کٹی میں شرکت کی وجہ سے رات کے ۸ بجے تک گھر نہ آسکے۔ مگر عین اوس وقت جبکہ میں اسٹیشن کو جا ہوا تھا وہ لیک ایک آگے اور گاڑی میں میرے ساتھ سوار ہو کر ریل تک گئے۔ اسٹیشن پر آ کر یہ معلوم ہوا کہ جس ریل کا ٹکٹ میرے پاس ہے وہ روانہ ہو گئی۔ آئے جی۔ اسی ریلوے کا ٹکٹ میں محض غلط نکلا۔ گھبراہٹ میں دوسری ٹرین میں سامان رکھا۔ معلوم ہوا کہ وہ حصا جارہی ہے۔ اسباب بدلے اور دن اور دہلی وینٹیکٹ روم میں آئے۔ شب تک ٹھہرا۔ خواجہ تصدق حسین صاحب نے بمبئی ٹرودہ کا ٹکٹ بدلا کر بمبئی ریلوے براہ ناگہا کا ٹکٹ دلوا دیا۔ اس لائن سے راستے میں ریل بدلتی نہیں پڑتی۔ یہ ٹری اور بہتر لائن ہے۔ خواجہ صاحب جنہوں نے اپنا ملازم بھی بھجوا کر رات کے ۲ بجے تک میرے ساتھ رہے۔

۲۱ مئی ۱۹۱۱ء

دہلی سے بمبئی تک ریل کا سفر

ریل کے درجے میں رات بھر تقریباً تہمتا سفر کیا۔ سوا سے ایک صاحب کے کوئی شخص درجے میں تھا۔ دن کے ۹ بجے سے سخت گرمی ہونے لگی۔ اب ۱۲ بجے ہیں۔ آج بمقام کوٹہ میں نے گذشتہ تین دن کی کارروائی ختم کی۔ گاڑی میں مسافروں کا ہجوم ہو گیا۔ کفایت اور جفاکشی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بچا بے سکہ کلاس کے درمیانہ درجے میں سفر کر رہا ہوں۔ ریاست کوٹہ کے آدمی جیسا کہ پانٹون میں عموماً دیکھا گیا ہے پرائی تنہدیکے پابند اور زیادہ مضبوط اور خوشحال نظر آئے ہیں۔ اس وقت ماچھرا کوٹہ کے ملازم ریل میں پیرا پیرا تھے۔ یہ لوگ سنے میں بہت اخلاق اور پیرا کے اور میری ماتون سے جب میں جانے لگا پس میں کہنے لگے۔ شرف آدمی معلوم ہوا ہے دوغلا شریف نہیں بلکہ خانہ انی۔ میں اُن کی غائبانہ عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بمبئی کا مقام

صبح کو پانچ بجے اسٹیشن پہنچا۔ مہرا اور خط مولوی علی محمد صاحب نے آئے اسٹیشن پر کھڑے

تھی۔ اوس کی ذہانت نہایت غیر معمولی ہے۔ ہن نے اوس کے سوال کے جواب میں کہا کہ ریل اس وجہ سے کھڑی ہو گئی کہ تھک گئی ہے۔ لہذا اوس نے کہا "واہ آدمی بھکا کرتے ہیں کہ میں جتن بھی بھکا کرتی ہے"۔  
 راستے میں بادی اور دہلی کے درمیان عموماً باغ ہن دن کو دکھ کر نیچے نے نہ مکمل فقرہ کہا 'ساری زمین میں باغ ہی باغ ہیں سوہ سے پہلے کی زمین کے'۔ وہ گفتگو کے تمام آداب و اصول کا لحاظ رکھ کر ہلکا کر جوش کے ساتھ اس طرح مانتیں کرتی ہے کہ اوس کا ڈھنگ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ خاص کر کتاب لانا حالی اوس کی مانوں پر بہت شغش کرنے میں اور اونھوں نے ایک نظم بھی اوس کی تعریف میں لکھی ہے۔

گرمی بنی غم کی اور

اکثر حضرات نے میرے گرمی میں سفر کرنے سے نفی کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ میں تین سال سے جاڑے میں سخت بیمار ہوا ہوں۔ اور یہ گرمی ایک دو ماہ بعد برسات سے بدل چکا ہے۔ دوسرے زیارات عنایت عالیا اور اسلامی خدمات کا فیصلہ کر لینے کے بعد جاڑے اور گرمی کا خیال ٹھیک نہیں ہے۔

دہلی کا قیام

دہلی میں ہم خواجہ تصدق حسن صاحب کی آسے کے مکان پر ٹھہرے جو میرے عزیز بہن اور آج کل دہلی میں جہنم کے جج ہیں۔ رمانہ قیام دہلی میں جناب کرم اللہ تعالیٰ صاحب شیدا اور جناب احسان الرحمان خان صاحب (عرفت منجھلے آکا) اور مولوی عبدالرحیم خان صاحب سے جو مولانا حالی کے دوست ہیں اور مجھ سے بزرگانہ تعلقات رکھتے ہیں رخصت ہوا۔

جناب کرم اللہ تعالیٰ صاحب (عرفت منجھلے خان صاحب) نے ماس مولود دربانسا کی کہ "چھوڑو چھوڑو بچوں کو چھوڑ کر اور اپنے کام کا بیج کر کے ایسا سفر میں کون اغیار کرے؟" میں نے کہا کہ "سری راے میں ایسے سفر کا خیال خدا ہی ل میں ڈال دینا ہے۔" (ع) رستہ درگم اگلندہ دوست۔

دوسرے یہ کہ انسان کو ایسے زمانہ میں سفر کرنا چاہئے جس کے بدن میں قوت باقی ہو۔ جبکہ دہلی کمزور ہو جائے اور ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ رہے لہذا میں سفر کرنا حسب تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

دہلی سے لوگی

سہرا لیب بزرگان اور دستوں کی دعاؤں کیساتھ رخصت ہو کر مجھے تیب کو اسٹیشن

اطہار کے پوری کرے۔ دعاؤں کے متعلق کچھ کورسے زیادہ وہ دعا سند ہے جو مسال العلماء مولانا خواجہ  
الطاف حسین حالی فیلہ کے ذرا سے نے جو میرے عزیز بھی ہیں بنائی تھی۔ بہ نوجوان قسمتی سے ایک عرصے  
دراز سے سخت مرض صرع میں مبتلا ہے اور خود مولانا مدوح اسس عزیز کے علاج وغیرہ میں سیدرو سپر  
خرچ کر چکے ہیں۔ اس نوجوان نے اپنی صحت کے علاوہ بیہودہ دعائیں بتائیں :- (۱) خدایا ہندو کھلون  
کو دور کر (۲) بطھنل سے جس کے اہل امت اسلام کو ترقی لے۔

ہوتا تو وہی ہے جو سنیٹ آئی میں ہے مگر مانگنا ہمارا فرض ہے۔ سچ ہے کہ پہلی دعا میری ذہن میں تھی۔

[ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء ]

آدمیہ غلام بسطین آج تمام کھانے کا لکھ رہا تھا مگر دوسرے بل برادر عزیز خواجہ غلام بسطین کی اسے  
خجھ سے ملنے کے لئے کہا کہ کھنڈ سے آگے اور جو مکہ دہ برس، ساتھ ہی لوٹ جانا ہاتھ تھے میں لڑا اس  
جمال سے آج سام کی روانگی ملوئی کر دی ماکہ وہ کچھ درویش میں رہ سکیں جن حضرات کو سری اردوگی کا  
بہلا وقت معلوم ہو چکا تھا وہ بن بر سر آگے اور ان کو نمدل وقت کی اطلاع دفت نیڑی :-

[ ۲۰ مئی ۱۹۱۱ء ]

مجلس سے رخصت عزیزوں سے رخصت ہو کر اور انجنس بہت روتا چھوڑ کر دن کے بجے روانہ ہوا نیز محلہ  
والعیر کے بعض عزیزوں سے اون کے گھر جا کر ملا۔ کونڈا ان کا بہت لفاغنا تھا کہ ہم سے ملکر جانا۔ بل بر  
۱۰ بجے صبح کو پہنچا۔ آٹھن ریزرگان پانی بہت کھا اصرانج کھا تو مجھے رخصت کرنے کے لئے جمع تھے  
لعض حضرات غورانی کا علا کھوانے کی ضرورت سے بل حرکت پہنچ سکے۔ ٹھہ سے گھر کر پہلے ہی  
بل چکے تھے ۔

آج بچے گاڑی دہلی کی طرف روانہ ہو گئی۔ گرمی سنا سننا سخت تھی۔ برادر عزیز خواجہ غلام بسطین اور  
سری چوٹی لڑکی جس کی عمر پانچ سال کے قریب سے ساٹھ تھی۔ یہ لڑکی آنکھوں کے علاج کے لئے لکھنؤ پہنچا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# سیاحت نامہ خواجہ غلام الثقلین

نظرِ خدا نے میان زرہ ہوا تیا ساند سفر تیا زستان زرہ خطابنا ساند

حصہ اول - عراق (عب)

[۱۸ مئی ۱۹۱۷ء]

میں چار پانچ دن سے پانی پت میں مقیم ہوں۔ ایک ماہ سے تیاری سفر اور معاملات کو طے کرنے میں مصروف تھا۔ عرصہ نایا ز یک ماہ سے مہقرمات لینے بالکل چھوڑ دیئے تھے اور اب میں بعض قدر تعالیٰ تمام کار و بار سے فارغ ہو کر سفر کے لئے بالکل آمادہ ہوں۔

دعاؤں کی سفارشیں

ہانی بیتہ میں میرے عزم سفر عراق و ایران و استنبول و حجاز و زیارات مقامات مقدسہ کی، خیر عام ہوگئی۔ بہت سے غیر خاص کعبہ میں چار پانچ روز سے برابر اتنی شروع ہو گئیں۔ اکثر خیر خواہوں نے بھی باصرہ تمام حج سے اس بات کی خواہش کی کہ مقامات مبارکہ میں اون کے لئے خاص خاص دعا لیں مانگی جائیں۔ جنکو میں نے اپنی یادداشت میں درج کر لیا۔ میں نے اون کو اسمعیل مزاج کہا کہ میں تو اس قدر محنت اور خرچہ کر کے زیارات کر دوں اور تم لوگ گھر بیٹھے بلا واسطی فیس دعا کرواؤ میں نے سنجیدگی سے کہا کہ اصل دعا تو وہی ہے جو ہر شخص کی دل کی نرس سے ملے مگر میں انشاء اللہ دعا

سب کے لئے دعا کروں گا اور دعا کرتا ہوں کہ ان کی حاجتیں خداوند عالم بظہل سے حاصل ہو اور اس کی آل

ترقی میں قدم بڑھانا چاہیے۔ اور اس کمزوری کے زما میں عوارث میں سیدنا مسیح سے متی حاصل کرنا لازم ہے۔  
 یہ شخصہ پیش کر کے میں اپنا یقین و اہمیت ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اسلام کی خدمت  
 ہندوستان و مالاک قریبہ میں (تحت سایہ دولت برطانیہ) جسدِ سہل ہے ایسی کسی دوسرے  
 ملک میں ممکن نہیں۔ یہ سلطنت کسی مذہب کی استاعت میں مزاحمت پسند نہیں کر سکتی اور جو اخلاق  
 و تمدنی اور دینی ترقی ہم کرنا چاہیں اس میں مٹل ہونے کا کوئی خوف نہیں کہونکہ اپنے جائز مشاہی  
 حقوق کے تحفظ کے ساتھ تاج انگلستان کا وعدہ ہے کہ وہ ہاشنگان سلطنت کو ایک نگاہ سے  
 دیکھے گا۔

بالآخر مجھ کو اُمید ہے کہ مسلمانان ہند خود باہمی النافی سے ہمن گے اور دیگر انا لیاں ملک  
 کے ساتھ بھی اپنی طرف سے کوئی مٹنا سبب وعدہ دوستی اور اتفاق کے برتاؤ کا ہاتھ سے نہ جانیدینگے  
 کیونکہ مہربانی اور سلوک کا نتیجہ دیر یا سویر بہتر ہی نکلتا ہے۔ اور جن فلق عین مذہب اسلام کی تعلیم ہے۔  
 اس زمانے میں عصبیت اور مبالغت جتنھا بندی اور رشک مسلمانوں اور غیر مسلمانوں  
 میں بھی کثرت سے زئی کرتا جاتا ہے عصبیت اور مبالغت ہی جزین ہن۔ لیکن جیسا کہ  
 بینا صرف دُناوی اور ظاہری اور ناپائدار فوائد کا حصیل ہے لو اس ترقی کی دُڑ سے بہت جلد  
 ٹھنرناک نقصان حاصل ہونے لگتے ہیں۔ انسان کو انسان بنانے اور مسلمانوں کو اسلام صحیح پر قائم  
 کرنے کے لیے جب تک دل سے کوشش کی جاوے خوف ہے کہ سناج بد سے بدتر ہوئے جھانگے۔ فقط

غلام امثلین

۲۲ اپریل ۱۹۱۲ء

ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسے مفصل فائرن کے جن میں اسلامی سیاست سے بغیر اور ایک دو جگہ جامع بحث کی ہے۔ اس سفرنامے میں روزمرہ کی کیفیات درج ہیں۔ اس میں کوئی علمی یا منطقی ترتیب نہیں مثلاً ایک واقعے کا ایک حصہ ایک جگہ درج ہے اور دوسرے جگہ درج اور پسند رہ دین کے فاصلے سے اس لئے صحیح رائے قائم کرنے کے لئے آخر کتاب تک مطالعہ لازم ہے۔

اس بات کے کہنے کی شاید ضرورت نہیں کہ جہاں تک ممکن تھا میں نے کمال بے طرفی اور بے تعصبی سے سفرنامہ لکھا ہے اور جس میں جو عیب پائے اور کچھ اگلا میں باک نہیں کیا۔ کسی قوم کی خوبیاں چھپانے کی کبھی خواہش کی۔ ایران کے متعلق جو کام یا خدمات میں نے کیں یا کرنی چاہیں اور ان کا حال میرے سفرنامے اور زیرِ چشموں یعنی رسائل و تقریریں اسی کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ یہاں صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ جو فرض ہم سب کا تھا اس کا بوجھ اوتارنے کی میں نے کوشش کی ہے۔ مگر اس طوفانِ خنزیر میں اور تاریکی میں کچھ پتہ نہیں مل سکتا کہ میں کہاں جا رہا تھا اور شہریتِ ایزدی کہاں لی جا رہی تھی تاہم ایک ناچیز شخص کی کوشش ہو چکی جو یقین ہے کہ عراق و عرب، طہران کے متعزز دانشیوں اور ہند کی دینی۔ اخلاقی اور علمی کمال کی نسبت جو ادلے خیالات رکھتے تھے اب اور خیالات میں بہت کچھ تبدیل واقع ہو گئی ہے اور سو وطنِ قدر سے قبل سخن ہو گیا ہے۔

اگر اس سفرنامے کو پڑھ کر مسلمانانِ ہند (سنی و شیعہ) عبرت حاصل کریں اور اپنی کوتاہی اور مالی اور دینی حالت کو درست کرنے اور حیل اللہ کو مضبوط پکڑنے میں مصروف ہو جائیں اور سہ بھروسہ چھوڑ دین کہ اسلام کی تقویت یا انیڈیز مسلمانانِ ہند کی اندرونی اصلاح و ترقی کی بیرونی امداد سے ہو سکتی ہے تو مہری محنت بریکار نہ جائیگی۔ کیونکہ پالیسی اقدار جگہ چلانے سحری ہے۔ اور ہم کو اخلاقی اور دینی ترقی اور اصلاح کے لئے سب فضولیات کو چھوڑ کر سیدان

و معتقد ہیں جناب آیت اللہ مازندرانی یعنی شیخ عبدالمد مازندرانی و حجت الاسلام سید اسماعیل اصفہانی  
آقا سے صدر سرعینا کے اکثر مشہور علماء کے حالات و بیچ بہن اسی طرح طهران میں والا حضرت واقفین  
ناصر الملک نائب السلطنت و جناب اجل و اشراف مخون الملک ہر بیرون بریٹیش ایران جناب حاجی آغا  
موسا ہرینٹ کیل شیراز و جناب سارانی ستارخان (جس کا نام جنگ تیز کی وجہ سے دُعا میں مشہور ہے)  
قسط نطنبا و ورک مین حنا یعنی رادہ بانی فرزند اکرات ایران کا ظہیر مین جناب ایہم حاجی آفندی  
حاکم کا ظہیر۔ بہنگرا شاهی مہمدیے متعلق بہ سادات حکمی مین دیگر حضرت سے جو بائیں ہو مین اون کو  
لاری اخف سے کہ سا کہ گرفتار او ہمیں کے الفاظ مین دوہرا یا گیا ہے۔ جو کہہ با لیکل لغز و نبدل افزہن خیرین  
اس زمانہ میں جس ان کو بھی روزانہ لکھا ہے۔ بعض اوقات ان کی فیرا کے بہن جو سفر مین مجھ گزری بہن اور  
بعض ناریخی مسائل کا ل بھی ہے اسلئے مورخ کہنے لکھی یہ روزنامہ فائدہ سے غالی ہو گا کیونکہ کجاو ابے  
زمانہ میں حضرت آقا مازندرانی ہوا جبکہ ایران مین بہت کچھ اور دولت عثمانیہ مین بھی کیس قدر متاثر اور بے حسنی تھی۔  
اس روزنامے مین تین جہارم حصہ بعض واقعات سے ہے اور انک چہام بلکہ کم راقم کی راولوں سے۔  
واقعات دوسم کے بہن ایک جو میری آنکھوں نے دیکھے یا کا لون نے سنے۔ اون کے بیان کر نہیں صحیح  
کا ذمہ لے سکتا ہوں۔ دوسرے واقعات وہ بہن جو بعض آدموں یا حالات کے متعلق دوسرے  
آدموں کو معلوم ہوئے اون کی سچائی کا مین ذمہ دار نہیں ہوں۔ مگر اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ لکھنے  
وقت میں اول واقعات کو سچ سمجھتا تھا۔ اگر ہم بہت ظاہر ہے کہ لوگ قدمی طور پر مخالفوں کے  
عیوب بیان کرنے میں بہانے کو کام مین لانا ہنر سمجھتے بہن اسی طرح ایران و ترک اجماروں کی  
حالت ہے کہ ہر اخبار اپنے موافق امور کو بہت و توفیق و مطرف سے شائع کرتا ہے اور مخالف واقعات  
کو ہی جاتا ہے۔ لیکن یہ عیب ہندوستان بلکہ انگلستان کے اخبارات مین بھی دیکھا جاتا ہے  
اور جب چھبے بندی ہوتی ہے تو اس طرف داری بہ لوگی سرسندہ بھی نہیں ہوتا۔



بہار الغیز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ علی ماکان ولنستعینہ علی ما بکون ولصلى علی خیر خلقہ محمد افضل سلسلہ وینبع وجہ محمد  
ابن عبد اللہ وعلی اول اولہما رحمہم افضل ذرئہ ابراہیم خلیل الرحمن ورضی اللہ علیہا مودتہم  
فی اخرتہن وعلی اصحابہ الذین حاصدہ فی اللہ عن سبھاہ مدظلہم فینا سسر الکن الدین الایمان  
اما بعد ہر سفر نامہ کی جو رقم کاروبار پر مباحث کہنا ستر سے معمولی سفر نامہ کو جسے کہ بقدر مختلف ہے آہن  
مختصر طور پر علامات نہروں اور مناظر کے حالات بھی درج ہن جو رقم لے خود دیکھے ہن دوسرے سفر ناموں  
سے حالات نقل نہیں کئے گئے بسکن زیادہ تر لوگوں کی تمدنی اور اضعافی حالت کو دکھایا ہے اور روزانہ  
جو خیالات و کیفیات لاقم پر گذرین اون کو بے کم و کاست درج کر دیا ہے بعض اصحاب جو سیرت یا انکس  
یادین میں شہرہ کامل رکھے ہن اون سے جو کچھ گفتگو ہوئی اوں کو کہ بقدر مفصل درج کیا ہے۔ مثلاً  
آیت اللہ خراسانی یعنی حضرت انوند ماحمد کاظم ہفتم جمعہ شرف (جو اصل کن ہو گئے) آقا علی محمد  
مرزند جاسید کاظم طباطبائی حجتہ الاسلام اکثر شیعہ جان بزاز عرب و ہندوستان جس کے عقائد

# اسلامی روی

(۱) درجواستین پتہ ذیل پر روانہ فرماوین

۲) جن صاحبوں کے پاس زبان اردو کی مستند اور اچھی کتابیں ہوں گی

ایک ایک کاپی بشرط منظوری مساوی قیمت پر تبادلاً کی جاوے گی۔

(۳) کسی صاحب کو کتاب بلا قیمت یا بغیر ویسٹ پلے ایس کی بھی جاوے گی۔

(۴) جو صاحب سفر کر کے خریدنا یا آخر پر پلے ایس کی قیمت ہوں گے

(۵)

U8.46  
168100  
236134

اون کو صاحبانہ قیمت دیا جاوے گا۔

المشرف  
شرف علی محمد درویش انریلی خواجہ غلام حسین صاحب کراچی پبلشرز میگزین

# عند خطاب تباہ ترین

جب سے میں مرقا امقدسیہ اور ممالک اسلامی آیا ہوں خانگی امور کا انصرام۔ مقامی مطالعہ کی بدترتیبی۔ قومی حالات کی خرابی۔ اپنے پیشہ کی مصروفیت اور آخر میں الکشن کو نسل کا جھگڑا۔ پچھلے ایسے امور پیش سے کہ کافی تو وہ سفر نامہ کی تصحیح اور دستی میں صرف کر سکا۔ میرے میں چھپائی کی جیسی کچھ ہوتی ہے وہ ظاہر ہے۔ میں آپ حضرت سے شنیدن ہوں اور معافی چاہتا ہوں غلطی کے ساتھ سفر نامہ نذا کو جیسا کچھ طیار ہوا ہے شائع کرتا ہوں۔ حصہ پنجم جس میں عام ریویو اور اسلامی ممالک کی عام حالت اور آئندہ کے توقعات پر ریویو تھا وہ میں نے اب تک نہیں لکھا۔ اس وقت کہ حالت تارک ہو رہی ہے اس کی اشاعت یا لکھنا خیر آئندہ نہ تھا۔ مگر انشاء اللہ دو تین ماہ بعد میں اس کو جدا گانہ رسالے کی شکل میں شائع کروں گا۔

جگہ آئی ہے کہ حضرات تباہ ترین چھپائی وغیرہ کے عیوب کو نظر انداز فرما کر مضامین پر غور کریں گے

{ غلام الثقلین }

